تاریخ ٹیکسلا: حصہ دوم

ٹیکسلا کی سماجی سرگرمیاں

1964ء تا 2014

مرتبہ

صلاح الدین فاروقی

(دینی و سیاسی کارکن)

ناشر

مکتبہ نعمانیہ مدرسہ عبیدیہ زاھدیہ، ٹیکسلا

0314-5141390, 0321-5141394

پیش لفظ (بابت تاریخ ٹیکسلا، حصہ اوّل)۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رودادتعارفی تقریب کتاب ’’ٹیکسلا کے قدیم مسلمان خاندان‘‘(تاریخ ٹیکسلا، حصہ اوّل)

منعقدہ 7 جنوری 2018 بروز اتوار صبح 10:30 بجے تا دوپہر دو بجے بمقام شادی ہال ٹیکسلا مذکورہ کتاب کی تقریب رونمائی آل پاکستان سکول منیجمنٹ ایسوسی ایشن ٹیکسلا شہر کے زیر اہتمام ایک وسیع ہال میں زیر صدارت جناب ڈاکٹر زاہد حسن چغتائی صاحب میگزین ایڈیٹر روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی/اسلام آباد انعقاد پذیر ہوئی جس میں کثیر تعداد میں علاقہ بھر کے معززین، علماء کرام، عوامی نمائندوں، علمی وادبی شخصیات نے شرکت کی اور کتاب کے متعلق اپنے تاثرات وجذبات کا اظہار فرمایا۔

چونکہ ٹیکسلا شہر میں منعقد ہونے والی یہ ایک منفرد شاندار تقریب تھی اس لیے ضروری سمجھا گیا ہے کہ اس کی تفصیلی روداد مرتب کی دی جائے۔تقریب کا آغاز علاقہ کے معروف قاری جناب معاویہ حسن صاحب کی تلاوت کلام مجید سے ہوا۔تلاوت کے بعد مشہور نعت خوان جناب آصف رضا عثمانی صاحب نے ہدیہ نعت پیش کیا۔اس کے بعد نقیب محفل جناب امجد صاحب نے تقریب کے میزبان جناب شیخ قمر احمد صاحب کو افتتاحی خطاب کیلئے دعوت دی جو آپسمایعنی آل پاکستان سکول منیجمنٹ ایسوسی ایشن کے شہر ٹیکسلا کے صدر ہیں اور سائنس پبلک سکول کے پرنسپل بھی ہیں۔

خطاب جناب شیخ قمر احمد صاحب:

جناب صدر، مہمان خصوصی ودیگر تمام خواتین وحضرات! میں آپ کو اس کتاب کی رونمائی کے سلسلہ میں منعقدہ تقریب میں خوش آمدید کہتا ہوں۔میں سمجھتا ہوں موجوہ ہی نہیں بلکہ آنے والی نسلیں بھی یقیناً اس کتاب کی تحریر سے مستفید ہوں گی۔آغاز میں جب مصنف نے مجھ سے رابطہ کیا اور اپنا مدعا بیان کیا تو حیرت کے ساتھ ساتھ مجھے خوشی بھی ہوئی کہ ہم بھی اپنی تاریخ سے آگاہ ہوں گے اور اسے ایک

کتاب کی صورت میں لکھا ہوا دیکھیں گے جو روایات اور ورثہ سینہ بہ سینہ قصے کہانیوں کی صورت میں ایک نسل سے دوسری نسل کو منتقل ہوتی ہیں اب وہ ایک محفوظ حالت میں ایک کتاب میں موجود ہوں گی۔ ہمارا آریہ نسل کا پنڈت راجپوت خاندان کشمیر میں ایمان کی دولت سے سرفراز ہوتا ہے۔ تاریخ کی دولت سے بہرہ مند یہ خاندان گردشِ حالات کی وجہ سے اپنا وطن چھوڑنے پر مجبور ہوتا ہے۔ پھر یہ گھرانہ ایک نئی سرزمین پر وارد ہوتا ہے، یہ پہاڑوں میں گھری سرسبز وادی تھی جس کی مٹی میں زندگی کی زرخیزی ہے، محبت کی خوشبو اور علم کی توانائی ہے۔ ہندوستان کے پہلے حکمران چندر گپت موریہ، چانکیہ جیسے شاطر سیاستدان کی سرزمین، مہاراجہ اشوکا جیسے حکمران کی درسگاہ، اپنے وقت کی جولیانہ جیسی عظیم سپاہ سے لے کر موجودہ دور کے بڑے بڑے زمینداروں کی دھرتی، جناب قاری ولی الرحمٰن صاحب کا سنگتراشوں کا دیس، اور ہم سب کا ٹیکسلا۔

سب تعریف اللہ تعالیٰ کیلئے ہے جو تمام عیبوں سے پاک ہے۔ اس لااللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمارے خاندان کو عزت بخشی ہے، ہمارے آباء واجداد تعلیم کی اہمیت سے آگاہ تھے۔ سماجی، فلاحی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے، 1950ء میں جج ٹرانسپورٹ کا قیام، ٹیکسلا میں مرکزی عیدگاہ کی تعمیر وانتظام، قدیم قبرستان ہنجیرہ کی دیکھ بھال واہتمام، اور سب سے بڑھ کر تعلیم القرآن ہائی سکول کیلئے مفت اراضی اور اس کی مضبوط اور خوبصورت تعمیر میں آج بھی اپنی مثال آپ ہے۔ ہم لوگوں نے ٹیکسلا کو آباد کیا، موجودہ دور میں دو ہزار خاندانوں کو روزگار اور عوام کو سہولت مہیا کرنیوالی ''مغل مارکیٹ'' ایک بے مثال خدمت ہے۔

میں آخر میں آپ سب کو اپنی تنظیم اور سکول کی طرف سے خوش آمدید کہتا ہوں اور جناب محترم صلاح الدین فاروقی صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ ہم جیسے لوگوں کو انہوں نے کتاب میں محفوظ کر کے ایک یادگار کارنامہ انجام دیا ہے اور ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں۔

محترم جناب قاری ولی الرحمٰن صاحب (بزرگ اور سینئر صحافی وعلمی ومذہبی شخصیت):

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ،تقریب کے صدر جناب ڈاکٹر زاہد حسن چغتائی صاحب، جو ہمارے ''نوائے وقت'' کے میگزین ایڈیٹر بھی ہیں، دیگر معزز مہمانان اور شرکائے تقریب! آپ سب کی خدمت میں انتہائی محبت کے ساتھ سلام پیش کرتا ہوں۔ آپ حضرات کا بہت بہت شکریہ!

گزارش ہے کہ جو کام مجھے کرنا چاہئے تھا وہ میں گذشتہ 38 سال صحافتی شعبہ سے وابستہ ہونے کے باوجود نہیں کرسکا، وہ ہمارے شہر کی عظیم شخصیت مولانا صلاح الدین فاروقی صاحب نے کر دکھا اور مجھے بہت خوشی ہوئی کہ انہوں نے نئی نسل کو چالیس، پچاس سال کے اس علاقے میں ہونے والے عظیم اور تاریخ ساز واقعات کی تفصیلات سے بھی آگاہ کیا۔ ان کی تحریر کردہ کتاب کا جو میں نے سرسری سا مطالعہ کیا ہے، میں ان کی اس قابل قدر کاوش کو سلام پیش کرتا ہوں۔ جس طرح انہوں نے حالات وواقعات کو تمام تر تفصیلات کو اپنے اپنے ادوار کی صداقتوں کے ساتھ جمع کیا ہے، ان کی محنت وکاوش قابل ستائش ہے۔ اس کتاب سے نئی نسل کو بہت کچھ پڑھنے اور سمجھنے کو ملے گا اور جو آئندہ حصہ اس کتاب کا آرہا ہے اس میں مزید معلومات ہوں گی جن سے آگاہی حاصل کرنا موجودہ حالات میں نئی نسل کیلئے بہت ضروری ہے۔ ہمارا تعاون پہلے بھی ان کے ساتھ تھا اور آئندہ ایڈیشن اور حصہ کی تیاری کیلئے بھی جس طرح بھی ہم سے ہوسکا، ہم اپنا بھرپور تعاون ان کے ساتھ شامل رکھیں گے۔ آپ حضرات سے میری یہی گزارش ہے کہ آج کی اس تقریب کے منتظمین کی طرف سے یہ کتاب تمام شرکاء کو مفت ہدیہ کی جائے گی اور آئندہ آنیوالے ایڈیشن کے سلسلہ میں بھی نئی نسل تک کتاب پہنچانے کیلئے جس انداز سے بھی ہم سے معاونت کا سلسلہ ہوسکا، ہم کریں گے تاکہ ہماری آئندہ نسلیں یہ جان سکیں کہ گزشتہ نصف صدی میں اس علاقہ کی تعمیر وترقی کیلئے، علاقہ میں عقائد کی اصلاح کیلئے، معاشرتی اصلاح کیلئے، جرأت وبہادری کا درس دینے کیلئے اور دینِ اسلام کی ترویج واشاعت کیلئے دامے درمے قدمے کون لوگ کردار ادا کرتے

رہے ہیں۔

موجودہ حالات میں ہم دین سے دور ہونے کی وجہ سے اپنے اخلاق و کردار کو تباہی و بربادی کی طرف لے جا رہے ہیں۔

میرے بھائیو اور بزرگو! ہم نے اپنی آنیوالی نسلوں کو بچانا ہے اور ان کے مستقبل کو محفوظ کرنے کیلئے انہیں معاشرے میں باوقار مقام دلوانے کیلئے ہم سب کو اس طرف متوجہ ہونا ہوگا کہ ہم اپنے بچوں کو دین اسلام کی تعلیم کے حصول کی طرف لگائیں اس لیے کہ جب تک دین نہیں ہوگا اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں ہوسکتا۔ جب تک دین نہیں ہوگا اس وقت تک محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کو سمجھنے کی ابتدائی معلومات بھی نہیں ہوسکتیں۔ اللہ تعالیٰ اس عظیم شخصیت مولانا صلاح الدین فاروقی صاحب کو ہمت اور صحت عطا فرمائے، ان کی عمر میں برکتیں پیدا کرے تاکہ ہماری آئندہ آنیوالی نسلوں کیلئے یہی مزید کچھ کام کر جائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو اور ان کی حفاظت فرمائے۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

جناب ڈاکٹر اعجاز محمود بٹ صاحب: مرکزی ایڈوائزر آپسما

جناب صدر محفل! خصوصاً جناب صلاح الدین فاروقی صاحب! جہاں تک اس عنوان کا تعلق ہے تو صلاح الدین فاروقی صاحب نے، میں سمجھتا ہوں کہ معرکہ فاروقی کی پیروی کرتے ہوئے اس عنوان کی Selection کی ہے کیونکہ اس عنوان کی Selection بھی ان کا ایک بہت بڑا عمل ہے اس لیے کہ کسی رائٹر کے نزدیک اس عنوان کی جب Selection کی جاتی ہے تو ظاہر ہے کہ اس کو Follow کرنے کیلئے اس کو بڑی تحقیق سے گزرنا پڑتا ہے۔ تو معزز حاضرین اور معززین علاقہ! سید سبطِ حسن صاحب کی ایک کتاب ہے ''موسیٰ سے کارل مارکس تک'' اس میں ایک Chapter ہے ٹیکسلا کے بارے میں۔ تو میں نے پڑھا، وہ بھی میری نظر سے گزرا اور اب راستے میں آتے ہوئے جناب ابرار

احمد خان صاحب سے گفتگو میں مَیں نے کہا کہ جب میں نے جناب صلاح الدین فاروقی صاحب کا ابتدائی حصہ میں نے پڑھا تو یقین کیجئے گا کہ پانچ ہزار سال کی جو تاریخ ہے وہ بدھا کے پیروکاروں کی ہو' ساکا کی ہو' کشانوں کی ہو' اشوکا کی ہو' راجہ جے گوپال ہو سب کا منظر سامنے آجاتا ہے۔ البتہ مجھے تھوڑی سی Missing اور Gap نظر آیا کہ شیر شاہ سوری کے جو گھوڑوں کے قدموں کی چاپ ہے وہ سنائی نہیں دی۔ میرا مطلب ہے کہ یہ جو موجودہ جرنیلی سڑک ہے اور اس کے ساتھ ساتھ سرائیں اور اصطبل جو اس نے بنائے ہیں اور میں نے دیکھے ہیں ٹیکسلا میں، ان کا تذکرہ ہونا چاہئے۔ میں ملتمس ہوں راقم کتاب سے کہ ان چیزوں کا اگلے ایڈیشن میں ضرور ذکر کریں اس لیے کہ شاہراؤں کے جال، محکمہ مال کا نظم وضبط، ڈاک کا نظام وغیرہ شیر شاہ سوری کا بہت بڑا کارنامہ ہے اور ان کارناموں نے ٹیکسلا کو Prominent کرنے میں بڑا کردار ادا کیا ہے اور اس میں شیر شاہ سوری کی بڑی Contribution ہے۔

معزز حاضرین! ایک ہوتی ہے تقریر اور ایک ہوتی ہے تحریر۔ تقریر چند گھنٹے تک ذہنوں میں موجود رہتی ہے لیکن تحریر ہزاروں سال بعد بھی زندہ ہوتی ہے۔ ہم آج ارسطو، سقراط، الرازی، البلاذری، البیرونی اور شیخ سعدی وغیرہ کو ان کی کتابوں سے جانتے ہیں تو فاروقی صاحب! ہم آپ کو یہ معرکہ الآراء تحریر لکھنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ آپ نے ٹیکسلا کی تہذیب وتمدن، بودوباش، باشندوں کا رہن سہن اور خاص طور پر قدیم خاندانوں کی جو آمد ہے اور ان کی جو Contribution ہے جس طریقے سے اس کا اظہار اس کتاب میں کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک مورخ کو چاہئے کہ وہ آبِ زر سے لکھے۔ صلاح الدین فاروقی کا اس کارنامے پر بہت بہت شکریہ!

جناب عطاء الرحمٰن چوہدری صاحب: آپسما کے ڈویژنل عہدیدار

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد۔ صدر محترم جناب چغتائی صاحب، صاحبِ کتاب عزت مآب

فاروقی صاحب اور سٹیج پر بیٹھے ہوئے معزز ین گرامی، مہمانان کرام، خواتین و حضرات السلام علیکم، سب سے پہلے میں آج کی اس تقریب کے میزبان جناب شیخ قمر احمد صاحب جو صدر ہیں آپسما ٹیکسلاسٹی کے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے آج کی یہ تقریب جناب صلاح الدین فاروقی صاحب کی کاوش یعنی ''ٹیکسلا کے قدیم مسلمان خاندان'' کے نام سے تحریر کردہ کتاب کے سلسلہ میں ان کو ہدیہ بتریک پیش کرنے کیلئے منعقد کی ہے اور ہم سب اس سلسلہ میں یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ میں تو ایک کم علم شخص ہوں عمائدین شہر و علاقہ کے سامنے بولنا اپنے لیے اعزاز سمجھتا ہوں۔

یہاں جناب چغتائی صاحب اور جناب فرخ مغل صاحب جیسے خطیب تشریف فرما ہیں جو خطابت میں اپنا ثانی نہیں رکھتے، ان کی موجودگی میں کچھ کہنا مناسب نہیں سمجھتا۔ میں مبارکباد پیش کرتا ہوں جناب فاروقی صاحب کو کہ آپ نے بڑی اچھی کاوش کی ہے خاص طور پر اس کتاب میں خاندانوں کے حوالے سے' ٹیکسلا کے گوجر خاندان' شیخ برادری، راجپوت برادری، مغل خاندان جو تفصیل لکھی ہے ہمیں جہاں ان تمام لوگوں کے متعلق جاننے کو ملا وہاں میرے استاد مکرم، بلکہ میرے بزرگوں کے استاد گرامی حضرت مولانا محمد صدیق شہید صاحب، اور ان کے صاحبزادے جو میرے بھی استاد تھے، جناب حبیب الرحمٰن صدیقی شہید اور استادوں کے استاد جناب حافظ محمد رفیق صاحب کے متعلق جو آپ نے لکھا ہے اس پر میں آپ کو سلام پیش کرتا ہوں اور جیسا جناب قاری ولی الرحمٰن صاحب فرما گئے ہیں کہ یہ کتاب ٹیکسلا کی نوجوان نسل کیلئے تازہ ہوا کا جھونکا ہے اور یہ بہت بڑی کاوش ہے۔ میں چاہوں گا کہ آپ لوگ کم از کم اور کچھ نہیں کر سکتے تو تالیاں بجا کر اس شہر کے محسن جناب صلاح الدین فاروقی صاحب کو خراج تحسین پیش کریں۔

اس کے ساتھ ساتھ میں یہاں جناب چغتائی صاحب، جناب فرخ محمود مغل صاحب، جناب ڈاکٹر زوار اعوان صاحب، جناب اکبر دین بٹ صاحب، جناب کرنل کاظم صاحب، جناب عطاء اللہ

ہاشمی صاحب اوران کے علاوہ بڑی بڑی اچھی اور معروف شخصیات کو بڑے عرصہ کے بعد اکٹھا دیکھ رہا ہوں۔ یہ سارا کریڈٹ سر! آپ کو جاتا ہے۔

جناب ڈاکٹر اعجاز محمود بٹ صاحب نے بہت اچھے پیرائے میں بیان فرمایا، آپ دنیا کے کسی بھی ملک میں چلے جائیں اور اب بھی دنیا میں ایسے ممالک موجود ہیں جہاں کے لوگ پاکستان کو نہیں جانتے لیکن ہر ملک کے لوگ ٹیکسلا کے بین الاقوامی شہرت یافتہ شہر کو ضرور جانتے ہیں۔

اس شہر کی روایات، اس شہر کی تہذیب اور تمدن کو جس طرح جناب فاروقی صاحب نے اپنے قلم کے ذریعے اپنی کتاب کے اندر سمویا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ کوزے کے اندر سمندر کو بند کرنے کی کوشش کی ہے۔

استاد صاحب! اللہ تعالیٰ آپ کو صحت وسلامتی دے اور اس شہر کے عظیم لوگو! تم بڑے خوش قسمت ہو کہ یہاں پر ذہانت وفطانت میں کمی نہیں ہے صرف اس ٹیلنٹ کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ صلاح الدین فاروقی صاحب جیسے اساتذہ کی محنت سے آج یہ جو اقبالؒ کی اہلیت، محمد علی جناح کی قابلیت، ڈاکٹر عبدالقدیر خان اور ارفع کریم جیسے لوگوں کی قابلیت یہ ایسے ہی لوگوں کی مرہونِ منت ہے۔ میری خواہش اور کوشش ہوگی کہ صلاح الدین فاروقی صاحب کی ان روایات کو نئی نسل زندگہ وتابندہ رکھ سکے۔

جنگ میں یہ ہمارا بہت بڑا کریڈٹ ہے کہ سردار یا ملک کالا خان کا تعلق ہے، ٹیکسلا سے تھا۔ اسی نکلسن کو پھر دھلی میں 1857ء کی جنگِ آزادی میں بعض روایات کے مطابق اسی کالا خان نے یا نادر خان نے اتنا زخمی کیا کہ وہ ہلاک ہوگیا۔

تو جناب والا! صرف شیر شاہ سوری کی بات نہیں رہ گئی، اسی نے ہمارے شہر میں سرائے بنائی، مسافر خانہ بنایا، سڑک یہاں سے گزاری، کنویں بنائے، باؤلیاں تعمیر کیں اور اس طرح ٹیکسلا کو برصغیر میں نمایاں شہر بنا دیا۔ اس کے علاوہ جیسے میں نے عرض کر دیا ہے کئی تاریخ کے زندہ کردار اس شہر سے تعلق رکھتے ہیں ان کا بھی تفصیلی ذکر ہونا چاہئے۔

میرے پاس وقت نہیں ہے ورنہ کم مائیگی کے باوجود میں تفصیل سے گزارشات کرتا، بہت سے عنوانات میں لکھ کر لایا ہوں بہرحال فاروقی صاحب نے بڑا اچھا کیا کہ ''ٹیکسلا'' کا ذکر بھی کیا اور ''وادی ٹیکسلا'' کا بھی۔ اس لیے کہ وادی ٹیکسلا کی آج کی جو حدود ہیں وہ کے۔ پی۔ کے کی حد بندیوں اور ملحقہ اضلاع کی حدود میں آ گئی ہیں۔

جناب چغتائی صاحب! بات کرنی مشکل سی چیز ہوتی ہے اور وقت کی پابندی ہے اس لیے باتیں کرتے ہوئے میں کہنے پر مجبور ہوں کہ

؎ بات ہیرا ہے، بات موتی ہے، بات مشکل سے بات ہوتی ہے
بات ہر بات کو نہیں کہتے، بات بڑی مشکل سے بات ہوتی ہے

بات کرنے کو جی تو چاہتا ہے اس کتاب والے خاندانوں کے ذکر کروں، خاندانِ سادات کا ذکر کروں، اللہ کے اولیاء کا ذکر کروں، جد وجہد آزادی کا ذکر کروں، تحریک پاکستان کا ذکر کروں لیکن وقت

کی کمی ہے۔ میں اتنا ہی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وادی ٹیکسلا کی اس تاریخ میں فاروقی صاحب! آپ نے ایک انتہائی درست قدم اٹھایا ہے۔ ابھی جو پچھلی کھدائی ہوئی ہے، وہاں ڈاکٹر تاج خان صاحب غالبًا گئے ہیں، میں نے سکندر اعظم کا جس محل میں راجہ امبھی نے استقبال کیا تھا وہ دیکھا اس کا وہ پورا دالان سامنے رہ گیا کہ ہزاروں سال قبل بھی شہر ٹیکسلا اتنا متمدن اور منظّم تھا۔

جناب چغتائی صاحب! میں نے اپنے ایک مضمون میں انکشاف کیا ہے کہ فیثا غورث نے بھی ٹیکسلا یونیورسٹی سے علم ودانش کی تعلیم حاصل کی، میں نے اس میں ایک اور گزارش بھی کی تھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جائے پیدائش تک جو تین لوگ دنیا سے ستاروں کی مدد سے پہنچے تھے بیت اللحم میں۔ ان میں سے ایک کا تعلق یونان سے تھا اور اس کا نام ''گیپر'' تھا، ایک کا تعلق مصر سے تھا اور اس کا نام ''دللبگسر'' تھا جب کہ تیسرے کا تعلق ہندوستان سے تھا جس کا نام ''ملکیہ'' یا ''ملکیار'' تھا وہ وادی ٹیکسلا سے تعلق رکھتا تھا۔ میں نے یہ بھی تحریر کیا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک حواری بھی اس علاقہ میں آکر مقیم ہوئے تھے اور قریب ہی شمال مشرق میں واقع دیہات ''گرم تھون'' ان کا مستر تھا جس کا اصل نام ''گراہم تھامسن'' اس حواری کی نسبت سے تھا جو اب غلط العوام ہو کر ''گرم تھون'' بن گیا ہے۔ کرسچن ہسپتال ٹیکسلا میں ایک مائیکل یوسف ہوا کرتے تھے وہ ہر سال اس گاؤں میں اسی وجہ سے میلہ لگاتے تھے جو انہوں نے تا حیات جاری رکھا۔

اپنی اسی تحریر میں، میں نے یہ دعویٰ بھی کیا تھا اور اس پر میں چیلنج بھی ہوا تھا کہ دنیا کا پہلا باضابطہ ''گرجا'' اور ''مندر'' ٹیکسلا ریاست میں تعمیر ہوا تھا یعنی یہ کہ ''وادی ٹیکسلا'' معمولی وادی نہیں ہے۔ اب یہ دیکھیں کہ پہاڑوں میں گھری ہوئی یہ وادی جس میں ''بابر'' بھی بیٹھا، جس میں شاہزادہ ''خرم'' بھی بیٹھا جس کا اصل نام ''شاہجہان'' تھا وہ یہ یہاں پر سیر وتفریح کیلئے آتا، شکار کھیلتا اور اسی کے نام پر اب دو دیہات ''خرم گجر'' اور خرام پراچہ آباد ہیں۔ مجھے جھلا شاعر صاغر صدیقی یاد آ گیا ہے۔ اس نے کہا تھا۔

ان گنت محفلیں محروم چراغاں، میں ابھی، کون کہتا ہے کہ ظلمات نے دم توڑ دیا

ہائے آدابِ محبت کے تقاضے سارے، لب ملے ہیں تو جذبات نے دم توڑ دیا

فاروقی صاحب! آپ نے تو کمال کر دیا، ہمیں بڑا موقع دے دیا۔ آج اگر میں ٹیکسلا کے معزز شہریوں کی محفل میں ایک شہری کی حیثیت سے اپنے جذبات کا ذکر نہ کروں تو نامناسب ہوگا۔ جناب چیئرمین صاحب بلدیہ ٹیکسلا! میری معلومات کے مطابق ایک سال گزر چکا ہے آپ نے لائبریری کا وزٹ نہیں کیا۔ شاہ صاحب جس شہر کی لائبریریاں ویران ہو جائیں وہ شہر مردہ ہو جایا کرتے ہیں۔ شاہ صاحب! لائبریری آپکا انتظار کر رہی ہے۔ میں نے بطور کنو مینئر تعلیمی کمیٹی اپنے دور میں جو کتابیں یہاں کیلئے خریدیں تھیں اس کے بعد مزید نہیں مہیا ہوئیں۔ میرے شہر کی حالت اب ایسی ہے اگر میں کچھ اور نہیں کر سکتا تو اس کے لیے اس محفل میں رو تو سکتا ہوں آپکے سامنے۔ تو please! مہربانی فرمایئے شہر پہ نظر کرم کیجیے، اللہ نے آپکو بڑی عزت سے نوازا ہے۔ اگر ایک طرف دیکھیں تو آپ شاہوں کی نگری میں، بادشاہوں کی بستی میں، شہنشاہوں کے شہر میں اس کے رئیس کے طور پے بیٹھے ہیں، اس کی قیادت کا سہرا خدا نے آپکے سر پے سجایا ہے، اس شہر کے بھی کچھ تقاضے ہیں۔ اب تو پھر ہمارا کیا ہے میں اس بات پہ ختم کرتا ہوں۔ شعیب بن عزیز نے کہا تھا،

خوب ہوگی سرا دھر کی لیکن اس کا   ہم سے کیا پوچھتے ہو ہم نے ٹھہرنا کب ہے،،،،

ہم تو جا رہے ہیں ہماری تو شام ہو رہی ہے لیکن آنے والی نسلوں کے بھی کچھ تقاضے ہیں ان کے بھی کچھ معاملات ہیں ہم تو سب اب جا رہے ہیں لیکن میں چاہتا ہوں قیامت کی صبح تک جس طرح فاروقی صاحب نے اسے قدیم مسلمانوں کے خاندان کے حالات سے جوڑا ہے یہ ہو کہ کل قیامت کی صبح ہو تو ٹیکسلا کی تاریخی وادیوں میں عشاق کے قافلے اٹھ رہے ہوں اور اس میدان میں کہہ رہے ہوں کہ ہمارا رشتہ بھی اس باوقار شہر سے ہے جہاں عشقِ رسول ﷺ کی گرمی موجود تھی۔ جہاں ختم نبوّت کے لیے

قربانیاں دی گئیں۔میدان حشر میں کرسی سیک نہیں ہوگی بلکہ دو ہوں گی۔مقام محمود کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کرسی بھی ہوگی اور محمد رسول اللہ ﷺ کی کرسی بھی ہوگی ہاں! ہاں! اسی لیے اقبال کہتا ہے،

گر تو مے بنی حسابم ناگزیر : در نگاہِ مصطفے ﷺ پنہاں بگیر

مولا! حساب اگر لینا ہی ہے تو مصطفیٰ کی نظروں سے علیحدہ کر کے لے۔

تو میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں، بس میری اتنی سی گزارش ہے چونکہ یہ ایک علمی محفل ہے آخری جملہ میرا یہ ہے کہ علم کی بنیاد پر ربِ کائینات کی خدائی قائم ہے۔میں بہت بڑا نازک جملہ ادا کر رہا ہوں علماء بھی بیٹھے ہیں اہل علم بھی موجود ہیں ملک محبوب صاحب جبی صدارتی ایوارڈ یافتہ شخصیت بھی تشریف فرما ہیں۔میں یہ اس لیے کہہ رہا ہوں کہ وائٹ ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ننگے کی بات کا بھی رب کو علم ہے اور سیاہ رات میں ،کالے پہاڑ پر، سیاہ رنگ کی چیونٹی کی ضروریات کا بھی سرب کو علم ہے اس لیے اس کی خدائی قائم ہے۔

بہر حال اللہ تعالیٰ صلاحدین فاروقی صاحب! آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے آپنے بہت بڑا کام کر دیا ہے ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ بعض دوستوں کو ان کی بعض باتوں سے اختلاف ہو اور میرا کیال ہے کہ انہ ﷺ نے دعوت بھی دے دی ہے کہ جہاں پر کوئی غلطی ہوگئی ہو آپ لوگ مجھے بتا دیں، اگلے ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر دوں گا۔اور انشاءاللہ ہم امید رکھتے ہیں بلکہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ انشاءاللہ دوسرا ایڈیشن اس سے زیادہ مکمل ہوگا میں ان گزارشات پر اپنی بات ختم کرتا ہوں۔والسلام

نوٹ: اس تقریب کی ابتدا میں پروگرام کے مطابق شاعرے اسلام ،مقبول نعت خواں جناب پروفیسر مطیع الرحمٰن نفیسی صاحب اور خوش آواز نعت گو جناب صفی اللہ بٹ صاحب نے نعتیں پیش کرنی تھیں لیکن بوجوہ وہ کچھ دیر سے تشریف لائے اس موقع پر انہیں دعوت دی گئی تو موخر الذکر نے اپنا وقت جناب پروفیسر صاحب کو دے دیا اور انھوں نے اپنے مخصوص انداز میں معنی خیز اشعار اور دو نعتیں ارشاد فرما کر داد تحسین وصول کی۔

جناب پروفیسر مطیع الرحمٰن نفیسی صاحب:

السلا م علیکم ورحمۃ اللہِ وبرکاتہ! جناب فرحت محمود مغل صاحب! آپ کے حوالے سے بھی میرے کچھ شکوے اور شکایتیں ہیں ہمارے علاقے کے بھی کافی سارے کام رہتے ہیں صاحبانِ اقتدار کو چاہیے کہ وہ محبت وشفقت کی نظر ہم پر رکھیں تو اس حوالے سے ایک دو شعر

چلو اب مل کے ہم یہ جس کا موسم بدلتے ہیں : ذرا سا تم بدل جاؤ ذرا سا ہم بدلتے ہیں
مگر یہ ذہن میں رکھنا کہ ویسے کم بدلتے ہیں : مگر جب بدلتے ہیں تو پھر پیہم بدلتے ہیں
اگر تم یہ سمجھتے ہو تمہارے غم زیادہ ہیں : تو کی بار آپس میں ہم اپنے غم بدلتے ہیں

میں نے کشمیر اسمبلی میں یہ نعت پڑھی تھی اس کے کچھ شعر نثری انداز میں ہی پڑھتا ہوں اس لئے کہ وقت کم ہے اور ہم نے لمبا سفر کرنا ہے

رہبر راہِ یقین، کچھ بھی تو ہم تیرے نہیں : ہم جو زعمِ رہبری میں کارواں کو لوٹ لیں
درس تیرا لیس لِلانسانِ الاّ ماسعیٰ : اور ہم تو فصل کٹنے پر کسان کو لوٹ لیں
تیرے نقشِ پا کی تو تقلید ممکن ہی نہیں : گر چہ میری ذات تیرے نام سے منسوب ہے
یوں تو تیری ہی عطا ہے منصفی کے ظابطے : پر ہمیں خوشنودِ حاکم بہت مطلوب ہے
تو نے کیوں اس شخص کو محرومِ جنّت کہہ دیا : جس کے ہمسائے کبھی فاقہ کشی میں سو گئے
ایک ہمسایہ تو کیا اے رحمۃ للعالمین! : ہم تا حد نظر فاقوں کی فصلیں بو گئے
تو محبت کا پیمبر، تو وفاؤں کا امیں : باعث تخلیق عالم درمند عالمیں
تیری امّت کا مگر پیشہ فقط جبر وریا : جیسے طائف کے ستمگر، جیسے قوفے کے مکیں
اے غریبوں کی نبی! سُن جو ہمارا بس چلے : بے اماں لوگوں کے سر سے آسماں کو کھینچ لیں
تو نے فرمایا تھا، حق گوئی میرا دستور ہے : اور ہم تو جو سچ کہے اس کی زباں کو کھینچ لیں

لاکھ چاہیں بھی تو تیری نعت کہہ سکتے نہیں : ہم ریا پیشہ جو سچی بات کہہ سکتے نہیں

اس نعت کے بعد پروفیسر صاحب موصوف سے پُر زور اصرار کیا گیا کہ چند اشعار ترنّم سے بھی سنا دیں چنانچہ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے ایک اہم پروگرام میں منسہرہ پہنچا ہے البتہ آپ خصوصی محبت کا اظہار فرمائیں تو جیسے صلاح الدین فاروقی صاحب نے خوشبو والے اشعار کی طرف اشارہ کیا ہے تو اگرچہ میں نے ان کی کتاب ابھی نہیں پڑھی لیکن لگتا ہے کہ وہ بھی خوشبو جیسی باتیں کرتیں ہوں گے۔ چند شعر ملاحظہ فرمائیں

جاتی نہیں جہاں سے خوشبو حضورؐ کی : اعلیٰ ہے زعفران سے خوشبو حضورؐ کی

آتی ہے اس قرآن سے خوشبو حضورؐ کی : مدحِ حبیبؐ و مصطفیٰؐ اللہ نے کی یہاں

آتی ہے اُس مکان سے خوشبو حضورؐ کی : آقا جہاں مکین ہیں، جنّت سے بالاتر

[ؔ](مابین بیتی ومنبری روضۃ من الریاض الجنّۃ)

ہر گھڑی آنکھ سے اک اشک رواں رہتا ہے : ہر گھڑی سامنے رحمت کا سماں رہتا ہے

میں یہ کہتا وہاں ہوش کہاں رہتا ہے : لوگ کہتے ہیں وہاں جا کہ دعائیں کرنا

والسلام علیکم ورحمۃ اللہِ و برکاۃ

جناب سید محمد حسین شاہ صاحب چیئرمین بلدیہ ٹیکسلا:

بسم اللہِ الرحمٰنِ الرَّحیم، نحمدہ و نُصلِّ علیٰ رسولہِ الکریم۔ امّا بعد!

جناب صاحب صدر، جناب صلاح الدین فاروقی صاحب، قابل احترام جناب ملک عمر فاروق صاحب اور دیگر مہمانانِ گرامی و حاضرین محفل! السلام علیکم،، سٹیج پر بیٹھے ہوئے چند باتیں سننیں کو ملیں۔ کچھ اس سلسلے میں گزارش کروں گا، کچھ ایک میری ذاتی جو رائے ہے جو ایک سال سے بیٹھے ہوئے ہیں محسوس کر رہا ہوں اور جو سمجھ رہا ہوں وہ بھی آپ لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔ جناب فرخ محمود مغل

صاحب! کچھ دن پہلے ہی میں نے آپ سے گزارش کی تھی کہ شہر کے حوالے سے سرپرستی فرمائیں اپنی تجاویز دیں تاکہ ہم آگے بڑھ سکیں۔

جہاں تک شہر کی تعمیر و ترقی کا تعلق ہے یہ آپ سب حضرات جانتے ہیں کہ جو بلدیاتی نظام جناب پرویز مشرف صاحب نے دیا تھا اسے تبدیل ہونے میں تقریباً سات آٹھ ماہ لگے اور یہ تین چار ماہ ہوئے ہیں کہ ہمارے ادارے مجال ہوئے ہیں تو اس سلسلہ میں چند دن پہلے ہی ایک اخبار میں ایک اشتہار ترقیاتی کاموں کے بارے میں آیا تھا جو تقریباً 16 کروڑ 50 لاکھ کا تھا۔ ہم لوگ آپ کو پتہ ہی ہے کہ ہم متعلقہ کونسلروں کی مشاورت سے کام کراتے ہیں۔ اس کے علاوہ جو سب سے زیادہ ضروری مسئلہ تھا اور جس کی طرف میں نے توجہ دی وہ ہماری واٹر سپلائی سکیم ہے یہ تقریباً چالیس پنتالیس سال سے چل رہی ہے اور آپ لوگ چونکہ اس شہر کے ہیں یہ جانتے ہیں کہ مہینے میں تقریباً دو تین دفعہ یہ معطل ہو جاتی تھی تو یہ صحیح کر رہے ہیں زیادہ سے زیادہ ایک ماہ اور لگے گا انشاءاللہ آئندہ یہ سکیم مسلسل ورک کرے گی، یہ نہیں ہوگا کہ رکے گی۔ تو ایک بات تو کتاب کے حوالے سے کرنی تھی کہ ہمارے فاروقی صاحب نے درمیانی سو، سوا سو کا جو عرصہ ہمارا خاموش تھا اس کو انہوں نے ماشاءاللہ بیدار کر دیا۔ ابھی جیسے آپ سب حضرات کو پتہ ہے یہ ہمارا جو شہر ہے اس کی ایک بہت بری تاریخ ہے جو صدیوں پر مشتمل ہے۔ اس عرصہ کو انہوں نے لیا ہم اس پر ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں

اس محفل میں چونکہ میں تعلیمی میدان میں کام کرنے والے حضرات اور شہر کے ذمہ دار لوگوں کو بھی دیکھ رہا ہوں تو اس ایک سال کے عرصے میں میں نے ایک چیز جو محسوس کی ہے وہ خاندانی مسائل کی کثرت ہے میں ماضی کے مقابلے میں ازدواجی زندگی میں بہت تبدیلی محسوس کر رہا ہوں اور خدا جانتا ہے کہ میں اس پر بہت پریشان بھی ہوں اس سے پہلے ہمارے چار پانچ سال گزر جاتے تھے اور اس قسم کے معاملات پیش نہیں ہوتے تھے اور اب پانچ پانچ چھ چھ جھگڑے پیش ہو رہے ہیں اور جو ذاتی طور پر میں اس بات کو

سمجھا ہوں کہ تعلیم میں تو ہمارا شہر کافی آگے جا چکا ہے لیکن جو کمی محسوس ہو رہی ہے وہ تربیت کی ہے میں اس محفل میں اساتذہ کو بھی دیکھ رہا ہوں اور معززینِ شہر کو بھی۔ اگر دو چار باتیں دھیان سے سن لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس انشاءاللہ بڑا فائدہ ہوگا۔ والدین سے خصوصاً یہ گزارش ہے کہ ہم لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اپنی حیثیت کے مطابق اورلادکو سکول داخل کر دینا اور انکی ضروریات زندگی پوری کر دینا ہی ہماری ذمہ داری ہے اس کے بعد ہم فارغ، جناب والد! میں یہ کمی دیکھ رہا ہوں کہ والدین اپنے بچوں کی تربیت سے بلکل غافل ہیں۔ 5 سال سے 10 سال تک کا جو بچہ ہوتا ہے وہ اپنے والدین اور اساتذہ کی ہر بات کو حرفِ آخر سمجھتا ہے جب اس کی عمر 10 سال سے اوپر ہوتی ہے تو اس کا شعور بیدار ہونا شروع ہو جاتا ہے اس وقت اس بچے پر نظر رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ گھر سے باہر کیسی زندگی گزار رہا ہے؟ اسکی دوستی کیسی ہے؟ اسکے شعور کی بیداری کا جو زمانہ ہے اس کی طرف اگر تھوڑی توجہ دی جائے تو یہ ہماری نسلیں جو ہیں وہ انشاءاللہ بہت سدھر سکیں گی۔

اس پر میں کام بھی کر رہا ہوں اور عنقریب ہی انشاءاللہ ایک پروگرام بھی کروں گا۔ تو انہی الفاظ سے میں اجازت چاہونگا۔

صدرِ تقریب جناب ڈاکٹر زاہد حسن چغتائی صاحب (ممتاز ماہرِ اقبالیات، نقاد، محقق و ادیب، میگزین ایڈیٹر، روزنامہ نوائے وقت اسلام آباد)

اعوذ و باللہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجیم، بسم اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم، ربِّ شرَح لی صدری، واحلُل عقدۃ من لسانی، یفقھو قولی۔

محترم جناب مہمانانِ گرامی! آپ سب کا اور بالخصوص میں شکریہ ادا کروں گا جناب عطاالرحمٰن چوہدری صاحب کا، کہ انہوں نے مجھے یہاں مدعو کیا جناب صلاح الدین فاروقی صاحب کی کتاب کی تقریب رونمائی کے لیے میرے اور بھی یہاں پرانے دوست بیٹھے ہوئے ہیں خاص طور پر جناب فرخ محمود مغل

صاحب، ان کی تقریر سے میں بہت متاثر ہوا ہوں فرخ محمود مغل صاحب کو میں اس زمانے سے جانتا ہوں جب یہ کونسلر ہوا کرتے تھے یہ ایک مزاحمتی تحریک بھی یہاں چلایا کرتے تھے جس کے ہم عینی شاہد ہیں ان کو ہم دور سے دیکھتے ہیں آج بھی یہ اُتنے ہی شعلہ بار مقرر ہیں تو نطق کو ناز ہے تیرے لبِ اعجاز پر مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے جہاں تک صلاح الدین فاروقی صاحب کی اس کتاب کا تعلق ہے تو عدم نے کہا تھا۔

انوکھے انوکھے ٹھکانے تیرے ۔۔۔ ضمیر صدف پر کرن کا قیام

یہ ایک ہیرا آپ میں پیدا ہوا ہے اور انہوں نے جو کتاب آپ کو دی ہے بہت اہم ہے۔ البتہ یہ بہت غلط بات ہے کے پچھلے سو ڈیڑھ سو سال میں ٹیکسلا کی تاریخ خاموش تھی۔ ایسی بات نہیں ہے۔ آپکے پڑوس میں پروفیسر منظور الحق صدیقی تھے۔ یہ ادھر کیڈٹ کالج حسن ابدال کے، انہوں نے ''تاریخِ حسن ابدال'' میں ٹیکسلا کا تذکرہ کیا ہے۔ اسی طرح جس شخصیت پر میں نے پی، ایچ، ڈی مقالے میں کام کیا ہے ''عزیز ملک'' صاحب انہوں نے ''تاریخ پوٹھوہار'' میں پورا chapter ہے جو ٹیکسلا کے بارے میں لکھا ہے۔ ٹیکسلا کبھی بھی مئورخین کے قلم میں خاموش نہیں رہا اور یہ ہمیشہ بولتا رہا ہے۔ یہ بڑا مردم خیز علاقہ ہے اور واقعی ''سنگ تراشوں'' کا دیس ہے لیکن ''سنگ دلوں'' کا دیش نہیں۔ یہ جانا ان لوگوں کی بستی رہی ہے۔ یہ ''سنگ تراشوں کے دیس'' کا نام ہمارے قاری ولی الرحمٰن صاحب نے ٹیکسلا کو دیا ہے۔ ہمارے قاری صاحب بڑے توفیق والے آدمی ہیں، بہت بڑے صحافی ہیں، ان سے ہمارا تعلق 35 سے 40 سال سے ہے صحافت کے حوالے سے۔ تو میں خود بھی قلم کا مزدور ہوں میں بھی 40، 45 سال سے خار زارِ صحافت میں ہوں اور اب کافی عرصہ سے میں نے یونیورسٹیوں بھی آنے جانے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ تو یہ بڑی توفیق والی کتاب ہے میں نے اس کتاب کو بغور پڑھا اور میں نے دیکھا جیسے فرخ محمود صاحب نے بلکل صحیح بات کی ہے کہ ''فن السماء الرجال'' پر اگر یہ کتاب رکھی جائے تو بہتر ثابت ہوگی۔ لیکن فرخ صاحب! یہ مسلمان ہی کی دین ہے اور اصولِ تحقیق مسلمانوں نے ہی دنیا میں

متعارف کرایا' اور صرف ''السماء الرجال'' ہی نہیں، اس میں فن درایت بھی ہے۔ اور اس میں فن روایت بھی ہے۔ جو حدیث کی تدوین ہوئی ہے وہ ان ہی اصولوں پر ہوئی ہے۔ یہ بڑی زیادتی کی ہے صلا حالدین فاروقی صاحب جو انہوں نے کہا کہ اسے اصولِ تحقیق کے مطابق ''ریسرچ'' میں استعمال نہ کریں۔ ایسی کوئی بات نہیں، اگرچہ اس کتا کی ''تدوین نو'' کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اسی یہ بیلتر تیب نہیں ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ یہ بارش کا پہلا قطرہ ٹپکا ہے۔ اور یہ بھی درست ہے کہ یہ سوڈیڑھ سوسال میں پہلی کتاب ہے جو اس سطح پر جا کر لکھی گئی ہے کہ ٹیکسلا میں کون سے لوگ رہتے تھے۔ ان کے کیا مشاغل تھے۔ کس طرح وہ یہاں زندگی گزارتے تھے یہ سب کچھ دیکھ کر پتا چلتا ہے کہ یہاں پر ہمیشہ اسلام کا بول بالا رہا ہے' دین کی باتیں ہوتی رہی ہیں یہاں مدرسے تھے اور وہ گڑھ تھے اسلام کے آج بھی وہ گڑھ موجود ہیں۔

مجھے یاد ہے کہ میں بچپن میں حضرت مولانا زاہد حسینی صاحب کو ملنے یہاں آیا تھا' ہم نے یہ نام بچپن سے سن رکھے ہیں اور مولانا زاہدالراشدی صاحب ان کا بھی تذکرہ انہوں نے کیا اور میں نہال ہو گیا کہ ان کا تذکرہ بھی صلاح الدین صاحب کی قلم سے نکلا ہے۔ ہمیں وہ وقت یاد آ گیا کہ جب ان لوگوں کا طوطی بولتا تھا یہاں۔ ٹیکسلا کوئی معمولی شہر نہیں ہے۔ جناب فرخ مغل صاحب نے ایک ''حواری'' کا تذکرہ کیا ہے' یہ درست ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کا ایک حواری یہاں آیا تھا اور اس نے عسائیت پھیلائی تھی پھر ہندوؤں نے ان کی جگہ لے لی اور پھر بدھ مت نے جو بڑا امن پسند مذہب تھا۔ اگر بدھ مت کا مطالعہ کریں تو اب حیرت ہوتی ہے کہ بدھ مت کے ماننے والے اتنے ''سنگ دل'' اتنے ''سفاک'' کیسے ہو گئے کچھ سمجھ نہیں آتا بدھ مت کے دور میں اتنا امن تھا کہ تالہ چابی نہیں ہوا کرتے تھے آج ''برما'' میں کیا ہو رہا ہے؟۔ اشاعت اسلام کے بارے میں اگر میں اسی کتاب میں جھانکوں تو اس سے دو چار باتیں آپکو بتانا چاھتا ہوں کہ اسلام اس برصغیر میں کیسے آیا؟ ایک بڑا اجالیاتی واقع پیش آیا جو میں آگے ذکر کرتا

ہوں ۔قائداعظمؒ اتنا گہرا سکالر اور اتنا گہرا مسلمان تھا کہ اس نے ایک اہم بات کی تھی اس نے کہا 'پاکستان اسی دن قائم ہو گیا تھا جب یہاں برصغیر میں پہلا ہندو مسلمان ہوا تھا'۔اس پر محققین نے سراغ لگانے کی کوشش کی تو پتہ چلا کہ وہ پہلا مسلمان ''راجہ سامری'' کون تھا؟ یہ ساحل مالدبار کی ایک ہندو ریاست کا راجہ تھا۔

واقعہ یہ پیش آیا کہ وہ رات کو اپنے محل کی چھت پر لیٹا ہوا تھا اس کی ملکہ بھی ساتھ تھی تو ان دونوں نے دیکھا کہ چاند دو ٹکڑے ہوا اور وہ دو ٹکڑے دونوں اطراف میں چلے گئے اور پھر وہ واپس آ کر جڑ گئے تو یہ واقع اس کو بڑا عجیب لگا۔اس نے اگلے دن اپنے تمام جوتشیوں کو بلایا ان میں جادوگر بھی تھے ھندو۔انہوں نے کہا راجہ صاحب! ہم دیکھتے ہیں کہ یہ کیا قصہ ہے۔بعد میں ان سب نے راجہ کو بتایا کہ ہمیں کچھ سمجھ نہیں آیا کہ یہ واقع کیسے ہوا۔اس دوران ساحل مالدبار پر مجاز سے جو تاجر آیا کرتے تھے' مقامی لوگوں کی ان سے یہ بات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ یہ تو ہمارے رسول پاک ﷺ کا ''شق القمر'' کا معجزہ ہے۔ان مسلمانوں کو جب راجہ کے پاس لایا گیا تو راجہ نے ساری تفصیلات سن کر کلمہ پڑھ لیا اس کے بعد اس کے ملک سے اور ریاست نے بھی کلمہ پڑھ لیا۔تو برصغیر میں یہ اسلام کا پہلا پڑاؤ تھا۔

جو دوسرا پڑاؤ تھا اس کا میں نے اس کتاب میں اشارہ پڑھا ہے' وہ حضرت عمرؓ کے دور میں' راولپنڈی کے علاقے میں اہل مجاز کے کچھ خاندانوں کی آبادی ہے اس کا حوالہ عارف منہاس کی کتاب ''تاریخ راولپنڈی'' میں ملتا ہے ان خاندانوں میں سے کچھ کہوٹہ کی طرف گئے وہاں جو ہاشمی صدیقی خاندان ملتے ہیں وہ انہیں خانوادوں سے ہیں۔

تیسرا پڑاؤ 712ء میں محمد بن قاسمؒ کی آمد والد ہے' وہ تو سب کو پتہ ہے کہ ''باب الاسلام'' سندھ کے راستے آیا اور اس نے اس برصغیر میں اسلام کو پھیلایا' اسلام کا طنطنہ بھی بتایا ہندو جو اس کے پیغام سے بھی متاثر ہوئے اس کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے جب دیکھا کہ ایک ایسا مذہب آ گیا ہے جو گیر طبقاتی ہے اس

میں ذات پات کی کوئی تمیز نہیں اور سب مسلمان ایک جیسے ہیں اور یہی خطبہ حجۃ الوداع کا پیغام تھا جو محمد بن قاسمؒ نے لوگوں تک پہنچایا یہاں کے ہندو اس وجہ سے جوق در جوق اسلام میں داخل ہوئے۔

چوتھا پڑاؤ 1000ء میں سلطان محمود غزنویؒ کی آمد کا تھا۔محمود غزنویؒ کے بارے میں جو غلط انڈرسٹینڈنگ ہے کہ انہوں نے دولت کے حصول کے لیے حملے کیے اُس کو دور کرنا چاہیے۔اگر تاریخ کا باریک بینی سے جائزہ لیا جائے تو اس کی آمد کے مقاصد اسلام کی اشاعت تھے اس کے ہمارے پاس ثبوت موجود ہیں ہر دفعہ اس کے ساتھ کوئی نا کوئی ولی اللہ اور مبلغین اسلام ہوتے۔اس تبلیغ اسلام میں جو لوگ مزاحمت کرتے تو ان سے لڑائی ناگزیر ہوتی مشہور بزرگ مسعود غازیؒ اور حضرت داتا گنج بخشؒ غزنوی دور میں ہی آئے جنہوں نے لاہور میں قیام کیا۔

راولپنڈی کا پرانا نام ''گجنی پور'' یا [غازی پور'' تھا یہ جواب صدر کا علاقہ ہے جہاں پر جی۔پی۔او ہے یہاں غزنوی کے خیمے تھے۔اور آرمی سٹیڈیم والی جگہ پر اس کے گھوڑے بندھے تھے۔چونکہ آگے بارش تھی' برسات کا موسم تھا' دریا اور نالے چڑھے ہوئے تھے اس لئے وہ کافی مہینے یہاں پر رہا۔اور جب یہاں سے واپس یا آگے چلا گیا تو یہاں کے باسی اس کے حسن کردار سے اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں نے اپنے علاقے کا نام ''غزنی پور'' رکھ دیا۔جو بعد میں پوٹھوہاری زبان میں عنط العام ہوکر ''گجنی پور'' بن گیا ۔میں نے محکمہ مال کے کاغذات میں وہ نام خود دیکھا ہے آپ بتائیے کہ اگر وہ لٹیرا ہوتا غاصب ہوتا تو کیا اس کے نام پر یہاں کے لوگ اپنے علاقے کا یہ نام رکھتے۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ راسخ العقیدہ مسلمان تھا' وہ مبلغ تھا' اس نے یہاں پر اسلام پھیلایا۔وہ جب سومنات گیا تو اسے پیشکش کی گئی کہ بت کو مت توڑیں ہم زیورات' سونے' چاندی اور اشرفیوں سے تمہاری جھولیاں بھر دیں گے۔تو غزنوی نے کہا کہ میں بت شکن ہوں' اور اس کا جملہ برصغیر کی تاریخ میں گھوم رہا ہے اور یہاں کا ہر مسلمان اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر فخر سے یہ جملہ دہراتا ہے۔تو چار واقعات بھی اس کتاب کے عنوان کے پیچھے موجود ہیں۔جیسے

فرخ مغل صاحب نے اشارہ کیا ہے کہ اس کتاب میں عیسیٰؑ کے اُس حواری کا تذکرہ ضرور ہونا چاہیے تھا جو اس علاقے میں قیام پذیر ہوا۔ اسی طرح ''کھٹڑ'' قوم کا مختصر تذکرہ تو موجود ہے لیکن تاریخ میں مشہور جملے ''hayata did well'' کا اس ضمن میں ذکر نہیں کیا گیا ہر قوم میں کالی بھیڑیں بھی موجود ہوتیں ہیں لیکن کھٹڑ قوم بحیثیت مجموعی ایک بڑی تاریخی قوم ہے اس میں شہداء بھی موجود ہیں، میں ان کو سلام پیش کرتا ہوں کتاب میں یہ تھوڑی کمی ہے جو دور ہونی چاہیے۔ البتہ ان چیزوں کے علاوہ اس کتاب میں بڑی طمانیت کی باتیں ہیں۔ حضرت نظام الدین اولیاءؒ کا ذکر ہے جن کے مزار کے صدر دروازے پر لکھا ہے، شاہاں کہ عجب گر بہ نواز ند گدارا

ان کے استاد یہاں مارگلہ میں مدرسہ میں پڑھے ہیں اور پڑھاتے رہے ہیں جس کا تذکرہ ''مارگلی علماء'' کے عنوان سے کیا گیا ہے سلسلہ چشتیہ کا ایک پودا یہاں مارگلہ میں لگایا گیا تھا اُن بزرگوں کی ایک سرائے بھی ''اسلام آباد'' میں موجود ہے ''زیرو پوائینٹ'' کے قریب جو زیارت ہے اس کے بارے میں محققین نے تحقیق کے ساتھ بیان کیا ہے کہ وہ سرائے تھی، وہاں وہ بزرگ پڑاؤ کر کے پھر آگئے تھے۔ یہ بری بات ہے

الٰہی تا بود خورشید و ماہی ؎ چراغ چشتیاں را روشنائی

تو کتاب میں چشتیوں کا بڑا تذکرہ ہے اور پھر فاروقی صاحب! آپ نے نقش بندیوں کا بھی تذکرہ کیا ہے

اے شاہ نقش بند کے نقش مرا بند ؎ نقشے چینی ببند کہ گویند نقش بند

ہم نے قتش بندی تحریک بھی دیکھی ہے، یہ ٹیکسلا اولیاء کی بستی ہے اور یہاں ہنرمند بھی ہیں۔ اس بستی کا تفاخر یہ بھی ہے کہ یہاں محنت کش زیادہ رہے ہیں۔ آج بھی محنت کش تعداد میں زیادہ ہیں۔ اور یہ دھیمے لوگ ہیں زندگی کی ایک ڈگر پر چلتے رہتے ہیں۔ علماء کے ساتھ قریبی تعلق ہے اور یہاں بڑے بڑے شاعر پیدا ہوئے ہیں، میں کس کس کا نام لوں، شعری تحریک میں بے شمار لوگ ہیں جو یہاں پیدا ہوئے ہیں تو آپ دیکھیے یہ بڑا ''مردخیز'' علاقہ ہے۔ اب اس کتاب میں ہر برادری کا تذکرہ انہوں نے کیا، اس کے

قدآور لوگوں کا ذکر کیا۔ یہ بڑے توفیق کی بات ہے۔ فاروقی صاحب! میں آپ کو سلام پیش کرتا ہوں اس حوالے سے کہ ہمیں پتہ چلا ہے کہ یہاں کون کون سی برادریاں ہیں، کون کون سے بڑے لوگ ہیں جنہوں نے تحریک پاکستان میں بھی کام کیا۔ سب سے بڑا افتخار ہے آپکی بستی کو وہ یہ کہ تحریک ختم نبوت ﷺ میں سب سے آگے رہی آپ دیکھیے کہ جب مرزا قادیانی یہاں آیا تھا تو اس پر پتھراؤ کرنے کے لیے اس بستی کے جو راسخ العقیدہ مسلمان تھے وہ آگے تھے اور پھر وہ یہاں سے جان چھڑا کے بھاگا تھا اسے حکیم نوردین یہاں لے کے آیا تھا۔ یہ بڑے لوگوں کی بستی ہے اور اب میں نے دیکھا ہے کہ یہاں پر جو موجودہ نوجوان نسل ہے وہ سائنس اور ٹیکنالوجی میں تو آگے بڑھ رہی ہے لیکن اپنی تاریک سے نابلد ہے ۔ ہمارے پاس روشنی کے جو منار ہیں ایک وہ ہمارا دین ہے جو روشنی کا سب سے بڑا مینار ہے اور پھر دوسرا اپنی مادری زمین، یہ سرزمین

ے سرزنش نہ کریں اوراجالے مجھ کو یہ زمیں ماں کی طرح گود میں پالے مجھ کو

یہ سرزمین ہے جو آپ کو ماں کی گود کی طرح پالتی ہے، پھر تیسرا روشنی کا منار ہماری تاریخ ہے تاریخ پر کام کرنے والے بری توفیق والے لوگ ہوتے ہیں جن میں سے صلاالدین فاروقی بھی ہیں ان کو سلام پیش کرنا چاہیے ان کے اس کام کو آگے بڑھانا چاہیے۔ کاش کوئی نوجوان اٹھیں، اس کتاب کو پڑھیں، اس میں اضافہ کریں، تفصیل رقم کریں ۔ علاقہ کے مشہور موئرخین کی لکھی گئی کتابوں ، وادی پوٹھوہار، تاریخ پوٹھوہار، تاریخ حسن ابدال وغیرہ پڑھ کر ایک مربوط تاریخ مرتب کریں ۔ میں نے دیکھا ہے کہ فاروقی صاحب قلمکاری کے بڑے مجذوب شخص ہیں بڑی توفیق کی بات ہے کے انہوں نے یہ کتاب لکھی ۔ میں ان کو پھر سلام پیش کرتا ہوں اور اس بستی کے سب رہنے والوں کو بھی، کہ آپنے ان کی پزیرائی کی اور آپنے بھی بڑا کام کیا۔ آپنے آنے والی نسلوں کے لیے حقائق کے راستے کھول دیئے، یہ راستے کھلے رہنے چاہیئں تاکہ آپ کے ہاں مئورخ پیدا ہوں میں آخر میں پھر سلام پیش کرتا ہوں۔ بہت شکریہ۔

جناب کرنل (ریٹائرڈ) کاظم رضا صاحب!

بسم اللہ الرحمٰن الرَّحیم، محترم صاحب صدر، کتاب کے مصنف جناب صلاح الدین صاحب، بزرگو اور نوجوان ساتھیو! اسلام علیکم

صاحبِ کی تقریر کے بعد تو کوئی تقریر کی گنجائش نہیں ہے اور کچھ خوش قسمتی ہے یا بدقسمتی! کہ جب بھی فوج کی باری اآتی ہے تو کہتے ہین کہ ٹائم کم رہ گیا ہے۔ تو میں زیادہ بات نہیں کروں گا۔ سنگتراشوں کے دیس میں ایک روشنی کی کرن جناب صلاح الدین صاحب کی شکل میں نمودار ہوئی ہے اور تاریخ کو سمجھنے کے لیے جیسے صاحب صدر نے کہا ہے کہ میں نوجوانوں کو کہوں گا کہ وہ بھی contribute کریں۔ تو میں اس بات کو تھوڑا سا آگے بڑھاتے ہوئے نوجوانوں میں سے جناب فرحت محمود مغل صاحب کو بھی اُن میں شامل کرتے ہوئے ان سے گزارش کروں گا کہ جتنی ان کی تحقیق ہے اللہ کرے اُن کی طرف سے ہماری زندگی میں بھی ایک کتاب آجائے۔ چونکہ وقت کم ہے اس لیے میں صرف ایک بات کرونگا کہ بہت سے مقررین نے یہ کہا ہے کہ نوجوانوں کو یہ تاریخ سمجھ لینی چاہیے میں تو کہتا ہوں کے نوجوان تو ایک طرف رہ گئے ہمارے جیسے بوڑھوں کو بھی سمجھنی چاہیے میں نے بہت ساری چیزیں اس میں پڑھی ہین جو مجھے بھی معلوم نہ تھیں تو اس لیے تاریخ کے ان اوراق کو ضرور الٹنا چاہیے تاکہ ہمیں اپنے آباؤ اجداد اوران کے رہن سہن کا پتہ چلتا رہے۔ دوسرا جو اس کتاب میں اچھی بات دیکھی گئی ہے وہ اتحاد و یگانگت کا پیغام ہے، مل جل کر رہنے کا پیغام ہے اور مساوات کا پیغام ہے اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے تاکہ ان باتوں پر ہم عمل کرسکیں ہم صلاح الدین صاحب کو درازی عمر کی دعا دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی توفیقات میں اوراضافہ کرے اور یہ اپنی تحقیق کو فرخ محمود مغل صاحب کے ساتھ مل کر اور بام عروج تک پہنا چائیں اور ہم ان سے مستفید ہوں۔ شکریہ

صلاح الدین فاروقی مئولفِ کتاب:

نحمدہ ونُصلِّ علیٰ رسولہِ الکریم، اعوذ وباللہِ من الشیطٰن الرَّجیم، بسم اللہِ الرحمٰن الرَّحیم، اقراء باسم ربِّکَ الّذِی خلق o خلق الانسان من علق o اقراء وربُّکَ الاکرَم o الذی علم بالقلم o علم النسانَ مالم یعلَم

وقال اللہ تعالیٰ فی مقام آخر: واَمَّا بنعمَۃِ ربِّکَ فحدث وقال النبی ﷺ

محترم صاحب صدر اور دیگر مہمانانِ گرامی! وقت کی قلت کے باعث میں سب کا نام نہیں لیتا البتہ تمام حضرات کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپنے میری عزت افزائی کیلیے اپنا قیمتی وقت نکالا اور یہاں تشریف لائے ابھی سٹیج سیکٹری صاحب نے چند باتیں کتاب سے متعلق فرمادی ہیں جو میں کرنا چاہتا تھا۔ کتاب کت متعلق کچھ عرض کرنے سے پہلے میں مختصرا اپنا تعارف کرادیتا ہوں اس لیے کہ شائد کئی مہمان آج پہلی دفعہ مجھ سے متعارف ہورہے ہوں ''یا'' اس کتاب کے حوالے سے میرا نام پڑھا ہوگا۔ تو میں ٹیکسلا کے ایک عام گھرانے کا ایک فرد ہوں جس کا نام حضرت مولانا محبوب عالم صاحب نے جو اس شہر کے محسن ہیں اور سب سے پہلے فارغ التحصیل علمِ دین ہیں جو ٹیکسلا مقیم ہوئے صلاح الدین رکھا ''یا'' ان کے بھائی مولانا محمد داؤد صاحب نے جو میرے والد صاحب کے بھائی بنے ہوئے تھے اور ہم ان کے بچے تھے۔ اس نام کے بارے میں میرے محسن اور مربّی حضرت مولانا زاہد الحسینی صاحب نے ایک مکتوب گرامی میں فرمایا ''آپ کے نام میں صلاح الدین کا عنصر بحمدِ تعالیٰ غالب ہے'' اللہ تعالیٰ اس جملے کو جو میرے لیے اعزاز ہے دعا سمجھ کر مجھے اس قابل بنادے۔ سولہ سال کی عمر سے لیکر اب تک رزق حلال کمانے کے لیے میں معزرت کررہا ہوں جو ایک تعمیراتی کمپنی میں منشی کے طور پر اختیار کی اور بعد میں تقریبا 42 سال ایچ ایم سی کی ملازمت کر کے 2009ء میں ڈپٹی مینیجر کے عہدے سے ریٹائر ہوا' اور اب ایک پرائیویٹ لیمیٹڈ کمپنی میں بطور مینیجر کام میں مصروف ہوں۔ اس ملازمت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے جوانی کی عمر میں دینی' تعلیمی' تدریسی' سماجی' تنظیمی اور تعمیر مساجد اور ان میں امامت وخطابت

کے فرائض کی ادائیگی جیسے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی جو مقامی سطح سے لیکر ملکی سطح تک پھیلے ہوئے تھے اور کسی نہ کسی درجہ میں اب بھی جاری ہیں گویا انسانی شکل میں' میں ایک کثیر المقاصد مشین کے طور پر مصروف رہا۔ اگرچہ اس مشین کے پروڈکٹ سارے ناقص ہی ہوتے تھے لیکن نہ ہونے سے ہونا بہر حال غنیمت ہے۔ اسی لیے ملک کے نامور قلمکار اور کالم نویس جن کا تذکرہ ابھی صدر صاحب نے بھی فرمایا ہے شیخ الحدیث مولانا زاہد الراشدی صاحب دامت برکاتہم جو میرے کم از کم پچاس سال کے ساتھی ہیں والد گرامی استاد روشن دین صاحب کی وفات پر تعزیت کے بعد ایک کالم میں والد صاحب کا تذکرہ کرتے ہوئے میرا یوں تعارف کرایا'' ان کے فرزند صلاح الدین فاروقی دینی تحریکات اور جدوجہد کے باشعور' خاموش اور فعال کارکنوں میں سے ہیں وقت کی دینی ضروریات کو سمجھنا اور ان کے لیے خاموشی سے کچھ نا کچھ کرتے رہنا ان کا معمول ہے۔

اسی ملازمت کے دوران تحریک ختم نبوت ﷺ اور تحریک نظام مصطفی ﷺ وغیرہ میں متحرک ہونے کی وجہ سے دفعہ 188 سے لیکر 302,307 اور ڈی پی آر تک کے 15,16 مقدمات بھی بھگتانے پڑے۔ جن کی ضمانت ہائی کورٹ بھی نہیں لیتا تھا۔ بہر حال میری تعلیمی قابلیت بلکل واجبی سی ہے 1972ء میں دوران ملازمت بی اے کی اوسط درجے کی ڈگری حاصل کی اور دینی تعلیم' درس نظامی کی ابتدائی کتب پڑھنے تک محدود رہی جو مادر علمی میں میٹرک تک کے عصری نصاب کے ساتھ ساتھ پڑھائی گئیں۔ شعر و ادب کے حوالے سے بھی معمولی درجے کا تعلق ہے۔ اسی لیے کتاب میں ادبی لحاظ سے بہت غلطیاں ہوں گی جن کی طرف توجہ دلانے کے لیے اہل علم حضرات سے تعاون کی درخواست کرتا ہوں۔ قلم کے سفر کے حوالے سے اجما کارکردگی یہ ہے کہ اپنی معمولی سی صلاحیت کو ترتیب وار اور اپنے محسنین کی خدمت اور تعارف کے لیے یوں استعمال کیا ہے قلم کے استعمال کی بات شروع ہوئی ہے تو ایک جملہ عرض کردوں صحافتی برادری سے کہ میں نے جو آیات ابتداء میں تلاوت کی ہیں ان کے بارے

میں تفصیل عرض کرنا چاہتا تھا لیکن وقت کی قلت ہے صرف اتنا اشارہ کرتا ہوں کہ قلم سے علم دینا یہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے اور انسان بطور خلیفہ ان صفات کا حامل ہے اس لئے میرے بھائیو! یہ خیال رکھا کریں، قلم کے استعمال کے وقت اس کے تقدس کو ذہن میں رکھیں یہ خدائی صفت ہے جو کدا نے ااپ کو دی ہے اور یہ بڑا نازک کام ہے اس گستاخی پر معزرت کرتے ہوئے آگے چلتا ہوں ۔تو قلم کا پہلا استعمال اپنے خالق کائنات کے کلام مقدس یعنی قرآن مجید کو ناظرہ پڑھنے کیلئے ایک نورانی قائدہ طرز کا آسان عربی قائدہ مرتب کرنے کے لیے کیا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے حد وحساب ہیں فرمایا گیا کہ ان تعدو نعمتا ا اللہ لا تحصو ھا ان نعمتوں پر اظہار اطمنان کے لیے یہ پہلا قدم اٹھایا گیا۔ الحمد اللہ کئی سالوں سے سینکڑوں بچے اس کو پڑھ چکے ہیں اور پڑھ رہے ہیں ۔اس کے بعد قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر سمجھنے کے لیے اردو پڑھنے کی صلاحیت پیدا کرنے کی غرض سے اردو قائدہ لکھ کر چھپوایا جس کے بارے میں اگر عرض کروں تو ناراض نہ ہونا میرا خیال ہے کہ موجودہ دور کا بی اے پاس بھی اس کو مشکل سے پڑھ سکے گا۔

پھر جناب صدر محترم ! قرآن مجید کا ترجمہ وتفسیر اپنے محسم مربّی مفسر قرآن حضرت مولانا زاہد الحسینی صاحب قدس مرّہ جن کی ملاقات کا آپنے اپنے خطاب میں تذکرہ فرمایا ہے کے درس کو کسیٹوں سے سن کر بیاض کی صورت میں ایک ہزار صفحات پر الحمدُللہ اپنے قلم سے تحریر کیا ہے جو حضرت کا جانشین صاحبزادہ گرامی کو دے دیا ہے کہ وہ اسے طبع کرا دیں۔اس کے بعد حضورﷺ کی محبت پیدا کرنے کے لیے جن کے احسانات کے بارے میں ملک کے بہت برے ولی اللہ مشہور شاعر جناب سید نفیس الحسینی شاہ صاحبؒ نے ایک نعت میں فرمایا ؎ رسول رحمت کا احساں تمام خلقت کے دوش پر ہے

تو ایسے محسن کو بستی بستی، نگر نگر کا سلام پہنچے

ایک کتابچہ ’’محبت رسولﷺ‘‘ کے نام سے لکھا اور مفت تقسیم کرایا‘ پھر اس محبت کے تقاضے یعنی اطاعت و سنت پر عمل کے لیے ’سنت رسولﷺ‘ کے عنوان سے ایک پمفلٹ اور آپکی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے

والوں کی مخالفت کیلئے 1973,74ء میں 8,10 کتابچے مرتب کر کے ملحقہ اداروں میں تقسیم کرائے اس لئے کہ ٹیکسلا میں تو مرزائی صرف ایک گھرانا تھا البتہ ان اداروں میں کافی مرزائی بھرتی ہو گئے تھے یہ کتابچے 1974ء کے ماہ مئی میں شروع ہونے والی ملک گیر تحریک سے پہلے تقسیم ہو چکے تھے اور ان کا اثر یہ ہوا کہ یہاں پر زور تحریک چلی' ملحقہ ادارے کا مرزائی جنرل مینیجر ٹرانسفر کرا دیا گیا' کئی مرزائی قتل ہوئے، ان کے گھر بھی جلائے گئے اور انتظامیہ نے مجبور ہو کر ان کو علاقہ بدر کر دیا اسی طرح جس دن مرکزی مجلس عمل نے ملک گیر ہڑتال کی اپیل کی تو ایچ ایم سی ملک کا واحد سرکاری ادارہ تھا جس میں اس دن ہڑتال ہوئی۔ اس دوران اپنے ادارہ جو میں نے اپنے ہاتھوں سے کیا اُسے چھوڑتا ہوں بات طبی ہو جائے گی۔

پھر ان تحریکوں کے دوران ملک کے چوٹی کے خطباء اور رہنماؤں کی تقاریر ٹیپ ریکارڈ سے سن کر تحریری شکل میں منتقل کیں جو گزشتہ سال ''مشاہیر کے خطبات ختم نبوت'' کے عنوان سے ہزاروں کی تعداد میں چھپ کر پاکستان اور بیرونی ممالک میں تقسیم ہو چکی ہیں اور بلا مبالغہ ایک لاکھ سے زیادہ مسلمان اس سے آگاہ ہو چکے ہیں۔ الحمدُ للہ علیٰ ذٰلک۔ پانچ ہزار نسخے چھپے جواب ختم ہو چکے ہیں اور اس کتاب کا تعارف اس رسالے ماہانہ ''لولاک'' ملتان میں تقریباً چھ دفعہ چھپا ہے جب کہ یہ رسالہ تقریباً 26 ہزار کی تعداد میں چھپتا ہے اور پوری دنیا میں بھیجا جاتا ہے۔ ویسے جملہ معترضہ عرض کر دوں کے جب عالمی مجلس ختم نبوت ﷺ کے روحِ رواں حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب دامت سرکاتہم کو پتہ چلا کہ یہ تقاریر میرے پاس محفوظ ہیں تو وہ بہت پُر جوش ہو گئے اور حکم دیا کہ فوراً تحریر کر کے دیں ہم اسے ابھی چھاپتے ہیں۔ ادھر میرا ٹیپ ریکارڈر خراب پڑا تھا' بہر حال ختم نبوت کے عنوان کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی اور امریکہ سے ایک ٹیپ ریکارڈر منگوا کر میں نے تقاریر لکھیں' پھر ملتان جا کر 1974ء کے رسالوں میں پہلے سے چھپی تقاریر جمع کیں تو مولانا موصوف نے ''لولاک'' میں خوشخبری چھپواتے ہوئے آخر میں لکھا

کہ ''مولانا عبدالغفور زندہ آباد'' ''صلاح الدین پائیندہ باد'' بہرحال جیسا کہ ٹیکسلا کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ ویسے ہی عام شہر نہیں ہے دنیا میں اب اس کا تعارف اس کتاب کے حوالے سے بھی ہو گیا ہے کہ یہاں کے باسی ختم نبوت ﷺ کے پروانے ہیں۔ اس کے بعد جیسے ابھی نقیب محفل نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے اور ٹیکسلا شہر کے محسن حضرت مولانا محمد داؤد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی تفصیلی سوانح حیات مرتب کی جو تقریبا 150 صفحات پر مشتمل ہے اور وہ ان کے صاحبزادہ گرامی کے حوالے کر دی ہے اس لئے کے اشاعت کے لیے میرے پاس مالی وسائل کی کمی تھی پھر اپنی جماعت کے اور اپنے نصف صدی کے حالات بھی کسی حد تک تحریر کر لیے ہیں لیکن ان کو آخری شکل دینے اور اشاعت سے پہلے اپنے مادر وطن کے ''مسلسل آباد عرصہ'' کے حالات مرتب کر کے شائع کرائے ہیں' جو ٹیکسلا کے قدیم مسلمان خاندان ' کے عنوان سے کتاب کی شکل میں اب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ''مسلسل آباد عرصہ'' کے الفاظ صاحب صدر ا اور جناب ڈاکٹر اعجاز بٹ صاحب کے سوالات کا جواب ہے کہ Hayata Well Done۔ شیر شاہ سوری کے حالات اور حواری کا تذکرہ کیوں نہیں ہے؟

اس کتاب کے بعد 1965ء سے اب تک نصف صدی کے حالات و شخصیات کے عنوان سے کتاب لکھنے کا ارادہ ہے۔ جس کے لئے آپ حضرات کے تعاون کی ضرورت ہے۔ جہاں تک موجودہ کتاب کی ضرورت' موضوع اور مضامین کا تعلق ہے' وہ آپ کتاب مین پڑھ لیں گے البتہ تھڑی سی وضاحت کرنا لازمی ہے تاکہ کتاب پڑھنے والے کے ذہن میں اُٹھ سکنے والوں کی کچھ پیشگی تصریح ہو جائے۔ ضرورت کے حوالے سے عرض یہ ہے کہ اب تک آباد و برباد ہونے والے ٹیکسلا کے بارے میں بہت کتابیں شائع ہو چکی ہیں لیکن تقریبا 500 سال سے مسلسل آباد ٹیکسلا کی کوئی تاریخ مطبوعہ دستاویز کی شکل میں موجود نہیں تھی اس لئے یہ کاوش کی گئی ہے دو تین موضوعات ذرا تفصیل سے زیر بحث آئے ہیں ایک خاکسار تحریک اور اس کے مقابل انصار المسلمین۔ ان کا تذکرہ یہ باور کرانے کے لیے ہے کہ ٹیکسلا 1938ء

سے ایسی تنظیمی صلاحیت کا حامل ہے جس کا اعتراف ملکی سطح پر بھی ہوا ہے وہ آپ کتاب میں پڑھ لیں گے 1953ء کی تحریک ختم نبوت ﷺ کی تفصیل بھی یہی بتانے کے لیے ہے کہ ٹیکسلا کے مسلمان تحریکین چلانے کی صلاحیت بھیر کھتے ہیں اور اس کے لیے قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کر سکتے ہیں۔جمیعت علماء اسلام زیادہ رکنیت رکھنے والی یہاں کی پہلی سیاسی جماعت ہے جو 1962ء میں قائم ہوئی۔اور 1973ء تک بزرگوں کی سرپرستی میں کام کرتی رہی جب کہ بعد میں نوجوان نسل نے اس ذمہ داری کو سنبھال لیا اور اب تک سرگرم عمل ہیں۔1932-33ء سے 1946ء تک کی ملکی کشمکش کی سرگزشت یہ ظاہر کرتی ہے کہ یہاں کے شہری اپنے ایسے تنازعات کا حل عدالت کے ذریعے کراتے ہیں' باہمی قتل و غارت نہیں کرتے بلکہ معاشرتی اور سماجی تعلقات کو بھی ان وجوہات کی بنا پر منفی طور پر متاثر نہیں کرتے۔اور برادرانہ ماحول برقرار رکھتے ہیں (اس کا نظارہ آپ کر رہے ہیں اس تقریب میں سٹیج پر تشریف فرما عمائدین شہر کو دیکھ کر) کتاب کے آکری حصہ میں تین چار شخصیات کے حالات زندگی ذرا تفصیل سے اس جلد میں اس لیے شامل کر دیے ہیں کہ زندگی کا اعتبار نہیں دوسری جلد چھپ سکتی ہے یا نہیں۔یہ تمام حضرات میرے شہر کے اور میرے ذاتی محسن ہیں مولانا محمد صدیق شہیدؒ مجھے قرآن مجید کا ترجمہ پڑھایا' مولانا قاضی شمس الدین احمد قریشیؒ نے ٹیکسلا سے دینی کتب شائع کرانے کا کام شروع کیا' والد محترم کا حق تو بہر حال سب پر فائق ہے اور اپنے عمر بھر کے ساتھی حافظ محمد رفیق مرحوم مجھے غلط راستوں پر چلنے سے روکنے والے اور صحیح ڈگر پر چلانے والے ہیں یہ ان کا مجھ پر بہت بڑا احسان ہے۔

میں نے گزشتہ سال اگست میں ایک مقامی اخبار کے ذریعے پرانے خاندانوں سے معلومات فراہم کرنے کی اپیل کی تھی تا کہ کسی خاندان یا مشہور شخصیت کا تزکرہ رہ نا جائے لیکن رسپانس نا ہونے کے برابر تھا' پھر بھی نے ذاتی رابطے کر کے کچھ 'دال دلیہ' کر لیا ہے اور اس کتاب کی حیثیت آباد ٹیکسلا کی تاریخ کے لیے حروفِ ابجد کی ہے' جیسے اردو قائدہ ہوتا ہے یہ محض اشارے ہیں ان کو آگے بڑھانا اور تفصیل

مرتب کرنا اہل علم و دانش کا کام ہے۔ میں ایسے حضرات سے اپیل کروں گا کہ وہ اس کام میں دلچسپی لیں ،تفصیل رقم کریں اور دھرتی کے نامور سپوتوں کے حالات قلم بند کریں جنہوں نے قابل قدر کارنامے انجام دیے ہیں۔ آخر میں معذرت کرتا ہوں کہ کچھ زیادہ وقت لے لیا ہے اور دوبارہ آپ حضرات کے ممنون ہونے کا اظہار کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عطا فرمائے۔

محترمہ عظمیٰ آفتاب سینئر نائب صدر آپسما پنجاب:-

السلام علیکم۔ بسم اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم: جناب صدر! میرے لیے بہت honour کی بات ہے یہاں پہ جہاں سارے مرد حضرات بیٹھے ہیں مجھے بھی موقع دیا گیا ہے کہ خواتین کی طرف سے نمائندگی کروں تو مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے یہ کتاب دیکھ کر، اگرچہ میں نے پوری پڑھی نہیں ہے البتہ کافی دیر سے یہاں اس کا تذکرہ سن رہی ہوں کہ انہوں نے کتاب میں پرانی تہذیب کے بارے میں' خاندانوں کے متعلق ان کے کردار کے بارے میں یہ کہا تھا ہمارے ٹیکسلا کے بارے میں تفصیل سے لکھا ہے Speciely اس بارے میں کہ یہاں' unity تھی' یگانگت تھی' اتحاد تھا تو اس حوالے سے میں بھی چھوٹا سا میسج دینا چاہتی ہوں کہ اگر یہ اتحاد اور اتفاق ابھی بھی قائم کیا جا سکے تو ہمارا ملک کسی بھی لحاظ سے پیچھے نہیں رہ سکتا۔ میں چونکہ aducation کے شعبہ سے وابستہ ہوں تو ہمارے نوجوان اور بچوں میں جو ٹیلنٹ موجود ہے اور جو ہمیں یہ دیکھ کر کہ whatever ic going in the close محسوس ہو رہا ہے وہ بہت ہے صرف ہمیں اس کو Polish کرنے کی ضرورت ہے دوسری بات یہ ہے کہ اگر ہم سارے یونائیٹڈ ہو جائیں تفرقہ بازی میں نا پڑیں اور اسی طرح ہماری جو 48.86% آبادی جو خواتین کی ہے اور they are sittingin the home وہ اگر Representation کریں معاشرے میں کام میں مصروف ہوں تو ہمارا وطن عزیز کسی سے بھی پیچھے نہیں رہ سکتا۔ یہاں پر اگر سیاسی awareness کی بات کی جائے تو میرے خیال میں it is extremely must for all کہ ہم سوچیں کہ ہم نے

اپنے بچوں کو، نئی نسلوں کو کیسے awareness دینی ہے۔انہوں نے جب مستقبل میں اپنے نمائندہ chose کرنے ہیں تو وہ کیسے لوگ کرنے ہیں تا کہ ہمارا ملک جو اس وقت جس پریشانی اور condition میں سے گزر رہا ہے ہمیں اس بارے میں ضرور سوچنا چاہیے کہ ہمارا ملک کس طرف بڑھ رہا ہے' جہاں ہمیں ڈونلڈ ٹرمپ threats دے رہا ہے کہ میں نے پاکستان کے ساتھ کیا کرنا ہے وہاں ہماری یہاں پہ کیا condition ہے' ہمارا آپس میں اتفاق نہیں پایا جا رہا۔

تو ہمیں سوچنا چاہیے کہ ہمیں آپس اتفاق کیسے creat کرنا ہے ہمارے ملک میں بہت سارے لوگ ایسے بھی ہیں جو بہت talented ہیں اگر ان کی skill استعمال کی جائے تو ہمارے ملک میں انڈسٹری لگ سکتی ہے ہمارے ملک میں کاریں بن سکتی ہیں، ہمارے ملک کی export کو زیادہ کیا جا سکتا ہے ہم ساری چیزیں کیوں باہر سے منگوا رہے ہیں کیونکہ ہمارے ملک میں ٹیلنٹ ضائع ہو رہا ہے ٹیلنٹ والے لوگ خود کو ضائع کر رہے ہیں' ۔ہمیں ایسے لوگوں کو آگے لانے کی ضرورت ہے ہم کو یہاں ایسی ٹیم بلڈ اپ (build up) کرنی ہے جو ہماری نوجوان نسل کی آنکھیں کھولے کہ آپنے کیا کرنا ہے اس وطن عزیز کے لیے اور میرا یہ چھوٹا سا ہی message ہوگا۔اگر ہم ٹیکسلا کے تعلیمی اداروں کی بات کریں جو یہاں پر موجود ہیں تو ان میں سب سے بہتر تعلیمی کام ہو رہا ہے اور یہ میں اس لئے کہہ رہی ہوں کہ جو یہاں book saller آتے ہیں جو پورے پاکستان میں پھرتے ہیں تو وہ بھی اس چیز کا اظہار کرتے ہیں۔ یہاں پر اداروں میں competition ہے' مقابلہ ہے لوگوں میں معیار بہتر کرنے کا۔

تو یہاں کے طلباء نے آگے بڑھ کر وطن عزیز کے لیے کام کرنا ہے اس لئے ہمیں ایک ٹیم بلڈ اپ کرنی چاہیے جس کے through ہم سوچ کر پروگرام بنائیں کہ ہم نے کس طرح نوجوان نسل کو تعلیم دینی ہے اس سلسلے میں جناب احمد خان صاحب اور جناب عطاء الرحمن چوہدری صاحب بہت زیادہ work کر رہے ہیں۔

امجد صاحب کا میں دوبارہ شکریہ ادا کرنا چاہوں گی کہ انہوں نے مجھے یہاں پے بلایا۔ and I hope کہ ہمارے وطن عزیز کے لوگوں کے اندر یہ چیز پیدا ہوگی انشاء اللہ۔ ہمارے وطن کی ترقی کو کوئی نہیں روک سکتا۔ thank you very much

جناب حاجی ملک عمر فاروق صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب

نحمدہ ونُصلِّ علیٰ رسولہِ الکریم، اعوذ و باللہ مِنِ الشیطٰنِ الرَّجیم، بسم اللہِ الرحمٰنِ الرَّحیم،

انتہائی قابل احترام صدر محفل' میزبان محفل' سٹیج پر بیٹھے ہوئے میرے علاقے کے تمام عمائدین' حاضرین محفل' انتہائی واجب لاحترام بزرگو' بھائیو السلام علیکم ورحمۃ اللہ! سب سے پہلے تو میں میزبان محفل اور اپنے استاد گرامی' قابل احترام مولانا صلاح الدین فاروقی صاحب کا ممنون ہوں کہ انہوں نے موقع فراہم کیا' دعوت دی اور خوشی اس بات کی ہے کہ کتاب کے حولے سے' تاریخ کے حوالے سے جناب فرخ محمود مغل صاحب اور میرے قابل احترام صدر محفل چغتائی صاحب نے بڑے مفصل طریقے سے تاریخ کے اوراق کھولتے ہوئے' آپکے دماغ میں وہ تمام چیزیں رشناس کرنے کی کوشش کی' جن کو اگر ہم جانتے تھے تو شائد بھولے ہوئے تھے۔ اور اگر علم نہیں رکھتے تھے تو ان کا ذوق وشوق پیدا کیا۔ انہوں نے بڑے مفصل انداز سے باتیں کیں ہیں۔ میں صدر صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ٹھیک وقت پر اپنی تقریر کی ٹائمنگ منتخب کی اس لئے کہ آخر میں جب مقررین بیان کے لیے آتے ہیں تو اس وقت محفل بوجھل سی مھفل ہوجاتی ہے اور تمام حاضرین چاہ رہے ہوتے ہیں کہ یا اللہ اب ہمیں جلد چھٹکارا مل جائے اس طرح بولنے والے کی بات دماغ کے اوپر اوپر سے ہی گزر جاتی ہے' سو چغتائی صاحب! آپنے صحیح وقت پر اپنے قیمتی الفاظ سے حاضرین کی جو طلب اور تشنگی تھی وہ پوری کردی۔ کتاب کہ حوالے سے تو میں یہی کہوں گا کہ ایک زمانہ ہوتا تھا' ڈیوڑھیاں ہوتی تھیں' بزرگ وہاں بیٹھا کرتے تھے' شام کو محفلیں لگتیں اور وہ بزرگ قصے کہانیوں کی شکل میں تمام داستانیں اور تاریخ نئی نسل کو منتقل کرتے رہتے تھے

۔پھر وہ تاریخ سینہ بہ سینہ آگے چلتی تھی اور یہ اس وقت ہوتا تھا جب گھروں میں، خاندانوں میں، علاقوں میں ضروریات پوری ہوتی تھیں، ذہنی سکون ہوتا تھا' دنیا کی نفسانفسی میں پھنسا ہوا معاشرہ نہیں ہوتا تھا۔آج تو یہ صورتحال بلکل تبدیل ہوگئی ہے۔اس لئے یہ جو کام مولانا صلاح الدین فاروقی صاحب نے کیا ہے' یہ معاشرے پہ بڑا احسان ہے' خاص طور پر ٹیکسلا شہر پر احسان ہے۔دی گئی معلومات قابل تنقید بھی ہوسکتی ہیں' مزید اور پرد ومنٹ کی گنجائشبھی اس میں ہوسکتی ہے' لیکن آج کے دور میں جہاں پورا معاشرہ دال روٹی کے چکر میں پھنسا ہوا ہے' جس میں بحثیت قوم' پوری قوم ردالفساد، ضرب عضب میں پھنسی ہوا اور بعض لکھنے والے کہیں کہ پاکستان کی سلامتی کو بھی چیلنج کیا جارہا ہو' تو وہاں کیسے تاریخ کی بات' اپنے ماضی کی بات کرنے کا وقت ہوتا ہے۔

ان حالات میں اگر فاروقی صاحب جیسے اشخاص اور جناب چغتائی اہل علم وقلم کے ساتھ اپنے ماضی کو قلم بند کر کے قوم ااور معاشرے کو منتقل کریں تو یہ تھوڑا احسان نہیں ہے' احسان عظیم ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ آج کے دور میں جیسے قابل احترام استاد صلا الدین نے کہا کہ میں نے ایک اشتہار کی شکل میں اپیل کی تھی کہ اگر کسی کے دماغ اور سینے میں ماضی کی کوئی یادیں ہیں تو میرے ساتھ شیئر کرے اور اگر اس کے پاس قلم بند کرنے کے لیے وقت نہیں تو زبان سے مجھے آگاہ کر دے تحریر کی ذمہ داری میں لیتا ہوں۔تو یہ بہت بڑی پیشکش تھی لیکن رسپانس نہ ملا تو یقیناً ان کے ساتھ یہی ہونا تھا جو ہوا۔اس کی وجہ یہ نہیں کہ لوگوں کے دماغ میں کچھ نہیں' وجہ صرف یہ ہے کہ سوسائیٹی میں تبدیلی آگئی ہے۔اب اس قسم کی باتوں کے لیے مل بیٹھنا' وقت دینا' لوگ وقت کا ضیاع سمجھتے ہیں۔اب انسان یہ ضروری سمجھتا ہے کہ بچوں کے مستقبل کے لیے کچھ کرلوں اور اس چکر میں وہ اتنا آگے چلا گیا کہ وہ حلال وحرام کی تمیز سے بھی مبّرا ہوگیا۔سو روزی کا رازق اللہ ہے اُس پر اعتماد کرنا چاہیے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ اگلی نسلوں کو بہتر معاشرہ ملے' بہتر علاقہ ملے اور آپ لوگوں کا نام تاریخ میں زندہ

رہے تو اپنے ماضی کی تاریخ کو زندہ رکھنا پڑے گا' اس کے لئے کسی اور علاقہ سے آ کر کوئی کام نہیں کرے گا۔ ایسے حالات میں اس مقصد کے لیے صلاح الدین فاروقی صاحب کا یہ کتاب لکھنا قابل تحسین و قابل داد ہے میں اپنے تمام اہل علاقہ سے' ٹیکسلا کے دوستوں سے خصوصا تعلیم یافتہ طبقہ سے گزارش کروں گا کہ اس کام کو آگے بھی بڑھائیں اور اس کتاب کے مندرجات میں کوئی کمی محسوس کریں تو اس کی نشاندہی کریں جیسے صدر صاحب نے کی۔ تو اس طرح اگلا ایڈیشن بہتر صورت میں آسکے گا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا صلاح الدین فاروقی صاحب کو صحت' سلامتی دے، عمر دراز کرے اور ان کے ساتھ تعاون کرنے والوں کو بھی ہمت اور توفیق دے تاکہ اپنے تاریخ کو زندو تابندہ رکھنے کے لیے اپنا کردار ادا کرتے رہیں بہت شکریہ

جناب ابرار احمد خان صاحب ڈویژنل صدر آپسما

بسم اللہِ الرحمٰن الرَّحیم، الّٰہم صلّیِ علیٰ محمد و علیٰ آلِ محمد۔ قابل صد کریم حاضرین و سامعین!

میرے مزدیک تو تقریب اس وقت ہی ختم ہو گئی تھی جب صاحب کتاب اور صاحب صدر نے اپنے ارشادات فرما دیئے تھے۔ اب رسمی طور پر جو کاروائی ہے وہ آپ سب لوگ ملاحظہ فرما رہے ہیں میں سب سے پہلے شکریہ ادا کرونگا اپنے پیارے بھائی جناب عطاء الرحمٰن چوہدری صاحب کا جو ہماری تنظیم کے وائس پریذیڈنٹ ہیں جنہوں نے ٹیکسلا' واہ میں پرائیویٹ تعلیمی اداراں کو منظّم کیا ہوا ہے' نوائے وقت میں ان کا خوبصورت کالم بھی آپکی نظروں سے گزرتا ہو گا۔ چوہدری صاحب جس طرح آپکی تہذیب کو 'ثقافت کو' علمی ورثے کو' مذہبی اور سیاسی سرگرمیوں کو پنے کالموں میں اجگر کرتے ہیں یہ ان کا خاصہ ہے۔ میں اکثر ان سے کہتا ہوں کہ آپ ٹیکسلا سے باہر بھی نکلیں تو ان کا جواب ہوتا ہے کہ میرا جینا مرنا ٹیکسلا کے علاقے کے باسیوں کے ساتھ ہے۔ ٹیکسلا میری پہچان ہے اور میری شناخت ہے تو یہ میری مجبوری ہے' میں ان لوگوں سے باہر نہیں جا سکتا۔ تو ٹیکسلا کی سرزمین بڑی زرخیز ہے اور بڑے بڑے ہیرے اس

سرزمین نے پیدا کیے ہیں اوراس سرزمین کے لوگوں میں اللہ تعالیٰ نے بڑی شان نیازی رکھی ہوئی ہے
۔جو میں نے محسوس کیا ہے گاڑی میں آتے ہوئے میں نے کتاب کھولی' میں نے مطالعہ میں دیکھا ان
لوگوں کا مزاج۔ یہ اکثر بے لاگ اور دوٹوک بات کرتے ہیں' نہ کسی سے ڈرتے ہیں نہ خوف کھاتے ہیں
میں اکثراوقات چوہدری عطاء الرحمٰن صاحب کی زبان سے اس قسم کے جملے سنتار ہاہوں۔
دودن قبل یہ کتاب مجھے ملی میں تفصیل سے نہیں پڑھ سکا ابھی آتے ہوئے میں نے صرف 1953ء کی
تحریک ختم نبوتﷺ کا عنوان اور تفصیل دیکھی کہ ٹیکسلا کے لوگوں نے اس عرصے میں امیر شریعت سید
عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہاور مولانا غلام غوث ہزارویؒ کوایک پروگرام کے لیے مدعو کیا تو امیر
شریعتؒ نے فرمایا کہ میری طبیعت ناساز ہے' حاضری سے عذر پیش کردیا تو یہاں کے لوگوں نے خط لکھ دیا
کہ ہم نے پروگرام آپکو خوش کرنے کے لیے نہیں رکھا بلکہ اپنے آقا و مولیٰ کی ختم نبوتکے موضوع پر ان کو
خوش کرنے کے لیے رکھا ہے۔ پروگرام تو ہوگا آگے آپکی مرضی! تو یہ ان لوگوں کی بے نیازی والی سرشت
ہے۔ جہاں تک کتاب کا تعلق ہے تو اس میں خاندانوں کا تذکرہ ہے اور خاندانوں میں سے جو اعلیٰ وارفع
خاندان ہوتا ہے وہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاندان ہے اس میں تو کوئی دوسری رائے نہیں ہوسکتی اسی
لیے حضورﷺ نے جب اپنا تعارف کرایا تو فرمایا'' مجھے بہترین مخلوق میں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا' مجھے
بہترین خاندان میں پیدا کیا' بہترین قبیلے میں پیدا کیا تو بہترین خاندان ہونے کو حضورﷺ نے اپنی
صفت بیان فرمایا ہے۔اس لئے اپنے خاندان کو جاننا اپنے قبیلے کے بارے میں جاننا' حسب نسب کے
بارے میں جاننا' اپنی شناخت کرانا یہ زندگی کا حصہ ہے۔
تو ما شاء اللہ صلاح الدین فاروقی صاحب نے یہ کام کیا ہے اور قدیم دور سے یہاں آباد مسلمان
خاندانوں کا تفصیل سے ذکر کردیا ہے' تو انھوں نے یہ بہت بڑا کام کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کی کاوشوں کو قبول
کریں۔ بہت بہت شکریہ

جناب نور محمد نظامی صاحب (ریسرچ سکالر قومی ادارہ تحقیق وثقافت اسلام آباد)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: صاحب صدر، معزز حاضرین وسامعینا ور پیارے بچو! السلام علیکم

مجھے الحمداللہ بڑی خوشی ہے کہ ٹیکسلا کے حوالہ سے میرے کتب خانے میں ایک سو سے زائد کتابیں موجود ہیں اور صرف ٹیکسلا شہر پر ایک درجن تصانیف موجود ہیں جن میں ہندومت، دیگر مذاہب، آثار قدیمہ کھنڈرات کی قدیم تاریخ موجود ہے یہ تاریخ ہمارا قیمتی اثاثہ ہے جو قوم اپنی تاریخ بھلا دیتی ہے تاریخ پھر اس کو بھی بھُلا دیتی ہے جو قومیں دنیا میں ترقی کرتی ہیں وہ اپنی تاریخ سے روشنی لیکر ترقی پذیر ہوتی ہیں۔

صلاح الدین صاحب قابل صد مبارکباد ہیں کہ انہوں نے موجودہ مسلسل آباد ٹیکسلا (جو مغل دور سے آباد ہے) کی تاریخ مرتب کردی ہے، اس کی قوموں اور قبیلوں پر لکھ کر تالاب میں ایک کنکر پھینک دیا ہے اس میں ہلچل مچا دی ہے انہوں نے بڑی کوشش کی، اخبار میں اشتہار دیا، میں نے اس اشتہار کو اپنی فیس بک پر جس کا فرینڈ شپ سسٹم پوری دنیا میں فعال ہے بھی چڑھایا تھا' مجھے فخر ہے کہ میں نے ان سے ہر طریقہ پر بھرپور تعاون کیا ہے جس کا تذکرہ انہوں نے پیش لفظ میں بھی تحریر کرایا ہے۔ اب کتاب آپ لوگوں کے ہاتھوں میں آگئی ہے میں آپ لوگوں سے اپیل کروں گا کہ ان سے تعاون کریں اور مزید معلومات فراہم کریں اس لئے کے بعض اوقات ایک آدمی کے پاس ایسی معلومات یا کتاب وغیرہ ہوتی ہے جو ایک بہت زیادہ کتابیں رکھنے والے کے پاس بھی نہیں ہوتیں اور وہ ضروری بھی بہت ہوتی ہیں میں نے خود تجربہ کیا ہے کہ اپنے پاس ہزاروں کتابیں وغیرہ ہونے کے باوجود کئی دوستوں سے ایسے چند اوراق مل جاتے ہیں جن کی معلوموت انتہائی قیمتی اور نادر ہوتی ہیں۔

ٹیکسلا کی تاریخ بہت شاندار ہے میں اس سے آگاہ ہوں۔ میں نے اس پر بیس' پچیس تحقیقی مقالمات لکھیں ہیں جو اخبارات وجرائد میں طبع ہوئے ہیں میں الحمداللہ حکومت کے قومی ادارہ تحقیق وثقافت کا تحقیق ریسرچ سکالر بھی ہوں۔ تو ٹیکسلا کی اسلامی تاریخ بھی شاندار ہے یہاں آپ کو غزنوی دور کی

مسجدیں ملیں گی، کئی موجود ہیں عام لوگوں کو جن کا علم ہی نہیں' مغل دور کی عمارات ہیں شیر شاہ سوری دور کی سرائیں اور باؤلیاں ہیں۔ یہاں محمود غزنوی اور ان کی اولاد نے قیام کیا' شہاب الدین غوری آیا، شاہ جہاں آتا رہا، بلبن آیا، خوارزم شاہ آیا، امیر تیمور آیا، چنگیز آیا یعنی ہر دور میں یہ شہر تاریخی حیثیت کا رہا۔

میں چاہتا ہوں کہ چونکہ آج صلاح الدین فاروقی صاحب کی کتاب کی رونمائی تقریب ہے' مجھے آج پتہ چلا ہے کہ ٹیکسلا کے لوگوں کے اندر علم کے ساتھ بڑا لگاؤ ہے۔ اتنی تعداد میں لوگ ذوق وشوق سے شریک ہیں اس لئے میں تجویز دوں گا کہ اس عنوان پر ایک مذاکرے کا اہتمام کیا جائے جس میں علاقے کے تاریخ دان اور محققین شریک ہوں سوال جواب کا سیشن ہو' تاریخی حقائق کو کھنگالا جائے تاکہ اس میں مزید نکھار پیدا ہو میں اپنی تمام معلومات وحوالہ جات کے ساتھ اس میں شریک ہوں گا۔ یہ کام تو ایک تاریخ دان کا تھا جو صلاح الدین صاحب نے اس میدان کا آدمی نا ہونے کے باوجود کر دیا ہے اور آنے والی نسلوں پر احسان عظیم کیا ہے۔ یہ کتاب بہت عمدہ انداز میں تحریر کی گئی ہے۔

میں آخر میں اس بات کا اظہار ضروری سمجھتا ہوں کہ ٹیکسلا ہزاروں سال سے علم وفن کا مرکز ہے، تہذیب و تمدن کا مرکز ہے اور کبھی بھی یہ نہیں ہوا کہ علم وادب اور تہذیب وثقافت یہاں سے ختم ہوئی ہو یہ الگ بات ہے کہ وقتی طور پر یہ شہر اجڑ گیا ہو یا تباہ کر دیا گیا ہو لیکن اس کی تہذیب وتمدن آثار قدیمہ کی شکل میں پھر نمودار ہوا جس کو دیکھنے کے لیے دنیا بھر سے لوگ آتے ہیں۔ غزنوی دور سے یہ شہر پھر علم وفن کا مرکز بنا۔ اس دور کے بعد اتار چڑھاؤ ہوتا رہا لیکن علمی، روحانی، دینی مراکز آباد رہے اور الحمدُ اللہ اب تک آباد ہیں اللہ تعالیٰ اس شہر کو تا ابد آباد رکھے اور ہمیں اس کی تفصیلی مبسوط تاریخ مرتب کرنے کی توفیق دے۔۔

بہت بہت شکریہ

جناب غلام محمد سرور خان صاحب ممبر قومی اسمبلی پاکستان

نحمدہ ونُصلِّ علیٰ رسولہِ الکریم، امّا بعد اعوذ و باللہِ منِ الشیطٰنِ الرَّجیم، بسم اللہِ الرحمٰنِ الرَّحیم،

صدر تقریب جناب زاہد حسین چغتائی صاحب' آج کی تقریب کے میزبان جناب صلاح الدین صاحب' معززین شہر' خواتین وحضرات' قابل احترام میرے بزرگو' دوستو' بھائیو! السلام علیکم

میں شکر گزار ہوں صلاح الدین صاحب کا کہ جنہوں نے ایک خوبصورت تقریب منعقد کی' ہم سب کو اکٹھا کیا اور مل بیٹھنے کا موقع دیا اور ایک اچھی سعی، ایک اچھی کوشش' ایک کتاب کی صورت میں' ٹیکسلا کے حوالے سے' ٹیکسلا کے کلچر کے حوالے سے' ٹیکسلا کے خاندانوں کے حوالے سے کہ جو ان کے ساتھ Natives ہیں' آبائی آباد ہیں اور جو لوگ migrate ہو کر بعد میں اس علاقہ میں آئے' اور ان کی سیاسی' سماجی' دینی خدمات جمع کر دی ہیں اور ان پر کھل کر بات کی گئی ہے تو یہ ایک اچھی کوشش ہے۔ اس پہ میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

درحقیقت کتاب پڑھنا بھی ایک مشکل کام ہے، تو کتاب لکھنا تو اس سے کہیں مشکل کام ہے، اس وقت 'اس دور جدید میں میڈیا' سوشل میڈیا' نیٹ (وغیرہ) اتنی چیزیں موجود ہیں۔ میں تو سڑکوں پر سفر میں ائیر پورٹس پر' ریلوے سٹیشن پر' سکولوں کے باہر' کالجوں کے باہر' یونیورسٹیوں کے اندر' جہاں بھی دیکھتا ہوں' کوئی بچی ہے' بچہ ہے' بڑا ہے' چھوٹا ہے' وہ موبائل پر کچھ سرچ (search) کر رہا ہے' کچھ دیکھ رہا ہے' کچھ سن رہا ہے' کچھ پیغام رسائی کر رہا ہے۔ میں ایک چھوٹی سی مثال آپ کو دیتا ہوں۔ میرا چھوٹا سا گاؤں ہے' غریب لوگ ہیں' کاشتکار لوگ ہیں' میں صبح اٹھتا ہوں' میں بھی زمینوں میں جاتا ہوں تو میں ایک دن گھر سے نکلا تو ایک خاتون' گھریلو خاتون زمیندار خاتون ہے' سر پہ ٹوکری رکھی ہے' اسکے پاؤں میں جوتا نہیں ہے اس کے کان میں فون ہے میں سوچ میں پڑ گیا کہ اس کا کیا ضروری کام ہو سکتا ہے کہ پاؤں میں جوتا نہیں ہے' گھریلو خاتون ہے تو میں اس سے پوچھوں گا ضرور! اس سے بات ضرور کروں گا' اسکی آبادی' اسکی ڈھوک ہمارے گاؤں سے 20-15 منٹ کے فاصلے پر ہے 20-15 منٹ اس نے مجھے موقع فراہم نہیں کیا کہ میں اس سے بات کر سکوں اس نے کان سے فون نہیں اُتارا۔

تو اتنا اس موبائل نے اس دور جدید کے اندر ہمیں مصروف کر دیا ہے۔ یقیناً اس کے فوائد بھی ہیں' دنیا ایک گلوبل ولیج ہے بہت کچھ دیکھ سکتے ہیں، جان سکتے ہیں، پڑھ سکتے ہیں، بڑی انفارمیشن لے سکتے ہیں ، یہ بڑا انفار میٹر ہے لیکن اس کے negatives بھی ہیں اللہ تعالیٰ اس سے ہمارے معاشرے کو جو میں سمجھتا ہوں definility effect کر رہا ہے اللہ ہمارے بچوں کو محفوظ رکھے۔

تو اس گئے گزرے دور میں کتاب لکھنا بہت بڑا کام ہیا اور اس کے لکھنے کے لیے بھی مائینڈ اپلائی mind apply کرنا پڑتا ہے کچھ مطالعہ بھی کرنا پڑتا ہے' کچھ پوچھنا پڑتا ہے تو پھر معلومات ایک تحریری شکل میں لانا پڑتی ہیں تو میں اس پر پھر ایک بار مبارک باد پیش کرتا ہوں صلاح الدین صاحب کو۔

تو کتاب کا پڑھنا جیسا کہ میں کہہ رہا ہوں کہ کتاب تو آج الماریوں کی زینت ہے، مجھے بھی لوگ مختلف کتابیں جو پڑھے لکھے لوگ ہیں ہر سوسائیٹی میں ہم جاتے ہیں تو present کرتے ہیں تو میں کچھ پڑھ نہیں سکا۔ کوئی کتاب چاہنے کے باوجود نہیں پڑھ سکا۔ البتہ پڑھتا کب ہوں جب میں سفر پر جاؤں ۔فوراً سفر کروں' ہوائی جہاز پہ جاؤں آٹھ گھنٹے کا سفر دس گھنٹے کا ہو تو ایک دو کتابیں ساتھ لے جاتا ہوں تو وہاں میں پڑھتا ہوں لیکن یہ میاں نے ڈر سے پڑھی ہے مجھے پتا تھا کہ مجھے یہاں آنا ہے اور کچھ کہنا بھی ہے تو میں نے کچھ حصہ پڑھا ہے تھوڑا پڑھا ہے پوری کتاب نہیں پڑھی تو جتنا آپ نے لکھا ہے بہت اچھا لکھا ہے جتنے خاندانوں کے بارے میں لکھا ہے اس سے مجھے بھی آگاہی ہوئی' کچھ باتیں میرے علم میں بھی تھیں جیسے گوجر فیملی کے بارے میں آپنے لکھا ہے کہ گھیلہ خورد کا بیک گراؤنڈ جو ہمارے ٹیکسلا کا ایک موضع ہے جو لوسر شرفو تک جاتا ہے' گھیلہ کلاں کا ہے جو یونین کونسل چکری میں ایک موضع ہے وہاں سے گوجر آکر ٹیکسلا آباد ہوئے اور گھیلہ خورد نام رکھا۔ تو یہ سارے حقائق جمع کرنا' پھر اسی طرح سادات فیملی کے بارے میں بھی تفصیل سے لکھا اس سے بھی میری معلومات میں اضافہ ہوا' پھر شیخ برادری ' کشمیری برادری' مغل خاندان وغیرہ یہ mostly migrated خاندان ہیں تو جیسے آپنے لکھا' میں

نے جانا' جو پڑھا' جو سنا۔ اسی طرح ریلوے لائن اور ریلوے ٹنل tunnel کے حوالے سے' بار برداری کے حوالے سے' پھر جو لوگ پالیٹیکس میں آئے ان کی contribution ' جو چیئر مین بلدیہ رہے جیسے بابو خورشید کے حوالے سے' شیخ کرم الٰہی صاحب کے بارے میں' تو بہت ساری چیزیں' بہت سارے facts اس کتاب میں آ گئے ہیں۔

اور پھر تھوڑا سا ہمارے حوالے سے یعنی کھٹڑوں کے بارے میں' چلیں مجھے چھوڑیں' کھٹڑوں کے بارے میں بھی لکھا تو میں یہاں تھوڑا سا clear کرنا چاہوں گا کہ کافی حد تک ٹھیک لکھا ہے' کھٹڑ خان ایک شخص کا نام ہے اور یہ قوم اعوان کی sub-cast ہے۔ میرے پاس اس کا شجرہ موجود ہے یہ قطب شاہ کی اولاد میں سے ہیں کھٹڑ خان اور گولڑہ خان دو بھائی تھے۔ یہ لوگ غزنوی کے ساتھ آئے' پھر غوری کے ساتھ آئے اس کے سالار تھے، جب اسے فتوحات ہوئیں تو غوری نے دریائے سندھ کے قلعہ سینلاب (page 21 line 12) سے ترنول تک علاقہ انہیں تحفے میں دے دیا۔ ترنول میں سرائے خربوزہ ہمارا آخری موضع ہے یہ جو تاثر ہے کہ یہ جگہیں انگریزوں نے دیں تھیں یہ غلط ہے یہ کھٹڑ غھوری کے دور سے اس علاقے کے مالک' زمیندار اور land holder ہیں۔

بہر حال میں آپ کے مطالعے کی داد دیتا ہوں کہ یقیناً آپنے بہت محنت و مشقت کی ہے ایک بات میں ٹیکسلا کے حوالے سے ضرور کہوں گا کہ ٹیکسلا دنیا کی قدیم ترین تہذیبوں کا مرکز ہے' یونان کی تہذیب ' رومن تہذیب' مصری تہذیب بدھ تہذیب وغیرہ ٹیکسلا کی اپنی بھی شاندار تہذیب ہے اس کی بڑی rich history ہے ٹیکسلا مختلف ادوار میں بڑی peck تک جاتا رہا' عروج پر رہا اور پھر زوال بھی ہوتا رہا ۔ تباہ برباد بھی ہوا لیکن نام ٹیکسلا کا ہمیشہ رہا' دنیا کی تاریخ میں رہا اور ہے۔ ہمیں اس پر تھوڑا زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ میں ایک دورے پر گیا' سرکاری دورہ تھا جب میں وفاقی وزیر تھا۔ وزیر اعظم پاکستان کے ساتھ ہم چھ وزیر تھے' چار، پانچ ممالک کے دورہ پر ہم گئے' بنکاک' تھائی لینڈ' سنگاپور' ملائشیا

اور ہرنائی۔تو تھائی لینڈ میں ایک عشائیے میں جب ہم بیٹھے تو ان کا وزیراعظم اور سینیئر وزراء بھی موجود تھے وہاں میرا تعارف ہمارے پرائم منسٹر نے ٹیکسلا کا ہونے کے ناطے سے کیا کہ یہ ٹیکسلا سے تعلق رکھتے ہیں تو اس کے بعد سب کی توجہ میری طرف تھی کسی اور کی طرف نہ تھی۔ یہ صرف ٹیکسلا کی وجہ سے۔ٹیکسلا کی بڑی تاریخی حیثیت ہے اس کے لیے کچھ کرنے کی ضرورت ہے پہلے تو اسے جاننا' تو پھر اس کی جو پوزیشن ہے وہ الحمداللہ آج بھی ہے ٹیکسلا والوں کی اس میں cntribution بھی ہے ٹیکسلا میں ہیوی انڈسٹریز ہیں انجیئرئینگ یونیورسٹی بھی ہے پاکستان کا زیادہ دفاع ٹیکسلا میں ہے۔تو ٹیکسلا کی اپنی ایک تاریخ ہے ایک بار جب مجھے وزیر بنایا جا رہا تھا تو مجھ سے پوچھا گیا کہ آپ کس فلیڈ میں کام کرنا پسند کریں گے آپ اپنی تین choice دیں۔تو میں نے جواب دیا کہ میری پہلی ترجیح تو کاشتکاری اور زراعت ہے میرا ذریعہ معاش بھی کاشتکاری ہے۔میرے مخالفین تو برے برے الزامات لگاتے ہیں لیکن الحمداللہ دعوے کے ساتھ چیلنج کر کے کہتا ہوں کہ طیّب' حلال کھاتا ہوں اور اپنے بچوں کو بھی طیّب حلال کھلاتا ہوں کاشتکاری سے۔تو میں نے کہا کہ میری پہلی priority زراعت ہے تاکہ میں اس کے لیے کچھ contribute کرسکوں اس لئے کہ میں خود پریکٹیکل کاشتکار ہوں اور میری دوسری priority ہوگی کلچر culture ' ٹورازم tourisom ' تو مجھ سے سوال کیا گیا کہ یہ تو کوئی خاص منسٹری نہیں' یہ عام سی چیز ہے low size کی منسٹری ہے کلچر اور ٹورازم۔میں نے جواب دیا کہ میں ٹیکسلا کو represent کرتا ہوں ٹیکسلا ایک کلچر ہے ٹیکسلا ایک تہذیب ہے' میں ٹیکسلا کے لیے کچھ کرنا چاہتا ہوں اگر یہ کام مجھے دیا گیا تو میری کوشش ہوگی کہ ٹیکسلا کو بلند مقام دلواؤں جو ماضی میں تھا۔جو ٹیکسلا کو ہمیشہ سے حاصل رہا اگر زیادہ نہ بھی کرسکوں تو کچھ نا کچھ nitiative (page 22 line 01) ضرور لوں گا۔تو دیکھیں ٹیکسلا کی اپنی ایک importance ہے ہی! ٹیکسلا کا پوری دنیا میں ایک نام ہے' پاکستان کو اگر دنیا میں کم لوگ جانتے ہیں تو ٹیکسلا کو تو ہر کوئی جانتا ہے۔

تو اس کام پر توجہ دیں، یہاں بڑے پڑھے لکھے لوگ بیٹھے ہیں فرخ مغل صاحب ہیں کرنل صاحب بھی بیٹھے ہیں' باقی بہت سی صحافتی، سماجی، سیاسی شخصیات موجود ہیں ہمیں اپنی شاندار تاریخ کو اجاگر کرنا چاہیے اور اس کے reviwal کے لیے بھی۔ ٹیکسلا کا جو مقام تھا اس کے لیے ہمیں بھرپور کام کرنا چاہیے۔ اسی طرح ایک اہم issue ختم نبوت ﷺ 1953ء کا بھی آپنے ذکر کیا ہے کہ اس میں یہاں کے علماء اکرام اور عوام نے بھرپور حصہ لیا' یہ بھی بہت بڑی بات ہے۔ تو میرا پیر خانہ جو ہے وہ گولڑہ شریف ہے مشائخ میں سے اگر کسی نے مرزا قادیانی کو للکارا ہے تو ہمارے دادا پیر جناب پیر مہر علی شاہ صاحب نے للکارا ہے۔ ہمارا تین پشتوں سے ان کے ساتھ تعلق ہے تو ان کے دور میں میرے دادا نے جن کا نام محمد خان ہے پیر صاحب کا بھرپور ساتھ دیا تھا' وہ بھی پڑھے لکھے اور عالم تھے' ہمارے علاقے کے لوگ دس بارہ دیہات کے مسلمان' اپنے چھوٹے موٹے مسائل اور فتاویٰ کے لیے دادا جان کے پاس آتے تھے گاؤں کی مسجد میں تقریباً چالیس طالب علم ہوتے تھے ان کا کھانا گھر سے پک کر آتا تھا۔ تو اس دور میں ان لوگوں نے ختم نبوت ﷺ کے منکرین کے خلاف جدوجہد میں بہت contribute کیا تھا۔

اس issue نے آج کل پھر سر اُٹھایا ہوا ہے اگرچہ ذوالفقار علی بھٹو صاحب نے اس فرقے کو غیر مسلم قرار دلوا دیا تھا اور اس کارنامے کا کریڈٹ ان کو جاتا ہے' سیاسی اختلافات اپنی جگہ لیکن اس وقت کی تمام سیاسی پارٹیوں نے ان کی قیادت میں یہ کارنامہ سرانجام دیا۔ اب پھر آئین میں دیئے گئے حلف نامے میں دانستہ ترمیم کرنے کی کوشش کی گئی۔ جس سے مرزائی خود کو مسلمان شمار کرا سکتے تھے۔ حلف میں خدا کو حاضر ناظر جان کر اقرار کے بجائے حلفیہ اقرار کا لفظ شامل کر دیا جو غلط ثابت ہونے پر challange نہیں ہو سکتا ۔اور نا سزا ہوتی ہے تو آج بھی ایسی سازشیں ہو رہی ہیں' بیوروکریسی میں گھسے ہوئے ہیں' سیاسی جماعتوں میں اہم عہدوں پر ہیں اپنے مقاصد کے لیے انہوں نے بھیس بدلے ہوئے ہیں وہ خود کو اقلیت نہیں سمجھتے بلکہ خود کو ہم سے بہتر مسلمان باور کراتے ہیں وہ ہماری صفوں میں موجود ہیں بلکہ 1991ء

میں اس وقت کا ایک وفاقی وزیر لندن کے مرزائیوں کے بین الاقوامی کانفرنس میں شریک ہوا تھا۔ہمیں ان لوگوں کو ڈھونڈنا چاہیے اور پہچاننا چاہیے ۔بہر حال مجموعی طور پر یہ کتاب بہت اچھی کوشش ہے ۔پڑھے لکھے لوگ اس کام کو آگے بڑھائیں۔ بہت شکریہ

جناب زیشان صدیق صاحب وائس چیئر مین بلدیہ ٹیکسلا و منتظم تقریب

بسم اللہِ الرحمٰنِ الرَّحیم

محترم حاضرین! میں آپ سب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ہماری درخواست کو قبول فرما کر اس تقریب میں شرکت فرمائی اور ہماری عزت افزائی کی ۔استاد محترم نے انتہائی اختصار سے اپنی خدمات کی طرف اشارہ کیا ہے۔اور زیادہ توجہ اس کتاب کی طرف مرکوز رکھی ہے حالانکہ ان کا بہت بڑا احسان اس شہر کے ہم جیسے نوجوانوں کی بچپن میں تعلیموتربیت کا انتظام کرنے کا ہے۔غالبا آپ دوسری جلد میں یہ تفصیل تحریر کریں گے البتہ میرا یہ فرض بنتا ہے کہ ہماری زندگی سنوارنے کے لیے آپ نے جو کاوش کی ہے اس پر آپ کو خراج تحسین پیش کروں گا۔

زندگی کے اس آخری حصہ میں استاد محترم نے پورے شہر کی جو عظیم الشان خدمت کی ہے وہ رہتی دنیا تک یا د رہے گی ۔آپ نے بچپن میں ہمیں عربی اور اردو قائدے پڑھائے اور اب شہر کی تاریخ کا ابتدائی قائدہ مرتب کر کے ہمیں دعوت دے دی ہے کہ اب تم اس کتاب کو تفصیل سے ترتیب دو اور آنیوالی نسلوں کی اس انداز کی تعلیم کا انتظام کرو۔راہ عمل ہمارے لیے متعین ہو گیا ہے استاد صاحب نے اس مقصد کے لیے اپنی خدمات بھی پیش کر دیں ہیں ہمیں اس مخلصانہ پیش کش سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔میں اپنے ہم عمر نوجوانوں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنی صلاحیتیں استعمال کریں اور بزرگوں سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ اپنی یاداشتوں سے نئی نسل کو آگاہ کریں تا کہ وہ اسے تحریری شکل دے اور اسی طرح کی ایک مبسوط کتاب چھپ کر آنے والے لوگوں کو شہر کی تاریخ جاننے اور مشہور نامور شخصیات سے متعارف ہونے کا

موقع فراہم کرے ۔میں اس مقصد کے لیے اپنی ہر طرح کی خدمات پیش کرتا ہوں ۔اور دوبارہ باصلاحیت، تعلیم یافتہ اور باوسائل نوجوانوں کو اس کام کی اہمیت سے آگاہ کرتے ہوئے متحرک ہونے کی دعوت دیتا ہوں ۔ مجھے امید ہے کہ میرے بزرگ اور ہم عمر ساتھی ہمیں مایوس نہیں کریں گے ۔آخر میں ایک بار پھر آپ حضرات کا خلوص دل سے شکریہ۔

جناب مولانا عمر فاروقی صدیقی صاحب (صاحبزادہ گرامی حضرت مولانا محمد صدیق شہیدؒ)

میں جناب صلاح الدین فاروقی صاحب کا یہ کتاب مرتب کرنے پر شکریہ ادا کرتا ہوں خاص طور پر والد گرامی اور برادر محترم کا تذکرہ کرنے پر ان کا ممنون ہوں ۔وقت کم ہے، زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا اسلیے کہ نماز کو دیر ہو رہی ہے ۔تمام حضرات دعا کے لیے ہاتھ اٹھالیں (پھر مولانا نے دعا کرا کے تقریب کے اختتام کا اعلان کرایا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انجمن شبان اسلام ٹیکسلا (پاکستان)

آج سے تقریباً چوّن سال پہلے انجمن شبان اسلام قائم کی گئی جس نے تقریباً بیس پچیس سال بھرپور سرگرمیاں جاری رکھیں۔تشکیل سے غیر فعال ہونے تک کے حالات تفصیل سے ذکر کیے جاتے ہیں۔

ٹیکسلا کے مخدوش مذہبی حالات، معاشرتی بے راہ روی، بالا دست طبقوں کے استحصالی رویہ، زیردست طبقوں کی زبوں حالی اور مظلومانہ حالت، عام اخلاقی پستی اور نوجوان طبقہ کی مذہب سے بیزاری اور اپنے صحیح عقائد سے لاعلمی کی حالت دیکھ کر "مدرسہ تعلیم القرآن ٹیکسلا" سے تعلیم و تربیت حاصل کرنے والے چند حساس اور مذہبی جذبہ سے سرشار نوجوانوں نے طویل سوچ بچار اور علمائے کرام سے مشوروں کے بعد اس تنظیم کی بنیاد رکھی جس نے آنے والی ربع صدی میں ٹیکسلا اور علاقہ میں ہمہ نوع انقلاب برپا کر دیا، جس کے اثرات انشاء اللہ کئی نسلوں تک محسوس کیے جائیں گے۔

ملکی سطح پر ہر موضوع پر کام کرنے کے لئے مرکزی جماعتوں کی موجودگی میں یہ منفرد نام رکھ کر کام کرنے کی وجہ یہ تھی کہ مقامی و علاقائی سطح پر یہاں کی ضروریات کے مطابق لائحہ عمل بنایا جائے تاکہ ملکی سطح کی جماعتوں کی پالیسیوں کی پابندی اس مقصد میں حائل نہ ہو۔

اس جدوجہد کی تفصیل اور اس میں حصہ لینے والے خوش نصیب افراد کا ذکر مرحلہ وار انداز میں کیا جا رہا ہے۔

قیام:۔

9 محرم الحرام 1383 ہجری بمطابق 22 مئی 1964ء محلّہ مکراں ٹیکسلا میں واقع جناب بخشیش الرحمٰن دانش کے مکان پر جناب عبدالخالق عباسی صاحب، سید محمود حسین شاہ صاحب، شیخ عبدالعزیز صاحب، شیخ محمد صدیق صاحب اور صاحب خانہ نے مل کر اس انجمن کے قیام کا اعلان کیا یہ انجمن کے پانچ اساسی اراکین تھے۔

اغراض و مقاصد:۔

ابتدائی تحریر کردہ اغراض و مقاصد درج ذیل تھے

1) عقیدہ توحید و ختم نبوت کی تبلیغ، محسنین امت حضرات صحابہ کرامؓ اور حقیقی اہل بیت ازواج مطہراتؓ کے فضائل و مناقب کی تشہیر اور ان کی عزت و حرمت کی پاسداری کے جذبہ کا احیاء، نیز امت کی ننانوے فیصد اکثریت "اہل سنت والجماعت" کی تنظیم، ان کے عقائد و عزائم کی اشاعت اور ان کے حقوق و مفادات کا دینی تحفظ۔

2) مسلمانوں کے داخلی اتحاد و اخوت اسلامیہ کی تحریک کا احیاء و بقاء۔

3) ملک و ملت کی تعمیر و ترقی کے لئے فکری و عملی جدوجہد

4) اس جماعت کا ملکی سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔

قیام کے بعد شہر اور محلّہ کے دیگر نوجوانوں کو شمولیت اور تعاون کی دعوت دی گئی۔مرحلہ وار جو ساتھی بنتے گئے ان کا تذکرہ ریکارڈ کے مطابق اسی ترتیب سے کیا جاتا رہے گا۔ابتدائی پانچ ماہ تک اجلاس بوہڑ والی مسجد (مسجد عثمان غنیؓ) میں ہوتے رہے جن میں جناب محمد رفیق صاحب، مولانا سکندر دین اور محمد اقبال صاحب بھی شریک ہوئے۔ان اجلاسوں میں دینی تربیت کے لئے درس قرآن و حدیث کا اہتمام ہوتا تھا۔

پہلا تبلیغی جلسہ:۔

اس دوران ایک تبلیغی جلسہ کیلئے تنظیم اہلسنت پاکستان کے مرکزی رہنما خطیب پاکستان مولانا ضیاء القاسمی صاحب سے وقت لیا گیا لیکن وہ گرفتار کر لئے گئے تو پروگرام ملتوی کرنا پڑا اور متبادل کے طور پر 24 نومبر 1964ء کو مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں خطیب خوش الحان مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری اور مشہور نعت خواں اللہ بخش چشتی صاحب کو بلا کر پہلا تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔جس سے شہر کے نوجوانوں میں انجمن سے دلچسپی پیدا ہو گئی۔

ذاتی رکنیت:۔

اس جلسہ سے قبل راقم مرتب صلاح الدین فاروقی بھی شامل قافلہ ہو گیا تھا۔اگرچہ اس وقت میں اور برادرم محمد رفیق صاحب گورنمنٹ ڈگری کالج اصغر مال راولپنڈی میں ایف ایس سی

کی کلاسوں میں زیرِتعلیم تھےاور روزانہ گھر سے ہی آتے جاتے تھےاس لئے وقت کم ملتا تھالیکن مدرسہ تعلیم القرآن میں زیرِتعلیم رہ کرحاصل شدہ جذبہ اور جوشِ عمل چین نہیں لینے دیتا تھا اس لئے میں کالج سے واپسی پرانجمن کے روحِ رواں اورناظم جناب شیخ عبدالعزیز صاحب کی دوکان پرضرور جاتا جواس وقت انہوں نے محلّہ مکراں میں اپنی رہائش کے قریب بنائی ہوئی تھی۔ان ملاقاتوں کا مقصد انجمن کے فروغ اور معاملات کے علاوہ شہر وعلاقہ کی مذہبی صورتحال پرتبادلہ خیال ہوتا۔

کثیرنوجوانوں کا رجوع:۔

دسمبر 1964ء سے قبل حافظ محمد اکرم صاحب، شیخ اخترمحمود صاحب، بخشیش الٰہی صاحب، میرنورالٰہی صاحب، ملک عبدالقیوم صاحب، محمد صدیق صاحب، راجہ رفیق احمد صاحب، شیخ محمد یونس صاحب، شیخ محمد یوسف صاحب، غلام جیلانی صاحب، غلام ربانی صاحب، ملک محمد یعقوب صاحب، محمد ایوب بھٹی صاحب، جاویداختر صاحب، بخشیش الٰہی صدیقی صاحب، مشتاق خان صاحب، ملک منظور صاحب، ماسٹر محمد اسلم صاحب، غلام مرتضٰی زرگر صاحب انجمن کے اراکین اور معاون بن چکے تھے۔

عہدیداران کا انتخاب:۔

دسمبر 1964ء کی پانچ تاریخ کو اسوقت مولانا غلام ربانی صاحبؒ کے قائم کردہ "اسلامیہ پرائمری سکول ٹیکسلا" میں جو بعد میں طویل عرصہ انجمن کا دفتر رہا، انجمن کا "انتخابی اجلاس" منعقد کیا گیا جس میں نئے اراکین ومتفقین نے بھی شرکت کی اس اجلاس میں درج ذیل نئے عہدیداران منتخب کیے گئے۔

صدر:۔ جناب عبدالخالق عباسی صاحب	نائب صدر:۔ احقر مرتب صلاح الدین فاروقی
ناظم اعلیٰ:۔ شیخ اخترمحمود صاحب	ناظم نشرواشاعت:۔ جناب بخشیش الرحمٰن صاحب
نائب ناظم:۔ جناب میرنورالٰہی صاحب	خازن:۔ جناب شیخ عبدالعزیز صاحب

اس کے علاوہ اساسی اراکین اور نئے صاحب الرّائے ساتھیوں کو مجلس شوریٰ میں شامل کیا گیا۔

جملہ معترضہ:۔

مابدولت عہدہ ملنے پر کچھ زیادہ ہی "غرق انجمن" ہو گئے، دماغ کی "پھرکی" پھر گئی اور کالج میں بجائے پڑھنے کے انجمن کے اغراض ومقاصد اور دستورالعمل بنانے میں لگ گیا۔ جماعتی سرگرمیاں تعلیم پر حاوی ہو گئیں اور مڈل سٹینڈرڈ امتحان میں تحصیل بھر میں اول آنے والا، میٹرک اچھے نمبروں سے پاس کرنے والا "انٹر" کے امتحان میں فیل ہو گیا۔اسی لئے سمجھدار لوگ کہتے ہیں کہ دورانِ تعلیم جماعتوں میں شامل ہوکر غیرنصابی سرگرمیاں نہیں کرنی چاہئیں لہٰذا۔ من نہ کردم شماحذر بکنید

دسمبر کے باقی ہفتہ وار اجلاس "مدرسہ تعلیم القرآن" میں منعقد ہوئے۔حسبِ معمول درس وغیرہ ہوتے رہے۔اس دوران سید مقبول حسین شاہ صاحب بھی متفق بنے۔انجمن کے لئے دفتر کی تلاش بھی شروع کر دی گئی۔

دوسرا سال 1965ء

جنوری 1965ء میں عہدیداران اور اراکین سے حلف وفاداری لیا گیا اور تبلیغی جلسہ میں خطاب کیلئے تنظیم اہلسنت پاکستان کے مرکزی رہنما مناظر اسلام علامہ دوست محمد قریشی صاحب سے وقت لیا گیا۔اس دوران متواتر اجلاس حسبِ معمول ہوتے رہے۔

دوسرا تبلیغی جلسہ:۔

انجمن کے زیرِاہتمام مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں گیارہ اپریل کو تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں علامہ صاحب موصوف اور نعت خواں اللہ بخش چشتی صاحب نے خطاب کیا۔

مئی، جون میں صوفی فیروز دین صاحب زرگر کی بیٹھک میں اجلاس ہوتے رہے اور درس وغیرہ کے علاوہ تنظیمی امور وانعقادِ اجتماعات پر بھی غور ہوتا رہا۔

تیسرا تبلیغی جلسہ:۔

مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں ہی 3 مئی کے دن یوم "شہادت فاروق اعظمؓ" کے سلسلہ میں جلسہ کیا گیا جس میں خطیب خوش الحان مولانا سید چراغ الدین شاہ صاحب اور خطیب ٹیکسلا مولانا محمد صدیق صاحب نے خطاب کیا جو تنظیم اہلسنت ٹیکسلا کے صدر بھی تھے۔

مئی، جون کے باقی اجلاسوں میں سیدنا امیر معاویہؓ کے فضائل ومناقب سے اراکین کو آگاہ کیا گیا۔تحریری کام کیلئے راقم السطور کو "ناظم دفتر" کے فرائض بھی سونپ دیئے گئے۔

دفتر کا قیام:۔

جولائی میں "اسلامیہ سکول" والی جگہ دفتر کے لئے حاصل کر لی گئی جو ایک بوسیدہ سی عمارت تھی لیکن وہ کئی سالوں تک ہر قسم کی تنظیمی، تبلیغی، سیاسی، سماجی، تعلیمی، فلاحی اور تفریحی سرگرمیوں کا مرکز رہی اور کئی خاموش انقلابات کے منبع و ہیڈ کوارٹر کا کردار ادا کرتی رہی اس عمارت کا ابتدائی ماہانہ کرایہ دس روپے تھا۔

عہدیداران کی تبدیلی:۔

دفتر بن جانے کے بعد کچھ اضافی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لئے راقم السطور کے بجائے حافظ محمد اکرم صاحب نائب صدر میر نور الٰہی صاحب کے بجائے محمد رفیق صاحب نائب ناظم اور میرے تعاون کیلئے محمد یوسف صاحب کو نائب ناظم دفتر بنایا گیا اور باقی عہدے بدستور رہے۔ جولائی کے مہینہ میں جناب استاد عبدالکریم صاحب بھی معاون اور سرپرست بن گئے۔

لائبریری کا قیام:۔

جولائی، اگست میں چند دوستوں نے ہدیہ کے طور پر کچھ کتابیں مہیا کیں اور اس طرح کتب خانہ اور لائبریری بن گئی جو دفتر میں ہی تھی۔ اس ماہ ایک اہم شخصیت جناب حاجی مولا بخش صاحب انجمن میں شامل ہو گئے، جنہوں نے علاقہ کے مشہور استاذ الحفاظ حافظ مبارک صاحب سے حفظ قرآن کیا تھا اور کم عمری میں ہی حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی تھی۔ آپ کا تعلق گھیلا خورد کے ایک با اثر اور متموّل خاندان سے تھا۔

دشمنان صحابہؓ کی شر انگیزی:۔

اگست کے مہینہ میں مین بازار ٹیکسلا میں چسپاں "شان سیدنا امیر معاویہؓ" کے اشتہار کو نامعلوم افراد نے پھاڑ دیا۔ چونکہ یہ اشتہار ایک مخصوص مسلک والے کی دکان کے ساتھ دیوار پر لگایا گیا تھا اس لئے اس صورتحال پر سنی نوجوانوں میں اشتعال پیدا ہو گیا لیکن بزرگ علمائے کرام کے مشورہ سے تحمل سے کام لے کر مثبت انداز میں جواب دینے کا لائحہ عمل بنایا گیا تا کہ پہلے ہم خیال نوجوانوں کو حضرت امیر معاویہؓ کے صحیح مرتبہ و مقام سے آگاہ کیا جائے اور مخالفانہ الزامات کی حقیقت بتائی جائے تا کہ ان کو اس سلسلہ میں صحیح معلومات حاصل ہوں اور ان کا عقیدہ درست ہو۔ اس مقصد کے لئے تحریری مواد اور پوسٹر بھی مہیا کرنے کا فیصلہ ہوا۔

بیرونی جلسہ میں شرکت:۔

حسن ابدال سے 29 اگست کو دوران اجلاس پیغام ملا تو اسی وقت وہاں منعقدہ جلسہ میں شرکت کیلئے نمائندگان بھیج دیئے گئے۔ اس پروگرام میں جناب علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب جو بعد میں پاکستان کی مرکزی شرعی عدالت کے معزز جج بھی رہے نے خطاب کیا تھا۔

انتظامی تبدیلی:۔

ستمبر میں صدر انجمن نے ذاتی وجوہات کی بناء پر استعفیٰ دے دیا تو اکتوبر کی ابتداء میں جناب حاجی مولا بخش صاحب کو صدر اور کارکنوں کی خواہش پر حضرت مولانا محمد صدیق صاحب کو صدر مقرر کر دیا گیا۔

انجمن کی پہلی شاخ کا قیام:۔

اکتوبر میں ہی موضع بھیرہ نزد جولیاں ضلع ہزارہ کے احباب نے انجمن کی شاخ قائم کرنے کی خواہش کا اظہار کیا، جہاں سے حافظ حفیظ الرحمٰن صاحب کا عرصہ سے رابطہ و تعاون تھا اسی طرح نو منتخب صدر صاحب کا مادری وطن بھی بھیرہ تھا۔ اس مطالبہ پر غور خوض اور مشورہ کر کے فیصلہ کیا گیا کہ احباب کی پر خلوص خواہش پر انہیں شاخ قائم کرنے کی اجازت دے دی جائے۔

اسی ماہ میں جناب ملک محمد اشرف صاحب نئے رکن بنے جنہوں نے بعد میں "جمعیت طلبائے اسلام" ٹیکسلا قائم کر کے بہت کام کیا۔

یوم صدیق اکبرؓ پر تقریب:۔

اسلامی مہینہ جمادی الثانی کے مناسبت سے 17 اکتوبر کو دفتر میں شان صدیق اکبرؓ کے موضوع پر بھرپور تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں تقاریر کے علاوہ منظوم خراج عقیدت پیش کیا گیا۔

نئے اراکین کی شمولیت:۔

اکتوبر میں ہی جناب ظہیر حسین شاہ گیلانی، میاں منظور احمد صاحب اور محمد یونس صاحب نے انجمن میں شمولیت اختیار کی۔

یوم سیدنا امیر معاویہؓ کا پروگرام:۔

رجب میں آپ کے وصال کی مناسبت سے دفتر میں ہی اکتوبر کی 31 تاریخ کو حضرت مولانا محمد صدیق صاحب اور عبدالخالق عباسی صاحب نے موضوع کی مناسبت سے خصوصی خطابات کیئے۔

اغراض ومقاصد اور عہدوں میں ترمیم:۔

مقامی علماء کے مشورہ پر اغراض ومقاصد کی شق نمبر 3 کو ختم کر دیا گیا اور اکیس نومبر کے خصوصی اجلاس میں ناظم اعلیٰ کو منتظم اعلیٰ بنا کر اجلاس کو کنٹرول کرنے کی ذمہ داری بھی دے دی گئی۔ اس کے علاوہ نائب صدر، نائب ناظم، ناظم دفتر اور نائب ناظم دفتر کے عہدے ختم کر کے "ناظم نشرواشاعت" کو ہی ناظم دفتر کی ذمہ داریاں دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ جناب عباسی صاحب، حافظ اکرم صاحب، محمد رفیق صاحب، محمود شاہ صاحب، بخشیش الٰہی، غلام جیلانی صاحب، مقبول شاہ صاحب اور غلام ربانی صاحب کو مجلس شوریٰ میں شامل کیا گیا۔ دسمبر میں صدر انجمن نے استعفیٰ دے دیا اور جناب عبدالخالق عباسی صاحب کو صدر منتخب کر لیا گیا۔

تیسرا سال 1966ء

یوم حیدر کرارؓ پر تقریب:۔

دفتر میں ہی حسب معمول اس موضوع پر پروگرام منعقد ہوا جس میں انجمن کے عہدیداروں نے مقالات پڑھے اور استاذ القراء قاری عبدالرحمٰن صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔

نئے سال میں نئے عہدیدار:۔

فروری میں سرپرست اعلیٰ مولانا محمد صدیق صاحب کی صدارت میں دو عہدیداران ناظم نشرواشاعت اور خازن کے استعفوں کی وجہ سے نئے عہدیدار منتخب کیئے گئے، نئے مجلس شوریٰ تشکیل دی گئی اور نئے اغراض ومقاصد مرتب ہوئے۔

صدر:۔ جناب محمود حسین شاہ صاحب — ناظم اعلیٰ:۔ جناب بخشیش الرحمٰن صاحب

ناظم نشرواشاعت:۔ غلام جیلانی صاحب — خازن:۔ شیخ محمد یوسف صاحب

مجلس شوریٰ:۔ شیخ عبدالعزیز صاحب، محمد رفیق صاحب، صلاح الدین صاحب، حافظ محمد اکرم صاحب، ظہیر حسین گیلانی صاحب، شیخ محمد صدیق صاحب، ملک یعقوب صاحب، میر محمد صدیق صاحب، ملک عبدالقیوم صاحب۔

چوتھا تبلیغی جلسہ:۔

انجمن کے زیر اہتمام 16 مارچ کو مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں تنظیم اہلسنت پاکستان کے مرکزی رہنما علامہ دوست محمد قریشی صاحب، مولانا عبدالمہیمن صاحب اور نعت خواں اللہ بخش چشتی صاحب نے چوتھے تبلیغی جلسہ سے خطاب فرمایا۔

یوم شہادت فاروق اعظمؓ:۔

حسب معمول یکم محرم کو دفتر میں خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروقؓ کے فضائل ومناقب بیان کرنے کیلئے خصوصی تقریب منعقد کی گئی جس میں حضرت مولانا محمد صدیق صاحب اور قاری عبدالرحمٰن صاحب نے خطاب فرمایا۔

یوم شہادت امام حسینؓ:۔

انجمن کے دفتر میں ہی 10 محرم کو یہ تقریب منعقد ہوئی اور مذکورہ علماء کے علاوہ احقر صلاح الدین فضائل حسینؓ بیان کیئے۔

نئے اسلامی سال کیلئے عہدیدار:۔

اسلامی سال کا پہلا مہینہ محرم گزار کر صفر میں صدر صاحب کے علاوہ باقی عہدیدار تبدیل کر دیئے گئے اس لئے کہ دوران محرم سید ظہیر الحسن گیلانی صاحب مستعفی ہو گئے تھے۔ 22 مئی کو شیخ

عبدالعزیز صاحب ناظم اعلیٰ، احقر صلاح الدین ناظم نشر واشاعت، محمد رفیق صاحب معاون اور بخشیش الرحمٰن صاحب خازن منتخب کئے گئے۔

علماء پر پابندی کے خلاف احتجاج:۔

ملک کے مشہور علماء شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحبؒ اور اکوڑہ خٹک کے مولانا سید گل بادشاہ صاحب پر حکومتی پابندی کے خلاف مئی کے مہینے میں انجمن کی طرف سے بھرپور احتجاج کیا گیا اور اخبارات میں مذمتی بیانات شائع کرائے گئے۔

پہلی دوروزہ سیرت کانفرنس:۔

نئے عہدیداروں نے دوماہ کے اجلاسوں اور غور وخوض کے بعد جولائی کے آخری دنوں میں پہلی دوروزہ سیرت کانفرنس مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں منعقد کرائی جس کی صدارت حضرت مولانا محمد داؤد صاحب نے فرمائی اور مقررین میں خطیب اسلام حضرت مولانا محمد اجمل خان صاحب لاہوری، مقرر خوش بیان مولانا قاری عبدالحی عابد صاحب لاہوری اور نعت خواں حافظ سلطان احمد صاحب شامل تھے۔

نئے اراکین کی شرکت:۔

جناب شوکت محمود صاحب، محمد سلیم صاحب، قاری عبدالحمید صاحب اور مولانا عبدالماجد صاحب نے رکنیت اختیار کی اور موخر الذکر نے انجمن کے اندرونی اختلافات کے خاتمہ کیلئے دلچسپی بھی لینی شروع کردی۔

جملہ معترضہ:۔

راقم السطور مئی، جون 1966ء میں انٹرمیڈیٹ کا امتحان دے کر ستمبر تک فارغ تھا اور جماعتی کاموں میں ہمہ وقت مصروف رہا۔ ستمبر میں ایک کنسٹرکشن کمپنی میں بطور کلرک / سٹور کیپر ملازم ہوگیا لیکن باوجود اس مصروفیت کے جماعتی کام کو متاثر نہیں ہونے دیا۔

یوم صدیق اکبرؓ کے موقع پر تبلیغی جلسہ:۔

مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں ملک کے مشہور خطیب بے بدل حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری، خطیب اسلام قاری محمد اجمل خان صاحب اور نعت خواں اللہ بخش چشتی صاحب نے اس دن کے حوالے سے شان صدیق اکبرؓ کے موضوع پر مفصل تقاریر کیں اور نعتیہ کلام پیش کیا گیا۔

یوم سیدنا امیر معاویہؓ کی تقریب:۔

ماہ رجب کے حوالے سے اس موضوع پر حسب معمول حضرت مولانا محمد صدیق صاحب، حافظ محمد رفیق صاحب، سید محمود حسین شاہ صاحب، حافظ محمد اکرم صاحب نے فضائل ومناقب کاتب وحی سیدنا امیر معاویہؓ بیان کیئے یہ تقریب 16 اکتوبر کو منعقد ہوئی۔

نئے رکن کا اضافہ:۔

نومبر میں سرویئر جناب محمد انور صاحب نے انجمن کی رکنیت حاصل کی۔

فضائل شب برات پر تقریب:۔

شعبان المعظم کی 15 تاریخ کی مناسبت سے 27 نومبر کو جناب مولانا عبدالماجد صاحب نے فضائل شب برات بیان کئے اور اس موقع پر ہونے والی بدعات کی نشاندہی کرکے ان سے بچنے کی تلقین کی۔

چوتھا سال 1967ء

یوم فاروق اعظمؓ:۔

یکم محرم بمطابق 12 اپریل کو دفتر میں اس موضوع پر منعقدہ تقریب میں حضرت مولانا محمد داؤد صاحب، مولانا محمد صدیق صاحب اور انجمن کے عہدیداران نے حضرت عمر فاروقؓ کے فضائل پر بیانات کیئے۔

دومزید شاخیں:۔ اس سال کی ابتداء میں شاہ اللہ دتہ اور جولیاں میں دومزید شاخیں قائم ہوئیں۔

جلسہ سیرت النبی ﷺ:۔

انجمن کے زیراہتمام 8 جولائی کو مرکزی جامع مسجد میں جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا جس میں مجاہد ملت حضرت مولانا غوث صاحب ہزاروی اور خطیب خوش بیان مولانا عنائت اللہ گجراتی (منڈی بہاؤالدین) نے خطاب کیا۔

درس قرآن شیخ القرآن صاحب:۔

شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب انجمن کی دعوت پر 29 جولائی کو ٹیکسلا تشریف لائے لیکن بوجہ مجبوری تھوڑی دیر درس قرآن ارشاد فرمایا اور پھر ان کے حکم پر مولانا محمد امیر صاحب میانوالی میں تفصیلی درس قرآن دیا بعد میں 20 اگست کو شیخ القرآن صاحب نے واہ کینٹ میں مفصل خطاب کیا جس میں انجمن کے احباب نے بھرپور شرکت کی۔

عظیم الشان تبلیغی جلسہ:۔

انجمن کے زیراہتمام مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں 27 اگست کو بہت بڑا جلسہ عام منعقد ہوا جس کی صدارت حضرت مولانا قاضی شمس الدین احمد صاحب قریشی نے فرمائی اور مناظر اسلام علامہ دوست محمد صاحب قریشی اور قاری عبدالحئی عابد صاحب نے خطاب فرمایا جب کہ انقلابی شاعر سید امین گیلانی اور نعت خواں اللہ بخش چشتی صاحب منظوم کلام پیش کیا۔ جلسہ میں "آل پاکستان سنی کنونشن ملتان" کے مطالبات کی تائید میں قراردادیں پیش کی گئیں اور بھرپور تائید کی گئی۔

بیرونی پروگراموں میں شرکت:۔

راولپنڈی میں خطیب پاکستان حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی کے دوستمبر، لوسر شرفو واہ کینٹ کے شیخ القرآن صاحب کے پانچ ستمبر اور گڑھی افغاناں میں مولانا حامد علی رحمانی صاحب کے 23 ستمبر کے تبلیغی جلسوں میں انجمن کے اراکین نے شرکت کی۔

شاہ اللہ دتہ شاخ کا دورہ:۔

گولڑہ شریف کے قریب ضلع اسلام آباد کے موضع شاہ اللہ دتہ میں قائم شدہ انجمن کی ذیلی شاخ نے 7 ستمبر کو تبلیغی جلسہ کا انعقاد کیا اور انجمن کے مرکزی عہدیداروں کو شرکت کی دعوت دی۔ چنانچہ احقر سمیت ساتھی شریک جلسہ ہوئے، انتظامی امور پر بھی تبادلہ خیال کیا اور سٹیج سیکرٹری کے فرائض بھی انجام دیئے۔

یوم صدیق اکبرؓ پر امام اہل سنت کی آمد اور خطاب:۔

یکم اکتوبر کو مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں اس موضوع پر انجمن کے زیراہتمام بہت عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں تنظیم اہلسنت پاکستان کے صدر مولانا سید نورالحسن شاہ صاحب بخاری، مولانا مرزا یعقوب صاحب اور مولانا حامد علی رحمانی صاحب نے شان صحابہؓ خصوصاً خلیفہ بلافصل سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے مرتبہ ومقام کے موضوع پر تقاریر فرمائی اور پورے اجتماع نے ملتان میں منعقدہ "آل پاکستان سنی کنونشن" کے مطالبات کو منظور کرنے کے مطالبہ کیا نیز حکومتی کارندے ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے خلافِ اسلام فتوؤں پر شدید غم وغصہ کا اظہار کیا اور اس کی برطرفی کا مطالبہ کیا۔ اسی طرح ایک اسلامی جماعت کے قائد کی صحابہ کرامؓ کی توہین وتنقیص پر مبنی کتاب "خلافت وملوکیت" کو ضبط کرنے کی قرارداد منظور کی۔

امام اہلسنت کے جلسوں میں شرکت:۔

انجمن کے نمائندہ کی حیثیت سے راقم السطور نے راولپنڈی نے 30 ستمبر اور 9 اکتوبر کو منعقد ہونے والے امام اہلسنت کے دوجلسوں میں باقاعدگی سے شرکت کی بلکہ بیانات کے اہم نکات تحریر بھی کئے جو تاحال ریکارڈ میں محفوظ ہیں۔ کوشش ہوگی کہ وہ طبع ہوجائیں۔

جانشین امیر شریعتؒ سید عطاء المنعم شاہ ابوذر بخاری سے طویل ملاقات:۔

راولپنڈی میں گلشن آباد کی ابوالحفاظ مولانا محمد رمضان علوی صاحب کی مسجد میں شاہ صاحب موصوف کی تشریف آوری کے موقع پر 20 اکتوبر کو تقریباً رات بھر اور دوسرے دن صبح دس بجے تک انجمن کے صدر سید محمود حسین شاہ صاحب، ناظم شیخ عبدالعزیز صاحب، غلام ربانی صاحب اور احقر مرتب نے طویل نشستیں کیں۔ ان کے ملفوظات سے فیض یاب ہوئے اور مختلف علمی موضوعات پر تبادلہ خیال کر کے اپنی معلومات میں گراں قدر اضافہ کیا۔

شاہ اللہ دتہ شاخ کا دوسرا دورہ:۔

انجمن کے صدر، ناظم اور راقم السطور نے 15 نومبر کو اس شاخ کا دوسرا تنظیمی دورہ کیا اور جماعتی احباب خصوصاً بانی رکن صوفی محمد اسلم صاحب سے جماعتی معاملات پر مشاورت کی۔ اسی طرح موضع جوڑی (سنگجانی) میں بھی شاخ کے قیام پر غور کیا گیا۔

جولیاں ضلع ہزارہ شاخ کا تنظیمی دورہ:۔

جولیاں شاخ کے پہلے دورہ میں انجمن کے صدر، ناظم، غلام ربانی صاحب، حافظ حفیظ الرحمٰن صاحب اور راقم السطور بطور وفد شامل تھے۔ وہاں کے مقامی ساتھیوں سے تفصیلی تنظیمی بات کی اور جماعتی کام کو تیز کرنے کا فیصلہ ہوا۔ یہ دورہ 26 نومبر کو کیا گیا۔

مستقل معمولات:۔

دوران سال انجمن کے اجلاس معمول کے مطابق منعقد ہوتے رہے جن میں کارکنوں کی تربیت کے لئے مختلف موضوعات پر درس اور بیانات کا سلسلہ جاری رہا۔ 15 اکتوبر کو جناب محمد رفیق صاحب کو مستقل ناظم دفتر مقرر کر دیا گیا تا کہ اراکین و دیگر نوجوان لائبریری کی کتابوں سے زیادہ وقت کیلئے استفادہ کر سکیں۔ اسی طرح دفتر میں روزانہ رات کو دوستوں کی محفل منعقد ہوئی جس میں تمام متعلقہ ضروری موضوعات پر تبادلہ خیال ہوتا، لائحہ عمل تیار کیا جاتا اور منصوبوں کو عملی شکل دی جاتی۔

بیرونی مذہبی اجتماعات میں شرکت:۔

انجمن کے دیگر چند احباب بالخصوص راقم السطور نے اکوڑہ خٹک، راولپنڈی، واہ کینٹ، لوسر شرفو، گڑھی افغاناں کے مذہبی اجتماعات میں شرکت کی جن میں مسلک کے نامور علمائے کرام اور خطباء نے بیانات کئے، کچھ اہم خطابات میں نے تحریر کئے، ان حضرات میں سے چند ایک کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

خطیب پاکستان مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی، حافظ الحدیث مولانا عبداللہ صاحب درخواستی، مولانا شمس الحق صاحب افغانی، حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب، شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس کاندھلوی صاحب، مولانا محمد علی صاحب جالندھری، مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب، سردار عبدالقیوم خان صاحب صدر آزاد کشمیر، علامہ دوست محمد قریشی صاحب۔

اس کے علاوہ واہ کینٹ کے ماہانہ درس قرآن مجید، ہفتہ وار تبلیغی شب جمعہ اور مقامی سطح پر سلسلہ قادریہ کی ہفتہ وار مجالس ذکر کی شرکت بھی میرا معمول رہا۔ یاد رہے کہ ایک کنسٹرکشن کمپنی کے ساتھ سال بھر ملازم بھی رہا۔ جو مستقل مصروفیت تھی۔

پانچواں سال 1968ء

شاخوں کا دورہ:۔

جنوری اور فروری کے دوسرے ہفتے میں عہدیداروں نے جولیاں اور جوڑی نزد سنگجانی کا تنظیمی دورہ کیا۔ 12 فروری کو احقر نے سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری سے ملاقات کی جنہوں نے اغراض و مقاصد میں ترمیم کا حکم دیا۔

مرکزی انجمن شبان اسلام کا قیام (25 فروری):۔

چونکہ پچھلے چند ماہ میں دو تین شاخیں قائم ہوگئی تھیں اور مزید جگہوں سے بھی مطالبہ تھا اس لئے متعلقہ دوستوں کو بلا کر مشورہ کیا گیا اور فیصلہ ہوا کہ باقاعدہ طور پر مرکزی انجمن بنا دی جائے جس کی شوریٰ میں ہر شاخ کے نمائندے ہوں اور مرکزی بیت المال بھی بنا دیا جائے۔ اس مقصد کیلئے نمائندے متعلقہ شاخیں خود منتخب کر کے اطلاع دے دیں گے۔ اس اجلاس میں شاہ اللہ دتہ سے محمد ایوب صاحب اور خادم حسین صاحب، جولیاں سے مولانا حاجی احمد صاحب، عبدالعزیز صاحب، ظہیر الدین صاحب اور بخشیش الٰہی صاحب، جوڑی سے محمد ابراہیم صاحب، گل حمید صاحب اور فضل داد صاحب جبکہ لوسر شرفو واہ کینٹ سے مولانا خاکی جان صاحب اور فیروز دین صاحب شریک ہوئے۔

اجلاس میں ترمیم شدہ اغراض و مقاصد کی منظوری بھی دی گئی۔ تفصیلی لائحہ عمل آئندہ اجلاس میں طے کرنے کا فیصلہ ہوا۔

نئے اراکین کی رکنیت:۔

1968ء کی ابتداء میں حافظ حفیظ الرحمٰن صاحب، اورنگ زیب صاحب اور محمد رمضان صاحب بحثیت رکن انجمن میں شامل ہوئے۔

یوم عثمان غنیؓ کی تقریب:۔

حسب معمول 18 مارچ کو دفتر میں تقریب کی گئی جس میں محمد رفیق صاحب نے فضائل بیان کئے اور قرآن خوانی بھی کی گئی۔

یوم فاروق اعظمؓ:۔

اسی طرح 31 مارچ کو بھی تقریب ہوئی جس میں مولانا شیر محمد صاحب، مولانا رفیق صاحب، شیخ عبدالعزیز صاحب، مولانا شیر محمد صاحب متوسّل حضرت مولانا اللہ یار چکڑالوی صاحب نے مقالات پیش کئے

صدر انجمن کی تبدیلی:۔

سید محمود حسین شاہ صاحب جو تقریباً دوسال سے بطور صدر کام کررہے تھے ذاتی مصروفیات کی وجہ سے مستعفی ہوگئے تو 19 مئی کے اجلاس میں سرپرست انجمن حضرت مولانا محمد صدیق صاحب سے درخواست کر کے یہ عہدہ ان کو دے دیا گیا اور نائب صدر عبدالماجد صاحب کو جبکہ خازن محمد رمضان صاحب کو بنایا گیا۔

نئے اراکین کے شمولیت:۔

مئی کے مہینہ میں جناب عبدالرشید زرگر اور محمد رفیق زرگر نے رکنیت اختیار کی۔

جمعیت کی سرگرمیاں:۔

بھٹو کے نعرہ سوشلزم اور مقابلتاً جماعت اسلامی و دیگر علماء کے کفر کے فتوؤں کی فضا میں نوجوانوں کو راہ اعتدال پر رکھنے کیلئے جمعیت نے بھرپور مہم چلائی۔اوائل مئی میں اس سلسلہ میں لاہور میں بہت بڑی کانفرنس ہوئی جس میں انجمن کے نمائندے بھی شریک ہوئے۔باغیانہ تقریر پر شورش کشمیری صاحب کو گرفتار کرلیا گیا تو اس کی رہائی کیلئے بھی زوردار تحریک چلائی گئی۔

مرکزی انجمن کا دوسرا اجلاس (26 مئی):۔

پہلے اجلاس کے فیصلہ کے مطابق دوسرا اجلاس مولانا محمد صدیق صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔جس میں شاہ اللہ دتہ، جوڑی اور جولیاں کے عہدیدار شریک ہوئے اور فیصلہ کیا گیا کہ صدر، ناظم اعلیٰ اور ناظم نشر و اشاعت ٹیکسلا شاخ والے ہی ہونگے باقی ہر شاخ کے دو نمائندگان مرکزی شوریٰ کے رکن ہوں گے۔مرکزی بیت المال کیلئے ماہانہ پانچ روپے چندہ ہوگا باقی اخراجات کیلئے حسب ضروریات۔انجمن کی طرف سے تعارفی پمفلٹ شائع کرنے کا بھی فیصلہ ہوا۔اسی طرح چندہ کی رسیدیں بھی ایک ہی قسم کی تیار کرنا طے ہوا۔

اجلاس میں مجاہد ختم نبوت آغا شورش کاشمیری کی گرفتاری اور ان کے رسالہ "چٹان" کی بندش کی مذمت کر کے ان کی رہائی اور اخبار کی بحالی کیلئے قرارداد منظور کی گئی۔نیز یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ اگرچہ انجمن براہ راست سیاسی عمل میں شریک نہیں ہوگی لیکن اس مقصد کیلئے اپنے اکابر کی سیاسی تنظیم جمعیت علمائے اسلام کے ساتھ بھرپور جانی و عملی تعاون کرے گی۔

ٹیکسلا کے علاقائی تبلیغی اجتماع کے انتظامات:۔

تبلیغی جماعت نے 9 جون کو ٹیکسلا میں علاقائی اجتماع منعقد کرنے کا فیصلہ کیا تو انجمن شبان اسلام کے بہت سے اراکین نے عہدیداروں سمیت تمام انتظامات میں بھرپور حصہ لیا اور مہمان حضرات کو ہر قسم کی سہولیات و ضروریات فراہم کیں۔

تعارفی پمفلٹ کی اشاعت:۔

مرکزی انجمن کے فیصلہ کے مطابق انجمن شبان اسلام کا تعارف ایک کتابچہ کی شکل میں شائع کیا گیا جس میں اغراض و مقاصد وغیرہ، کارکردگی اور تمام قائم شدہ شاخوں کا تذکرہ تفصیل سے کیا گیا۔

سالانہ جلسہ سیرت النبی ﷺ:۔

مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں معمول کے مطابق سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر 15 جون کو سالانہ جلسہ منعقد کیا گیا جس کی صدارت جناب حاجی احمد دین صاحب خطیب مدنی مسجد ٹیکسلا

نے فرمائی جو مشہور سماجی، سیاسی، مذہبی لیڈر فرخ محمود مغل صاحب کے والد گرامی تھے۔ جلسہ سے حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری نے مفصل خطاب فرمایا جبکہ شاعر انقلاب مرزا غلام نبی جانباز صاحب نے اپنا مخصوص نعتیہ کلام پیش فرمایا جس میں انقلابی انداز سے مسئلہ ختم نبوت کا اجاگر کیا۔

مستقل معمولات:۔

دفتر میں روزانہ کا جوڑ، ہفتہ وار اجلاس، کتابوں کی مطالعہ کیلئے فراہمی وغیرہ معمولات اور باہمی رابطے حسب معمول جاری رہے۔

بیرونی جلسوں میں شرکت اور علمائے کرام سے رابطہ:۔

حافظ الحدیث مولانا عبداللہ درخواستی، مولانا غلام غوث ہزاروی، حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب، شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب کے قریبی پروگراموں بلکہ اکوڑہ خٹک اور نوشہرہ کے پروگراموں میں بھی راقم السطور شریک ہوتا رہا اور انجمن کی نمائندگی کی۔

جملہ معترضہ:۔

راقم السطور جون میں قریبی سرکاری ادارے ایچ ایم سی میں بطور اپرنٹس بھرتی ہوگیا اور یوں کسی حد تک پنجرے میں پھنس گیا مگر طاقت پرواز کم نہ ہوئی البتہ جماعتی مصروفیات میں کچھ کمی ضرور واقع ہوگئی جو 1969ء کی کارکردگی سے واضح ہے۔

چھٹا سال 1969ء

نئے اراکین کی شمولیت:۔

جنوری، فروری کے اجلاسوں میں جناب حافظ محمد ممتاز احمد صاحب (جو ایچ ایم سی میں ملازمت کے بعد وہاں سے میری پہلی وصولی تھی) اور عبدالرؤف عباسی صاحب رکن بنے اور ملک فضل داد صاحب معاون۔

دو روزہ سیرت کانفرنس:۔

مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں انجمن کے زیر اہتمام 31 مئی اور یکم جون کو علامہ دوست محمد صاحب قریشی، مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی اور شاعر اسلام سید امین گیلانی صاحب نے بطور مہمان مقررین و نعت خوان اس دو روزہ سیرت کانفرنس میں شرکت فرمائی۔

جلسہ سیرت النبی ﷺ:۔

اگست میں جمعیت کی طرف سے یہ جلسہ ہم نے ہی انتظام کر کے منعقد کرایا جس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور مولانا عبدالحکیم صاحب ہزاروی نے تقاریر فرمائیں۔

تبلیغی جلسہ:۔

ستمبر میں ایک اور تبلیغی جلسہ انجمن کی طرف سے منعقد کیا گیا جس میں قاضی عبداللطیف اختر صاحب شجاع آبادی نے خطاب فرمایا۔

نئے اراکین کی شمولیت:۔

اکتوبر میں جناب صوفی محمد صدیق صاحب اور جناب فیروز دین صاحب (محلّہ مکراں) نے رکنیت اختیار کی۔

مستقل معمولات:۔

حسب سابق تمام معمولات جاری رہے البتہ میری ملازمت کی شدید مصروفیت کی وجہ سے تنظیمی و تبلیغی کام کچھ متاثر ہوا البتہ اکابر علمائے کرام میں سے حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور، مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، قاری نورالحق صاحب ایڈووکیٹ، خلیفہ مجاز حضرت امام لاہوریؒ مولانا عبدالعزیز صاحب (ساہیوال) اور قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب سے ملاقاتیں اور استفادہ کیا گیا۔

اہم مصروفیات:۔

جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ یہ دورانیہ ملکی حالات میں سیاسی ہلچل کا تھا اور ہمہ جہت سرگرمیوں کی ضرورت تھی اس لئے جمعیت کی مہم کو ترجیح دی گئی مرکزی رہنماؤں کے بیانات کرائے

گئے اور رابطہ عوام سے جمعیت کے پیغام کو گلی کوچے، قریہ قریہ پھیلایا گیا۔

ساتواں سال 1970ء

جمعیت طلبائے اسلام کا قیام:۔

ٹیکسلا میں جمعیت علمائے اسلام پہلے سے ہی فعال تھی اور انجمن کے اراکین اس میں بھی مصروف عمل تھے، اب سکولوں اور کالجوں کے ہم خیال طلبہ کو منظم کرنے کیلئے "جمعیت طلبائے اسلام" بھی قائم کردی گئی جس میں ہم خیال نوجوانوں کو شامل کیا گیا تاکہ وہ الگ سے اپنے ہم عمر ساتھیوں کو منظم کرکے ذہن سازی کریں اور ان کی تربیت ہوسکے اس تنظیم کی طرف سے اٹھارہ جون کو منعقد ہونے والے جلسہ کیلئے ان کے ساتھ بھرپور مالی وجانی تعاون کیا گیا۔ اس جلسہ سے جمعیت کے قائدین نے خطاب فرمایا۔

شاخوں سے رابطہ اور مرکزی اجلاس کا پروگرام:۔

انجمن کے 10 جنوری کے اجلاس میں فیصلہ ہوا کہ مرکزی عہدیدار شاخوں کا دورہ کریں اور مرکزی اجلاس کے انعقاد کا مشورہ کرکے تاریخوں کا تعین بھی کریں۔ چنانچہ شاہ اللہ دتہ، جوڑی، پنڈ گاکھڑہ، بھیرہ، حسن ابدال، لوسر شرفو، واہ کینٹ، ڈھیاں اور گڑھی افغاناں کے دورے کئے گئے اور مشاورت سے 15 فروری کو مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا۔

مرکزی انجمن کا تیسرا اجلاس (15 فروری):۔

اس اجلاس میں مرکزی عہدیداروں کے علاوہ جولیاں، بھیرہ، لوسر شرفو، گڑھی افغاناں اور توفکیاں سے نمائندگان نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں فیصلہ ہوا کہ انجمن کا باضابطہ دستور بنایا جائے تاکہ تنظیمی معاملات کسی ضابطہ وقانون کے تحت چلائیں جاسکیں۔ آئندہ اجلاس میں اس کو منظور کرنے کیلئے پیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ نیز آنے والے انتخابات میں علماء کی نمائندہ تنظیم "جمعیت علمائے اسلام" کے ساتھ ہر قسم کے تعاون کی تجویز بھی اتفاق رائے سے منظور کی گئی۔

نئے اراکین کی آمد:۔

اس عرصہ میں جناب قاری محمد فاضل صاحب اور خالد محمود صاحب انجمن کے رکن بنے۔

مرکزی انجمن کا چوتھا اجلاس (یکم اپریل):۔

اغراض ومقاصد اور دستور کی منظوری کے لئے مرکزی شوریٰ کا اجلاس یکم اپریل کو مولانا محمد صدیق صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں ٹیکسلا کے علاوہ شاہ اللہ دتہ، جوڑی، جولیاں، بھیرہ، گڑھی افغاناں، توفکیاں، حسن ابدال، کوٹھہ (ضلع ہزارہ) کے نمائندگان شریک ہوئے اور کافی غور وغوض کے بعد مرکزی انجمن کی دستور کی منظوری دی۔ اس کے علاوہ ملکی سطح پر مجوزہ "دینی محاذ" میں شمولیت کی دعوت پر غور کرکے اسے اپنی سعادت سمجھتے ہوئے قبول کرنے کا فیصلہ کیا گیا، جو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے انجمن کی کارکردگی اور فعالیت سے متاثر ہو کر اصاغر نوازی کرتے ہوئے مخلص کارکنوں کی حوصلہ افزائی کرنے کیلئے تجویز کیا تھا۔ اس اتحاد میں نمائندگی کے لئے احقر مرتب کو مرکزی ناظم اعلیٰ بناتے ہوئے لاہور اجلاس میں جانے کا حکم دیا گیا۔

ٹیکسلا میں جمعیت کی فقید المثال کانفرنس (13 اپریل):۔

ملک میں بنے ہوئے انتخابی ماحول کو مدنظر رکھتے ہوئے چونکہ اس حلقہ سے قومی وصوبائی اسمبلی کیلئے جمعیت کی طرف سے امیدوار کھڑے کرنے کا پروگرام تھا اس لئے مرکزی قائدین نے کھلے میدان میں مصروف روڈ کے کنارے کانفرنس منعقد کی جس میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب، ملکی سطح کی مزدور تنظیم کے صدر بشیر بختیار صاحب، شاعر انقلاب غلام نبی جانباز صاحب اور سید امین گیلانی صاحب نے خطاب کیا۔ علاقہ بھر کے ہزاروں مسلمانوں نے اس کانفرنس کو رونق بخشی۔ اس کانفرنس کے تمام انتظامات جمعیت طلباء اور انجمن کے کارکنوں نے جوش وخروش سے انجام دیئے۔

متحدہ دینی محاذ پاکستان میں انجمن کی رکنیت:۔

اس کثیر جماعتی ملکی اتحاد کے قیام کے لئے 13 مئی کو لاہور میں دو اجلاس ہوئے جس میں انجمن کی طرف سے راقم السطور نے نمائندگی کی۔ پہلا اجلاس تقریباً چار گھنٹے شیرانوالہ مرکز میں

ہوا۔عصر کے بعد انارکلی کے مشہور ہوٹل میں تمام شرکاء کے اعزاز میں استقبالیہ منعقد کیا گیا اور دوسرا مجلس شوریٰ کا اجلاس رات آٹھ بجے مرکزی دفتر جمعیت چوک رنگ محل میں ہوا جس میں تنظیمی فیصلے کیئے گئے۔

ان اجلاسوں میں 19 جماعتوں کے نمائندگان نے شرکت کی جن میں سے قابل ذکر درج ذیل ہیں۔

جمعیت علمائے اسلام، جمعیت علمائے پاکستان، تنظیم اہلسنت، مجلس تحفظ ختم نبوت، جماعت اہل حدیث، خاکسار تحریک، جمعیت طلبائے اسلام، انجمن خدام الدین، تنظیم القراء، نظام الطلباء، لیبر پارٹی، جمعیت فدایان اسلام اور انجمن شبان اسلام پاکستان۔

اغراض ومقاصد یہ طے کیئے گئے

1) تحفظ ختم نبوت 2) تحفظ ناموس وعصمت انبیاءؑ 3) تحفظ ناموس صحابہ کرامؓ واہلبیتؓ

4) الحاد، بے دینی، کمیونزم، سوشلزم، سرمایہ داری اور مودودی ازم کی مخالف اسلام سرگرمیوں کی روک تھام

5) قرآنی دستور کی ترتیب وتدوین 6) اسلامی قوانین کا نفاذ

6) کسان، مزدور، محنت کش، غریب عوام کے حقوق کا تحفظ 8) مغربی تہذیب اور امریکی سامراج کے مکروہ اثرات کو محو کرنا

9) آنے والے ملکی، صوبائی ومرکزی انتخابات میں صحیح نمائندوں کو کامیاب بنانا۔

محاذ کے لئے اتفاق رائے سے درج ذیل مرکزی عہدیداران کا انتخاب کیا گیا۔

صدر:۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب صدر:۔1) صفدر سلیمی صاحب، 2) مولانا عبدالقادر روپڑی صاحب

ناظم اعلیٰ:۔سید محمود شاہ گجراتی صاحب ناظم اول:۔قاضی محمد سلیم ایڈووکیٹ صاحب

ناظم دوم:۔جناب بشیر بختیار صاحب خازن:۔مولانا محمد اکرم صاحب

اس کے علاوہ مجلس شوریٰ میں ہر جماعت کا ایک ایک نمائندہ اور ملک کے نامور بزرگ، عالم اور مقتدر شخصیات کو شامل کیا جائے گا۔سردست حضرت خواجہ خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں اور مولانا مجاہد الحسینی صاحب سے رابطہ کرنے کا فیصلہ ہوا۔مرکزی دفتر کے قیام اور منشور کی تیاری وغیرہ کے لئے آئندہ اجلاس جلد بلانے کا پروگرام بنایا گیا۔

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پر قاتلانہ حملہ (23 مئی):۔

اس کامیاب اتحاد کی تشکیل سے بوکھلا کر مخالف مذہبی وسیاسی جماعت کے کارکنوں نے آپ پر حویلیاں بس اڈا میں شدید قاتلانہ حملہ کر دیا، جس کو آپ کے جانثار ساتھی مولانا مسعود الرحمٰن صاحب نے اپنی جان پر کھیل کر ناکام بنا دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس مرد مجاہد کو حق گوئی اور اپنے اسلاف کے مشن کی آبیاری کے لئے محفوظ رکھ کر آپ کی مخلصانہ اور مقبول محنت وکاوش کی سچائی کی تصدیق کر دی۔

دوروزہ سالانہ سیرت کانفرنس (31 مئی ویکم جون):۔

حسب معمول مرکزی جامع مسجد میں دوروزہ کانفرنس انجمن کے زیر اہتمام منعقد کی گئی جس میں خطیب پاکستان مولانا ضیاء القاسمی صاحب، مولانا عبدالشکور دین پوری صاحب، علامہ دوست محمد قریشی صاحب نے ولولہ انگیز تقاریر فرمائیں اور سید امین گیلانی صاحب نے اپنی انقلابی نظموں سے نوجوانوں کے خون گرما دیا۔یہ تمام حضرات متحدہ دینی محاذ کی اہم رکن جماعت تنظیم اہل سنت کے مرکزی رہنما تھے اور اسی محاذ کے مشن کو انہوں نے اپنا موضوع سخن بنایا۔

ملحقہ شاخوں کے دورے:۔

متحدہ دینی محاذ کے اغراض ومقاصد اور مشن سے آگاہ کرنے اور تنظیمی کام کو تیز کرنے کیلئے انجمن کے ذمہ دار عہدیداران نے جون کے مہینے میں حویلیاں، بھیرہ، گڑھی افغاناں اور ہری پور کے دورے کیئے۔اسی طرح جمعیت اور دینی محاذ کی طرف سے لاہور میں منعقد ہونے والی " آل پاکستان آئین شریعت کانفرنس" کے لئے بھرپور تیاری اور شرکت کی غرض سے تمام شاخوں اور اراکین کو ترغیب دی گئی۔

لاہور کی تاریخی آئین شریعت کانفرنس (26,27 جون):۔

ٹیکسلا اور گردونواح سے اس عظیم الشان اور فقید المثال کانفرنس میں شرکت کیلئے سینکڑوں کارکن (جمعیت اور شبان) سپیشل بسوں کے ذریعے منظم طور پر پچیس جون کو روانہ ہوئے اور گجرانوالہ میں رات کو ہونے والی "آئین شریعت کانفرنس" میں شرکت کی جو جی ٹی روڈ پر واقع شیرانوالہ باغ میں منعقد ہوئی۔ رات کو وہیں قیام کر کے قافلے صبح لاہور روانہ ہوئے اور دو دن مسلسل دہلی دروازہ کے باہر منعقد ہونے والی کانفرنس میں شرکت کی۔ دوسرے دن جمعہ کے بعد لاہور کی سڑکوں پر ایک تاریخی جلوس بھی نکالا گیا اور رات کو تین بجے سحری تک کانفرنس کا آخری جلسہ عام جاری رہا۔ اس تاریخ ساز کانفرنس نے ملکی سیاست پر بہت دوررس اثرات مرتب کئے۔

جمہوریہ مصر اور لیبیا کے سفیروں کے علاوہ قائد جمعیت مولانا مفتی محمود صاحب، امیر جمعیت حافظ الحدیث مولانا عبداللہ درخواستی صاحب، حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب، مولانا ضیاء القاسمی صاحب، مولانا محمد اجمل خان صاحب، مولانا عبیداللہ انور صاحب، مولانا کوثر نیازی صاحب اور دینی محاذ کے دیگر نمائندگان نے مختلف نشستوں سے خطاب کیا جبکہ سید امین گیلانی اور نعت خواں کمتر پپلانوی نے اپنے کلام سے جذبات کو گرمایا۔

بیرونی اجتماعات میں شرکت:۔

اگلے مہینے یعنی جولائی میں لوسر شرفو، ہری پور اور پوڑ پسوال کے دینی اجتماعات میں احقر نے شرکت کی۔

دشمنوں کی سازش اور قدرتی حفاظت:۔

ہماری دکان کے سامنے 15 جولائی کو ذاتی دشمنی کی بناء پر ایک نوجوان قتل ہو گیا تو ہماری مخالف دینی، سیاسی جماعت کے ایک ذمہ دار عہدیدار نے مقتول کے لواحقین کو والد صاحب اور مجھے ملوث کرنے کیلئے ہر قسم کے مالی و قانونی تعاون کی پیش کش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس سازش کو ناکام بنا دیا اور دشمن خائب و خاسر ہوا (الحمدللہ علیٰ ذالک)۔

انجمن کی ایک اور شاخ کا قیام:۔

جولائی میں ہی آدڑہ ضلع راولپنڈی کے احباب نے اپنے قصبہ میں انجمن کی شاخ قائم کر لی۔

انجمن کی بھیرہ شاخ کا تبلیغی جلسہ (18 جولائی):۔

اس تبلیغی جلسہ میں قاضی عبداللطیف صاحب شجاع آبادی، قاضی شمس الدین صاحب (درویش) اور تحریک آزادی کے بزرگ رہنما مولانا حکیم عبدالسلام صاحب (ہری پور) نے خطاب فرمایا اور سید امین گیلانی صاحب نے نظمیں پیش کیں۔ ٹیکسلا کے اکثر احباب نے اس پروگرام میں شرکت کی اور علاقہ پنج کٹھہ کے کثیر مسلمان مستفید ہوئے۔

متحدہ دینی محاذ پاکستان کا اجلاس اور شریعت کنونشن لاہور (23 تا 25 جولائی):۔

راقم السطور انجمن کی طرف سے اس سہ روزہ پروگرام کیلئے لاہور روانہ ہوا اور انجمن کی نمائندگی کی۔ تمام اکابر علمائے کرام اور سیاسی رہنماؤں سے ملاقاتوں اور تبادلہ خیال سے بھرپور رہنمائی ملی۔

شدید علالت اور ہسپتال میں داخلہ (جولائی، اگست):۔

تعمیراتی کمپنی کی پر مشقت ملازمت میں پھیپھڑا تو پہلے ہی متاثر ہو چکا تھا، پھر ایچ ایم سی میں اپرنٹس کی حیثیت سے مسلسل، انتھک محنت و کاوش جس نے 200 طلباء میں سے (جن میں مجھ سے بہت زیادہ تعلیم یافتہ بھی شامل تھے) مجھے اللہ کے فضل سے پہلی پوزیشن دلوائی اور ساتھ ساتھ مذکورہ جماعتی مصروفیات، مسلسل اسفار اور سوچ بچار نے بالآخر بستر پر گرا دیا اور نو دن تک متواتر پی او ایف ہسپتال میں داخل رہ کر علاج کرایا تو اللہ تعالیٰ نے مزید کام لینے کیلئے صحت یاب کر دیا۔

علاقائی رابطے اور جلسوں میں شرکت، لاہور میں سہ ماہی قیام:۔

ماہ اگست کے دوران لوسر شرفو، جوڑی، پنڈ گاکھڑہ، گڑھی افغاناں، عثمان کھٹڑ کے جلسوں میں شرکت اور احباب سے جماعتی امور کے لئے رابطے کئے۔ اسی ماہ میں جمعیت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اجمل خان اور سید امین گیلانی صاحب کی غریب خانہ پر تشریف آوری بھی ہوئی۔

ٹیکسلا میں یوم اقصیٰ پر مولانا زاہد الراشدی صاحب اور سید امین گیلانی صاحب نے 21 اگست کو بازار والی مسجد میں خطاب کیا اور عثمان کھٹڑ میں مولانا خلیل احمد بالاکوٹی صاحب اور حضرت مولانا محمد داؤد صاحب امیر جمعیت علمائے اسلام راولپنڈی نے ایک جلسہ میں خطاب کیا جو جمعیت کے زیر اہتمام منعقد ہوا تھا۔ یہ پروگرام انتخابی جلسوں کا آغاز بھی تھا۔

اپنے ادارہ کی طرف سے خصوصی ٹریننگ کیلئے لاہور فیروز پور روڈ پر جامعہ اشرفیہ کے قریب ایک تربیتی ادارے میں ستمبر تا نومبر قیام کا موقع ملا اور قومی انتخابات کا پر جوش عرصہ وہیں گزارنا

پڑااس لئے کہ دسمبر میں الیکشن کا انعقاد ہو رہا تھا۔ یہ سہ ماہی قیام میرے لئے بہت سے سعادتوں کے حصول اور دینی و روحانی تربیت کا غیبی سبب بن گیا۔

مجاہدِ ملت مولانا ہزاروی کی مصاحبت سفر (29 اگست):۔

لاہور سفر کی ابتداء ہی بہت مبارک ہوئی اتفاق سے جس ٹرین سے لاہور جا رہا تھا حضرت ہزارویؒ بھی اسی گاڑی سے روانہ ہو رہے تھے چنانچہ اس سفر میں کئی گھنٹے کی مصاحبت نصیب ہو گئی جو ایسے عدیم الفرصت قائدین کے ہاں ناممکن بات ہوتی ہے حضرت شفیق اور مہربان تو پہلے سے ہی تھے اس دوران آپ نے تفصیل سے ذہن سازی کی اور تنظیم سازی وغیرہ کیلئے بہت کارآمد مشورے دیئے۔

لاہور قیام اور جماعتی کام:۔

جماعتی کارکن کہیں بھی ہو آرام سے نہیں بیٹھ سکتا چنانچہ اس سہ ماہی عرصے میں لاہور حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب اور علامہ خالد محمود صاحب کی انتخابی مہم میں عملی حصہ لیا۔ مرکزی دفتر جمعیت میں حاضری دیتا رہا۔ بھٹو کی ایک دو انتخابی تقریریں بھی سنیں، رائے ونڈ سالانہ اجتماع کی شرکت کی سعادت بھی ملی، مہتمم دارالعلوم دیوبند قاری محمد طیب صاحب کی دو تین تقاریر سنیں اور اقتباسات لکھے۔ شیرانوالہ میں مجالس ذکر میں شمولیت کی، قائد جمعیت مفتی محمود صاحب، امیر مرکزیہ حضرت درخواستی، مولانا ہزاروی، حضرت مولانا عبدالحئی عابد صاحب، حضرت مولانا رسول خان صاحب، جامعہ اشرفیہ اور جمعیت طلبائے اسلام کے قائدین سے ملاقاتیں بھی رہیں۔ دو عظیم روحانی اور جماعتی شخصیات حافظ حمید اللہ صاحب صاحبزادہ شیخ التفسیر حضرت لاہوریؒ اور مولانا محمد اکرم صاحب مرکزی خزانچی جمعیت و دینی محاذ کے جنازوں میں بھی شرکت کی۔ ہمارے ادارے کا دورہ کرنے وال دو جرنیلوں ٹکا خان اور جنرل عبدالحمید کی بھی زیارت ہوئی۔

اس دوران ٹیکسلا کی انتخابی مہم سے آگاہی کے لئے بذریعہ پیغام رسانی اور خطوط جماعتی احباب سے رابطہ رکھا۔ دو تین دفعہ خود بھی گھر گیا اور براہ راست کارکنوں کی مصروفیات، انتخابی سرگرمیوں کا جائزہ لیا اور مشاورت کی۔

مقامی انتخابی مہم میں جماعتی احباب کی اور ذاتی شرکت:۔

انجمن شبان اسلام کے کارکنوں نے حتی الامکان حضرت مولانا محمد داؤد صاحب کی قومی اسمبلی کی سیٹ کیلئے انتخابی مہم میں بھرپور حصہ لیا اور ہر قسم کا جانی و مالی تعاون کیا۔ میں نے بھی لاہور سے واپس آ کر آخری دنوں کی مہم میں ذاتی طور پر شمولیت کی بلکہ عیدالفطر کا دن بھی رفیق صاحب کے ہمراہ اسلام میں پمفلٹ وغیرہ تقسیم کرنے میں گذرا، عید کی نماز بھی وہیں ادا کی۔ البتہ اس سہ ماہی مہم میں کچھ دوستوں کی سستی اور بے عملی بھی دیکھی گئی، جو قابل افسوس تھی۔

انتخابی نتائج:۔

پورے مغربی پاکستان خصوصاً سندھ اور پنجاب نے بھٹو کی پارٹی کو بھاری اکثریت سے کامیاب کرا دیا، اسی ماحول کا اثر مقامی طور پر بھی ہوا اور اس حلقہ سے پیپلز پارٹی کا امیدوار جیت گیا البتہ مجموعی ووٹوں کے لحاظ سے جمعیت دوسرے نمبر پر رہی اور جماعت اسلامی تیسرے نمبر پر۔ اس انتخاب میں حصہ لینے سے مذہبی حلقہ کو بہت اہمیت حاصل ہوگئی جس کے علاقائی اور مقامی سطح پر اچھے اثرات مرتب ہوئے البتہ کچھ جماعتی فیصلوں سے باہمی شکر رنجی بھی پیدا ہوگئی اور حریف جماعتوں پیپلز پارٹی اور جماعت اسلامی کے ذمہ دار لوگوں سے ذاتی مخاصمت بھی، جس کے اثرات مستقبل میں محاذ آرائی اور مقابلہ بازی کی صورت میں ظاہر ہوئے۔ ذاتی طور پر میرے والد صاحب کو اور مجھے کئی مقدمات میں پھنسایا گیا ہمارے علاوہ سید محمود حسین شاہ صاحب اور حاجی محمد تاج صاحب بھی اس ابتلاء کا شکار ہوئے۔

آٹھواں سال 1971ء

از سر نو انجمن کی تبلیغی سرگرمیاں:۔

انتخابی مہم کی مصروفیات کے بعد جنوری کے مہینے میں ملحقہ شاخوں جولیاں، بھیرہ، لوسر شرفو اور واہ کینٹ کے دورے کئے گئے اور ڈھیاں کی شاخ نے یوم عثمان غنیؓ پر تقریب منعقد کی۔ ہفتہ وار اجلاس اور روزانہ رات کی محفل کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

یوم فاروق اعظمؓ کی تقریب:۔

فروری میں حسب معمول دفتر میں خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروقؓ کا یوم شہادت منایا گیا۔

بیرونی پروگرام اور اسفار:۔

مارچ کے مہینے میں گڑھی افغاناں کی شاخ کا دورہ کیا گیا، ہری پور کے تبلیغی علاقائی اجتماع میں شرکت ہوئی، سید امین گیلانی صاحب کی علالت پر شیخوپورہ عیادت کے لئے سفر ہوا اور لاہور جمعیت کے مرکزی دفتر میں تنظیمی رابطے کے لئے جانا ہوا۔ اس طرح تین دن کا یہ بیرونی دورہ بھی مفید ثابت ہوا۔

نئے انداز کی پہلی آزمائش:۔

مارچ کے آخر میں ایک بدنام بدمعاش بڑی ریلوے پھاٹک میں قتل کر دیا گیا، جس کے بڑے بھائی کو ایوب خان کے زمانے میں یونین کونسل کے چیئرمین کے انتخاب والے دن مخالف امیدوار بابو شیخ خورشید احمد نے اغوا کرا کے سیٹ جیت لی تھی اسلئے کہ وہ رضا شاہ گروپ کا حامی کونسلر تھا۔ ہم لوگ بھی بابو گروپ کے ہی حامی تھے۔ چنانچہ اس قتل کے مقدمہ میں میرے سگے ماموں کو بھی جو بہت غریب اور بے آسرا تھے ملزم نامزد کر دیا گیا جو ہمارے خاندان کیلئے ایک نئی قسم کی آزمائش بن گئی۔ تقریباً ایک سال تک مسلسل پیشیاں بھگتنے، بے پناہ اخراجات اور پریشانیاں اٹھانے کے بعد ماموں باعزت بری ہو گئے لیکن پورے خاندان کو زبوں حال ہونا پڑا بشمول ہمارے صرف دو تین غریب گھروں پر مشتمل تھا۔

ایک مزید ذاتی مصروفیت:۔

انجمن کے تحت سال بھر کے وقفے کے بعد جلسہ منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا اور اس کے لئے اپریل کے آخر میں اشتہارات چھپوا لئے گئے۔ علاقائی شاخوں کا دورہ بھی کیا گیا اور جولیاں شاخ نے بھی جلسہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ 8 مئی کو جولیاں میں جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا جس میں ٹیکسلا سے بھی ساتھیوں نے شرکت کی۔

سالانہ جلسہ سیرت النبی ﷺ (9 مئی):۔

انجمن کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد میں مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری اور سید امین گیلانی صاحب نے خطاب فرمایا۔

ذیلی شاخ کا تنظیمی دورہ:۔

12 اور 18 مئی کو جولیاں کا دورہ کیا گیا جس میں راقم کے ہمراہ محمد رفیق صاحب اور حافظ ممتاز احمد صاحب تھے۔

مسجد بازار والی میں تبلیغی جلسہ:۔

17 مئی کو مذکورہ مسجد میں مولانا عبداللہ جان اختر جتوئی مبلغ ختم نبوت نے تبلیغی جلسہ سے خطاب کیا۔

بیرونی جلسوں میں شرکت:۔

واہ میں 16 مئی کو مولانا عبدالشکور دین پوری کے جلسہ میں شرکت کی گئی۔ ٹرنک بازار راولپنڈی میں منعقد ہونیوالی دو روزہ سالانہ کانفرنس 22 اور 23 مئی کو منعقد ہوئی۔ جسمیں تنظیم اہل سنت پاکستان کے مرکزی رہنما سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری اور علامہ دوست محمد صاحب قریشی تشریف لائے ان بزرگوں سے انجمن کے نمائندوں نے ملاقات بھی کی اور خطابات بھی سنے گئے۔

ذاتی دائرۂ عمل میں توسیع:۔

کسی نے خوب کہا ہے۔ منعم بکوہ ودشت وبیاباں غریب نیست ہر جا کہ رفت خیمہ زد و بارگاہ ساخت

یہ تو دنیاوی بادشاہوں کے بارے میں کہا گیا ہے لیکن یہ ان غریب کارکنوں پر بھی صادق آتا ہے جو علمائے کرام وصلحائے عظام کی صحبت و تربیت سے فیض یاب ہو کر جذبہ عمل کے حامل بن چکے ہوں وہ کہیں بھی ہوں چین سے نہیں بیٹھتے اور اپنے کام کے لئے بے بضاعتی کے باوجود کوئی نہ کوئی رستہ نکال لیتے ہیں۔

راقم السطور ایچ ایم سی کی گذشتہ تین سالہ ملازمت کے دوران حالات کا جائزہ لیتا رہا کچھ ہم خیال احباب بھی تیار کر لئے، اور ماحول کو سازگار بنا کر انتظامیہ کے دو تین افسران کو قائل کر لیا اور اپنے سلسلہ سلوک کے مشہور پیر و مرشد شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ کے خلیفہ مجاز مفسر قرآن حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب کا ماہانہ درس قرآن منعقد کرانے کا پروگرام بنایا جو وہ 1964ء سے واہ کینٹ میں بھی ارشاد فرما رہے تھے۔ چنانچہ اپریل کے واہ کے درس کے موقع پر ان افسران کا وفد حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا مدعا بیان کیا۔ میں چونکہ سولہ، سترہ سال سے اس درس میں حاضر ہوتا رہا تھا، پہلے ہی حضرت سے گزارش کر چکا تھا اس لئے حضرت دامت برکاتہم نے واہ والے دن ہی بعد ظہر درس کیلئے تشریف لانے پر

آمادگی ظاہر فرمادی۔ درس کے انتظامات، رابطہ اور آمد و رفت کے لئے ظاہر ہے ذمہ داری مجھ تجویز کنندہ ہی کی ہونی تھی سو وہ لے لی۔

ماہانہ درس قرآن کی ابتداء (30 مئی):۔

چونکہ اس وقت باقاعدہ مسجد کی تعمیر نہیں ہوئی تھی عارضی دفاتر سے ملحق جگہ پر ایک چھپر کے نیچے نماز کیلئے جگہ مختص کی گئی تھی، وہیں پر حضرت قاضی صاحب کا درس شروع کر دیا گیا جو طویل عرصہ تک جاری رہا اور حلقہ اثر دن بدن وسیع سے وسیع ہوتا گیا۔ بعد میں مسجد بھی بن گئی اور اس میں حضرت کے بھانجے مولانا حافظ محمد نسیم صاحب امام و خطیب مقرر ہوئے۔ تین سال بعد ان کے افریقہ جانے کے بعد حضرت ہی کے شاگرد اور خادم خاص مولانا قاری محمد سلیمان صاحب اس ذمہ داری کیلئے لائے گئے جنہوں نے یہاں مدرسہ بھی بنایا جو الحمدللہ آج تک خدمات انجام دے رہا ہے۔ اور سینکڑوں حفاظ و علماء یہاں سے فیض یاب ہو کر ملک اور بیرون ملک دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ان سب کاموں کی ابتداء راقم السطور کے تعاون سے ہوئی اس طرح "انجمن شبان اسلام" کو ان صدقات جاریہ کا بھی مستحق قرار دیا جا سکتا ہے۔

ملحقہ شاخوں کے دورے:۔

انجمن کے مقامی اجلاسوں کے علاوہ جون کے مہینے میں جولیاں، بھیرہ، دھریک موہری، کولیاں، واہ اور گولڑہ شریف کے تنظیمی دورے کیئے گئے۔

اکابرین جمعیت سے ملاقاتیں:۔

اسی مہینہ کے دوران راولپنڈی میں مفکر اسلام مولانا مفتی محمود صاحب سے دوبار ملاقات کی گئی اسی طرح جمعیت کے مولانا احمد سعید لدھیانوی نے علاقہ کا تین روزہ دورہ کیا۔

مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کی تشریف آوری:۔

دارالعلوم حقانیہ میں مہتمم صاحب اس دورانیے میں تشریف لائے تھے اور خطاب فرمایا تھا جسے راقم السطور نے تحریر کر کے ماہنامہ "الحق" میں شائع کرنے کیلئے ارسال کیا جس پر مولانا سمیع الحق صاحب نے جوابی مکتوب میں فرمایا کہ دارالعلوم کے ایک استاد نے ٹیپ ریکارڈ سے سن کر مرتب کیا ہے ہم وہ یا آپ کا محررہ ضرور چھاپ دیں گے۔

ماہ جولائی کی مصروفیات:۔

اس ماہ کی دوران ملحقہ شاخوں حسن ابدال، پنڈ گاکھڑہ، سموں گڑھی اور واہ کے دورے کیئے گئے اور حسن ابدال کی سہ روزہ کانفرنس میں شرکت کی گئی جس میں مشہور خطباء سید عبدالمجید ندیم، ضیاء القاسمی، اشرف ہمدانی، سلمان طارق اور طفیل احمد شاہ ہاشمی صاحب نے تقاریر فرمائیں۔ شاعر انقلاب سید امین گیلانی صاحب اور سید سلمان گیلانی صاحب بھی ذاتی ملاقات کے لئے یکم اور آٹھ جولائی کو غریب خانہ پر تشریف لائے۔

بیرونی دورے اور پروگرام:۔

اگست کے مہینہ میں واہ، بھیرہ، ڈھیباں، سموں، گڑھی افغاناں، پنڈی اور اٹک کے دورے کیئے گئے۔ شیخ التفسیر امام لاہوریؒ کے خلیفہ مجاز مولانا قاضی عبداللطیف صاحب جہلمی کے واہ میں درس قرآن میں شرکت کی گئی۔ جامعہ فرقانیہ پنڈی میں مولانا ضیاء القاسمی صاحب اور قاری نور الحق قریشی ایڈووکیٹ سے ملاقات ہوئی۔ اسی طرح گڑھی افغاناں کے تبلیغی جلسہ میں شرکت کی گئی۔

ٹی بی ہو جانے کا انکشاف:۔

استاذنا المکرّم حضرت مولانا حکیم محمد داؤد صاحب کافی عرصہ مجھے دوائیاں دیتے رہے لیکن صحت بحال نہیں ہو رہی تھی۔ چنانچہ آپ اسی ماہ مجھے اپنے معالج کرنل آئی، ڈی حسن کے پاس راولپنڈی ملٹری ہسپتال لے گئے انہوں نے ایکسرے وغیرہ لے کر بتایا کہ اس لڑکے کو ٹی بی کا مرض لاحق ہو گیا ہے۔ جیسا میں پہلے لکھ چکا ہوں جوانی کے جوش میں دن رات کی ذاتی، جماعتی، ملازمت اور مقدمات کی انتھک مصروفیات اسی نتیجہ پر ہی پہنچنی تھیں۔ بہر حال موروثی مرض کا علاج روزانہ انجکشن لگوانے اور گولیاں کھانے سے شروع کر دیا گیا اور اگست ستمبر کے دو ماہ میں فیکٹری سے کافی چھٹیاں لینی پڑیں لیکن آرام نہ کیا۔ یہ جنون بیٹھنے کب دیتا ہے۔

ستمبر میں جماعتی مصروفیات:۔

واہ، حسن ابدال اور پنڈ گاکھڑہ کی شاخوں کا دورہ کیا گیا۔ راولپنڈی میں ورکشاپی محلّہ اور راجہ بازار کی کانفرنسوں میں انجمن کی نمائندگی کرتے ہوئے علامہ دوست محمد صاحب قریشی، مولانا

منظور احمد صاحب چنیوٹی، قاری عبدالحئی صاحب عابد ٹیکسلا تشریف لائے اور ان کے ہمراہ گولڑہ شریف میں سجادہ نشین صاحب سے ملاقات کیلئے جانا ہوا۔ وہاں کچھ دیر قوالی کی محفل میں شرکت کا موقع بھی ملا، پیر صاحب موصوف نے بڑی مشفقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بہت عزت افزائی کی۔

جہاد کانفرنس (19 ستمبر):۔

مرکزی جامع مسجد میں اس عنوان سے جلسہ کا انعقاد کیا گیا جس میں مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی، سید عبدالمجید صاحب ندیم اور مولانا زاہدالراشدی صاحب نے خطاب کیا۔

علاقائی پروگراموں میں شرکت:۔

اکتوبر میں قریبی گاؤں ملپور میں سید عبدالمجید ندیم صاحب اور ڈھبیاں میں مولانا حامد علی رحمانی صاحب کی تقاریر ہوئیں جن میں شرکت کی گئی اور علمائے کرام سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا اسی طرح انجمن کی دوشاخوں پنڈ گاکھڑہ اور بھیرہ کے دورے بھی کئے۔

مولانا غلام غوث ہزاوری سے ملاقات:۔

قومی انتخابات میں مشرقی پاکستان میں مجیب الرحمٰن کی جماعت کا غالب اکثریت مل گئی تھی اور مغربی پاکستان کے دوصوبوں پنجاب اور سندھ میں بھٹو کی پیپلز پارٹی کو زیادہ نشستیں حاصل ہوگئی تھیں اسلئے وزارت عظمٰی کیلئے سیاسی کشمکش زوروں پر ہوگئی چونکہ صوبہ سرحد اور بلوچستان میں جمعیت اور ولی خان کی پارٹی کو اکثریت مل گئی تھی اور ان دونوں جماعتوں کا بھی موثر کردار ادا ہونا تھا۔ ان حالات میں جماعتی پالیسی اور اندرونی حالات جاننے کیلئے حسن ابدال میں نومبر کے مہینے میں مولانا ہزاروی صاحب سے ملاقات کر کے معلومات حاصل کی گئیں، جہاں وہ جلسہ میں خطاب کیلئے تشریف لائے تھے۔

لاہور کا دورہ:۔

نومبر کے آخر میں احقر نے تین روزہ دورہ کیا۔ جمعیت کے مرکزی دفتر میں ناظم دفتر سے ملاقات کر کے جماعتی امور پر گفتگو کی۔ ایک اجلاس میں بھی شرکت کی اور رات کو ہونیوالے جلسہ میں ہونے والی قائدین کی تقاریر سنیں، اس طرح ملک کے تازہ ترین سیاسی حالات سے آگاہی ہوئی۔

پاکستان دوحصوں میں بٹ گیا:۔

دسمبر میں باوجود محبِّ وطن سیاسی رہنماؤں کی کوششوں کے دونوں حصوں میں اکثریت حاصل کرنے والے بھٹو اور مجیب کی حصول اقتدار کے لئے ہٹ دھرمی، فوجی قیادت کی غلط حکمت عملی، بھارت کی فوجی مداخلت اور بین الاقوامی سازشوں کے ذریعے مملکت خداداد پاکستان کو دوحصوں میں بانٹ دیا گیا اور پوری قوم غم واندوہ کے سمندر میں ڈوب گئی۔

جمعیت کے اکابرین سے ملاقات:۔

29 دسمبر کو جامعہ فرقانیہ راولپنڈی میں ملک کی نئی صورتحال پر جماعتی پالیسی جاننے کیلئے جمعیت کے اکابرین سے ملاقات کیلئے حاضری ہوئی اور حالات حاضرہ سے آگاہی ہوئی، خصوصی طور پر حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی سے تبادلہ خیال کیا گیا۔

تجزیہ وتبصرہ، لائحہ عمل اور وضاحت:۔

"انجمن شبان اسلام" ایک الگ نام سے اس لئے قائم کی گئی تھی کہ کسی بھی مرکزی تنظیم سے وابستگی کی وجہ سے اس کی پالیسیوں کا پابند ہونے کی بجائے "آزاد جماعت" کے طور پر کام کیا جائے اور اپنے شہر اور علاقہ کی دینی ضروریات کے پیش نظر اپنا لائحہ عمل تیار کیا جاتا رہے۔ اسی لئے گزشتہ دوتین سالوں کے ملکی حالات کے پیش نظر جمعیت کے ساتھ مصروف عمل رہنا پڑا۔ آئندہ بھی انفرادی طور پر حسب ضرورت تعاون جاری رکھنا تھا۔ اسی طرح ملحقہ کارخانے میں مذہبی کام کی ذمہ داری بھی نبھانی ضروری تھی۔ جس کیلئے انجمن کے مرکزی ناظم اعلیٰ (راقم السطور) وہاں ملازم ہونے کی وجہ سے پہلے ہی کام شروع کر چکے تھے جس کا کوئی تنظیمی تعلق "انجمن شبان اسلام" سے نہیں تھا اس لئے اب ضروری تھا کہ انجمن اپنا تبلیغی کام یکسوئی سے شروع کرے۔ جمعیت کے کام میں تعاون انفرادی سطح پر ہو اور ملحقہ کارخانے کے مذہبی کام میں بھی مدد حسب ضرورت ذاتی حیثیت سے ہوا۔ البتہ ناظم اعلیٰ کی ان مصروفیات میں انجمن کی طرف سے کوئی رکاوٹ نہ ہو، بشرطیکہ انجمن کا کام متاثر نہ ہو۔

اسی لئے اب آئندہ صفحات میں "انجمن شبان اسلام" کی مصروفیات اور کارکردگی کا ہی ذکر ہوگا باقی موضوعات پر الگ سے اظہار خیال کیا جائے گا۔

نواں سال 1972ء

سال کی پہلی سہ ماہی:۔

انجمن کے معمول کے اصلاحی اجلاسوں کے علاوہ جولیاں، پنڈ گاکھڑہ، حسن ابدال، واہ اور پنڈ گوندل کی شاخوں کے دورے ہوئے۔

اٹک کے جلسہ میں قاری عبدالحئی عابد صاحب، حسن ابدال میں سید عبدالمجید ندیم صاحب اور واہ میں شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب سے ملاقاتیں کی گئیں۔

مفتی محمود صاحب بطور وزیر اعلیٰ:۔

بھٹو سے معائدے کے نتیجے میں بلوچستان میں ولی خان پارٹی کا وزیر اعلیٰ بنا اور سرحد میں جمعیت کی طرف سے مفتی محمود صاحب جو 8 ماہ بعد مستعفی ہو گئے۔

تحریک ختم نبوت کمیٹی ٹیکسلا اور تاریخی کل جماعتی ختم نبوت کانفرنس (23 مئی):۔

ملحقہ سرکاری کارخانے ایچ ایف ایف ایک مرزائی کو جنرل مینیجر بنا کر بھیج دیا گیا جس پر تمام مکاتب فکر کے مسلمانوں نے فوری طور پر یہ کمیٹی بنائی جس کا سربراہ انجمن کے ناظم اعلیٰ یعنی راقم السطور کو ہی بنایا گیا۔ مساجد میں قرار دادوں، مطالبات اور اجتماع کے ساتھ ساتھ حکومت کے ذمہ داروں کو خطوط لکھے گئے، ٹیلی گرام دیئے گئے اور بھرپور احتجاج کیلئے مذکورہ کارخانے کے قریب برلب سڑک کھلے میدان میں کل جماعتی کانفرنس منعقد کرانے کا انتظام کیا گیا۔ دو ماہ کی تحریک کا یہ آخری موثر پروگرام ٹیکسلا کی تاریخ میں مثالی حیثیت کا حامل تھا جس میں مولانا منظور احمد چنیوٹی، علامہ احسان الٰہی صاحب ظہیر، قاری عبدالحئی عابد صاحب، سعید الرحمٰن علوی صاحب، مولانا اسرار الحق صاحب، مولانا عبدالقیوم صاحب ہری پور، شیعہ عالم ناصر کاظمی اور شاعر ختم نبوت گیلانی صاحب نے شرکت کی۔ نتیجتاً مذکورہ مرزائی افسر کا تبادلہ ہو گیا۔

اس پوری تحریک میں انجمن نے بھرپور کردار ادا کیا۔ اور پھر اپنے سٹیج سے مرزائیت کے خلاف ذہن سازی کا کام شروع کر دیا۔

اہم نکتہ:۔

ٹیکسلا کا یہ مقامی کل جماعتی سٹیج گویا 1974ء میں بننے والی کل جماعتی مجلس عمل ختم نبوت پاکستان کی شروعات میں سے تھا اور انجمن شبان اسلام اس میں سبقت لے گئی تھی۔

تبلیغی دورے اور تنظیمی رابطے:۔

اگلے دو تین ماہ چوہڑ ہڑپال، ڈھوک گجراں، راولپنڈی، واہ، ڈھیریاں، بھیرہ، کرموال، لوسر شرفو، گڑھی افغاناں، اٹک، ملپور، حسن ابدال، وغیرہ کے تنظیمی و تبلیغی دورے کئے گئے۔ اس دورانیے میں حافظ الحدیث مولانا عبداللہ درخواستی صاحب، مولانا عبیداللہ انور صاحب، مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب، سید عبدالمجید ندیم صاحب، مولانا مفتی محمود صاحب، سید نور الحسن شاہ بخاری صاحب، مولانا عبدالشکور دین پوری صاحب، مولانا سعید الرحمٰن علوی صاحب، مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب، قاری عبدالحئی عابد صاحب، مولانا زاہد الراشدی صاحب، مولانا لقمان علی پوری صاحب اور مولانا سلمان طارق صاحب کے بیانات میں شرکت اور ملاقاتیں کی گئیں۔

ایک اور شاخ کا قیام:۔

13 مئی کو چوہڑ ہڑپال راولپنڈی میں انجمن کی ایک مزید شاخ قائم کی گئی۔

جانشین امیر شریعت سید عطاء المنعم ابوذر بخاری کا طویل علمی بیان:۔

14 اگست کو تعطیل کے دن واہ کینٹ میں شاہ صاحب موصوف نے تقریباً پانچ، چھ گھنٹے مسلسل علمی خطاب فرمایا جس میں تمام ضروری عقائد و نظریات پر روشنی ڈالی اور اپنے والد گرامی کی یاد تازہ کر دی۔

جمعیت بھی ٹوٹ گئی:۔

دوسری پارٹی کے ساتھ معائدوں کے وقت اختلاف رائے ہوا، مولانا ہزاروی الگ ہو گئے اور فروری 1973ء میں جمعیت کی جمہوری محاذ میں شمولیت کے بعد اپنا الگ گروپ منظم کر لیا۔

آخری سہ ماہی کی سرگرمیاں:۔

موضع کوٹھہ، واہ، لوسر شرفو، طوطنیاں، بھوئی گاڑ، گانگو بہادر، ڈھبیاں، اٹک، بھیرہ، حسن ابدال، جولیاں کے دوروں کے علاوہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، امام اہل سنت سرفراز خان صفدر صاحب، قاری عبدالحئی عابد صاحب، مولانا محمد الیاس صاحب لاہوری اور سعید الرحمٰن علوی صاحب کے پروگراموں میں شرکت اور ملاقاتیں کی گئیں۔ اس کے علاوہ مشہور نعت خواں اللہ بخش چشتی صاحب کا ٹیکسلا میں نعتوں، نظموں کا پروگرام بھی منعقد کرایا گیا اور محلّہ مکراں کی مسجد میں دو تقاریب بھی ہوئیں جن میں بیرونی علمائے کرام نے خطاب فرمایا۔

دسواں سال 1973ء

مقامی وعلاقائی تبلیغی اجتماعات اور تنظیمی دورے:۔

حسن ابدال، بھیرہ، ملہوڈھیری، گانگو بہادر، اٹک، سموں گڑھی، اسلام آباد کے تنظیمی دوروں کے ساتھ ساتھ پہلی سہ ماہی میں اٹک کے علاقائی تبلیغی اجتماع میں شرکت کی گئی اور نوشہرہ میں خلیفہ مجاز حضرت لاہوریؒ، مولانا بشیر احمد پسروری صاحب، مولانا عبدالشکور دین پوری صاحب اور ڈاکٹر فیوض الرحمٰن صاحب بھی ملاقات کیلئے انجمن کے ناظم اعلیٰ نے حاضری دی۔

دورکنی وفد کا دورہ ملتان و بہاولپور:۔

5 سے 8 مارچ تک مرکزی ناظم اعلیٰ یعنی راقم السطور اور امیر محترم محمد رفیق صاحب، تنظیم اہل سنت پاکستان کے مرکزی رہنماؤں سے ملاقات کیلئے چار روزہ دورہ پر گئے اور جلسوں کیلئے تاریخیں متعین کرائیں، بہاولپور کے تاریخی شہر کی سیر بھی کی اور دوران واپسی ساہیوال کے جامعہ رشیدیہ کے سالانہ جلسہ میں شرکت کی جس میں مولانا ضیاء القاسمی صاحب، مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب، سید امین گیلانی صاحب اور مدرسہ کے مہتمم حبیب اللہ رشیدی صاحب سے ملاقاتیں کیں۔

مولانا دین پوری اور عبدالمجید ندیم صاحب کے پروگرام:۔

اپریل، مئی میں ایچ ایم سی، فاروقیہ، واہ، حسن ابدال، حویلیاں میں کئی پروگرام ہوئے جس میں ناظم اعلیٰ راقم السطور نے بھی شرکت کی۔

انجمن شبان اسلام حویلیاں کا قیام:۔

دو تین ماہ سے حویلیاں کے مشہور مذہبی سکالر ڈاکٹر قاری فیوض الرحمٰن صاحب بریگیڈیئر سے نوشہرہ، واہ اور حویلیاں میں ملاقاتیں رہیں اور انہوں نے حویلیاں میں شاخ بنانے کی خواہش کا اظہار فرمایا چنانچہ 3 جون کو حویلیاں میں اجلاس بلا کر شاخ قائم کر دی گئی جس کی طرف سے تبلیغی جلسے بھی منعقد ہوئے اور قاری صاحب موصوف کا رسالہ آداب طہارت بھی شائع ہوا (انجمن شبان اسلام حویلیاں کی طرف سے)۔

سالانہ جلسہ سیرت النبی ﷺ:۔

مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں 16 جون کو مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری، قاری فیوض الرحمٰن صاحب اور اللہ بخش چشتی صاحب نے جلسہ سیرت سے خطاب کیا۔ اگلے دو دن مولانا دین پوری صاحب کے حویلیاں اور ہری پور کے پروگرام تھے جن میں ناظم اعلیٰ ہمراہ رہے۔

حویلیاں شاخ کا دورہ:۔

ناظم اعلیٰ نے جولائی کے پہلے ہفتے میں حویلیاں کا دورہ کیا اس موقع پر حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب کا حویلیاں میں خطاب ہوا۔ وہاں سے ناظم اعلیٰ حضرت قاضی صاحب اور قاری فیوض الرحمٰن صاحب کے ہمراہ ایبٹ آباد بھی گئے۔

ختم نبوت کانفرنس جہلم میں شرکت:۔

جہلم کے رہائشی جماعتی دوست عبدالرزاق صاحب کی دعوت پر جو ٹیکسلا میں انجمن کے سرگرم حمایتی تھے، ناظم اعلیٰ اور ناظم شیخ عبدالعزیز 14 جولائی کو اس کانفرنس میں شریک ہوئے جہاں قاری عبدالحئی عابد صاحب اور مولانا محمد عبداللہ صاحب اسلام آباد نے خطاب فرمایا۔

مرکزی ناظم اعلیٰ کا ملتان اور لاہور کا دورہ (21 تا 23 جولائی):۔

حضرت مولانا محمد داؤد صاحب کے حکم پر ان کی نمائندگی کیلئے جمعیت کی صوبائی مجلس عاملہ کے اجلاس میں شرکت کے لئے احقر مسلسل 16 گھنٹے سفر کے بعد صبح دس بجے ملتان پہنچا اور مولانا مفتی محمود صاحب کی زیر صدارت منعقدہ اجلاس میں ضلع راولپنڈی کی نمائندگی کی۔ اجلاس کے بعد دفتر مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت، مدرسہ خیر المدارس، دفتر تنظیم اہل سنت میں حاضری

دی اور قاری حنیف ملتانی صاحب سے بھی ملاقات کی اور وقت لیا رات جلسے میں شرکت کر کے لاہور روانہ ہو گیا۔

لاہور میں دفتر جمعیت میں مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی سے ملاقات ہوئی۔شام کو آسٹریلیا مسجد میں سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری اور ملک عبد الرؤف صاحب سے شرف ملاقات حاصل ہوا اور رات کو شیرانوالہ مسجد میں یوم صدیق اکبرؓ کے عظیم الشان پروگرام میں شرکت کی۔ یہاں امام الہدیٰ حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور اور دیگر علمائے کرام بھی ملاقات ہوئی۔

پیر طریقت حضرت مولانا عبد الغفور صاحب کی ٹیکسلا میں خطابت:۔

چونکہ مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا کے خطیب کافی عمر رسیدہ اور ضعیف ہو گئے تھے اس لئے اہل محلّہ نے اسی سال حضرت مولانا کو جمعہ کی تقریر کے لئے مقرر کیا۔آپ ان دنوں جامعہ اشرفیہ تعلیم القرآن حسن ابدال میں مدرس تھے آپ کی آمد و رفت کے اخراجات انجمن کے فنڈ سے ادا کئے جاتے تھے تقریباً دس ماہ بعد آپ مستقل امام و خطیب مقرر ہو گئے۔آپ کی آمد ٹیکسلا شہر کیلئے نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوئی اور آج ان کی خانقاہ سعدیہ نقشبندیہ ملک بھر کے متوسلین کیلئے مرجع و ماویٰ ہے۔

قاری محمد حنیف ملتانی صاحب کی پہلی تقریر:۔

انجمن کے زیر اہتمام 4 اگست کو مرکزی جامع مسجد میں واعظ شیریں بیان، نابینا مقرر قاری حنیف ملتانی صاحب کی لاجواب تقریر ہوئی، ساتھ ہی نابینا نعت خواں حافظ شریف صاحب منچن آبادی کی خوبصورت آواز میں نعتیں، جو عرصہ دراز تک لوگ ٹیپ ریکارڈوں کے ذریعے بڑے شوق سے سنتے رہے۔اور خوب تبلیغ کا حق ادا ہوا اس پروگرام میں مولانا محمد عبد اللہ صاحب اسلام آباد نے بھی بصیرت افروز خطاب کیا۔

قاری صاحب کی مصاحبت:۔

اگلے دن ناظم اعلیٰ کو قاری حنیف ملتانی صاحب کے ساتھ حضرو بھی جانا پڑا جہاں سید امین گیلانی صاحب بھی آئے ہوئے تھے۔

حافظ الحدیث حضرت درخواستی کی واہ آمد (6 اگست):۔

مرکزی جامع مسجد لالہ رخ میں حضرت درخواستی کا طویل پُر اثر بیان ہوا جس میں انجمن کے کثیر تعداد میں ساتھیوں نے شرکت کی۔حضرت نے خاص طور پر مرزائیت کے فتنے سے خبردار کرتے ہوئے اس کا موثر مقابلہ کرنے کیلئے تیاری کرنے کا حکم فرمایا۔

علامہ دوست محمد قریشی صاحب کی تقریر:۔

محلّہ اندرون حسن ابدال میں 13 اگست کو علامہ صاحب کا بیان ہوا۔اس میں انجمن شبان اسلام کا اراکین بڑی تعداد میں شریک ہوئے اور عہدیداران نے علامہ صاحب سے شرف ملاقات حاصل کیا جو تنظیم اہل سنت کے مرکزی رہنما تھے اور طویل وقفہ کے بعد اس علاقہ میں تشریف لائے تھے۔

سید عبد المجید ندیم صاحب کا مرزائیت کا خلاف ولولہ انگیز خطاب (18 اگست):۔

لالہ رخ کی مرکزی جامع مسجد میں بڑے عظیم الشان علاقائی اجتماع میں تنظیم اہل سنت کے مرکزی مبلغ سید ندیم صاحب نے مرزائیوں کے خلاف تاریخی تقریر کی اور اپنی خوبصورت آواز کا جادو بھی جگایا۔ساتھ ہی حافظ شریف منچن آبادی نے بڑی دلکش آواز میں نعتیں پیش کیں۔مولانا محمد عبد اللہ صاحب خطیب اسلام آباد نے بھی بہت پُر اثر خطاب فرمایا۔اس موقع پر بھی انجمن کے بہت سے دوست شریک جلسہ تھے۔یہ تقریر میں نے ٹیپ کر لی تھی اور اب تک بلا مبالغہ خود بھی بیسیوں دفعہ سن چکا ہوں اور سینکڑوں شائقین کو ٹیپ کر کے دے چکا ہوں۔

تنظیمی دورے:۔

اگست کے دوران ان مصروفیات کے علاوہ ملھوڈھیری، پنڈ گاکھڑہ، گانگو بہادر اور اٹک کے دورے بھی کئے گئے۔

مرزائیوں کے خلاف تحریک جہاد کا آغاز:۔

چونکہ واہ فیکٹری اور ایچ ایم سی میں مرزائیوں کی کافی تعداد ملازم تھی اور انہوں نے خود کو بہت منظّم کر لیا تھا۔ساتھ ہی انہیں انتظامیہ اور حکومت کی سرپرستی اور تعاون بھی حاصل تھا اس لئے عام مسلمانوں کو اُن کی حقیقت سے آگاہ کرنے کے لئے تبلیغی جلسوں اور جمعہ کی تقریروں کے علاوہ تحریری مواد کی فراہمی بھی ضروری تھی۔اس مقصد کے حصول کیلئے انجمن شبان اسلام کی

طرف سے ماہانہ پمفلٹ شائع کر کے مفت تقسیم کرنے کا پروگرام بنایا گیا تا کہ علاقہ بھر میں بالخصوص ان سرکاری کارخانوں میں ہر مسلمان تک اس مواد کا پہنچایا جاسکے۔ یہ پمفلٹ مرتب کرنے اور چھپوانے کی ذمہ داری راقم السطور نے لے لی۔

"اسلام اور مرزائیت" کے عنوان سے پہلا پمفلٹ:۔

ماہ ستمبر کیلئے آٹھ صفحات پر مشتمل یہ پہلا کتابچہ مرتب کر کے اور کتابت وطباعت کے تمام مراحل ذاتی طور پر مکمل کر کے اگست کے آخر میں ایک ہزار کی تعداد میں تیار کرلیا گیا اور اس طرح مرزائیت کے قلعے پر پہلا گولہ فائر کر دیا گیا۔ الحمد للہ یہ سلسلہ اگلے سال "تحریک ختم نبوت" کی کامیابی تک جاری رہا اور دورانِ تحریک اس کے فوائد بہت زیادہ محسوس ہوئے۔ عام مسلمانوں نے تحریک میں بھرپور حصہ لیا، مرزائیوں کو بھاگ جانے پر مجبور کر دیا گیا، دو تین قتل بھی کر دیئے گئے بلکہ مجلس عمل کی اپیل پر ہڑتال کے سلسلہ میں ایچ ایم سی ملک کا واحد کارخانہ تھا جو بند رہا اور الحمد للہ یہ سارا کام راقم السطور کی قیادت میں ہوا، جس نے خود بھی مرزائیوں کے مقامی سربراہ کا سر پھاڑا۔

ایک سبق آموز اور عبرت انگیز مکتوب:۔

اگست میں مجھے شاعر انقلاب، بطل جلیل اور مرد آہن سید امین گیلانی صاحب کا ایک مکتوب ملا جو سابقہ دور میں ہو جانیوالی بے تکلفی کی وجہ سے لکھا گیا تھا۔ یہ مکتوب یقیناً قابل عبرت اور سبق آموز بھی ہے اور گیلانی صاحب کی عظمت کردار وعزیمت کا نمونہ بھی ہے۔

ختم نبوت کانفرنس (8 ستمبر):۔

مرکزی جامع مسجد میں انجمن کے زیر اہتمام مجاہد ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹی اور سعید الرحمٰن علوی صاحب نے مرزائیت کا خوب پوسٹ مارٹم کیا اور انجمن کی اس مرزائیت مخالف مہم میں عوام سے تعاون کی اپیل کی۔ اس موقع پر پمفلٹ اور دیگر لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

بیرونی دورے اور علماء سے رابطہ:۔

ستمبر کے مہینے میں حضرو، حسن ابدال اور واہ کے دورے کئے گئے اور راولپنڈی میں ہونے والی ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر جس میں سردار عبدالقیوم خان صاحب، فدائے ختم نبوت آغا شورش کاشمیری صاحب، مولانا تاج محمود صاحب، مولانا عبدالحئی عابد صاحب ودیگر علماء نے خطاب کیا اس میں شرکت کے علاوہ علماء سے ملاقاتیں کی گئیں۔ آغا شورش کاشمیری صاحب کی یہ تقریر راقم السطور نے ٹیپ ریکارڈ سے لفظ بلفظ لکھی جو "مشاہیر کے خطبات نبوت" کتاب میں چھپ چکی ہے۔

دوسرے پمفلٹ کی تقسیم:۔

اکتوبر میں دوسر کتابچہ بعنوان "توہین انبیاء مرزائیت کے لٹریچر میں" مرتب کر کے چھپوا کر تقسیم کیا گیا۔

علماء کرام کی تشریف آوری:۔

اسی ماہ مولانا قاری عبدالحئی صاحب اور سعید الرحمٰن علوی صاحب نے ٹیکسلا تشریف لا کر کارکنوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

تیسرے پمفلٹ کی تیاری:۔

نومبر میں "شعائر اللہ اور اہل بیت کی توہین" کے عنوان سے سلسلے کا تیسرا پمفلٹ تیار کروا کے لوگوں تک پہنچایا گیا۔

لاہور کا سفر:۔

جماعتی کاموں کے ضمن میں راقم السطور 12 نومبر کو وہاں سید عبدالمجید ندیم صاحب کا پروگرام رکھا گیا جس میں پورے علاقہ سے کثیر تعداد میں مسلمانوں نے شرکت کی اور شاہ صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں ختم نبوت کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

چوتھے اور پانچویں کتابچے کی اشاعت اور ردعمل:۔

"قرآن مجید اور مرزا قادیانی" اور "مرزا قادیانی کے عقائد" کے موضوع دو مزید پمفلٹ اسی سال چھپوا کر تقسیم کر دیئے گئے۔ ان کے ردعمل میں مرزائیوں نے راقم السطور اور ساتھیوں کے خلاف مقدمہ درج کرایا جو پھر انہیں واپس لینا پڑا۔

علماء سے رابطہ اور علاقائی دورہ:۔

گانگو بہادر کے دورہ کے علاوہ 16 دسمبر کو جوڑی اور شاہ اللہ دتہ میں جماعتی ساتھی صوفی اسلم صاحب کی شادی میں شرکت کے ساتھ ساتھ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب کی تقریر بھی سنی اور ملاقات بھی کی۔

سہ روزہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ میں شرکت:۔

راقم السطور ناظم اعلیٰ انجمن نے ایک ساتھی کے ہمراہ 25 تا 29 دسمبر اس کانفرنس میں شرکت کی اور بھاری بھر کم ٹیپ ریکارڈ میں تقاریر ریکارڈ کیں۔ اس اجتماع سے تین دن میں حافظ الحدیث مولانا عبداللہ درخواستی، مولانا مفتی محمود، سردار عبدالقیوم خان، مولانا غلام اللہ خان، آغا شورش کشمیری، مولانا غلام غوث ہزاروی، عبدالستار خان نیازی، قاری عبدالحیٔ صاحب عابد کے علاوہ درجنوں مقررین نے خطاب کیا۔ اس دوران قیام مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب کے مدرسہ میں رہا اور ایک دن ربوہ کا مطالعاتی دورہ بھی کیا۔

گیارہواں سال 1974ء

تحفظ ختم نبوت کیلئے ایک منفرد کام کا اعزاز:۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے راقم مرتب نے سالانہ کانفرنس کی تمام اہم تقاریر کو ٹیپ ریکارڈ سے سن کر حرف بحرف تحریر کیا اور مجاہد ختم نبوت مولانا تاج محمود صاحب ایڈیٹر "لولاک" فیصل آباد کو بھجوائیں جنہوں نے اپنے جریدہ میں قسط وار شائع کیا اور اس طرح وہ ان ہزاروں قارئین تک پہنچ گئیں جو کانفرنس مں شریک نہیں ہو سکتے تھے۔ یہ سعادت بھی انجمن کے ناظم اعلیٰ یعنی راقم السطور کے حصہ میں آئی اللہ تعالیٰ قبول فرما کر ختم المرسلین ﷺ کی شفاعت کا ذریعہ فرما دیں۔ یہ تقاریر اب کتابی شکل میں "عالمی مجلس ختم نبوت پاکستان" نے شائع کر دی ہیں۔

انجمن محبّان رسول ﷺ کا قیام:۔

ایچ ایم سی / ایچ ایف ایف ٹیکسلا میں کام کو تنظیمی طور پر باضابطہ بنانے کیلئے راقم السطور نے یہ انجمن تشکیل دی اور ناظم اعلیٰ خود ہی بنا۔

ہفتہ بھر کی شدید علالت (8 تا 16 جنوری):۔

طویل سفر "شدید سردی" گھنٹوں بیٹھ کر تقاریر لکھنا اور ساتھ ہی ملازمت پر حاضری نے آخر بستر پر گرا دیا اور پورا ہفتہ صاحب فراش رہا۔

اکابر علماء اور وفود کی ٹیکسلا آمد:۔

جنوری کے مہینہ میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب آنکھوں کے آپریشن کیلئے چند دن مقامی ہسپتال میں داخل رہے اور ساتھیوں کو ملاقات و زیارت کی سعادت حاصل ہوئی، اسی دوران مولانا زاہد الراشدی بھی دو دفعہ تشریف لائے اور جمعیت طلبائے اسلام کا ایک وفد بھی آیا۔

فروری کی مصروفیات:۔

پشاور، وارسک، درّہ آدم خیل، غور غشتی، ملہوڈھیری، گڑھی افغاناں، لوسر شرفو، راولپنڈی، اٹک کے اسفار کے علاوہ مولانا مفتی محمود صاحب، حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب کے خطابات میں شرکت کی گئی اور قاری حنیف ملتانی صاحب کی آمد پر ان کی مصاحبت میں غور غشتی بھی جانا پڑا۔ لیبیا کے صدر معمر قذافی بھی واہ کینٹ کے دفاعی ادارے میں تشریف لائے تو ان کے پرجوش استقبال میں بھی حصہ لیا اس لئے کہ وہ سامراج دشمنی کی وجہ سے ہمارا اور ہمارے اکابر کا محبوب رہنما تھا۔

انجمن کے دفتر اور لائبریری کی روڈ پر منتقلی:۔

ہفت روزہ "ترجمان اسلام" میں پمفلٹوں کے بارے میں اشتہار کی اشاعت کے بعد کثیر تعداد میں مقامی اور بیرونی لوگوں نے رابطے شروع کر دیئے اسلئے متعلقہ حضرت کی آسانی کیلئے دفتر اور لائبریری ریلوے روڈ پر منتقل کر دی گئی۔

چھٹے پمفلٹ کی اشاعت:۔

فروری میں "مرزائیوں کی نظر میں مسلمان کیا ہیں" کے عنوان سے چھٹا کتابچہ شائع کر کے تقسیم کیا گیا۔

"تنظیم محبان خاتم النبیین ﷺ" علاقہ ٹیکسلا، واہ کینٹ:۔

واہ کینٹ میں مصروف عمل "محبان ختم نبوت" کی تنظیم کے عہدیداروں نے مل جل کر کام کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تو دو تین مشترکہ اجلاسوں کے بعد مارچ کے آخر میں یہ متحدہ تنظیم قائم کردی گئی جس کے سرپرست پروانہ ختم نبوت مولانا محمد اسحٰق صاحب، صدر عظمت ممتاز صاحب اور ناظم اعلیٰ راقم السطور صلاح الدین فاروقی منتخب ہوگئے۔ آئندہ کیلئے علاقہ بھر میں مل جل کر کام کرنے کا فیصلہ ہوا۔

ساتویں پمفلٹ کی تقسیم:۔

ساتواں کتابچہ بعنوان "مرزا قادیانی کی بداخلاقی" چھپوا کر مذکورہ متحدہ تنظیم کی طرف سے علاقہ میں تقسیم ہوا۔

بیرونی دورے اور علماء سے رابطہ:۔

مارچ کے دوران بھلڑ توپ میں شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب کے چیلنج پروگرام کو کامیابی سے منعقد کرایا گیا، اس لئے کہ وہاں کے مخالف حضرات نے جلسہ نا کام کرنے کی دھمکی دی تھی۔ اسی ماہ جہلم میں ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی گئی۔ اسی طرح واہ، اٹک اور راولپنڈی کے دورے بھی ہوئے۔ اسلام آباد میں مولانا محمد عبداللہ صاحب کی ملاقات اور ضروری مشوروں کیلئے بھی ان کی خدمت میں حاضری ہوئی۔

جلسہ سیرت النبی ﷺ (6 اپریل):۔

مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں سالانہ جلسہ زیر صدارت قاضی شمس الدین صاحب منعقد ہوا، جس میں قاری محمد حنیف صاحب ملتانی، مولانا محمد عبداللہ صاحب، ڈاکٹر قاری فیوض الرحمٰن صاحب اور سید امین گیلانی صاحب نے خطاب کیا۔

آٹھویں پمفلٹ کی اشاعت:۔

حسب معمول "مرزا قادیانی کے دلچسپ وعجیب الہامات" کے نام سے کتابچہ شائع کر کے علاقہ میں مفت تقسیم کیا گیا۔

علاقہ کے تنظیمی دورے اور پروگراموں میں شرکت:۔

اپریل کے مہینہ میں راولپنڈی، واہ، سموں گڑھی، جولیاں، حسن ابدال، اٹک، ملپور، ڈھبیاں کے دوروں کے علاوہ قاری محمد حنیف ملتانی صاحب کے حسن ابدال، سید عبدالکریم شاہ صاحب کے حسن ابدال، واہ اور گڑھی افغاناں کے جلسوں میں شرکت کی گئی۔ اسی طرح ملپور کے تبلیغی جلسہ میں شریک ہوئے۔

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس اٹک:۔

19 اپریل کو اٹک میں فقید المثال کانفرنس ہوئی جس میں آغا شورش کشمیری صاحب، مولانا تاج محمود صاحب اور قاری عبدالحیٔ عابد صاحب نے تقاریر فرمائیں اس میں راقم نے ساتھیوں سمیت شرکت کی۔

وفود اور شخصیات کی آمد:۔

حضرو سے دو افراد پر مشتمل وفد اور سیالکوٹ سے ایک مجاہد ختم نبوت عبدالغفار توحیدی صاحب انجمن کے دفتر میں تشریف لائے اور مرزائیوں کے خلاف لٹریچر تقسیم کرنے کیلئے حاصل کیا۔

نویں پمفلٹ کی اشاعت:۔

ایک اور پمفلٹ بعنوان "مرزا قادیانی با معجون مرکب" چھپوا کر مئی کے مہینہ میں حسب معمول تقسیم ہوا۔

دسویں کتابچہ کی تقسیم:۔

کراچی عدالت کا فیصلہ "احمدی مسلمان نہیں" کے نام سے چھپا ہوا کتابچہ خرید کر اسی مہینہ علاقہ بھر میں تقسیم کیا گیا۔

مئی کا مصروف ترین مہینہ:۔

مہینہ کے اوائل میں قاری حنیف ملتانی صاحب نے گڑھی افغاناں، ڈھبیاں، سلیم خان نزد حضرو میں جلسوں سے خطاب کیا۔ ان کی معیت میرے لئے ضروری تھی۔ اسی طرح اپنا ایک بڑا جلسہ کرنے کیلئے سردار عبدالقیوم خان صاحب سمیت راولپنڈی کے اکثر علماء کے پاس جانا ہوا۔ مئی کے آخر میں دوبارہ قاری حنیف ملتانی صاحب سے حسن ابدال، ایچ ایم سی، غور غشتی

وغیرہ میں تقاریر کیں اور مجھے مصاحبت کرنی پڑی، اور دوسرے نابینا نعت خواں حافظ شریف منچن آبادی بھی علاقائی جلسوں میں آئے اور ان کا بھی ساتھ دینا پڑا جو ایچ ایم سی اور جولیاں میں منعقد ہوئے۔

ٹیکسلا میں عظیم الشان پروگرام (24 مئی):۔

حافظ الحدیث مولانا عبداللہ درخواستی حرمین کے سفر سے واپسی پر تحفظ ختم نبوت کی دعوت دینے کیلئے دورہ کرتے ہوئے مذکورہ تاریخ کو ٹیکسلا تشریف لائے اور مرکزی جامع مسجد میں ایک جم غفیر کو بارگاہ نبوت کا پیغام پہنچایا" کہ میری ناموس کے تحفظ کیلئے قربانیاں دینے پر تیار ہو جاؤ"۔ رات بھر جاری رہنے والے اس جلسے میں قاری سعید الرحمٰن صاحب اور فدائے ختم نبوت سید امین گیلانی صاحب نے بھی خطاب فرمایا۔ حضرت کا یہ خطاب بھی ٹیپ کیا گیا تھا جو من وعن تحریر کر کے "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ" کی موجودہ مطبوعہ کتاب میں چھپوا دیا گیا ہے۔

تکوینی امور:۔

عجیب اتفاق ہے کہ 1953ء کی تحریک ختم نبوت سے چند ماہ پہلے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے ٹیکسلا میں خطاب فرمایا اور اسی طرح اس ماہ کے آخر میں 1974ء کی فیصلہ کن تحریک شروع ہونے سے صرف ایک ہفتہ پہلے حافظ الحدیث حضرت درخواستی صاحب نے اسی موضوع پر تفصیلی بیان فرمایا اور پھر اس کے اثرات بھی اس علاقہ میں خوب ظاہر ہوئے

۔

حادثہ ربوہ اور تحریک کی ابتداء:۔

ربوہ سٹیشن پر مرزائیوں کے مسلمان طلباء پر حملہ 30 مئی کو ہوا اور 31 مئی کو ہی ملک بھر میں مظاہرے اور احتجاج شروع ہو گیا، ایچ ایم سی میں راقم السطور نے 31 مئی کو بہت بڑا احتجاجی جلوس نکلوایا۔

تحریک ختم نبوت کی ماہوار سرگرمیاں:۔

جون:۔ اس ماہ کی ابتداء میں ہی ایچ ایم سی میں کالونی اور فیکٹری گیٹ پر مرزائیوں پر حملے شروع ہو گئے۔ ان کے گھروں کو جلایا گیا اور ورکروں نے مطالبہ کیا کہ ان کو فیکٹری کے اندر نہ آنے دیا جائے ورنہ خون خرابہ ہو گا لیکن انتظامیہ کا ایک فرعون صفت افسر ضد پکڑ گیا اور نتیجہ یہ نکلا کہ ورکشاپ کے اندر مرزائیوں کے سربراہ کا سر پھاڑ دیا گیا اور وہ موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا ہو گیا۔ قاتلانہ حملہ کے مقدمات بھی میرے خلاف درج ہو گئے۔ کئی بار گرفتاری کیلئے پولیس نے فیکٹری کا گھیراؤ کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے حفاظت فرمائی۔

مرزائیوں کی علاقہ بدری:۔

ان حملوں کے بعد تمام مرزائیوں کو بال بچوں سمیت بسوں میں بٹھا کر پولیس کی نگرانی میں گھروں کو روانہ کر دیا گیا۔

ہڑتالیں اور جلسے جلوس:۔

ٹیکسلا میں مجلس عمل جو تمام مسالک کے نمائندوں پر مشتمل تھی قائم کر دی گئی۔ تواتر سے ہر مسجد میں جلسے کئے گئے۔ 18 اور 14 مئی کو شٹر ڈاؤن ہڑتال کی گئی حتٰی کہ ایچ ایم سی بھی بند رہی جو پورے ملک کی کسی ادارے کی ہڑتال کی واحد مثال ہے۔ اس دن جلوس بھی نکالے گئے۔

گیارہویں کتابچے کی تقسیم:۔

حضرت قاضی زاہد الحسینی صاحب کے مکتوبہ کتابچے "ہم قادیانیوں کو کیوں کافر کہتے ہیں" بڑی تعداد میں تقسیم کئے گئے۔

واہ کینٹ میں بڑا اجتماعی جلسہ:۔

29 جون کو لائق علی چوک واہ میں کل جماعتی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں علاقہ کے نمائندہ علماء نے خطاب فرمایا اور آخر میں خطیب خوش بیان مولانا سید عبدالمجید صاحب ندیم کا پرجوش تفصیلی بیان ہوا۔

جولائی:۔

مقامی جلسوں کے ساتھ ساتھ اسلام آباد میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب سے وفد نے ملاقات کی اور 20، 21 مئی کو راولپنڈی میں مجلس عمل کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس میں بھی

شرکت کی گئی۔ مدنی مسجد واہ میں 13 جولائی کو ایک اور بڑا جلسہ کیا گیا۔ اس اجتماع میں کئی گئی تقاریر میں ٹیپ کیں جن میں کئی تقاریر چھپ گئیں ہیں۔

بارہویں پمفلٹ کی تقسیم:۔

"اسلامی ممالک کا فیصلہ، مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے"۔ کے عنوان سے مرکز کی طرف سے شائع کردہ پمفلٹ سینکڑوں کی تعداد میں علاقہ میں تقسیم کیا گیا۔

اگست:۔

یہ مہینہ بے پناہ مصروفیات کا حامل رہا۔ اٹک میں ختم نبوت کے رہنما عابد صدیقی کے بھائی سجاد کو ابتدائے مہینہ میں شہید کر دیا گیا۔ جس کا ہماری سرگرمیوں میں مسلسل رابطہ رہا تھا۔ شہید کے بھائی سے تعزیت اور وہاں کے احتجاجی پروگراموں میں بھرپور شرکت کی گئی باقی مصروفیات تفصیل طلب ہیں جو درج ذیل ہیں

حافظ الحدیث حضرت درخواستی کا دورہ اور ٹیکسلا آمد:۔

2 اگست کو حضرت ایبٹ آباد تشریف لائے اور ہمیں بلا بھیجا چنانچہ حاضری ہوئی دوسرے دن واپس آ کر بھوئی گاڑ جلسہ میں شرکت کی۔ اگلے دن اٹک احتجاجی جلسہ میں گئے۔ چھ کو پھر ایبٹ آباد حضرت کے جلسہ میں شرکت کی اور اگلے دن حضرت ٹیکسلا غریب خانہ پر تشریف لائے اور رات کو قیام فرمایا۔ اس موقع پر برادرم رفیق صاحب اور ان کی ہمشیرہ کا نکاح حضرت نے پڑھایا۔

مولانا مفتی محمود صاحب سے ملاقات:۔

8 اگست کو مولانا محمود الحسن صاحب توحیدی کے ہمراہ اسلام آباد میں مشورہ کیلئے مفتی صاحب سے ملاقات کی۔

جھاٹلہ تل گنگ کا دوروزہ دورہ:۔

10، 11 اگست کو اہل سنت کی سالانہ کانفرنس میں شرکت کیلئے جانا ہوا اور بہت سے علمائے کرام سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

گوجرانوالہ، لاہور، ملتان اور خانپور کا پانچ روزہ سفر:۔

چھوٹے بھائی اور اپنے مہربان جماعتی دوست حافظ محمد یوسف عثمانی صاحب کے ہمراہ 13 اگست کو اس سفر پر روانہ ہوا۔ 14 اگست کو لاہور میں انجمن کی رجسٹریشن کے سلسلہ میں معلومات لیں، شیرانوالہ میں جمعیت کے اجلاس میں شرکت اور رات کا جلسہ سن کر ملتان روانگی ہوئی۔ ملتان میں دفتر تنظیم اہل سنت میں حاضری کے بعد قاری حنیف ملتانی صاحب کے پاس گیا۔ تحریک ختم نبوت میں ملتان کے معاون دوستوں کے گھر گیا اور خانپور روانہ ہو گیا۔ حضرت درخواستی سے ملاقات ہوئی صبح مدرسہ مخزن العلوم میں ختم بخاری کی تقریب میں شرکت کی اور حضرت سے الوداعی ملاقات کر کے واپس ملتان آ گیا۔ تنظیم کے خطباء سے جلسوں کی تاریخیں متعین کرائیں اور بذریعہ ریل واپس روانہ ہو گیا اگلے روز صبح دس بجے یعنی پانچویں دن گھر پہنچ گیا۔

پولیس کے پاس تفتیش کیلئے پیشی:۔

سفر سے واپسی پر مرزائی سربراہ پر قاتلانہ حملے کے مقدمہ میں پولیس حکام کے پاس تفتیش کیلئے پیش ہوا اور تفصیلی بیان قلمبند کرا دیا۔ عوامی اشتعال کے پیش نظر گرفتاری سے محفوظ رہا بالآخر یہ مقدمہ داخل دفتر ہو گیا۔

کوہاٹ کا سفر:۔

مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری کے حکم پر ان کو لینے 21 اگست کو کوہاٹ گیا رات قیام کر کے صبح انہیں ساتھ ٹیکسلا لے آیا۔

مولانا دین پوری کی تقریر:۔

معراج النبی ﷺ کے عنوان پر 22 اگست کو ایچ ایم سی میں مولانا کی تقریر کرائی گئی جبکہ لاؤڈ سپیکر پر پابندی تھی۔

علاقائی دورے اور پروگرام:۔

ہری پور، کوٹ نجیب اللہ، سمّوں گڑھی کے دوروں کے علاوہ مولانا حافظ عزیز الرحمٰن صاحب سے ایچ ایم سی کی مسجد میں خطابت وامامت کے لئے ملاقاتیں کیں اور مدنی مسجد واہ کینٹ میں

منعقدہ پروگرام میں شرکت کی جس میں مولانا عبدالرحیم اشعر مبلّغ ختم نبوت اور ڈاکٹر غلام جیلانی برق نے خطاب کیا۔

قومی اسمبلی میں بحث:۔

مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کیلئے قومی اسمبلی میں معاملہ پیش کیا گیا، جس میں مرزائیوں کے سربراہ نے بھی اپنا موقف پیش کیا اور طویل بحث ومباحثہ ہوا۔

ملحقہ دونوں ادارے فوج کے حوالے:۔

واہ کینٹ اور ایچ ایم سی کو اجتماعی تحریک کی شدت کے پیش نظر 5 ستمبر کو فوج کے حوالے کر دیا گیا۔

چھ اور سات ستمبر کے فیصلہ کن دن:۔

کل پاکستان مجلس عمل ختم نبوت نے دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی میں مرکزی اجلاس اور دوروزہ کانفرنس منعقد کرانے کا فیصلہ کیا تا کہ اسمبلی کے ممکنہ فیصلوں کے پیش نظر حتمی لائحہ عمل تیار کر کے فیصلہ کن احتجاج تحریک چلائی جائے اور ہر قسم کی قربانی پیش کی جائے۔ چنانچہ ٹیکسلا کے احباب بھی کثیر تعداد میں اس پروگرام میں شریک ہوئے اور راقم السطور نے بھی تقریباً تمام پروگرام ٹیپ ریکارڈ میں محفوظ بھی کیا۔ ممکنہ منفی فیصلوں کے امکانات کے پیش نظر میں نے والدہ محترمہ سے ناموس رسالت کی خاطر جان تک دینے کی اجازت لے لی تھی ۔اس پروگرام میں تمام مکاتیب فکر کے علماء اور رہنماؤں نے خطاب کیا جن میں سے قابل ذکر امیر مجلس عمل حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری، مولانا عبیداللہ انور صاحب، نوابزادہ نصراللہ صاحب، مولانا احسان الٰہی ظہیر صاحب، مظفر علی شمسی، مولانا تاج محمود، مولانا محمد اجمل خان صاحب، مولانا عبدالقادر روپڑی صاحب، ہیں۔ ان میں سے بیشتر تقاریر ٹیپ کر لی تھیں جواب کتابی شکل میں شائع ہوگئی ہیں تفصیل آگے 2017ء میں ہے۔

مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا تاریخی فیصلہ:۔

اللہ جل شانہ نے تقریباً سوسالہ قربانیوں بالخصوص 1953ء کے تحریک میں ہزاروں شہدائے ختم نبوت کی جان کا نذرانہ قبول کرتے ہوئے بالآخر 7 ستمبر کو قومی اسمبلی کی طرف سے مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا فیصلہ صادر کرا دیا جو پوری دنیا کے مسلمانوں کیلئے مسرت وانبساط کا ذریعہ بن گیا اور پورے ملک میں یوم تشکر منا کر مٹھائیاں تقسیم کی گئیں۔ ٹیکسلا، واہ اور ایچ ایم سی میں بھی چراغاں کیا گیا اور تشکر کے اجتماعات منعقد کئے گئے۔

ذاتی شدید علالت:۔

دوران تحریک مسلسل بھاگ دوڑ سے صحت پھر مضمحل ہوگئی اور تقریباً ایک ماہ درد گردہ، بخار وغیرہ میں مبتلا رہا۔

اکتوبر میں انجمن کی مصروفیات:۔

رمضان المبارک کے دوران ختم قرآن کی تقریبات، افطار پارٹی اور گڑھی افغاناں کا دورہ کیا گیا۔ عیدالفطر کے موقع پر مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں کچھ تنازعہ بھی ہوگیا جس کے بعد مولانا عبدالغفور صاحب کو مستقل طور پر یہاں امام وخطیب مقرر کرا دیا گیا۔ رائیونڈ کے سالانہ اجتماع میں بھی ساتھیوں نے شرکت کی۔ اسی طرح سیالکوٹ سے ختم نبوت کے سرگرم کارکن عبدالغفار توحیدی صاحب نے بھی ٹیکسلا تشریف لا کر تحریک کی کامیابی اور اس میں انجمن کے سرگرم حصہ لینے پر مبارکباد دی اور دعاؤں سے نوازا۔

مسلکی بنیاد پر جداگانہ نصاب دینیات کی سازش (اکتوبر):۔

متحدہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے ماحول سے فائدہ اٹھاتے ہوئے فقہ جعفریہ والوں نے حکومت سے اپنا یہ مطالبہ منوالیا کہ ہم دینیات میں خلفائے راشدین، ازواج مطہرات اور بنات طیبات کے بارے میں اپنے عقیدہ کے برعکس معلومات اپنے طلباء کو نہیں پڑھوانا چاہتے، اس لئے ہماری دینیات کی کتابیں الگ چھاپیں اور بطور شیعہ نصاب سکولوں میں پڑھائیں۔ اس پر تنظیم اہل سنت پاکستان نے شدید احتجاج کیا۔ قائدین نے وفود کی شکل میں حکومتی عمائدین سے ملاقاتیں کیں، کانفرنسیں منعقد کیں، قومی اسمبلی میں قرارداد پیش کرائی، مطالبات پر مشتمل تاریں دیں۔

چار پانچ ماہ کی کوششوں کے نتیجہ میں الگ کتابیں چھاپنے کا فیصلہ تو واپس کرا دیا گیا لیکن مشترکہ نصاب ہی رہنے دینے کا مطالبہ نہیں منوایا جا سکا البتہ کچھ مشترکہ حصہ اور اہل سنت کا متعلقہ حصہ تنظیم کے صدر سید نورالحسن شاہ بخاری، مولانا ضیاء القاسمی، مولانا عبدالقادر آزاد اور ڈائریکٹر ادارہ تحقیقات اسلامی کے ڈائریکٹر ڈاکٹر ہالے پوتا صاحب کی منظوری سے تحریر کرا دیا گیا۔

نومبر، دسمبر میں تبلیغی جلسے اور بیرونی دورے:۔

نومبر میں ذاتی شادی کے موقع پر مولانا قاری محمد حنیف ملتانی صاحب کا تین روزہ دورہ رکھا گیا۔ جن کے ٹیکسلا، بھوئی گاڑ اور ایچ ایم سی میں بیانات ہوئے، واہ کینٹ، بدھو، راولپنڈی کے ذاتی دوروں کے علاوہ لاہور، گوجرانوالہ کے دو سفر ہوئے۔ مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب، شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب، مولانا عبدالستار تونسوی صاحب، حافظ عبید الرحمٰن صاحب، مولانا عبدالقیوم ہزاروی صاحب، مولانا سرفراز خان صفدر صاحب اور دیگر علمائے کرام سے ملاقاتیں کی گئیں۔

قدیم سنی تنظیم اہل سنت پاکستان کی تقسیم کا آغاز:۔

تنظیم کے مرکزی عہدیداروں اور مبلغین میں بُعد تو جمعیت کے دو دھڑے بننے کے ساتھ ہی ہو گیا تھا اس لئے کہ مرکزی رہنما مولانا ضیاء القاسمی صاحب ہزاروی صاحب کے ساتھ تھے اور دین پوری صاحب، عبدالمجید ندیم صاحب، علامہ خالد محمود صاحب، مفتی محمود صاحب کو ہم نوا۔ جداگانہ نصاب کے مسئلہ پر یہ نظریاتی خلیج وسیع ہوتی گئی۔ مولانا قاسمی صاحب حکومت کی اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن بن گئے اور اس طرح جداگانہ نصاب کے مسودوں پر ان کی منظوری کے دستخط بھی ثبت ہو گئے۔ بہر حال بدقسمتی سے تحفظ ناموس صحابہؓ کا یہ مضبوط سٹیج ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونا شروع ہو گیا اور چھ ماہ بعد "مجلس تحفظ حقوق اہل سنت و جماعت پاکستان" کے نام سے ایک نئی جماعت کے قیام پر منتج ہوا۔

بارہواں سال 1975ء

بیرونی دورے اور علماء و اکابر سے رابطے:۔

جنوری، فروری میں راولپنڈی، اسلام آباد، حسن ابدال، اٹک، گولڑہ شریف، اکوڑہ خٹک کے دوروں کے دوران مہتمم دارالعلوم دیوبند قاری محمد طیب صاحب، قائد حزب اختلاف مولانا مفتی محمود صاحب، مولانا عبدالشکور دین پوری صاحب، سید عبدالمجید ندیم صاحب، شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب، مولانا حافظ ریاض اشرفی صاحب، مولانا محمد عبیداللہ انور صاحب اور دیگر علمائے کرام سے ملاقاتیں اور پروگراموں میں شرکت کی گئی۔

مولانا عبداللہ صاحب کا اغواء اور واپسی (14، 15 مارچ):۔

حکومتی پالیسیوں پر بے باک تنقید کی وجہ سے حکومتی مخالفین کو کچلنے والی خصوصی فورس کے ایف، ایس، ایف کے اہلکاروں نے خطیب مرکزی مسجد (لال مسجد) اسلام آباد کو اغواء کر لیا جس پر شدید خوف و ہراس پیدا ہو گیا اور جڑواں شہروں کے علمائے کرام لال مسجد میں جمع ہو گئے راقم السطور بھی ساتھیوں کے ہمراہ وہاں پہنچ گیا اور مولانا کی واپسی تک اجلاسوں، احتجاجی جلسوں اور پریس کانفرنسوں میں انجمن کی نمائندگی کی۔ 16 اکتوبر کو پھر اسلام آباد جلسہ میں شرکت کی اور علمائے کرام سے ملاقاتیں کیں۔

مقامی و علاقائی تبلیغی جلسے اور سفر:۔

مارچ کی ابتداء میں قاری حنیف ملتانی صاحب غور غشتی جلسہ کیلئے آئے پنڈی استقبال کر کے دوسرے دن اٹک سے واپسی تک مصاحبت کرنی پڑی اور آخری ہفتے میں سید عبدالمجید ندیم صاحب کو 29 تاریخ کے ٹیکسلا میں انجمن کے جلسہ میں لانے کیلئے پنڈی گھیپ 28 کو گیا اور اگلے دن ٹیکسلا شہر کے اپنے جلسہ میں پہنچایا۔ دوسرے دن ندیم صاحب اور قاری حنیف ملتانی صاحب کا ایچ ایم سی میں عظیم الشان جلسہ وسیع میدان میں منعقد کرایا اور تیسرے دن اٹک مدینہ مسجد میں ندیم صاحب نے حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب کی زیر صدارت اجتماع سے خطاب کیا۔ چوتھے دن صبح ندیم صاحب کو رخصت کر کے اپنی ذمہ داریوں سے فارغ ہوا۔

اپریل کی ہمہ گیر اور ہنگامہ خیز مصروفیات:۔

اس ماہ کی ابتداء میں ایچ ایم سی میں بریلویوں کے جلسہ میں چکوال کے مولوی زبیر شاہ نے علمائے دیوبند کے خلاف شدید ہرزہ سرائی کی جسے ٹیپ ریکارڈ سے نقل کر کے راقم السطور نے اس کے خلاف راجہ ظفر الحق صاحب کی وکالت میں فوجداری اور ہتک عزت کے مقدمات دائر کر دیئے۔ اس کی تفصیلات الگ درج کروں گا۔ اس سلسلہ میں دن رات کی متواتر تھکا دینے والی مصروفیت رہی۔

اس مہینہ میں مولانا مفتی محمود صاحب، شیخ القرآن صاحب، مجاہد ختم نبوت مولانا تاج محمود صاحب، امام الہدیٰ حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب، مولانا عبدالقدوس ہاشمی صاحب، خطیب اٹک قاضی خلیل صاحب، سید عبدالمجید ندیم صاحب، مولانا زاہد الراشدی صاحب، مولانا عبدالستار تونسوی صاحب، مولانا لعل شاہ صاحب بخاری ودیگر علماء سے ملاقاتیں اور جلسوں میں شرکت ہوئی۔ پنڈی دارالعلوم میں ایئر مارشل ریٹائرڈ اصغر خان اور احمد رضا قصوری کی تقاریر بھی سننے کا موقع ملا۔

جہلم کا سفر:۔

ایک جماعتی معاون کی شادی میں شرکت کیلئے جہلم اور دینہ کے سفر میں حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب جہلمی اور مولانا محمد صادق صاحب دینہ شہر کے خدمت میں حاضری ہوئی۔

تھانوی سلسلہ طریقت حکیم محمد اختر صاحب کی تشریف آوری:۔

ٹیکسلا کے حکیم امیر علی صاحب کی دعوت پر مذکورہ بزرگ مئی کی ابتداء میں روحانی دورہ پر تشریف لائے اور ٹیکسلا، ایچ ایم سی میں اصلاحی بیانات فرمائے۔

بیرونی پروگرام اور علمائے کرام سے ملاقاتیں:۔

7 مئی کو حسن ابدال میں سید عبدالمجید ندیم صاحب اور 15 مئی کو بہودی نزد حضرو میں مولانا مفتی محمود صاحب کے پروگراموں میں احباب سمیت شرکت اور خصوصی ملاقاتیں کی گئیں۔ 31 مئی کو قاری حنیف ملتانی صاحب اے سی واہ تقریر کیلئے وہاں کی انجمن شبان اسلام کی دعوت پر تشریف لائے اور اسی دن پہلے لوسر شرفو شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب کا بیان ہوا۔

قائد جمعیت مولانا مفتی محمود صاحب کی ٹیکسلا آمد:۔

جون کی ابتداء میں راقم السطور نے مولانا عبدالماجد صاحب کے ہمراہ مفتی صاحب کو اسلام آباد میں مل کر ٹیکسلا آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ جون کا پہلا جمعہ حضرت مفتی صاحب نے ٹیکسلا کی مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں پڑھایا۔ اسی دن قاری محمد حنیف ملتانی صاحب اور سید امین گیلانی صاحب نے بھی بعد جمعہ جلسہ سے خطاب کیا۔ اس موقع پر چوہدری ظہور الٰہی صاحب بھی مفتی صاحب سے ملنے ٹیکسلا تشریف لائے تھے جہاں انہوں نے اپنے دیرینہ ساتھی ملک علی محمد صاحب سے بھی ملاقات کی۔

ماہ جون کے دیگر علاقائی پروگرام:۔

انجمن کے زیر اہتمام 4 جون کو قاری حنیف ملتانی صاحب بھوئی گاڑ اور 8 جون کو بھیرہ کے جلسوں کے لئے آئے اور سید عبدالمجید ندیم صاحب نے 7 جون کو لوسر شرفو اور 18 جون کو پنڈ گاکھڑہ میں خطاب کیا۔

ٹیکسلا بازار میں تاریخی ہنگامی احتجاجی پروگرام (22 جون):۔

ٹیکسلا میں فقہ جعفریہ والوں نے سنیوں کی اکثریت آبادی والے مغربی محلہ میں بلدیاتی گروپ کے حامی سنی کونسلر کے گھر مجلس عزاء کرنے کا پروگرام بنایا۔ جس کا علم ہونے پر فوری طور پر ٹیکسلا بازار کے قریب کھلی جگہ پر احتجاجی جلسہ کا انتظام کیا گیا اور مارشل لاء کی پابندیوں کے باوجود دن کو بعد ظہر علاقہ میں دورہ پر آئے ہوئے تحفظ ناموس صحابہؓ کیلئے بے مثال جدوجہد کرنے والے مشہور خطیب مولانا سید عبدالمجید ندیم صاحب کا جذباتی اور موثر خطاب کرایا گیا۔ اس احتجاجی پروگرام میں ٹیکسلا کے ہر طبقہ کے مسلمانوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی اور اس سازش کو ناکام کرنے کے لئے ہر قسم کی قربانی اور تعاون کا عزم ظاہر کیا۔ اس پروگرام کے بہت دیرپا اثرات مرتب ہوئے اور شہر کی آئندہ کی سیاست میں بھی اہم کردار ادا کیا۔

پروگرام کے فوراً بعد ندیم صاحب کو سرائے صالح جلسہ کیلئے پہنچایا اور رات کو واپسی سفر میں گاڑی خراب ہو جانے کی وجہ سے انہیں مزید مشقت میں مبتلا کیا۔ اس طرح وہ ٹرین کے وقت پر نہ پہنچ سکے اور دو بجے رات ٹیکسلا پہنچ کر آرام کیا۔

مجلس تحفظ حقوق اہل سنت والجماعت پاکستان کا قیام (12 جون):۔

جیسا کہ پہلے اشارہ کیا جا چکا ہے کہ ملک کے جیّد علمائے کرام وشیوخ عظام کے مشورہ سے مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری اور سید عبدالمجید ندیم صاحب نے ملتان میں ذمہ دار حضرات کا ہنگامی اجلاس بلا کر اس تنظیم کے قیام کا اعلان کیا جس کی صدارت اور ناظم اعلیٰ کے عہدے بالترتیب مذکورہ علماء کے ذمہ آئے اور تین نائب صدور، نائب ناظم اور خازن پر مشتمل مرکزی مجلس عاملہ منتخب کی گئی۔ شعبہ تبلیغ کے لئے دیگر گیارہ مبلغین نے اپنی خدمات پیش کیں۔

چونکہ انجمن شبان اسلام کے اراکین مسلک کے جیّد علماء کی اکثریت کے فیصلوں پر اعتماد کرتے تھے اس لئے اس موقع پر انجمن کی ہمدردیاں اور تعاون مجلس کے ساتھ ہی رہا۔

ماہ جولائی کی مصروفیات:۔

بریلوی عالم کے خلاف مقدمات کی مسلسل مصروفیات کے ساتھ ساتھ ذیل کے معاملات میں بھی بھرپور حصہ لینا پڑا۔

پنڈی گھیب، ملہوالی، دومیل کا سفر:۔

پہلے ہی ہفتہ میں سید عبدالمجید ندیم صاحب کی ملاقات اوران کو ہمراہ لانے کے لئے 4 جولائی کو ملہوالی روانہ ہوا۔ رات وہاں جلسہ میں شرکت اور قیام کے بعد صبح ندیم صاحب کے ہمراہ پنڈی گھیب پہنچ کر ظہر کے پروگرام کو بھگتا کر بمشکل رات دس بجے ایچ ایم سی کے جلسہ میں پہنچے۔ صبح پھر دومیل نزد جنڈ ندیم صاحب کے ہمراہ جانا پڑا۔ رات کو جلسہ کے بعد وہیں قیام اور صبح راولپنڈی پہنچ کر شیخ القرآن صاحب اور عبدالستار توحیدی صاحب سے بطور وفد ملاقات کر کے پنڈی میں "خلافت راشدہ کانفرنس" کے انعقاد کا مشورہ کیا گیا۔

حافظ الحدیث حضرت درخواستی کے پروگرام اور ٹیکسلا تشریف آوری:۔

دو تین دن کے وقفہ کے بعد 12 جولائی کو بہودی نزد حضرو میں مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب کی مسجد میں حضرت درخواستی کے پروگرام میں حاضری ہوئی۔ جلسہ کے اختتام پر ملاقات میں فرمایا کہ فجر کی نماز ہم نے ٹیکسلا پڑھنی ہے۔ چنانچہ سفر کی سہولت نہ ہونے کے باوجود بمشکل سحری کے وقت ٹیکسلا پہنچ کر اعلانات کروائے اور احباب کو آپ کے ارشادات سے مستفیض ہونے اور شرف ملاقات حاصل کرنے کا موقع فراہم کیا۔

مجلس تحفظ ناموس صحابہؓ ٹیکسلا کا قیام:۔

جون کے ہنگامی پروگرام کے بعد مقامی حالات کی سنگینی کا احساس تمام سنی مسلمانوں کو ہوا تو مقامی اور علاقہ بھر کے علمائے کرام اور معززین نے حضرت مولانا محمد داؤد صاحبؒ کی سرپرستی میں چار جولائی کو ٹیکسلا میں بھرپور اجتماع منعقد کر کے اس تنظیم کے قیام کا فیصلہ کیا جس میں انجمن کی بھی کاوشوں کا دخل تھا اور اجلاس میں بھرپور نمائندگی کی تھی، تقریباً دو ماہ تک یہ مجلس فعال رہی۔

اگست کے اسفار اور پروگراموں میں شرکت:۔

اگست میں پنڈی، اسلام آباد اور اٹک کے کئی اسفار بھی ہوئے۔ ادارہ تحقیقات اسلامی کے ڈائریکٹر ڈاکٹر ہالے پوتا، مولانا عبدالقدوس ہاشمی اور مولانا عبداللہ صاحب سے ملاقاتیں اور پھر ان کا ایچ ایم سی میں عربی زبان کی اسناد کی تقسیم کا پروگرام کرایا۔ 8 اگست کو سید عبدالکریم شاہ صاحب نے واہ کینٹ اور گڑھی افغاناں، سید عبدالمجید ندیم صاحب نے کوٹ نجیب اللہ اور تربیلہ، راولپنڈی میں تقاریر کیں جن میں شرکت کی گئی۔ کولیاں اور جولیاں میں انجمن کی شاخوں کے زیراہتمام جلسے کرائے گئے۔ تعلیم القرآن راجہ بازار میں 29 تاریخ کو کانفرنس ہوئی جس میں مولانا مفتی محمود صاحب نے خطاب فرمایا اور قاری حنیف ملتانی صاحب بھی شریک ہوئے، جن کو ساتھ لے کر رات کو ہری پور شاخ کے جلسہ میں پہنچایا۔ اسی ماہ مولانا زاہد الراشدی صاحب بھی غریب خانہ پر تشریف لائے۔

ٹیکسلا میں خلافت راشدہ کانفرنس (31 اگست):۔

انجمن کے زیراہتمام مرکزی جامع مسجد میں عظیم الشان کانفرنس منعقد کی گئی جس میں مولانا سید عبدالمجید ندیم صاحب، سید امین گیلانی صاحب اور نعت خوان مخلص ملتانی نے خطاب کیا۔ جون کے ہنگامی پروگرام کے بعد اس موقع پر حاضری بھرپور تھی اس طرح انجمن کا حلقہ اثر وسیع سے وسیع تر ہونا شروع ہوگیا۔

ستمبر میں معاندین کی مذبوحی حرکات:۔

انجمن کی اوران ذاتی ان بھرپور سرگرمیوں سے دشمن تلملا اٹھے، بریلویوں نے مخالفانہ گمنام اشتہار شائع کئے جن کا فی الفور منہ توڑ جواب دیا گیا۔ بریلوی عالم کے خلاف مقدمہ کی واپسی کیلئے جرگوں کی بھرمار ہوگئی منت سماجت کے ساتھ دھمکیاں دی جانے لگیں پنڈی کے ڈسٹرکٹ خطیب وغیرہ حرکت میں آ گئے۔ اسی طرح محلّہ موچیاں کی مسجد کے پروگراموں میں مخالفین نے رکاوٹیں ڈالنی شروع کر دیں اور دھمکیوں تک نوبت آ گئی لیکن الحمدللہ وہ پروگرام روکنے میں کامیاب نہ ہوسکے۔

علاقائی پروگرام:۔

2 ستمبر کو عثمان کھٹڑ میں قاری حنیف ملتانی صاحب نے انجمن کی شاخ کے زیراہتمام جلسہ سے خطاب کیا جس میں ٹیکسلا کے احباب نے بھی شرکت کی۔

اکتوبر کا ہنگامہ خیز مہینہ:۔

یکم اکتوبر کو واہ میں سید عبدالمجید ندیم صاحب کے پروگرام میں شرکت اور ملاقات کی گئی۔ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں محلّہ مکراں، موچیاں کی مساجد اور مسجد عثمان غنیؓ میں ختم

القرآن کے پروگرام کرائے گئے اور انجمن کی طرف سے بھرپور افطار پارٹی کی گئی۔ عید الفطر کے دن مرکزی مسجد میں شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب اور نعت خواں اللہ بخش چشتی کا جلسہ منعقد کرایا گیا۔

دشمن نے براہ راست کوششوں کی ناکامی پر اندرونی مار مارنے کی سازش کی اور مدنی مسجد نزد ہسپتال کے خطیب مولانا محمود الحسن صاحب کے خلاف اہل محلّہ کی طرف سے الزام تراشی اور مخالفت شروع کرادی۔ مولانا ضلع کے بہادر اور جری عالم مولانا عبدالستار توحیدی صاحب کے فرزند اور بھوئی گاڑ کے مشہور علمی خاندان کے موجودہ جانشین مولانا عبدالحئی صاحب کے داماد تھے اور ان ہی کی مسجد میں علماء اور معززین نے تنظیم بنائی تھی۔ یوں یہ جوابی وار ہمہ گیر نوعیت کا تھا۔ بہرحال نہایت موثر حکمت عملی اور اجتماعی کوششوں سے اس سازش کو ناکام بنادیا گیا۔

بریلوی عالم والے مقدمہ کا فیصلہ:۔

اس مقدمہ میں اعلیٰ حکومتی عہدیداروں کے پیر صاحب دیول شریف ذاتی طور پر دخیل ہوئے، وکیل کی ناکامی پر مجسٹریٹ پر شدید دباؤ ڈالا تو وہ مقدمہ خارج کرنے پر مجبور ہو گیا اور واضح لفظوں میں اس صورتحال کا زبانی اعتراف کرتے ہوئے بادل نخواستہ 11 اکتوبر کو مقدمہ خارج کردیا اور میں اپنے حلقوں کی روایتی بے حسی، عدم تعاون اور لاپرواہی کی وجہ سے اگلی عدالتوں میں نہ جاسکا۔

انجمن کے اہم اجلاس:۔

انجمن کے دفتر میں 12 اکتوبر کو بہت اہم اجلاس ہوا جس میں تقریباً پچاس افراد شریک ہوئے اور اسے جناب حبیب الرحمٰن صدیقی صاحب نے منظّم کیا۔

اکتوبر کی اہم پیش رفت:۔

انجمن کی مرکزی مجلس عاملہ نے 19 اکتوبر کو جناب محمد رفیق صاحب کو امیر منتخب کرلیا اور مجھے بدستور ناظم اعلیٰ۔ انجمن کی طرف سے اشاعتی مقاصد کیلئے کیلنڈر طبع کرانے کا فیصلہ بھی ہوا چنانچہ 25، 26 کو گوجرانوالہ ہونے والی نظام شریعت کانفرنس میں شرکت کے بعد لاہور اس مقصد کیلئے متعلقہ تجربہ کار، تحفظ ناموس صحابہؓ کے علمبردار شیخین صابر صاحب کے مشورہ سے کیلنڈر چھپوانے کا آرڈر دیدیا گیا۔ گوجرانوالہ اور لاہور میں اکابرین علمائے کرام سے ملاقاتیں بھی کی گئیں۔

ٹیکسلا میں مدرسہ سراج المدارس کا قیام:۔

مولانا عبدالغفور صاحب خطیب مرکزی جامع مسجد نے 29 اکتوبر کو شیخ المشائخ حضرت خواجہ خان محمد صاحبؒ کے مبارک ہاتھوں سے مدرسہ کا افتتاح کرایا۔ اس موقع پر کثیر علمائے کرام نے شرکت فرمائی۔ حضرت دامت برکاتہم نماز ظہر کے بعد انجمن کے دفتر میں بھی تشریف لائے اور دعاؤں سے نوازا۔

لاہور اور رائیونڈ کا سفر:۔

نومبر میں اجتماع رائیونڈ میں شرکت کے بعد لاہور کیلنڈروں کی اشاعت کے سلسلہ میں پرنٹر سے رابطہ کیا۔ منظور شدہ ڈیزائن اُس کے حوالے کیا۔ رائیونڈ اور لاہور میں شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب اور مولانا مفتی محمود صاحب سے ملاقاتوں کی سعادت حاصل ہوئی۔

بستر علالت کا معمول:۔

مسلسل شبانہ روز کی مصروفیات، اسفار اور ملازمت کے معمول نے پھر شدید درد گردہ اور بخار میں مبتلا کردیا اور ہفتہ دس دن کا یہ عرصہ بستر پر گزارنا پڑا۔

نومبر دسمبر کی دوسری مصروفیات:۔

نزدیکی گاؤں کولیاں میں ہم خیال فعال اور مخلص بزرگ ملک غلام فرید صاحب نے مدرسہ انوار القرآن قائم فرمایا جس کا افتتاح 23 نومبر کو ہوا اس میں شرکت کے علاوہ دوستوں کی شادیاں گانگو بہادر اور بھیرہ میں بھگتائیں۔ اسلام آباد مولانا عبداللہ صاحب کے پاس حاضریاں ہوئیں اور واہ، ایچ ایم سی کے دروسِ قرآن وحدیث میں شرکت کا معمول بھی پورا کیا گیا۔ موضع حصار میں عید الاضحیٰ کی پڑھائی اور دفتر انجمن میں یوم عثمان غنیؓ پر تقریب ہوئی۔ کیلنڈر چھپ گئے اور تقسیم کار طریق کار طے کیا گیا۔

تیرہواں سال 1976ء

انجمن کے تربیتی وانتظامی اجلاس:۔

جنوری میں حسب معمول انتظامی اجلاسوں کے علاوہ شہادت امام حسینؓ وسیرت حضرت بلالؓ کے موضوع پر تربیتی پروگرام ہوئے اور غور غشتی سے جماعتی افراد کے ایک وفد نے دفتر کا دورہ کیا۔اسی طرح قاضی ارشد الحسینی صاحب بھی دفتر میں تشریف لائے اور رات کو یہیں قیام بھی فرمایا۔

لاہور، ملتان، خانپور اور دین پور شریف کا چار روزہ دورہ:۔

انجمن کے ناظم اعلیٰ راقم السطور نے یکم فروری سے چار فروری تک ان شہروں کا جماعتی وذاتی دورہ کیا۔جاتے ہوئے لاہور حضرت مولانا محمد الیاس صاحب خطیب پٹولیاں مسجد اور ان کے بھائی حافظ محمد انور صاحب خطیب مسجد ٹمبر مارکیٹ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔رات کو ملتان روانہ ہو کر اگلے دن دفتر تنظیم اہل سنت پاکستان میں مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری ،سید عبدالمجید ندیم صاحب، مولانا لقمان علی پوری صاحب سے جلسوں کی تاریخیں لیں۔رات کو قاری حنیف ملتانی صاحب کے ہاں قیام کیا۔صبح براستہ بہاولپور خانپور روانہ ہوا۔وہاں مولانا دین پوری صاحب کے گھر سے ہوتے ہوئے دین پور شریف حاضری ہوئی۔حضرت مولانا عبدالہادی صاحب دین پوری سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔اکابر کے مزارات پر حاضری دی اور واپسی پر خانپور میں حضرت درخواستی دامت برکاتہم سے ملاقات کر کے اور دعائیں لے کر رات کو لاہور روانہ ہو گیا۔چار مئی کو لاہور میں امام الہدیٰ مولانا عبیداللہ انور صاحب، مولانا سعید الرحمٰن علوی صاحب اور شیخین صابر صاحب سے ملاقاتوں کے علاوہ مرکزی دفتر جمعیت میں حاضری دی اور رات ساڑھے 9 بجے روانہ ہو کر سحری کے وقت ٹیکسلا پہنچا اور ڈیوٹی پر روانہ ہو گیا۔

مسجد صدیقیہ نزد پٹرول پمپ کی تعمیر کا آغاز (8 فروری):۔

محلّہ مکراں کے ایک جماعتی دوست ملک فیروز دین صاحب نے مسجد کے لئے جگہ کا عطیہ دیا، جس کی بنیادوں کی کھدائی کا آغاز 8 فروری کو کیا گیا۔اس مسجد کی ابتدائی تعمیر میں بیشتر کام انجمن کے اراکین نے ہی سنبھالا بالخصوص شیخ عبدالعزیز صاحب، صوفی محمد صدیق صاحب، اور راقم السطور نے۔ بلکہ نماز وتراویح کی امامت بھی یہ گنہگار ہی کرتا رہا، تعمیرات میں بھی بھرپور حصہ لیا۔

فروری میں پھر لاہور کا سفر:۔

جماعتی کام کیلئے 11 اور 12 فروری کو لاہور کا سفر ہوا۔حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب، مولانا قاری محمد اجمل خان صاحب و دیگر علمائے کرام سے ملاقات کے علاوہ دفتر جمعیت میں حاضری دی، کتابیں خریدیں اور جمعرات کی مجلس ذکر میں شریک ہو کر واپسی ہوئی۔

دشمن کی ایک اور معاندانہ کوشش اور اللہ کی مدد:۔

میرے ایچ ایم سی کے کچھ دوستوں کا 19 فروری کو ٹیکسلا میں ایک جھگڑے کا تصفیہ کیلئے میرے ہمراہ آنے کے موقع پر باہمی ٹکراؤ ہو گیا۔اور ان دوستوں کا ایک ناجائز اسلحہ میرے ہی ماموں نے چھین لیا، جب کہ میں اس وقت موقع پر نہیں تھا۔اس صورتحال سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اس وقت برسر اقتدار پارٹی کے مہربانوں نے مجھے براہ راست اس مقدمہ میں پھنسانے کی سرتوڑ کوشش کی لیکن اللہ جل شانہ نے غیبی امداد فرمائی کی میری بے بضاعتی و بے بسی کے باوجود متعلقہ تھانیدار نے اپنی نوکری داؤ پر لگاتے ہوئے عجیب حکمت عملی اپنائی۔ مجھے چوکی پر بلوا کر انہیں مطمئن کر دیا اور مقدمہ میرے مہربان دوست کے خلاف بنا دیا۔ان دوستوں نے بھی کمال وفاداری کا ثبوت دیتے ہوئے خود غرضی کے بجائے ایثار کیا، یہ بالواسطہ کیس کافی عرصہ چلتا رہا اور بالآخر عدم ثبوت کی بناء پر خارج کر دیا گیا۔یوں اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کو خائب وخاسر کیا۔

فروری کی دیگر مصروفیات:۔

مولانا محمد عبداللہ صاحب کی ملاقات اور طباعتی کام کیلئے راولپنڈی، اسلام آباد کے دوروں کے علاوہ امام اہل سنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر کے واہ میں جمعہ کے خطاب کو سننے کا موقع ملا، انجمن کے اجلاس بھی ہوئے اور انتظامیہ سے اپنے ہونے والے جلسہ کیلئے سپیکر کی اجازت کے حصول کیلئے پنڈی، واہ کے چکر بھی لگے۔

قائد جمعیت مفتی محمود صاحب کی آمد:۔

حضرت مفتی محمود صاحب نے 5 مارچ کو مدنی مسجد واہ کینٹ میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کیا جس میں اکثر احباب نے شرکت کی۔

جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ:۔

6 مارچ کو مرکزی جامع مسجد میں انجمن کے سالانہ جلسہ میں مولانا عبدالشکور دین پوری صاحب نے خطاب فرمایا۔اس کے علاوہ مسجد عثمان غنیؓ، جامع مسجد مین بازار، مسجد فاروق اعظمؓ اروحلّہ مکراں اور مین روڈ پر ربیع الاول کے حوالے سے پروگرام منعقد کئے گئے۔

علاقائی پروگراموں میں شرکت اور اسفار:۔

مولانا سید عبدالمجید ندیم صاحب سے ملاقات کیلئے دو میل نزد پنڈ سلطانی، مولانا اجمل خان صاحب کے پروگرام کیلئے واہ اور ایچ ایم سی اور سپیکر کی اجازت کیلئے راولپنڈی کے سفر کئے گئے۔

مجلس تحفظ حقوق اہل سنت کا عظیم الشان سنی کنونشن اور لاہور کا سفر (27 تا 29 مارچ):۔

آل پاکستان سنی کنونشن میں شرکت کیلئے راقم السطور انجمن کی نمائندگی کی خاطر لاہور روانہ ہوا۔ 28 کو مہتمم دارالعلوم دیوبند حضرت قاری محمد طیب صاحب کا بیان جامعہ اشرفیہ میں سنا اور ریکارڈ بھی کیا۔اُسی دن مولانا سعید الرحمٰن علوی صاحب سے ملاقات کی رات شیرانوالہ میں کنونشن کے انتظامات کیلئے ہونے والے اجلاس میں شرکت کی۔اور جلسہ کی تقاریر سنیں، دوسرے دن یعنی 29 مارچ کو اجلاس جاری رہے جن میں ملک بھر سے علماء کرام شریک ہوئے قابل ذکر اکابر میں سے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، مولانا عبید اللہ انور صاحب، مولانا سلیم اللہ خان، قاری سعید الرحمٰن صاحب، شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب، مولانا احسان اللہ فاروقی شہید، مولانا دین پوری صاحب اور سید ندیم صاحب تھے اس کنونشن کے اہم مطالبات درج ذیل تھے۔

1) جداگانہ نصاب دینیات فوراً منسوخ کیا جائے 2) محرم کے دوران مختلف مقامات پر شیعہ جارحیت اور اشتعال انگیزی کی مذمت اور کاروائی کا مطالبہ

3) شیعہ جلوسوں کو امام باڑوں کے اندر اور شیعہ آبادیوں تک محدود کیا جائے۔ 4) صحابہ کرامؓ اور امہات المومنینؓ کی ناموس کے تحفظ کیلئے قانون سازی کی جائے۔

5) ذرائع ابلاغ پر شیعہ اجارہ داری بند کی جائے۔ 6) خلفائے راشدین کے ایام سرکاری طور پر منائے جائیں اور تعطیل کی جائے۔

اس موقع پر مفتی محمود صاحب، احسان اللہ فاروقی صاحب اور شیخ القرآن صاحب کی تقاریر ٹیپ کی گئیں جو محفوظ ہیں اور تاریخی حیثیت رکھتی ہیں۔

اپریل کی مصروفیات:۔

انجمن کے اجلاس حسب معمول ہوتے رہے۔اسلام آباد، راولپنڈی، واہ کے علاوہ درج ذیل مقاصد کیلئے اسفار بھی کئے گئے۔

انجمن کی ہری پور شاخ کا قیام:۔

حاجی عبدالشکور صاحب کی دعوت پر 9 اپریل کو ہری پور اجلاس میں شرکت کی اور اوران کے دوستوں کی خواہش پر انجمن کی باقاعدہ شاخ کا قیام عمل میں آیا۔

سید عبدالمجید ندیم صاحب کے پروگرام:۔

سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر 18 اپریل کو ایچ ایم سی میں سید ندیم صاحب اور قاری سعید الرحمٰن صاحب کی تقاریر ہوئیں جس پر مہربانوں نے دونوں علمائے کرام اور راقم السطور کے خلاف مقدمہ درج کرادیا۔جس میں قبل از گرفتاری ضمانتیں کرائیں اور پھر جولائی تک مزید بن جانیوالے مقدمات کیساتھ تاریخیں بھگتتے رہے۔

اگلے دو دن ندیم صاحب کے ساتھ ڈھینڈہ نزد ہری پور اور ملپور میں ہونیوالی پروگراموں میں مصاحبت کی۔ساتھ ہی ایف آئی آر کی نقل حاصل کر کے راولپنڈی میں جناب راجہ ظفر الحق صاحب ایڈووکیٹ کی مدد سے کیس لڑنے کی تیاریاں کیں۔

سنی کنونشن راولپنڈی (24 اپریل):۔

مجلس تحفظ حقوق اہلسنت پاکستان کے زیر اہتمام دارالعلوم تعلیم القرآن میں عظیم الشان سنی کنونشن منعقد ہوا جس میں لاہور اجلاس کی منظور کردہ قراردادوں اور مطالبات کے حق میں تقاریر ہوئیں۔مجلس کے مرکزی رہنماؤں کے علاوہ شیخ القرآن صاحب اور مولانا محمد لقمان علی پوری صاحب نے پرجوش تقاریر کیں اور سنی قوم کے مطالبات کو پورا کرنے کیلئے حکومت سے پرزور اپیلیں کیں۔اس کنونشن میں مولانا عبدالقادر روپڑی، مولانا امیر زمان کشمیری، سید چراغ الدین شاہ اور تاجران کے صدر شیخ محمد شریف نے بھی خطاب کیا۔

بفہ، مانسہرہ اور ہریپور کے سفر میں مولانا لقمان علی پوری صاحب کی معیت:۔

اگلے دو دن مولانا موصوف کے ساتھ ان شہروں کا سفر ہوا، بفہ کی مولانا کی تقریر انتہائی جذباتی اور رقت آمیز تھی جس نے جمعیت کی تقسیم کے تناظر میں سارے مجمع کو رلا دیا۔ دوسرے دن واپسی پر ہری پور میں بھی بیان ہوا۔

حافظ الحدیث حضرت درخواستی کی مصاحبت اور ان کی ٹیکسلا آمد (2 تا 9 مئی):۔

حضرت کی طرف سے دو مئی کو پیغام ملا کہ آپ خیبر میل سے تشریف لا رہے ہیں، چنانچہ ہم دونوں بھائی راولپنڈی ریلوے سٹیشن سے شریک سفر ہوئے اگلا پروگرام طے کر کے ہم ٹیکسلا اتر گئے اور دو دن بعد ہریپور حاضری ہوئی۔ رات تقریباً ڈھائی گھنٹے حضرت درخواستی نے سکندر پور کے مدرسہ میں خطاب فرمایا۔ اگلے دن حضرت ٹیکسلا تشریف لائے اور رات کو مرکزی جامع مسجد میں درس قرآن ارشاد فرمایا۔ درس کے بعد راولپنڈی روانگی ہوئی اور محلّہ ورکشاپی کی مسجد میں آپ نے اور حضرت مفتی محمود صاحب نے تقاریر فرمائیں۔ رات وہیں قیام پذیر ہوئے اور صبح جہلم روانگی ہوئی، برادر عزیز رفیع الدین ہمراہ ہی روانہ ہو گیا اور میں شام کو لاہور جمعیت کے اجلاس میں شرکت کیلئے گیا، جہاں دو دن مزید حضرت کے ساتھ رہنے کا موقع مل گیا۔

ہفتہ بھر کی مسلسل علالت:۔

ملازمت کے ساتھ ساتھ گذشتہ مہینوں کی بے پناہ مصروفیات نے پھر بستر پر گرا دیا اور ہفتہ بھر اٹھنے نہ دیا۔

اسلام آباد میں مسجد شب بھر کی تعمیر:۔

فائر برگیڈ کے قریب ایک مسجد کیلئے مجوزہ پلاٹ پر عبدالروف عباسی کی تحریک پر انجمن کے ٹیکسلا اور اسلام آباد کے اراکین نے راتوں رات ایک کمرہ مسجد کیلئے تعمیر کرا دیا۔ جواب الحمدللہ اپنے مسلک کی عظیم الشان مسجد اور مدرسہ کی شکل میں موجود ہے اور مولانا عبدالماجد صاحب طویل عرصہ سے وہیں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں یہ تعمیر 15 اور 16 مئی کی درمیانی رات ہوئی۔

پیر طریقت حکیم اختر صاحب کا دورہ:۔

تھانوی سلسلہ کے مشہور بزرگ حکیم اختر صاحب 18 مئی کو ٹیکسلا تشریف لائے اور تین دن قیام فرمایا۔ مرکزی جامع مسجد اور دیگر مقامات پر اصلاحی بیانات ارشاد فرمائے اور متوسلین کو سلسلہ کے اسباق کی تعلیم کی جن میں انجمن کے دیرینہ رکن جناب جہانگیر صاب خاص طور پر قابل ذکر ہیں جو طویل عرصہ سے مدینہ منورہ میں مقیم ہیں اور غالباً اب حضرت کے مجاز بھی ہیں۔

عظیم اکابر سے ملاقاتیں:۔

جزائر مالٹا میں حضرت شیخ الہند کے خادم مولانا عزیز گل صاحب راولپنڈی سی ایم ایچ میں برائے علاج داخل تھے۔ 22 مئی کو احباب کے ہمراہ ان کی زیارت اور ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اور اس سے ایک دن پہلے شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف بنوری صاحب سے راولپنڈی جامعہ اسلامیہ میں جمعہ کے موقع پر شرف ملاقات حاصل ہونے کا موقع ملا۔

سید عبدالمجید ندیم صاحب کی آمد اور آزمائش:۔

چونکہ یہاں آپ پر مقدمات تھے اسلئے جب 23 مئی کو انجمن کے اے سی واہ شاخ کے زیر اہتمام جلسہ کیلئے تشریف لائے تو مقامی پولیس نے گرفتاری کیلئے گھیراؤ کر لیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ نے اپنے جلسہ سے خطاب بھی کر لیا اور رات کو ایک خفیہ مقام پر آرام کر کے صبح بحفاظت سفر پر روانہ بھی ہو گئے۔ اس موقع پر حبیب الرحمٰن صدیقی صاحب نے جیالوں کے ہمراہ بھرپور کردار ادا کیا۔

مولانا لقمان علی پوری کا مقدمہ اور ضمانت:۔

مئی کے دوسرے ہفتہ میں مولانا ٹیکسلا تشریف لائے اور اپنے مقدمہ کے سلسلہ میں ضمانت کیلئے انتظام کرنے کی ہدایت کی۔ چنانچہ حافظ محمد اکرم صاحب کو ہمراہ لے کر پنڈی کی عدالتوں سے وکلاء کی مدد سے مولانا کی ضمانت کرائی۔

مولانا علی پوری کا دوروزہ دورہ:۔

مئی کے آخری دو دن 29 اور 30 کو مولانا نے ڈھپیاں اور گڑھی افغاناں میں تبلیغی جلسوں سے خطاب فرمایا آخری اتوار کو واہ کینٹ کے حضرت قاضی زاہد الحسینی صاحب کے ماہانہ درس میں شرکت فرمائی اور حضرت سے ملاقات کی۔

ماہ مئی کی دوسری مصروفیات:۔

ان تمام مصروفیات اور بیماری کے ساتھ ساتھ انجمن کے اجلاس بھی ہوئے۔ اپریل میں بنے ہوئے مقدمہ کی پیروی اور ضمانت قبل از گرفتاری، اس کی توثیق اور نامزد علماء کرام سے مسلسل رابطہ بھی رکھنا پڑا۔ مقدمہ کہنے کو تو ایک لفظ ہے لیکن اس کا مسلسل عذاب وہ ہی سمجھ سکتا ہے جس کو کبھی واسطہ پڑا ہو۔ پولیس، عدالتی اہلکاروں، وکلاء اور ان کے منشیوں کا رویہ ایک جان لیوا عمل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس آزمائش سے بچائے۔

میرے لئے اس مصروفیت کے ساتھ والدہ محترمہ کی علالت اور دس بارہ دن ہسپتال میں داخل رہ کر علاج کرانا ایک اضافی آزمائش رہی۔

علاقائی پروگرام اور علماء سے رابطے:۔

جون میں 9 تاریخ کو نواحی گاؤں کولیاں میں سید عبدالکریم شاہ صاحب کے جلسہ میں شرکت کی گئی اور 11، 12 مئی کو سید عبدالمجید ندیم صاحب کے بستی کاریگر، تربیلہ، ہری پور اور اسلام آباد کے پروگراموں میں شرکت اور معیت کرنا پڑی، 13 جون کو انجمن کی بھیرہ شاخ کا دورہ ہوا۔ 16 کو حسن ابدال کی شاخ کے اجلاس میں رفیق صاحب کے ہمراہ شرکت کی، 17 کو راولپنڈی شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب اور سعید الرحمٰن علوی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ 18 کو حسن ابدال حضرت مفتی محمود صاحب کے جمعہ میں خطاب کو سنا اور جون کے آخری دنوں میں تین روز لاہور میں جمعیت کے اجلاسوں اور کنونشن میں احباب سمیت شرکت کی۔ ضلع کے مقتدر علماء کرام کے علاوہ مولانا لقمان علی پوری صاحب سے بھی ملاقات اور تبادلہ خیال ہوا۔ وہاں سے واپسی پر راولپنڈی میں علماء کے اعزاز میں استقبالیہ میں بھی شرکت ہوئی۔

تنظیم اشاعت التوحید ٹیکسلا کا قیام:۔

کچھ احباب نے 26 جون کو ٹیکسلا میں اس نام ایک تنظیم قائم کر کے اجلاس منعقد کیا۔

جولائی کا ہنگامہ خیز مہینہ:۔

مسجد عمر فاروقؓ محلّہ مکراں کا تنازعہ:۔

جولائی کی دو تاریخ کو محلّہ فقہ جعفریہ والے حضرات نے مسجد میں تنازعہ کھڑا کیا، جس پر جمعہ کے بعد ذمہ دار حضرات بالخصوص سید محمود حسین شاہ صاحب نے مسجد میں ان سے مذاکرات کر کے مسئلہ کو حل کرایا۔ رات کو انجمن کے اجلاس میں اس صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے آئندہ مناسب لائحہ عمل طے کیا گیا۔

مرکزی جامع مسجد واہ میں ٹکراؤ:۔

اگلے دن واہ سے اپنے مسلک کے امام و موذن کو دوسرے مسلک کے غنڈہ افراد کی طرف سے مارنے اور جھگڑے کی اطلاع ملی تو رات بارہ بجے تک احباب نے مشورہ کیا۔ دوسرے دن مذکورہ امام صاحب کے دفاع کیلئے احباب نے نماز عصر اور مغرب وہاں ادا کی۔ اس موقع پر فریقین میں تصادم ہو گیا۔ مقدمات بن گئے، ضمانتوں کا انتظام کیا گیا، ایس ایس پی ضلع راولپنڈی سے وفد نے ملاقات کی۔ اس سلسلہ میں مسلسل اجلاس اور بھاگ دوڑ ہوتی رہی۔ اور یہ سلسلہ ہفتہ بھر جاری رہا۔

سید ندیم صاحب کی تقریر اور ایک مزید مقدمہ (16 جولائی):۔

مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں جمعہ سے قبل سید ندیم صاحب نے خطاب فرمایا اور دوران محرم ذاکرین کی اشتعال انگیزیوں کے بارے میں، جن کے متعلق ایس ایس پی ضلع کو باقاعدہ درخواست دی گئی تھی لیکن کوئی کاروائی نہ ہوئی، اظہار خیال کیا نیز مرکزی مسجد واہ کے واقعہ کی بھی مذمت کی۔ اس خطاب کے ردعمل میں مہربانوں نے جناب سید ندیم صاحب، میرے والد استاد روشن دین صاحب اور میرے خلاف فرقہ وارانہ اشتعال انگیزی کا مقدمہ درج کرا دیا۔ دلچسپ موقف یہ اختیار کیا گیا کہ صدارت روشن دین صاحب نے کی، تقریر ندیم صاحب نے اور نعرے صلاح الدین نے لگائے، حالانکہ جمعہ کی تقریر میں صدارت کون کرتا ہے۔ بہر حال چار ماہ بعد یہ دوسرا مقدمہ بھی شروع ہو گیا۔ اگلے ہفتہ، دس دن ایف آئی آر

کے حصول وکلاء سے رابطے اور قبل از گرفتاری ضمانتوں میں لگ گئے۔

جولائی کی دیگر مصروفیات:۔

اس دوران مولانا لقمان علی پوری صاحب پر مقدمہ اور راولپنڈی داخلے پر پابندی کے سلسلہ میں ساتھی بالخصوص حافظ محمد اکرم صاحب ان کی ضمانت وغیرہ کیلئے بھی مصروف عمل رہے۔

راولپنڈی میں تعلیم القرآن کے سالانہ جلسہ میں بھی شرکت کی گئی جس میں سید عنائت اللہ شاہ بخاری، مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری اور سید عبدالمجید ندیم صاحب نے خطاب کیا۔

اسلام آباد شاخ کا قیام:۔

اسلام آباد میں 25 جولائی کو انجمن کی شاخ کا باضابطہ افتتاح ہوا اور اس اجلاس کی صدارت مرکزی امیر جناب محمد رفیق صاحب نے فرمائی۔

اس سے قبل چوبیس جولائی کو شوریٰ کے اجلاس میں مقدمات کی صورتحال پر غور کے ساتھ ساتھ مذکورہ شاخ قائم کرنے کی اجازت اور ان کو مسجد کے لئے انجمن کا سپیکر کرایہ پر دینے کا فیصلہ کیا گیا۔

امام اہلسنت مولانا سرفراز خان صفدر کی ٹیکسلا آمد (31 جولائی):۔

مدرسہ سراج المدارس ٹیکسلا میں خطاب کے لئے امام اہلسنت مولانا عبدالغفور صاحب کی دعوت پر تشرف لائے اور اجتماع سے خطاب فرمایا۔

اگست کی مصروفیات:۔

اس ماہ انجمن کے اجلاس محلّہ عنایت شاہی میں منعقد کئے گئے۔ مقدمات میں ضمانتیں کرائی گئیں۔ راولپنڈی، اسلام آباد میں سید ندیم صاحب، مولانا عبداللہ صاحب اور قاری سعید الرحمٰن صاحب سے مقدمات اور دیگر موضوعات کے متعلق تبادلہ خیال کیا گیا۔ اسی طرح واہ کے احباب سے وہاں کے معاملات پر مشورے ہوئے۔

مسجد صدیقیہ کی تعمیر اور نمازوں کی ابتداء:۔

ایچ ایم سی روڈ پر زیر تعمیر مسجد صدیقیہ میں تراویح وغیرہ کی ادائیگی کے لئے رمضان المبارک سے قبل حسب ضرورت تعمیرات کی گئیں اور رمضان المبارک میں نمازوں اور تراویح کی ادائیگی شروع کردی گئی جن کی امامت کے فرائض راقم السطور نے ادا کئے۔

مسجد محلّہ موچیاں میں ختم قرآن کی تقریب کی مزاحمت:۔

مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی شہید نے اپنی اس مسجد میں رمضان المبارک کے آخری عشرے میں ختم قرآن اور یوم علیؓ کے موقع پر جلسہ منعقد کرانے کا اعلان کیا تو محلّہ کے مخالفین نے مزاحمت کا ارادہ ظاہر کیا اور بزور روکنے کی کوشش کی لیکن الحمدللہ شہر کے سنی نوجوانوں نے مقابلہ کا عزم کرلیا۔ اس طرح متحد ہوکر مخالفین کی کوشش ناکام بنادی اور اہل محلّہ کا بھرپور ساتھ دیا۔

چائنہ روڈ پر مسجد کے لئے جگہ:۔

حضرت مولانا محمد داؤد صاحبؒ اور ملک غلام فرید صاحبؒ نے موجودہ مسجد فاروق اعظمؓ نزد طارق سی این جی کے قریب زمین کے مالک کو بیعانہ دیا ہوا تھا لیکن وہ ٹال مٹول سے کام لیتا رہا۔ ستمبر میں پھر اس سے رابطہ کیا گیا لیکن ایک دفعہ پھر اس نے نشاندہی نہ کرائی۔ البتہ اس سے کافی عرصہ بعد اسی جگہ اب مذکورہ مسجد بن گئی ہے اور دینی مدرسہ بھی مصروف عمل ہے۔ اسی مہینہ میں مسجد صدیقیہ کی مزید تعمیر کیلئے ایچ ایم سی سے استعمال شدہ تعمیراتی سامان خرید کر مسجد کی جگہ منتقل کیا گیا جس سے بعد میں کمرہ بنایا گیا۔

ستمبر تا نومبر کی دیگر مصروفیات:۔

امیر انجمن جناب حافظ رفیق صاحب اور راقم السطور نے انجمن کی شاخ بھیرہ، پنڈ گاکھڑہ کا دو دفعہ دورہ کیا۔ اسی طرح مقدمات میں مولانا سید عبدالمجید ندیم صاحب کی ضمانت کیلئے کافی دوڑ دھوپ کرنا پڑی۔ اسی عرصہ میں محلّہ عنایت شاہی کی مسجد میں مولانا رحمت دین صاحب کا درس قرآن کرایا گیا۔

سال کے آخر کے اسفار:۔

دسمبر میں آئندہ سال کے کیلنڈر چھپوانے کیلئے لاہور، گجرانوالہ کے دو اسفار کئے گئے۔ گیارہ، بارہ تاریخ کے سفر میں مذکورہ مقصد کے علاوہ یوم سیدنا امیر معاویہؓ کے سلسلہ میں ہونے والے

جلسہ اور سیمینار میں شرکت کی جن میں ڈاکٹر اسرار احمد صاحب، پروفیسر محمد اسلم صاحب، میاں عبدالرشید صاحب (کالم نگار نوائے وقت)، سید عبدالمجید ندیم صاحب اور دیگر علماء و سکالر حضرات کے بیانات سننے کا موقع ملا۔ 18 تاریخ کو دوبارہ لاہور روانگی ہوئی۔ شیرانوالہ مرکز اور مرکزی دفتر جمعیت میں حاضری کے علاوہ کیلنڈروں کی طباعت کے سلسلہ میں پریس سے رابطہ کیا گیا اور واپسی سفر میں گجرانوالہ میں مدرسہ نصرت العلوم کی حاضری اور احباب سے ملاقات کا موقع ملا۔

دسمبر کی مزید مصروفیات:۔

معمول کے مطابق انجمن کے زیر اہتمام محلہ موچیاں میں یوم عثمان غنیؓ منایا گیا، یوم فاروق اعظمؓ پر مرکزی جامع مسجد میں قاری سعید الرحمٰن کا خطاب کرایا گیا۔ واہ کی 3F کی جامع مسجد میں جمعہ بھی پڑھانا پڑا اسی طرح اسلام آباد کی مسجد شب بھر (مسجد امیر معاویہ) میں جمعہ کی تقریر کرنی پڑی اور مقدموں کی دو پیشیاں بھی بھگتی گئیں۔

چودھواں سال 1977ء (تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ و مارشل لاء کا سال)

پاکستان قومی اتحاد کی طرف سے چلائی گئی تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ کے حالات الگ تحریر کئے جائیں گے۔ یہاں صرف انجمن کی سرگرمیاں اور ذاتی مصروفیات بحیثیت ناظم اعلیٰ ذکر کی جاتی ہیں۔

یوم حسینؓ کا پروگرام:۔

محلہ مکراں کی مسجد میں دو جنوری کو شہادت امام حسینؓ کے موضوع پر بیانات کرائے گئے۔

لاہور، گجرانوالہ کا سفر:۔

9، 10 جنوری کو گجرانوالہ اور لاہور میں مولانا حافظ عزیز الرحمٰن صاحب اور دیگر اکابر سے ملاقاتیں کیں۔ مرکزی انجمن محبان صحابہؓ کے عہدیداران سے تبادلہ خیال کیا، اسی طرح جمعیت کے مرکزی اجلاس میں شرکت کی اور اکابر سے ملاقاتیں ہوئیں۔

مرکزی جامع مسجد میں جلسہ:۔

خطیب مرکزی مسجد اسلام آباد مولانا عبداللہ صاحب نے 12 جنوری کو ٹیکسلا کی مرکزی مسجد میں انجمن کے زیر اہتمام تبلیغی جلسہ سے خطاب فرمایا۔ اسی دن مقدمات کی پیشی بھی تھی۔

پشاور میں رٹ کی سماعت پر شرکت:۔

مجلس حقوق اہلسنت پاکستان کی رٹ کی سماعت کے دن 13 جنوری کو جماعت کے مرکزی عہدیدار حافظ سلطان احمد کے ہمراہ عدالت میں حاضری ہوئی جو الگ الگ نصاب دینیات جاری کرنے کے خلاف دائر کی گئی تھی۔

دوبارہ لاہور کا سفر:۔

قومی انتخابات کے اعلان کے بعد امیدواروں کی نامزدگی کے ضمن میں 16 جنوری کو لاہور کا دوبارہ سفر ہوا اور مولانا زاہد الراشدی صاحب کے ہمراہ پاکستان قومی اتحاد پنجاب کے عہدیداران سے ملاقاتیں کر کے علاقہ کے قومی اور صوبائی حلقوں کے لئے تجاویز پیش کیں۔

پہلے دو ماہ کی دیگر مصروفیات:۔

ان مہینوں میں مقدمات کی دو چار پیشگیاں بھگتنی پڑیں۔ مولانا عبدالمعبود صاحب اور قاری سعید الرحمٰن صاحب کی ٹیکسلا آمد ہوئی۔ 23 جنوری کو ہری پور کے تحریک آزادی کے رہنما حکیم عبدالسلام صاحب کا انتقال ہوا جن کے جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ مری، اسلام آباد، پنڈی اور واہ کئی بار جانا پڑا۔

فروری کے اسفار:۔

مردان، حضرو، پنڈی، گڑھی افغاناں، اٹک اور واہ مختلف امور کیلئے سفر کئے۔ قومی اتحاد کے پنڈی، ٹیکسلا، اٹک، حضرو کے جلسوں، جلوسوں میں شرکت کی گئی۔

شدید ایکسیڈنٹ:۔

28 فروری کو قومی اتحاد کے اٹک کے جلوس میں جی ٹی روڈ پر گوندل کے قریب ذاتی سواری (موٹر سائیکل) کا شدید حادثہ ہوا، چہرے پر زخم آئے اور ایک نامعلوم ہمدرد نے مرہم پٹی کرا کر

گھر پہنچایا۔اس طرح کافی دن صاحب فراش رہنا پڑا۔

حضرت درخواستی کی تشریف آوری:۔

2 مارچ حضرت غریب خانہ پر تشریف لائے اور مقامی حضرات نے شرف ملاقات حاصل کیا۔

تحریک کی شدت، گرفتاریاں، مقدمات:۔

مارچ، اپریل میں انتخابات کے بائیکاٹ کے بعد احتجاجی تحریک پوری شدت سے چل پڑی۔راقم السطور پر پہلے تین مقدمات کے علاوہ اب ڈی پی آر کا مقدمہ بھی بن گیا۔پہلی پیشیاں بھگتنے کے ساتھ ساتھ اپریل کے آخری میں اس سنگین مقدمہ کے سلسلہ میں گرفتاری سے بچنے کیلئے آنکھ مچولی شروع ہوگئی جبکہ والد صاحب اور کچھ ساتھی گرفتار ہو گئے تھے (تفصیل الگ تحریر ہوگی)۔مئی جون کے مہینے میں لاہور، گجرانوالہ اور پنڈی کے (ان مقدمات کی ضمانتوں، پیشیوں کے سلسلہ میں) اسفار میں گزرے۔پانچ جولائی کو مارشل لاء نافذ ہو گیا اور چند مقدمات کی مسلسل پیشیوں کے بعد 31 جولائی کو جرمانے کی سزائیں سنا کر کیس ختم کر دیئے گئے۔

اگست کا زیادہ حصہ بھی قومی اتحاد کے اجلاسوں اور ڈی پی آر والے مقدمہ کی پیشیوں میں گزرا جبکہ 17 اگست کو رمضان شریف شروع ہو گیا۔

لاہور کا سفر:۔

امیر انجمن حافظ رفیق صاحب کے ہمراہ 15 تاریخ کو لاہور روانگی ہوئی اکابر علماء سے ملاقات کے علاوہ موٹر سائیکل خریدا اور 16 اگست کو واپسی ہوئی۔

ستمبر کی مصروفیات:۔

حضرو، بہبودی، اٹک، پنڈی، اسلام آباد کے اسفار کے علاوہ جامعہ اسلامیہ صدر راولپنڈی میں جمعہ کے موقع پر صدر پاکستان جناب ضیاء الحق صاحب سے ملاقات بھی ہوئی۔مولانا محمد عبداللہ صاحب اسلام آباد کی ہسپتال میں عیادت کی اور 18 ستمبر کو ڈی پی آر کا مقدمہ داخل دفتر ہو گیا۔اس دوران مولانا زاہد الراشدی صاحب بھی ٹیکسلا آئے۔

حضرت مولانا یوسف بنوری صاحب کا وصال:۔

17 اکتوبر کو آپ راولپنڈی میں واصل بحق ہوئے اور ان کے جنازہ میں شرکت اور زیارت کا موقع نصیب ہوا۔

لاہور، رائیونڈ روانگی:۔

سالانہ تبلیغی اجتماع و دیگر جماعتی امور کے لئے 20 تا 23 اکتوبر یہ سفر ہوا۔شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب و دیگر اکابر کی زیارت ہوئی۔واپسی پر گجرانوالہ میں بھی اکابر علماء و احباب سے شرف ملاقات حاصل ہوا۔

نومبر کی مصروفیات:۔

حضرت شیخ القرآن صاحب 7 نومبر کو ٹیکسلا آئے، 8 نومبر کو ان کے مدرسہ تعلیم القرآن راولپنڈی میں حضرت بنوریؒ کو خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے تعزیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں مولانا تاج محمود صاحب، مولانا ضیاء القاسمی صاحب اور مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب کے علاوہ بہت سے علماء نے خطاب کیا۔اس موقع پر ان علماء سے بھی ملاقات کی گئی۔

لاہور کا سفر:۔

12 نومبر کو پھر لاہور کا سفر کرنا پڑا اور ضروری امور نمٹا کر رات کو واپسی ہوئی۔غالبًا انجمن کی رجسٹریشن کیلئے معلومات بھی حاصل کیں۔

علماء کی آمد:۔

حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب اور سید عبدالمجید ندیم صاحب 19 نومبر کو ٹیکسلا تشریف لائے اور موخر الذکر کے ساتھ ہری پور کے جلسہ کے لئے جانا پڑا۔

انجمن کا باضابطہ دستور، شعبے اور سکول کی ابتداء:۔

یکم دسمبر کو انجمن کے اجلاس میں نیا باضابطہ دستور منظور کیا گیا جس میں تعلیم تبلیغ اور نشر و اشاعت کے شعبے بنائے گئے۔انجمن کی رجسٹریشن کرانے کا فیصلہ ہوا اور عصری و دینی تعلیم کے لئے سکول قائم کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔

تعلیم الاسلام سکول کی ابتداء:۔

یکم محرم 1398 ہجری بمطابق 13 دسمبر 1977ء کو سکول کا افتتاح کر دیا گیا اور دن کے وقت جماعت سوم تک اور باقی کلاسوں کیلئے شام کے وقت ٹیوشن کا سلسلہ شروع ہوا۔

مولانا عبدالشکور دین پوری کی تقاریر:۔

محلّہ موچیاں کی مسجد میں 29 دسمبر کو مولانا دین پوری صاحب کی تقریر ہوئی، دوسرے دن آپ نے مرکزی جامع مسجد میں جمعہ سے پہلے خطاب فرمایا اور رات کو ہری پور۔ 31 دسمبر کو ہری پور کے نزدیک بہیڑی بانڈی میں بھی جلسہ سے خطاب کیا۔

مسجد صدیقیہ کی تعمیر:۔

اس سال کے آخری دو مہینوں میں مسجد صدیقیہ کا تعمیری کام جاری رہا جو انجمن کے ہی ساتھیوں کے زیر اہتمام بنائی جارہی تھی۔اور امامت و نگرانی میرے ذمہ تھی۔

پندرہواں سال 1978ء

چار روزہ طویل سفر:۔

جنوری کے آخر میں گکھڑ، لاہور، ملتان، خانپور اور دین پور کا جماعتی و ذاتی سفر کیا۔ پہلا جمعہ کا دن گکھڑ میں امام اہلسنت مولانا سرفراز خان صاحب صفدر کے ہاں گزارا، جمعہ پڑھ کر براستہ لاہور ملتان روانگی ہوئی۔ ملتان میں تحفظ حقوق اہلسنت پاکستان کی مرکزی شوریٰ کے اجلاس میں شرکت کی۔ رات وہاں گزار کر براستہ بہاولپور خانپور پہنچا اور وہاں سے دین پور شریف حاضری دی، حضرت مولانا عبدالہادی دین پوری صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ اور حضرت خلیفہ غلام محمد دین پوریؒ وغیرہ اکابر کے مزارات پر حاضر ہو کر شام کو واپس خانپور آ کر حضرت درخواستی صاحب سے ملاقات کی۔ رات انہیں کی مسجد میں آرام کر کے صبح بذریعہ ٹرین واپس ٹیکسلا روانہ ہوا۔

فروری میں مقامی و علاقائی سیرت کے جلسے:۔

واہ کینٹ میں مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی اور مولانا محمد عبداللہ صاحب نے 6 فروری کو، ٹیکسلا میں سیرت کمیٹی کے زیر اہتمام قاری سعید الرحمٰن صاحب نے 20 تاریخ کو، مولانا عبدالسلام صاحب (حضرو) نے مسجد محلّہ موچیاں میں 23 کو سیرت کے جلسوں سے خطاب کیا جن میں شرکت کی گئی۔ گوجر خان، پنڈی اور اٹک میں بھی اسی موضوع پر ہونے والے پروگراموں میں بھی 25، 27 اور 28 فروری کو شرکت ہوئی۔

قائد جمعیت مفتی محمود صاحب سے ملاقات:۔

جامعہ اسلامیہ راولپنڈی میں 5 فروری کو حضرت مفتی صاحب اور قاری سعید الرحمٰن صاحب سے ملاقات کی گئی۔

سیرت کمیٹی ٹیکسلا کی تشکیل:۔

مین بازار ٹیکسلا میں سیرت النبی ﷺ کے جلسوں کے لئے 10 فروری کو احباب کو جمع کر کے سیرت کمیٹی بنائی گئی اور پہلا درس قرآن اس کمیٹی کے تحت مولانا محمد عبداللہ صاحب کا کرایا گیا

مارچ، اپریل کے علاقائی پروگراموں میں شرکت:۔

جناب شیخ القرآن صاحب 2 مارچ کو، سید عبدالمجید ندیم صاحب 3 مارچ کو، مولانا محمد اجمل خان صاحب 4 مارچ واہ کینٹ میں جلسوں سے خطاب کیلئے تشریف لائے، مولانا مفتی محمود صاحب اور مولانا ضیاء القاسمی صاحب 13، 14 اپریل کو اور حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب 27 اپریل کو اٹک شہر تشریف لائے۔ان سب پروگراموں میں شرکت کی گئی۔

سالانہ جلسہ مدرسہ سراج المدارس ٹیکسلا:۔

مرکزی جامع مسجد میں قائم اس مدرسہ کا سالانہ جلسہ 15 مارچ کو منعقد ہوا جس میں شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب نے خطاب فرمایا۔

سالانہ خلافت راشدہ کانفرنس (ڈی،آئی خان):۔

انجمن تحفظ حقوق اہلسنت پاکستان کی 23، 24 مارچ کی اس سالانہ کانفرنس میں شرکت کیلئے انجمن کی طرف سے امیر انجمن جناب محمد رفیق صاحب اور غلام جیلانی صاحب کو بھجوایا گیا۔

پیر طریقت حکیم اختر صاحب کی تشریف آوری:۔

حضرت تھانویؒ کے سلسلہ چشتیہ کے خلیفہ مجاز حضرت حکیم صاحب 29 مارچ کو کراچی سے ٹیکسلا تشریف لائے اور متوسلین وعوام کو مواعظ سے مستفیض فرمایا۔

حضرت درخواستی سے ملاقات کے لئے گجرانوالہ، شیخوپورہ کا سفر:۔

مذکورہ مقصد کیلئے 21 اپریل کو مدرسہ نصرت العلوم گجرانوالہ حاضری ہوئی جہاں حضرت کے علاوہ مولانا محمد اجمل خان صاحب ودیگر اکابر سے ملاقاتیں کیں اور جمعہ کے بعد حضرت درخواستی کے ہمراہ شیخوپورہ بھی جانا ہوا۔

ٹیکسلا میں جلسہ سیرت النبی ﷺ:۔

انجمن کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد میں سید عبدالمجید ندیم صاحب اور قاری اسد اللہ عباسی صاحب (مری) نے جلسہ سے خطاب فرمایا۔

سید ندیم صاحب کے پروگرام:۔

سید ندیم صاحب نے 24 کو اسلام آباد اور 25 اپریل کو ڈھپیاں (ٹیکسلا) میں بھی جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ سے خطاب فرمایا یہ دونوں پروگرام انجمن کی شاخوں کے زیر اہتمام منعقد کئے گئے۔

سکول انتظامات کے لئے اجلاس:۔

یکم مئی کو چار ماہ سے قائم شدہ سکول کے معاملات کا جائزہ لینے کے لئے انجمن کا اجلاس منعقد کیا گیا۔

علاقائی ومقامی جلسے:۔

مدرسہ تعلیم القرآن راولپنڈی میں 7 مئی کو ہونے والے جلسہ میں مولانا محمد اجمل خان صاحب اور قاری سعید الرحمٰن صاحب سے ملاقاتیں کی گئیں۔ لوسر شرفو، اسلام آباد، اٹک، واہ، بھیرہ میں مولانا لقمان علی پوری، مولانا محمد اجمل خان، مولانا ضیاء القاسمی، مولانا عبدالمجید ندیم اور مولانا محمد عبداللہ صاحب نے 11، 13، 14، 15، 23 اور 26 مئی کو خطابات فرمائے جن میں شرکت کی گئی۔

31 مئی کو مولانا زاہد الراشدی صاحب اور احمد سعید لدھیانوی صاحب ٹیکسلا تشریف لائے۔

ٹیکسلا میں تبلیغی جلسہ:۔

مولانا محمد لقمان علی پوری صاحب نے 12 مئی کو مرکزی جامع مسجد میں انجمن کے جلسہ سے خطاب فرمایا۔

ماہ جون کی مصروفیات:۔

مولانا سید عبدالمجید ندیم صاحب کے ہمراہ 4 جون کو کہوٹہ، اسلام آباد، 13 کو مری، 23 کو پنڈی اور 23 تا 28 ایبٹ آباد کے پروگراموں میں شرکت، 9 جون کو راجہ بازار کے پروگرام میں شرکت، قاری نورالحق قریشی صاحب کی 8 جون کو ٹیکسلا آمد اور پھر 22 جون سید امین گیلانی صاحب کے ہمراہ دوبارہ تشریف آوری، اسی طرح میاں محمد عارف ایڈووکیٹ صاحب رہنما جمعیت طلباء اسلام سے 13 جون کو مری میں ملاقات۔

مسجد پیراں والی میں تنازعہ اور تصفیہ:۔

محلہ مکراں کی مسجد پیراں والی میں جو کہ دونوں مسالک کی مشترکہ تھی اور اس میں حافظ محمد یونس صاحب امامت کرتے تھے، ایک پروگرام کے انعقاد پر فقہ جعفریہ والے حضرات نے تنازعہ پیدا کیا اور یکم جون سے 14 جون تک یہ معاملہ چلتا رہا اور بالآخر چند شرائط پر فریقین نے تصفیہ کر لیا۔

مجلس تحفظ حقوق اہل سنت ٹیکسلا کا قیام:۔

مجلس کے مرکزی ناظم اعلیٰ جناب سید عبدالمجید ندیم صاحب 18 جون کو ٹیکسلا تشریف لائے اور اپنی جماعت کی شاخ قائم کی۔

پنڈی میں سید ندیم صاحب کا پروگرام:۔

ڈھیری حسن آباد راولپنڈی کی مسجد شیخاں میں 23 جون کو سید صاحب کے ہمراہ جلسہ میں شرکت کی۔

ایبٹ آباد سہ روزہ کانفرنس (25 تا 28 جون):۔

مجلس تحفظ حقوق اہلسنت پاکستان کے اہتمام ایبٹ آباد میں سہ روزہ شاندار خلافت راشدہ کانفرنس ایک باغ میں منعقد کی گئی جس میں مجلس کے مرکزی صدر مولانا عبدالشکور دین پوری، ناظم اعلیٰ سید عبدالمجید ندیم صاحب، مولانا محمد اجمل خان صاحب، مولانا محمد لقمان علی پوری صاحب کے علاوہ اکابر علماء کرام نے شرکت کی۔ علاقہ بھر کے مشائخ وعلمائے کرام بالخصوص حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب مسلسل سرپرستی فرماتے رہے۔

حضرت درخواستی کی ٹیکسلا تشریف آوری:۔

حضرت درخواستی ایبٹ آباد اور ہری پور سے واپسی پر رات کے وقت غریب خانہ پر تشریف لائے اور یہی قیام فرمایا۔ ایبٹ آباد سے ہم صبح سے ہی شریک سفر رہے (الحمد للہ علیٰ ذالک)۔

جولائی اگست میں اکابر علماء کی زیارت ومعیت:۔

جولائی کے پہلا ہفتہ میں سید ندیم صاحب سے ملاقات ٹیکسلا میں مولانا عبدالقادر روپڑی صاحب کے جلسہ اور واہ میں جمعیت طلباء کے کانفرنس میں شرکت ہوئی۔

مدرسہ سراج المدارس کا جلسہ:۔

مرکزی جامع مسجد میں مدرسہ کے سالانہ جلسہ سے حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب (ہری پور) نے خطاب فرمایا۔

مہتمم دارالعلوم دیوبند حضرت قاری محمد طیب صاحب کی ٹیکسلا تشریف آوری:۔

حضرت مہتمم صاحب پاکستان کے دورہ پر تشریف لائے اور اس سلسلہ میں 12 جولائی کو مدنی مسجد فیصل شہید روڈ ٹیکسلا میں خطاب فرمایا اور پھر حسن ابدال روانہ ہوئے، جہاں تک آپ کی معیت کی سعادت حاصل ہوئی۔

ٹیکسلا میں جلسہ معراج النبی ﷺ:۔

انجمن کے زیر اہتمام 12 تاریخ مرکزی جامع مسجد میں سید عبدالمجید ندیم صاحب نے معراج النبی ﷺ کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

آزاد کشمیر کا سفر:۔

حضرت سید ندیم صاحب کے حکم پر 13 جولائی کوان کے ساتھ براستہ راولاکوٹ، ہجیرہ آزاد کشمیر روانگی ہوئی۔ پلندری میں یادگار اسلاف شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ دوسرے دن جمعہ 14 جولائی کو ہجیرہ میں حضرت شاہ صاحب نے خطاب فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد راولپنڈی واپسی ہوئی۔

جانشین شیخ العرب والعجم حضرت مدنیؒ سے ملاقات:۔

دیوبند سے آپ کے جانشین صاحبزادہ سید اسعد مدنی صاحب پاکستان کے دورہ پر تشریف لائے اور 15 جولائی کو دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی میں خطاب فرمایا۔ آپ کا خطاب سننے اور ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی۔

عالمی مفکر سید ابوالحسن علی ندوی صاحب کی تشریف آوری:۔

مشہور عالم مذہبی سکالر حضرت مولانا علی میاں صاحب بھی انڈیا سے 17 جولائی کو پنڈی، اسلام آباد تشریف لائے، بعد عصر اسلام آباد ہوٹل میں ایک سیمینار سے اور بعد عشاء جامع اسلامیہ راولپنڈی میں دینی اجتماع سے خطاب فرمایا دونوں جگہ شرکت اور ملاقات کا موقع ملا۔

علاقائی اجتماعات اور ملاقاتیں:۔

حضرت مولانا ضیاء القاسمی صاحب نے 29 جولائی کو لوسر شرفو اور 30 کولالہ رخ کی مساجد میں تبلیغی جلسوں سے خطاب کیا۔ 28 جولائی کو سید ندیم صاحب ٹیکسلا تشریف لائے اور 31 کو راولپنڈی میں ان سے اور قاری سعید الرحمٰن صاحب سے ملاقات کی گئی۔ 18 اگست کو حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی صاحب کے ہمراہ پنڈی، اسلام آباد اور اٹک کا سفر کیا۔

علامہ خالد محمود صاحب کا سیمینار سے خطاب:۔

مشہور مناظر اسلام اور عالمی مبلغ حضرت علامہ خالد محمود صاحب نے ٹیکسلا میں 6 ستمبر کو جمعیت طلباء اسلام کے سیمینار سے خطاب فرمایا۔

ستمبر کی دیگر اہم مصروفیات:۔

گڑھی افغاناں میں گیارہ ستمبر کو شیخ القرآن صاحب کے جلسہ میں شرکت، پنڈی میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے استقبالیہ منعقدہ 22 ستمبر اور اسی دن شاہ اللہ دتہ شاخ کے جلسہ میں شمولیت ہوئی اور 29 کو پنڈی میں حضرت مفتی صاحب اور قاری سعید الرحمٰن سے ملاقات کی گئی۔

انجمن کے وفد کی ملتان روانگی:۔

امیر انجمن جناب محمد رفیق صاحب اور غلام جیلانی صاحب جماعتی اجلاس میں شرکت کیلئے 16 ستمبر کو ملتان روانہ ہوئے۔

ڈیرہ اسماعیل خان سے وفد کی آمد:۔

مجلس تحفظ حقوق اہلسنت کے ڈی آئی خان کے احباب مطالبات پیش کرنے کیلئے 21 ستمبر کو پنڈی اسلام آباد تشریف لائے تا کہ جمعیت کے وفاقی وزراء سے ملکر تعاون کی اپیل کریں ۔اس لئے کہ اگست میں تشکیل پانے والی وفاقی کابینہ میں پاکستان قومی اتحاد کی طرف سے جمعیت علمائے اسلام کے تین وزراء بھی شامل کئے گئے تھے۔

بہبود کمیٹی ٹیکسلا کا اجلاس:۔

مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی صاحب نے قریبی آبادی نواب آباد میں قائم شدہ بہبود کمیٹی کی طرز پر 12 اکتوبر کو بہبود کمیٹی ٹیکسلا کی تشکیل کی اور پہلا اجلاس اسی دن منعقد کیا۔

ماہ اکتوبر کی سرگرمیاں:۔

یکم اکتوبر کو مولانا زاہد الراشدی صاحب سے راولپنڈی میں ملاقات کی۔دو تاریخ واہ کینٹ میں جمعیت کے وفاقی وزیر حاجی فقیر محمد خان صاحب کے استقبالیہ میں شرکت کی۔سکول کی رجسٹریشن کیلئے پنڈی میں محکمہ تعلیم کے دفاتر کا دورہ کیا۔حضرو، اٹک، گڑھی افغاناں، واہ کینٹ میں قومی اتحاد کے صوبائی رہنماؤں، شیخ القرآن صاحب اور قاری سعید الرحمٰن صاحب کے جلسوں میں شرکت کی۔اپنے ماموں پر ایک تانگے کے حادثے کا مقدمہ بن گیا جو نمٹانا پڑا۔

سالانہ تبلیغی اجتماع رائیونڈ میں شرکت:۔

معمول کے مطابق احباب کے ہمراہ 13 سے 15 اکتوبر تک رائے ونڈ کے سالانہ اجتماع میں شرکت کی۔

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب سے ملاقات:۔

حضرت مفتی صاحب سے ملاقات کیلئے 25 اکتوبر کو راولپنڈی میں حاضری ہوئی اور جماعتی امور میں ہدایات لیں۔

ذاتی شدید علالت:۔

ملازمت کے ساتھ ساتھ اور ان بے پناہ مصروفیات اور اسفار کی وجہ سے پھیپھڑے پھر متاثر ہو گئے اور ٹی بی کی وجہ سے اپنی فیکٹری سے دو ماہ کی چھٹی لی اور علاج شروع کرا لیا۔

نومبر میں علماء و اکابر سے ملاقاتیں:۔

یکم نومبر کو پنڈی میں سید ندیم صاحب سے، 3 کو قاری سعید الرحمٰن صاحب، 13 کا اسلام آباد میں مولانا عبداللہ صاحب، 21 کو پنڈی میں مولانا مفتی محمود صاحب اور زاہد الراشدی صاحب پھر 28 کو حضرت مفتی صاحب اور سید ندیم صاحب سے ملاقاتیں کیں۔

یوم فاروقؓ و یوم عثمان غنیؓ کی تقاریب:۔

حسب معمول انجمن کے دفتر میں پہلا پروگرام 20 نومبر کو منعقد ہوا جس میں حضرت عثمان غنیؓ کے مرتبہ و مقام اور فضائل پر بیانات ہوئے۔اسی طرح 24 تاریخ کو یوم فاروق اعظمؓ بھی منایا گیا۔

ٹیکسلا میں سید ندیم صاحب کو استقبالیہ:۔

نوجوانوں کی سنی تنظیم فاروقی فورس ٹیکسلا نے 25 نومبر کو جناب سید عبدالمجید ندیم صاحب کے اعزاز میں استقبالیہ کا اہتمام کیا۔

انجمن کے اساسی صدر کو الوداعیہ:۔

انجمن کے بانی صدر اور محرک جناب عبدالخالق عباسی صاحب کے سعودیہ منتقل ہونے پر 14 نومبر کو انجمن کی طرف سے پرجوش الوداعیہ دیا گیا جس میں ان کی خدمات کو زبردست خراج عقیدت پیش کر کے نیک خواہشات سے رخصت کیا گیا۔

مارشل لاء حکام اور پولیس انتظامیہ کا امن اجلاس:۔

محرم الحرام کے سلسلہ میں سب مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر، ایس ایس پی اور ڈپٹی کمشنر صاحب نے 23 نومبر کو امن کمیٹی کا ٹیکسلا میں اجلاس منعقد کیا جس میں انجمن کے نمائندوں نے بھی شرکت کی اور تعاون کا یقین دلایا۔

دسمبر کی مصروفیات:۔

باقاعدہ ایک حکمت عملی کے تحت "انجمن شہریان ٹیکسلا" کا قیام ممکن بنایا گیا جس کا ذمہ دار جناب فرخ محمود مغل صاحب کو بنا دیا گیا اور اسی تنظیم کی طرف سے دو دسمبر کو اجلاس منعقد کر کے تین دسمبر پنڈی میں وفاقی وزیر بلدیات جناب محمد زمان خان اچکزئی صاحب سے رابطہ کے لئے گئے پھر 7 دسمبر کو وفاقی وزیر صحت جناب صبح صادق کھوسو صاحب سے رابطہ کے لئے قاری سعید الرحمٰن صاحب اور مولانا عبداللہ صاحب کا واسطہ استعمال کیا گیا جس کے نتیجہ میں دونوں مذکورہ وفاقی وزراء ٹیکسلا تشریف لائے (تفصیل پاکستان قومی اتحاد کی کارکردگی میں تحریر ہوگی)۔13 دسمبر کو حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب اور دیگر علمائے کرام کے ہمراہ ٹیکسلا تشریف لائے۔

انجمن کا انتظامی اجلاس:۔

شعبہ تعلیم اور تبلیغ کا جائزہ لینے بالخصوص سکول کے معاملات پر غور کرنے کیلئے انجمن کا بھرپور اجلاس 10 دسمبر کو انجمن کے دفتر میں منعقد ہوا جس میں جناب محمد رفیق صاحب نے بطور مینیجر سکول اور حبیب الرحمٰن صدیقی صاحب نے بطور ناظم شعبہ تعلیم کارکردگی پیش کی۔تجاویز پر غور کر کے مستقبل کے لئے اہم فیصلے کئے گئے،خاص طور پر وفاقی وزراء کے مجوزہ دوروں اور محرم کی سرگرمیوں پر بھی غور کیا گیا اور مشاورت ہوئی۔

مرکزی اور بابا جیون مسجد میں جلسے:۔

انجمن کے زیراہتمام مرکزی جامع مسجد میں 15 دسمبر کو بعد عشاء ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب، مولانا محمد عبداللہ صاحب اور ڈاکٹر معظم علی علوی صاحب نے خطاب فرمایا۔دوران جلسہ ایک مخالف شخص نے گڑبڑ کی کوشش کی جس پر قابو پا لیا گیا اور دوسرے دن انسپکٹر پولیس سے وفد نے مل کر کارروائی کا مطالبہ کیا۔21 دسمبر کو مسجد بابا جیون میں قاری سعید الرحمٰن صاحب اور مولانا عبداللہ صاحب کا پروگرام بھی منعقد کرایا گیا۔

سولہواں سال 1979ء

قدیمی مسجد محلہ پڑی کا تنازعہ:۔

اس مسجد کی انتظامیہ کمیٹی کی رجسٹریشن کے لئے وہاں کے اپنے متعلقین سے بھرپور تعاون کیا خصوصاً ملک نور احمد صاحب اور ملک توفیق الٰہی صاحب کے ساتھ۔جنوری کا پہلا ہفتہ اس مصروفیت میں گزرا بلکہ دو دفعہ لاہور کا سفر بھی کرنا پڑا۔یہ تنازعہ فروری تک جاری رہا۔

ہری پور میں سید ندیم صاحب کا پروگرام:۔

ہری پور کے قریب کھلابٹ ٹاؤن میں 3 جنوری کو سید صاحب کے پروگرام میں شرکت اور ملاقات ہوئی۔

لاہور کا سفر:۔

مذکورہ مسجد کی رجسٹریشن اور جمعیت کی مرکزی شوریٰ کے اجلاس میں شرکت کیلئے 5 تا 7 جنوری لاہور کا سفر ہوا۔انجمن کے سالانہ کیلنڈر بھی طباعت کے لئے دیئے گئے۔

وفاقی وزراء کی ٹیکسلا آمد:۔

پاکستان قومی اتحاد کے وفاقی وزیر صحت جنات صبح صادق کھوسو صاحب اور وزیر پیداوار جناب پروفیسر غفور احمد صاحب جنوری میں ٹیکسلا تشریف لائے۔

علاقائی پروگراموں میں اکابر علماء کی تشریف آوری:۔

مولانا ضیاء القاسمی صاحب 23 جنوری کو واہ اور مولانا منظور احمد چنیوٹی اور مولانا محمد شریف وٹو 28،29 کو پنڈی، حسن ابدال، گڑھی افغاناں اور ٹیکسلا کے دورہ پر تشریف لائے۔ سارے پروگراموں میں شرکت اور مصاحبت رہی۔

پشاور کا سفر:۔

یکم فروری کو مولانا عبدالشکور دین پوری صاحب کی ملاقات کیلئے پشاور جانا ہوا تا کہ ایچ ایم سی ٹیکسلا کی دو روزہ کانفرنس میں ان کی شرکت کو یقینی بنایا جاسکے۔

کیلنڈروں کی تقسیم:۔

حسب معمول اس سال بھی انجمن کی طرف سے کیلنڈر شائع کر کے تقسیم کئے گئے جن میں مذہبی معلومات فراہم کی گئیں۔

مولانا دین پوری کے پروگرام:۔

مولانا عبدالشکور دین پوری صاحب نے 4 فروری کو مسجد عمر فاروق محلّہ مکراں میں جلسہ سیرت النبی ﷺ سے خطاب فرمایا۔ یہ جلسہ انجمن کے زیر اہتمام ہوا اور پھر 10 تاریخ بعد ظہر جامع مسجد مین بازار ٹیکسلا اور بعد عشاء مسجد محلّہ پڑی میں سیرت کمیٹی کے زیر اہتمام 2 پروگراموں میں تقریر فرمائی۔

سید ندیم صاحب کی تقریر اور مقدمہ:۔

مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں 23 فروری کو جمعہ کی نماز کے بعد شاہ صاحب نے فاروقی فورس کے زیر اہتمام اجتماع سے خطاب فرمایا جس پر شاہ صاحب موصوف، والد صاحب اور راقم السطور کے خلاف مقدمہ قائم ہو گیا۔ رات کو بعد عشاء ملپور اور دوسرے دن پنڈی میں شاہ صاحب کے پروگرام ہوئے جن میں شرکت و مصاحبت کی۔

فروری کی دیگر مصروفیات:۔

دو وفاقی وزراء ٹیکسلا اور ایچ ایم سی بلائے گئے سعودی سفیر وغیرہ بھی ایچ ایم سی کے پروگراموں میں مدعو کئے گئے جہاں حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب، مولانا اجمل خان صاحب، حافظ ریاض اشرفی صاحب، قاری سعید الرحمٰن صاحب، مولانا دین پوری صاحب اور سید ندیم صاحب کے بیانات ہوئے۔ واہ میں حضرت مفتی محمود صاحب اور واہ میں سید ندیم صاحب سے بھی ملاقاتیں کی گئیں۔

علاقائی پروگراموں میں شرکت:۔

سید ندیم صاحب سے ملاقات اور پروگرام میں شرکت کیلئے 6 مارچ کو اٹک اور دومیل نزد جنڈ کا سفر کیا۔ 11 تاریخ کو شیخ القرآن صاحب کی اہلیہ کے جنازہ میں شرکت اور 16 مارچ کو واہ، لوسر شرفو اور عثمان کھٹڑ کے پروگراموں میں حاضری دی۔

ڈی، آئی خان وغیرہ کا پانچ روزہ سفر (22 تا 26 مارچ):۔

مجلس تحفظ حقوق اہلسنت پاکستان کی ڈی آئی خان میں سالانہ خلافت راشدہ کانفرنس میں شرکت کے لئے انجمن کے ساتھی ملک توفیق الٰہی صاحب کے ہمراہ 5 روزہ سفر کیا۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، شیخ الحدیث مولانا سلیم خان صاحب، جناب مفتی تقی عثمانی صاحب، مولانا دین پوری صاحب، سید ندیم صاحب، قاری حنیف ملتانی صاحب، حق نواز جھنگوی صاحب، مولانا علاؤ الدین صاحب و دیگر علماء و مشائخ نے مختلف نشستوں سے خطاب فرمایا۔ کچھ دیر راقم السطور نے بھی معروضات پیش کیں اسی طرح اجتماع کی طرف سے منظور کردہ قرار دادیں بھی پیش کیں۔ اس دوران ایک دن عبدالخیل میں حضرت مفتی محمود صاحب کے گھر بھی حاضری دی اور واپسی پر کوہاٹ میں جناب جاوید ابراہیم پراچہ صاحب کے ہاں قیام کیا اور ان سے ملاقات کی۔

انجمن کی رجسٹریشن اور سکول منظوری کا فیصلہ:۔

انجمن کے 27 مارچ کے انتظامی اجلاس میں انجمن کی حکومت سے باضابطہ رجسٹریشن اور سکول کی محکمہ تعلیم سے منظوری کرانے کا فیصلہ کیا گیا یہ کام امیر صاحب، ناظم شعبہ تعلیم اور ناظم اعلیٰ (راقم السطور) کے ذمہ لگایا گیا۔

اپریل کی مصروفیات:۔

انجمن شبان اسلام کی رجسٹریشن کے علاوہ واہ، گڑھی افغاناں، حسن ابدال، جھنگ باہتر، اٹک، راولپنڈی، کوٹھہ ضلع ہزارہ اور خطیب شاہی مسجد لاہور مولانا عبدالقادر آزاد صاحب، مولانا سید عبدالمجید ندیم صاحب، مولانا عبدالشکور دین پوری صاحب اور مولانا محمد عبداللہ صاحب کے پروگراموں میں شرکت ہوئی۔

موٹر سائیکل کا حادثہ اور طویل علالت:۔

فیکٹری میں ڈیوٹی سے واپسی پر 24 اپریل کو ایکسیڈنٹ میں کافی زخم آئے تقریباً ایک ہفتہ صاحب فراش رہا، اس سے دس بارہ دن پہلے بھی نمونیہ اور شدید بخار میں مبتلا ہوا اور دو تین دن زیر علاج رہا۔

شیخ طریقت مولانا عبیداللہ صاحب انور کی تشریف آوری:۔

یکم مئی کو سلسلہ سلوک کے میرے شیخ طریقت عیادت کے لئے تشریف لائے اور دعاؤں سے نوازا۔ اپنے دست مبارک سے یہ الفاظ لکھ کر دیئے کہ سواری پر بیٹھتے ہوئے پڑھ لیا کریں۔ اللہ حافظی، اللہ حاضری، اللہ ناظری، اللہ ناصری، اللہ معی۔

امیر انجمن اور ناظم تعلیم کی کھاریاں روانگی:۔

حضرت مولانا سید عبدالمجید ندیم صاحب کے مقدمات کے سلسلہ میں ایک صاحب اثر شخصیت سے ملاقات کیلئے انجمن کے دونوں عہدیدار 7 مئی کو کھاریاں روانہ ہوئے اور مذکورہ افسر سے ملاقات کی۔ جو شاہ صاحب کے بہی خواہوں میں سے تھے۔

محکمہ تعلیم سے سکول کی منظوری:۔

انجمن کے زیر اہتمام سکول کو محکمہ تعلیم نے 17 مئی کو منظوری کا پروانہ دیدیا جس کے لئے کافی تگ و دو کرنا پڑی تھی۔

تھانوی سلسلہ کے خلفاء سے شرف ملاقات:۔

پشاور یونیورسٹی کے پروفیسر مولانا محمد اشرف صاحب دامت برکاتہم ٹیکسلا میں تشریف لائے اور درس ارشاد فرمایا۔ ان سے شرف ملاقات اور تعارف کے بعد مئی کے آخر میں پشاور ان کے دولت خانہ پر حاضری ہوئی اور ساتھ ہی اسی سلسلہ کے مشہور بزرگ مولانا فقیر محمد صاحب سے بھی ملاقات اور دعائیں لینے کا موقع ملا۔

مقامی وعلاقائی پروگراموں میں شرکت:۔

اسلام آباد شاخ کے زیر اہتمام 3 مئی کو مولانا دین پوری اور ایچ ایم سی میں سید ندیم صاحب کا پروگرام ہوا۔ اس کے علاوہ واہ، لوسر شرفو میں 23 مئی کو اور ٹیکسلا میں 28 مئی کو فاروقی فورس کے پروگرام ہوئے۔

بلدیہ ٹیکسلا اور بلدیاتی انتخاب کے کاموں میں عملی دلچسپی:۔

امیر انجمن، ناظم تعلیم اور دیگر احباب کے ہمراہ 22 مئی کو بلدیہ کے اجلاس میں مبصر کی حیثیت سے شرکت کی اور 24 مئی کو ڈویژنل وضلعی افسران کے دفتر بلدیہ میں ہونے والے اجلاس میں بھی حاضری دی جو بلدیاتی انتخابات کیلئے حلقہ بندیوں وغیرہ کی تجاویز کے لئے تھا۔

جون کے اسفار:۔

یکم جون کو حویلیاں تبلیغی اجتماع میں شرکت کے لئے، 4 جون کو اسلام آباد میں سید ندیم صاحب اور مولانا عبداللہ صاحب کی ملاقات کیلئے اور 14، 15 کو مری میں جمعیت کے دوروزہ اجتماع کے لئے سفر اختیار کرنے پڑے۔

سکول کے لئے کل وقتی مینیجر کا تقرر:۔

انجمن کے سکول کے لئے امیر انجمن جناب محمد رفیق صاحب کو 15 جون کے اجلاس میں کل وقتی مینیجر مقرر کر دیا گیا۔

یوم سیدنا امیر معاویہؓ:۔

حسب معمول دفتر انجمن میں 18 جون کو مولانا عبدالغفور صاحب نے خطاب فرمایا جبکہ محمد رفیق صاحب نے بھی فضائل بیان کئے۔

مسجد محلّہ موچیاں میں دین پوری صاحب کی تقریر:۔

مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری نے 21 جون کو مذکورہ مسجد میں تبلیغی جلسہ سے خطاب فرمایا۔

حضرت درخواستی کی تشریف آوری:۔

حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستی صاحب 26 جون کو صبح 4 بجے غریب خانہ پر تشریف لائے اور تقریباً تین سے چار گھنٹے قیام فرمایا۔

مدنی مسجد نزد ہسپتال میں جلسہ:۔

اس مسجد میں 26 جون بعد نماز عشاء جلسہ منعقد ہوا جسمیں مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری اور سید عبدالمجید ندیم صاحب نے خطابات فرمائے۔

انجمن کا تبلیغی اجتماع:۔

مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں 9 جولائی کو جناب قاری عبدالحئی صاحب عابد (لاہور) نے ایک تبلیغی اجتماع سے خطاب فرمایا جس کا اہتمام انجمن کی طرف سے کیا گیا تھا۔ جلسہ کا موضوع شان صحابہ تھا جس میں روافض کی طرف سے مجلسوں میں اشتعال انگیز تقریریں کرنے پر شدید احتجاج کیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ متعلقہ ذاکرین کے خلاف کاروائی کی جائے ورنہ پرامن فضاء متاثر ہو جائے گی۔

بلدیاتی حلقہ بندیاں اور انتخابات:۔

جیسا کہ گذر چکا ہے کہ ٹیکسلا شہر کی حلقہ بندیوں میں انجمن کے مرکزی عہدیداروں نے دلچسپی لی جس کی وجہ سے اے سی راولپنڈی نے 3 اگست کو اس سلسلہ میں واہ کینٹ میں ہونے والے اجلاس میں شرکت کی دعوت دی اور تجاویز طلب کیں۔ راقم السطور پچھلے اجلاس کے بعد خود شہر کا ایک نقشہ بنا کر اور حلقوں کی حدود کی نشاندہی کر کے ساتھ لے گیا تھا۔ امیر انجمن بھی ہمراہ تھے۔ دوران اجلاس باقی حضرات کوئی معقول تجاویز نہ دے سکے بلکہ ذاتی مفاد کو مدنظر رکھ کر حدود کے تعین کے لئے مشورے دیتے رہے۔ میری کارکردگی اور تجاویز دیکھ کر مذکورہ افسر بہت متاثر ہوئے اور مجھے حلقہ بندیوں کے مطابق ووٹروں کی تقسیم کا کام سونپ دیا۔ چنانچہ اس عزت افزائی پر میں امیر صاحب کے ہمراہ تقریباً دس روز تک رات دن اس کام میں لگا رہا اور حسب ضابطہ ووٹروں کی تقسیم کر دی اس سلسلہ میں علاقہ مجسٹریٹ جناب عاصم خان صاحب نے بھرپور اعتماد کرتے ہوئے حوصلہ افزائی کی۔

اس دوران شہر کے بااثر ترین ایک وڈیرے نے جس کا تعلق مخالف فرقہ سے تھا ایک غلط فیصلہ کرنے کے لئے دباؤ ڈالا لیکن الحمدللہ راقم السطور نے انتہائی جرات اور بے باکی سے اس کو ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور ایسا جواب دیا جس کو وہ شہر کے کسی بڑے سے بڑے شخص سے بھی توقع نہ کرتا تھا۔ اگرچہ آنے والے دو سالوں میں دو قتل کرا کے انجمن کے زوال کا بیج ڈال دیا گیا لیکن خود ان لوگوں کو بھی اپنا سیاسی زوال بھگتنا پڑا۔ بہرحال 25 ستمبر کو بلدیاتی انتخابات ہو گئے اور انجمن نے چند حلقوں میں کافی دلچسپی لی تا کہ ہم خیال امیدوار کامیاب ہوسکیں۔

انجمن کا رکن شوریٰ بطور کونسلر:۔

جناب سید محمود حسین شاہ صاحب انجمن کے امیر بھی رہ چکے تھے اور انجمن کی تشکیل سے لے کر اس وقت تک انجمن میں فعال کردار ادا کرتے رہے محلّہ مکراں اور موچیاں کے وارڈ سے انجمن کے ساتھیوں کے تعاون اور بھاگ دوڑ سے کونسلر منتخب ہو گئے۔ اس عرصہ میں آپ انجمن کی شوریٰ کے رکن تھے۔ اس مبارک ابتداء کے بعد شاہ صاحب موصوف کچھ عرصہ عبوری چیئرمین، پھر شکایات کمیٹی کے انچارج رہے اور 2017ء سے میونسپل کمیٹی ٹیکسلا کے چیئرمین کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔

اکتوبر، نومبر کی سرگرمیاں:۔

انجمن کے اجلاس باقاعدگی سے ہوتے رہے اور آنے والے محرم کے لئے چوکسی سے مجالس کی تقاریر پر نظر رکھنے اور بروقت اشتعال انگیزی کو روکنے کے لئے کمیٹی بنائی گئی جو غیر قانونی جلوسوں کا بھی فوری نوٹس لے اور بیانات کا بھی۔ یکم محرم کو سکول کے یوم تاسیس کو بھی منانے کا بھی فیصلہ ہوا۔ مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری صاحب کے 16 تا 21 نومبر کے کچھ پروگراموں میں بھی شرکت کی گئی جو ضلع اٹک، پنڈی اور ہزارہ میں منعقد ہوئے۔

سکول کے یوم تاسیس کی تقریب:۔

یکم محرم بمطابق 22 نومبر سکول کے احاطہ میں یہ تقریب منعقد کی گئی جس میں مقامی علمائے کرام کے علاوہ علاقہ کے سب مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جناب کرنل سلیم صاحب نے بھی شرکت کی

اورسکول انتظامیہ اور طلباء کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ یہ پروگرام بہت موثر اور کامیاب ہوا۔

امن کمیٹی کے دو اجلاس:۔

پولیس حکام نے 23 اور 24 نومبر کو محرم کے سلسلہ میں امن کمیٹی کے دو اجلاس منعقد کئے جن میں انجمن کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔

شیخ القرآن صاحب کی دعوت:۔

محلہ گھیلا خورد کے ٹھیکیدار محمد صدیق صاحب نے شیخ القرآن صاحب کے اعزاز میں 25 نومبر کو دعوت استقبالیہ دی جس میں احباب شریک ہوئے۔

یوم فاروقؓ کا پروگرام:۔

اسی دن انجمن کے زیر اہتمام مسجد محلہ مکراں میں یوم فاروق اعظم کے سلسلہ میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔

بلدیاتی عہدیداروں کا انتخاب:۔

دسمبر کے تین ہفتے اس گہما گہمی اور جوڑ توڑ میں صرف ہوئے۔ خصوصی نشستوں کا مسئلہ بھی رہا۔ فریق مخالف کے دونوں گروپ متحد ہو گئے اور سنّی حضرات دو حصوں میں بٹ گئے۔ نتیجہ کے طور پر باوجود ہماری دن رات کی دوڑ دھوپ اور کوشش کے مخالف فریق اپنا چیئر مین بنانے میں کامیاب ہو گیا اور یوں باہمی اختلاف اور مفاد پرستی بہت بڑے نقصان کا موجب بن گئی۔

چیئر مین اور وائس چیئر مین کے خلاف درخواستیں:۔

چونکہ اس وقت کی حکومت نے یہ پابندی لگائی ہوئی تھی کہ کسی سیاسی جماعت سے وابستہ شخص ان اداروں کا ممبر یا عہدیدار نہیں بن سکتا۔ اس بنیاد پر منتخب ہونے والے دونوں عہدیداروں کے خلاف سیاسی وابستگی ہونے کی وجہ سے ذمہ دار حکام کو درخواستیں دی گئیں۔ مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی صاحب اور قاری ولی الرحمٰن صاحب نے انجمن فلاح و بہبود ٹیکسلا اور شہریوں کی جانب سے درخواستیں بھجوائیں جبکہ راقم السطور نے ذاتی طور پر چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے نام 22، 23 دسمبر کو تفصیلی درخواست بھجوائی جس پر بعد میں کاروائی کے نتیجہ میں وائس چیئر مین کو نا اہل قرار دے دیا گیا۔ اس نے پھر اپیلیں کیں جو کمشنر، سیکرٹری پنجاب سے ہوتی ہوئی ہائی کورٹ تک زیر سماعت رہیں مگر وہ بحال نہ ہو سکا۔ شدید ترین دباؤ اور دھمکیوں کے باوجود نہ میں نے درخواست واپس لی اور نہ عدالتوں نے اپیل منظور کی۔

مرکزی جامع مسجد میں کانفرنس:۔

مجلس تحفظ حقوق اہل سنت کے مرکزی رہنماؤں شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب، مولانا دین پوری اور سید ندیم صاحب نے 26 دسمبر کو ایک شاندار کانفرنس سے خطاب کیا جس میں "جشن ہجری کے تقاضوں" کے موضوع پر تفصیلی اظہار خیال کیا۔

سکول کی تقریب تقسیم انعامات:۔

علاقہ کے مارشل لاء آفیسر جناب میجر حفیظ صاحب اور حضرت مولانا عبدالغفور صاحب نے 29 دسمبر کو سکول کے طلبہ میں انعامات تقسیم کئے اور سکول کی کارکردگی کو خراج تحسین پیش کیا۔ یہ تقریب دوسرا سال مکمل ہونے کے موقع پر منعقد کی گئی تھی۔

سال کے آخری مہینوں کی اہم کارکردگی:۔

مدرسہ تعلیم القرآن کی مرکزی جامع مسجد کے ساتھ ملحقہ عمارت حکومت کی طرف سے قومیانے کے موقع پر سیکرٹری انجمن تعلیم القرآن نے ذاتی قبضہ کر کے سرکاری تحویل میں جانے سے بچالی تھی۔ اور ذاتی استعمال میں لانا شروع کر دیا تھا۔ یہ غالباً 1976ء سے ان کے قبضہ میں تھی۔ مارشل لاء دور سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم نے ایک بااثر محلہ دار سے مارشل لاء حکام کو درخواست دلوا کر اور ان حکام سے اپنے روابط کو استعمال کر کے مذکورہ سیکرٹری سے خالی کروا کر انجمن تعلیم القرآن کی کمیٹی کو دلوا دی جس میں انہوں نے "اسلامیہ پرائمری سکول" کے نام سے تعلیمی ادارہ قائم کر دیا اس لئے کہ مارشل لاء حکام نے اس بلڈنگ کو صرف تعلیمی مقاصد کے لئے استعمال کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اسی عمارت سے ملحق بلڈنگ میں ہمارا" تعلیم الاسلام سکول" بھی مصروف عمل تھا۔

ستارہواں سال 1980ء (انجمن کے عروج کی انتہا اور زوال کی ابتداء کا سال)

انجمن کی تشکیل سے لیکر اب تک کی بھرپور سرگرمیوں سے آپ نے اندازہ لگا لیا ہوگا کہ بتدریج انجمن نے ہر شعبہ زندگی میں بھرپور محنت کر کے معاشرے میں اپنا ایک منفرد مقام بنا لیا تھا۔ اور اس کارکردگی میں کوئی مالی آسودگی یا بااثر لوگوں کی مالی مدد اور تائید شامل نہیں تھی۔ تمام عہدیداران اور اراکین غریب طبقے سے تعلق رکھتے تھے، البتہ ملک کے اکابر علمائے کرام اور بزرگوں کی سرپرستی ہر قدم پر حاصل رہی اور اللہ تعالیٰ نے بے بضاعتی و بےبسی کے باوجود کامیابیوں سے نوازا۔ البتہ مخالفین اس کیفیت سے گھبرا گئے اور ہر طرح کی سازشوں کا سہارا لے کر اس بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے کی کوشش کی۔ بعض احباب جوش جوانی میں نادانستہ طور پر ان سازشوں کا شکار ہو گئے اور یہ سال جو عروج کی انتہا تھی، نصف حصہ گزار کر زوال کے آغاز کی حیثیت اختیار کر گیا۔

انجمن کا سالانہ اجلاس:۔

4 جنوری کو انجمن کا سالانہ اجلاس ہوا جس میں گزشتہ سال کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا اور آئندہ کیلئے ضروری امور نمٹانے کیلئے لائحہ عمل تیار کیا گیا۔ خلفائے راشدین کے ایام، شان امیر معاویہؓ و شہادت حسینؓ کے پروگرام باقاعدگی سے منعقد کرانے کے لئے اراکین نے ذاتی اخراجات کرنے کی ذمہ داریاں لیں۔ مختلف مساجد میں سیرت کے جلسوں کا بھی فیصلہ ہوا۔

انجمن فلاح و بہبود کا اجلاس:۔

انجمن شبان اسلام کے ناظم تعلیم جناب حبیب الرحمٰن صدیقی صاحب نے اپنی سرپرستی میں یہ تنظیم شہری مسائل کے حل کے لئے قائم کی تھی۔ چونکہ بلدیاتی ڈھانچہ مکمل ہو گیا تھا اس لئے انہوں نے لائحہ عمل طے کرنے کے لئے 15 جنوری کو اجلاس منعقد کیا۔

مارشل لاء حکام سے ملاقات:۔

انجمن شبان اسلام اور فلاح و بہبود کے نمائندہ وفد نے 16 تاریخ کو سب مارشل لاء ایڈمنسٹر جناب کرنل سلیم صاحب سے ملاقات کی۔

تبلیغی اجتماع جہلم:۔

انجمن کے ساتھیوں نے 17 تا 19 جنوری جہلم شہر میں ہونے والے علاقائی تبلیغی اجتماع میں شرکت کی۔

مولانا مفتی محمود صاحب سے ملاقات:۔

مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی صاحب اور راقم السطور نے 29 جنوری کو راولپنڈی میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

مسجد محلّہ موچیاں میں جلسہ:۔

جناب کرنل سلیم صاحب کی زیرصدارت 30 جنوری کو اس مسجد میں جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا جس میں قاری سعید الرحمٰن صاحب نے بھی خطاب فرمایا۔

مسجد مین بازار میں جلسہ سیرت النبی ﷺ:۔

سیرت کمیٹی ٹیکسلا کے زیراہتمام 31 جنوری کو حسب معمول مین بازار کی جامع مسجد میں جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔

مسجد محلّہ عنایت شاہی کا جلسہ:۔

علاقائی مارشل لاء آفیسر میجر حفیظ صاحب کی زیرصدارت محلّہ عنایت شاہی کی جامع مسجد میں بھی سیرت کا جلسہ منعقد ہوا۔

علاقائی جلسوں میں شرکت اور علماء سے ملاقاتیں:۔

فروری میں 4 تاریخ کو اٹک، 9 سے 11 تک ایچ ایم سی کے پروگراموں میں شرکت اور علمائے کرام سے ملاقاتیں ہوئیں بالخصوص حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب، قاری محمد اجمل خان صاحب اور حافظ محمد شریف مچن آبادی سے۔

لاہور کیلنڈروں کی اشاعت کیلئے روانگی:۔

امیر انجمن اور راقم السطور نے 13، 14 فروری کو کیلنڈروں کی طباعت اور اشاعت نیز رجسٹریشن کے کام کے لئے لاہور کا دورہ کیا۔ دفتر جمعیت اور مرکز شیرانوالہ میں حاضری دی۔

حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور اور دیگر علماء سے ملاقاتیں کی گئیں۔

حافظ الحدیث حضرت درخواستی سے ہری پور میں ملاقات:۔

ہری پور میں 24،25 جنوری کو دو دن حضرت کی خدمت میں حاضری اور ملاقات کی سعادت حاصل کی گئی۔

مارچ کے پہلے ہفتے کے اسفار:۔

سید عبدالمجید ندیم صاحب کے پروگرام میں شرکت اور ملاقات کیلئے دو، تین مارچ کو موضع دو میل نزد پنڈ سلطانی کا سفر کیا اور 6 مارچ کو راولپنڈی میں حضرت مفتی محمود صاحب سے ملاقات کی اور رات کو اسلام آباد میں جماعتی دوست حاجی عبدالرشید صاحب سے ملاقات اور قیام کیا۔

جملہ معترضہ:۔

جیسا کہ اس سال کی کارکردگی لکھنے سے پہلے اظہار کیا گیا ہے، انجمن کے عروج اور بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ کو روکنے کیلئے گھاگ قسم کے مخالفین غالباً عرصے سے سازشوں کا جال بچھا رہے تھے، جس کا شکار ہمارے نوخیز مذہبی نوجوان اپنی ناتجربہ کاری کی بنیاد پر آسانی سے ہو گئے۔ مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی بھی اس وقت تقریباً 20،21 سال کے نوجوان تھے۔ انہوں نے 1977ء کی تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ میں بے مثال قربانی دی تھی۔ ظاہر ہے کہ اس سے ان کی مقبولیت میں اضافہ ہوا۔ انہوں نے اپنے اور قریبی محلوں کے میٹرک وغیرہ کے طلبہ کو اپنے گرد جمع کر کے الگ ایک تنظیم قائم کی اور مارشل لاء حکام و پولیس افسران سے انفرادی طور پر تعلقات کو فروغ دیا۔ جیسا کہ بعد کے آنے والے حالات نے ثابت کیا کہ ان کا کوئی ذاتی مخصوص ایجنڈا تھا جس کے لئے وہ یہ سارا ماحول تیار کر رہے تھے۔ انجمن شبان اسلام کو باوجود اس کا ناظم تعلیم ہونے کے انہوں نے بے خبر رکھا اور اپنے مخصوص مقاصد کے لئے "ایڈونچر" کا سہارا لیا اور اس کے لئے نوخیز نوجوانوں کو استعمال کیا۔ اور یہی "ایڈونچر" اگلے چند ماہ میں ہونے والے قتل کے واقعات کا سبب بنا جس سے صرف انجمن شبان اسلام ہی نہیں پورے مسلک کے زوال کی ابتداء ہوگئی۔

خونی تصادموں کی شروعات (16 مارچ):۔

گزشتہ دو، تین سالوں کی انجمن کی بھرپور سرگرمیوں، اثر ورسوخ، پسماندہ طبقے کے نوجوانوں کی مذہبی وسیاسی اور سماجی بیداری بالخصوص بلدیاتی اداروں میں موثر نمائندگی اور مدتوں سے زبردست محلوں میں خاموش انقلاب نے بالادست طبقے، خاص طور پر شہری وڈیروں کو مشتعل کر دیا اور انہوں نے بڑی منصوبہ بندی کے بعد اس آئے ہوئے انقلاب اور آنے والے سیلاب کے آگے بند باندھنے کے لئے اپنی کاروائی کا آغاز کر دیا۔ جس کے لئے انہوں نے اپنے جنونی نوجوانوں کو بھی استعمال کیا اور مذکورہ مذہبی نوجوان رہنما کو بھی جال میں پھنسایا۔ ایک سوچے سمجھے منصوبے یا مبینہ طور پر "ایڈونچر" کی ابتداء سولہ مارچ کو رات کے وقت حضرت مولانا محمد صدیق صاحب کی رہائش گاہ پر مسلح حملہ سے ہوئی جس میں صاحب خانہ کے بقول کوئی زخمی نہیں ہوا اور حملہ آور گھر میں گھس کر فائرنگ کرنے کے بعد فرار ہو گئے۔ اس واقعہ کی پولیس چوکی کو اطلاع دی گئی اور حبیب الرحمٰن صدیقی صاحب نے گزشتہ دنوں کے واقعات وحالات کا حوالہ دے کر اپنے "ہدف" کے خلاف ایف آئی آر درج کرا دی۔

مبینہ قاتلانہ حملے کے مقدمہ کی مصروفیات (17 تا 26 مارچ):۔

اگلے دس دن شب و روز مسلسل اس واقعہ کے ضمن میں پولیس حکام سے رابطے، احتجاجی اجلاس، کمیٹیوں کی تشکیل، معززین شہر سے ملاقاتیں، وکلاء سے مشورے، مبینہ ملزم کے خاندان سے تبادلہ خیال اور چوکی پولیس پر دو، تین جرگوں میں گزرے اور بالآخر 26 تاریخ کو تحریری صلح ہوئی۔ فریق مخالف کے سرپرستوں نے بظاہر صلح تو کر لی لیکن پولیس حکام سے مل کر ایسی رپورٹ لکھوا دی جو اُن کے آئندہ خونی منصوبے میں ان کی معاون ثابت ہو سکتی تھی۔ ہم اپنی ناتجربہ کاری کی بنیاد پر اس حقیقت سے لاعلم رہے۔ ہم نے تو خلوص نیت سے براہ راست نامزد ملزم کے والد صاحب سے بھی چند ملاقاتیں کر کے معاملہ رفع دفع کر دیا تھا جو ایک سلیم الفطرت شخص تھے۔

لاہور، گجرانوالہ کا سفر:۔

کیلنڈروں کی طباعت اور ایک مسجد کی کمیٹی کی رجسٹریشن کے لئے 29،30 مارچ گجرانوالہ اور لاہور کا سفر کرنا پڑا۔

تقریب تقسیم انعامات (سکول):۔

سالانہ امتحان کے نتائج کے اعلان اور تقسیم انعامات کے لئے 31 مارچ کو سکول میں تقریب کا انعقاد ہوا۔ جس میں کثیر تعداد میں علمائے کرام، عمائدین شہر اور احباب نے شرکت کی۔

انجمن کی تعلیمی کمیٹی کا اجلاس:۔

نئے تعلیمی سال کے انتظامات پر غور کرنے کے لئے 2 اپریل کو تعلیمی کمیٹی کا اجلاس ہوا جس میں عہدیداران اور کمیٹی کے اراکین نے مشورہ کر کے پروگرام طے کئے۔

پنڈی، اسلام آباد کے علماء سے رابطہ:۔

حضرت مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب، مولانا عبداللہ صاحب اور حاجی عبدالرشید صاحب سے ملاقات کیلئے 3 اپریل کو جڑواں شہروں کا دورہ کیا۔

سکول میں خصوصی تقریب:۔

دارالعلوم دیوبند کے جشن صد سالہ کے سلسلہ میں 9 اپریل کو سکول میں خصوصی تقریب منعقد کی گئی جس میں حضرت مولانا محمد داؤد صاحب، قاری سعید الرحمٰن صاحب اور دیگر علمائے کرام نے دیوبند میں ہونے والے پروگرام میں شرکت کے حوالہ سے اپنے تاثرات بیان فرمائے۔

جہلم کے دوروزہ پروگرام میں شرکت:۔

امیر انجمن، نائب امیر اور راقم السطور 10، 11 اپریل کو خدام اہل سنت کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے سالانہ پروگرام میں شرکت کے لئے جہلم گئے۔ وہاں امام اہل سنت مولانا سرفراز خان صاحب صفدر، حضرت مولانا قاری مظہر حسین صاحب، قاضی عبداللطیف جہلمی صاحب، مولانا نذیر اللہ گجراتی صاحب، مولانا اکرم زاہد صاحب اور دیگر علمائے کرام کے خطابات سننے کو اور ملاقاتیں کرنے کا موقع ملا۔

گجرانوالہ کا سفر:۔

مولانا سید عبدالمجید ندیم صاحب کے حکم پر 16 اپریل کو گجرانوالہ روانگی ہوئی۔ احباب سے ملاقات وتبادلہ خیال کے علاوہ رات کو قریبی قصبے تتلے ہالی میں ندیم صاحب کے جلسہ میں بطور مہمان خصوصی شرکت وخطاب کیا۔

اپریل کی دیگر مصروفیات:۔

شہر کی باثر سیاسی شخصیت ملک بابو محمد شفیع صاحب سے 18 اپریل کو چند ضروری مشوروں کے لئے ملاقات کی گئی، فاروقی فورس کے اجلاس میں بھی بطور سرپرست شرکت کی، 22 تاریخ کو واے اسی واہ میں انجمن شبان اسلام کے زیر اہتمام جلسہ میں مولانا عبداللہ صاحب اور قاری سعید الرحمٰن صاحب سے ملاقات ہوئی، 24 کو اسلام آباد اور راولپنڈی جماعتی کام کے لئے جانا پڑا اور 26 کو لوسر شرفو میں قاری عبدالحئی عابد صاحب کے جلسہ میں شرکت وملاقات کی۔

قائد جمعیت وجسٹس افضل چیمہ صاحب سے ملاقات:۔

راولپنڈی میں 26 اپریل کو حضرت مفتی محمود صاحب، جسٹس افضل چیمہ صاحب اور قاری سعید الرحمٰن صاحب سے ملاقات کی جبکہ دوسرے دن وفاقی وزیر اطلاعات جناب راجہ ظفر الحق صاحب کے پاس بھی جانا ہوا۔

انجمن کا سالانہ اجلاس:۔

انجمن کی مجلس عمومی کا سالانہ اجلاس 30 اپریل کو دفتر میں منعقد ہوا جس میں تمام شعبوں کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا۔ شعبہ تبلیغ کو زیادہ فعال کرنے کا فیصلہ ہوا نیز انجمن کے اراکین کی ایک حتمی فہرست بھی تیار کرنے کا کام امیر انجمن کے سپرد کیا گیا۔

مری میں مدرسہ کا افتتاح:۔

مری کے نواح میں گلہڑہ گلی کے مقام پر ایک مدرسہ اور مسجد کی افتتاحی تقریب کے لئے ایک پرانے جماعتی دوست نے شرکت کی دعوت دی جس کے لئے یکم اور دو مئی کو مولانا محمد عبداللہ صاحب کے ہمراہ شرکت کی گئی۔ نماز جمعہ سے پہلے راقم السطور نے تقریر کی اور بعد میں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب نے خطاب فرمایا۔ چونکہ قریب ہی دوسرے مسلک کی قدیمی مسجد میں جمعہ ہوتا تھا، ان لوگوں نے اپنا سیاسی اثر ورسوخ استعمال کر کے انتظامیہ کو مع بھاری نفری پولیس بلا لیا تا کہ گرفتاریاں کرائیں۔ حسن اتفاق سے جب ہم پروگرام ختم کر کے قیام گاہ کی طرف جا رہے تھے تو دیکھا کہ مجسٹریٹ صاحب مع پولیس مدرسہ کی طرف کاروائی کی لئے آ رہے تھے۔ مجسٹریٹ صاحب وہی عاصم خان صاحب تھے جن کے ساتھ میں نے 9 ماہ قبل حلقہ

بندیوں کا کام کیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے مجھے دیکھتے ہی پہچان لیا اور دور سے ہی آواز دی کہ صلاح الدین! تم یہاں بھی رپھڑ ڈالنے کے لئے آ گئے ہو۔ بہر حال انہوں نے لچپال ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے اپنا کاروائی والا ذہن بدل دیا اور فریقین کو قدیمی مسجد میں بٹھا کر تصفیہ کرا دیا۔

رفیق ہجرت کانفرنس ٹیکسلا:۔

مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں 8 مئی کو عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی جس میں سید عبدالمجید ندیم صاحب نے تاریخی تقریر کی اور حافظ شریف منچن آبادی صاحب نے بھی لاجواب نظمیں پڑھیں۔ حاضری کے حساب سے بھی یہ فقید المثال اجتماع تھا۔ اس کا اہتمام فاروقی فورس ٹیکسلا نے کیا تھا۔

محلّہ مکراں میں یوم صدیق اکبرؓ:۔

مسجد فاروق اعظم محلّہ مکراں میں 15 مئی قاری عبدالحیٔ عابد صاحب نے اس موضوع پر شاندار خطاب فرمایا۔

مسجد محلّہ موچیاں میں یادگار پروگرام:۔

اسی موضوع پر مذکورہ مسجد میں بادشاہی مسجد لاہور کے خطیب مولانا عبدالقادر آزاد، مولانا عبداللہ صاحب اور حافظ شریف منچن آبادی صاحب نے 16 تاریخ کو تقاریر فرمائیں اور نعتوں نظموں میں شاندار الفاظ سے خلیفہ بلافصل کو خراج عقیدت پیش کیا۔

علاقائی پروگراموں میں شرکت:۔

راولپنڈی میں 19 مئی کو مولانا اجمل خان صاحب کے پروگرام میں شرکت وملاقات کی گئی، 25 کو جولیاں شاخ کے جلسہ میں، 27، 28 کو شیخ القرآن صاحب کی وفات پر پنڈی میں رات کا قیام اور جنازہ میں شمولیت اور دوسرے دن اٹک تک جنازہ کی مصاحبت کی گئی۔

امیر انجمن کی لاہور روانگی:۔

ایک مسجد کی انتظامیہ کمیٹی کی رجسٹریشن کے لئے جناب محمد رفیق صاحب 30 مئی کو لاہور روانہ ہوئے۔

انجمن فلاح و بہبود کی سرگرمیاں:۔

مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی صاحب نے اس فلاحی انجمن کی طرف سے شہری مسائل پر چیئرمین بلدیہ ٹیکسلا جو مخالف فرقہ سے تعلق رکھتے تھے، کے خلاف اخباری بیانات دیئے، حکام اعلیٰ کو درخواستیں بھجوائیں۔ گلیوں، چوکوں میں متنازعہ نام لکھے پر احتجاج کیا جس کے نتیجہ میں 31 مئی کے بلدیہ کے اجلاس میں یہ متنازعہ نام مٹا دینے کا فیصلہ ہوا۔

جون کے پہلے ہفتہ کی مصروفیات:۔

یکم جون کو سید عبدالمجید ندیم صاحب کی ہدایت پر اسلام آباد میں ان سے ملاقات کی گئی اور تبلیغی پروگرام میں بھی شرکت کی۔ ان سے اپنے مجوزہ پروگرام "یوم سیدنا امیر معاویہؓ" میں شرکت کے لئے مشورہ ہوا اور اشتہار کا مضمون بھی تیار کیا گیا۔

سب انسپکٹر پولیس کی الوداعی دعوت:۔

مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی صاحب 2 جون کو ٹرانسفر ہو جانے والے چوکی انچارج کو الوداعی دعوت دی جس میں جماعت کے احباب نے بھی شرکت کی۔

مولانا عبداللہ صاحب سے ملاقات:۔

"یوم سیدنا امیر معاویہؓ" کے پروگرام کے سلسلہ میں مولانا عبداللہ صاحب سے بھی اسلام آباد میں ملاقات کی گئی اور اشتہارات کے مضمون پر مشورہ کر کے اشتہار طباعت کیلئے دے دیئے گئے جو بذات خود ایک تبلیغ کا ذریعہ تھے۔

جملہ معترضہ:۔

جیسا کہ پہلے اشارہ کیا جا چکا ہے کہ مولانا صدیقی صاحب موصوف تو "ایڈونچر" کر کے اپنا ذاتی ایجنڈا بھگتا چکے تھے لیکن ایک طرف دو تین مہینے کی انجمن کی پھر بھرپور سرگرمیوں سے مخالف سربراہوں کی پریشانی میں اضافہ ہوا اور دوسری طرف پہلے مقدمہ میں نامزد ملزم بھی اپنے عزائم پورے نہ ہونے پر شدید اشتعال میں تھا اور وہ بھی جوانی کے جنون میں انتہائی اقدام

کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ راقم السطور نے اپنی سمجھ کے مطابق گزشتہ حالات کا گہرائی سے جائزہ لینے کے بعد جماعتی احباب بالخصوص عہدیداران کو متنبہ کر دیا تھا کہ صدیقی صاحب جوانی کے جنون میں کچھ بھی اقدام کر سکتے ہیں لہٰذا آپ حضرات ان کے معاملے میں احتیاط کا مظاہرہ کریں لیکن قدرت کے فیصلوں کو ٹالا نہیں جا سکتا۔ آنے والے واقعات اس بات کا بیّن ثبوت ہیں کہ معمولی سی بے احتیاطی کتنے ہولناک نتائج کا سبب بنتی ہے۔ کسی نے صحیح کہا ہے کہ "لمحوں نے خطاء کی تھی، صدیوں نے سزا پائی"۔

خونی تصادم (دشمن کا فیصلہ کن وار):۔

انجمن کی مرکزی قیادت بالخصوص فعال و پرجوش نوجوان حبیب الرحمٰن صدیقی اور ان کے جانثار ساتھیوں کو قتل کرنے کے لئے گہری منصوبہ بندی کی گئی۔ مسجد محلّہ موچیاں کے نواح میں 8 جون کو صبح کے وقت پہلے اشتعال انگیزی کی گئی جس پر صدیقی صاحب نے اپنے نوجوان ساتھیوں اور انجمن کے مرکزی عہدیداران کو اپنی اس مسجد میں مشوروں کے لئے بلوایا۔ یہ تمام حضرات مشورہ کے بعد انجمن کے دفتر میں واپسی کے لئے جب محلّہ مکراں کے راستے گزر رہے تھے تو اسی منصوبہ بندی کے تحت گلیوں کے ایک چوک میں دیوار کی اوٹ میں کھڑے متعدد نوجوان جو مذکورہ نامزد ملزم کی قیادت میں پوری طرح آتشیں اسلحہ سے لیس کھڑے تھے ان ساتھیوں پر حملہ آور ہو گئے۔ چونکہ ہمارے حضرات غیر مسلح تھے بظاہر کسی ایک کے بھی زندہ بچ جانے کی پوزیشن نہیں تھی لیکن جان لینے والے سے جان دینے والا زیادہ طاقتور ہے۔ دوبدو تصادم میں حملہ آوروں کے سرغنہ کو سینے میں ایک گولی لگ گئی جس سے وہ موقع پر ہی فوت ہو گیا۔ امکانی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ ہمارے احباب میں سے کسی ایک کے پاس اسلحہ ہو اور اس نے موصوف کو حملہ کے جواب میں گولی مار دی ہو۔ ان ساتھیوں میں موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا انجمن خلفائے راشدین کے صدر ریاض الحسن معاویہ، گردن میں گولیاں لگ جانے والے نوجوان نثار اور امیر انجمن جناب محمد رفیق صاحب کو زخمی حالت میں بذریعہ پولیس راولپنڈی ڈسٹرکٹ ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔

فریقین نے مقدمات درج کرادیئے اور ہماری طرف سے چار افراد کو قتل کا ملزم نامزد کر دیا گیا جن میں امیر انجمن، صدیقی صاحب، محلّہ موچیاں کے محمد یعقوب صاحب اور غلام حیدر صاحب شامل تھے اور ہماری درخواست پر انجمن غلامان عون محمد ٹیکسلا کے اراکین و عہدیداروں کو قاتلانہ حملہ کے الزام میں نامزد کیا گیا جو واقعتاً حملہ میں شریک تھے۔

اس طرح جانبین پر مقدمات بن گئے، شہری فضا میں شدید کشیدگی پیدا ہو گئی اور سب چھوٹوں، بڑوں، دینداروں، دنیاداروں، سیاسی و مذہبی رہنماؤں اور اپنے پرایوں کی شدید آزمائش شروع ہو گئی۔ ان مقدمات کی تفصیل اور انجام پر الگ تفصیلات رقم کی جائیں گی البتہ دیگر مصروفیات کا اندراج جاری رکھا جاتا ہے۔

شانِ صحابہؓ کا جلسہ:۔

انجمن کے زیر اہتمام 21 جون کو مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں اس عنوان پر جلسہ کا انعقاد ہوا اور علاقہ کے علمائے کرام کا اجلاس بھی منعقد کیا گیا۔

اٹک اور راولپنڈی کے پروگراموں میں شرکت:۔

راولپنڈی میں سید ندیم صاحب کے 25 جون کے پروگرام میں شرکت اور ملاقات کی گئی، مولانا چراغ الدین صاحب سے بھی ملاقات ہوئی اور 27 جون کو اٹک کے پروگرام میں بھی شریک ہوئے۔

جولائی کی مقدموں کے علاوہ مصروفیات:۔

ٹیکسلا میں دو جولائی کو علاقہ بھر کے علماء کا اجلاس منعقد کیا گیا، 4، 5 جولائی کو مدرسہ محلّہ ورکشاپی راولپنڈی کے پروگراموں میں شرکت کی گئی اور حضرت خواجہ خان محمد صاحب، سید ندیم صاحب، قاری حنیف ملتانی صاحب اور پنڈی کے دیگر علماء سے ملاقاتیں کی گئیں۔ 8 جون کو پنڈی میں ہی مولانا اجمل خان صاحب، قاری عبدالحئی عابد صاحب، مولانا دین پوری صاحب اور دیگر علمائے کرام سے ملکر اس آزمائش میں تعاون کی اپیل کی گئی۔ 9 کو واہ میں علماء کا اجلاس ہوا اور 10 کو پنڈی میں مولانا زاہد الراشدی صاحب سے ملاقات کی۔ 25 جولائی کو پنڈی میں مولانا لقمان علی پوری صاحب کی تشریف آوری پر ان کی خدمت میں بھی حاضری دی۔

مولانا عبدالحئی صاحب بھوئی گاڑ کا انتقال:۔

بھوئی گاڑ کے عظیم علمی خاندان کی آخری نشانی مولانا عبدالحئی صاحب 11 جولائی کو انتقال فرما گئے، جن کے جنازہ کی امامت مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب نے فرمائی اور سینکڑوں علماء، قراء، حفاظ اور دین دار مسلمانوں نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔

مجلس تحفظ حقوق اہل سنت پاکستان کا مرکزی اجلاس:۔

مدرسہ تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی میں 6 اگست کو مجلس کا مرکزی اجلاس ہوا۔ اس موقع پر اکابر علمائے کرام سے ملاقات کا موقع ملا۔ مولانا دین پوری، سید ندیم صاحب، شیخ القرآن صاحب کے علاوہ ملک بھر سے نمائندگان موجود تھے۔

پنڈی میں علماء سے ملاقاتیں:۔

راولپنڈی میں قاری سعید الرحمٰن صاحب، سید ندیم صاحب، سید چراغ الدین صاحب سے 11 اگست کو ملاقاتیں کر کے مقدمات کی صورتحال بتائی اور مشاورت کی۔

علاقہ کا دورہ:۔

اگست کی 14، 15 تاریخ کو اٹک، گڑھی افغاناں، واہ، پنڈی اور اسلام آباد کا سفر کیا اور حضرت قاضی زاہد الحسینی صاحب، قاری سعید الرحمٰن صاحب مولانا عبداللہ صاحب اور بہت سے جماعتی احباب سے ملاقاتیں کیں۔ 18 اگست کو اسلام آباد میں جناب جاوید ابراہیم پراچہ صاحب، حاجی عبدالرشید صاحب، قاری احسان اللہ صاحب و دیگر دوستوں سے بھی ملاقات کی ۔22 جون کو حسن ابدال اور قاضی شمس الدین صاحب اور 24، 25 کو پنڈی اسلام آباد میں قاری سعید الرحمٰن صاحب اور قاری احسان اللہ صاحب سے ملاقات کر کے مشاورت کی گئی۔

مولانا زاہد الراشدی صاحب کی آمد:۔

گجرانوالہ سے مولانا زاہد الراشدی صاحب 18 کو ہی شام کے وقت ٹیکسلا تشریف لا گئے اور رات یہیں قیام کیا۔

اسلام آباد میں علماء کنونشن:۔

اگست کی 20، 21 تاریخ کو ملک بھر کے علماء کا ایک کنونشن اسلام آباد میں منعقد ہوا جہاں اکابر علمائے کرام سے ملاقات کی گئی بالخصوص سید ندیم صاحب اور قاری سعید الرحمٰن صاحب سے مشاورت کی گئی۔

چکوال کو وفد کی روانگی:۔

تحریک خدام اہلسنت پاکستان کے امیر حضرت قاضی مظہر حسین صاحب اور دار العلوم حنفیہ کے مہتمم پیر طریقت جناب غلام حبیب نقشبندی صاحب کی ملاقات کیلئے امیر، نائب امیر انجمن اور راقم السطور نے 11 ستمبر کو چکوال کا سفر کیا اور مذکورہ بزرگوں کی خدمت میں حاضری دے کر مقدمات کے ضمن میں تعاون اور دعا کی درخواست کی۔

حضرت درخواستی کی تشریف آوری:۔

اسی دن حضرت دامت برکاتہم شام کے وقت غریب خانہ پر تشریف لائے اور مختصر قیام کے بعد احباب کو پند و نصائح اور دعاؤں سے مستفید فرمایا۔ دشمن سے حفاظت کے لئے اوراد بھی بتائے اور تعویذ بھی عطا فرمائے۔

خدام اہلسنت کے وفد کی آمد:۔

اس تنظیم کی حضرو شاخ کا وفد مولانا حافظ رفیع الحسینی کی قیادت میں ٹیکسلا آیا اور اظہار ہمدردی و تعاون کیا۔

لاہور کا سہ روزہ سفر:۔

وائس چیئرمین بلدیہ ٹیکسلا کی نااہلی کیسوں کی اپیلوں کی سماعت میں پیشی کے لئے 5 تا 7 اکتوبر لاہور رہنا پڑا یہ سماعتیں سیکرٹری لوکل گورنمنٹ پنجاب کے پاس تھیں۔ اس دوران گجرانوالہ کے دوستوں کی ملاقات کے لئے وہاں بھی حاضری ہوئی، نائب امیر انجمن جناب غلام جیلانی صاحب بھی ہمراہ تھے۔

حضرت مفتی محمود صاحب کا انتقال اور جنازہ میں شرکت:۔

مفکر اسلام، قائد جمعیت حضرت مولانا مفتی محمود صاحب 14 اکتوبر کو انتقال فرما گئے۔ جنکے جنازہ میں شرکت کے لئے کافی احباب سپیشل بس کے ذریعے ڈیرہ اسماعیل خان روانہ ہوئے اور جنازہ میں شرکت کر کے دوسرے دن واپسی ہوئی۔ 19 اکتوبر کو دفتر انجمن میں اس سلسلے میں تعزیتی پروگرام منعقد کیا گیا جس میں قاری سعید الرحمٰن صاحب بھی شریک ہوئے۔

سکول کے یوم تاسیس کی تقریب:۔

یکم محرم بمطابق 10 نومبر کو سکول کے یوم تاسیس کے سلسلہ میں ایک تقریب منعقد کی گئی جس میں مہمان خصوصی ضلع تعلیمی افسر صاحب (ڈی ای او) تھے اور صدارت علاقہ مجسٹریٹ

صاحب نے کی۔تقریب میں طلباء کے والدین کے علاوہ کثیر تعداد میں شہر کے عمائدین اور معززین نے شرکت فرمائی۔

علمائے کرام سے ملاقاتیں:۔

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہور کے خلیفہ مجاز اور تحریک خدام اہلسنت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب جہلمی 29 نومبر کو لوسر شرفو کے جلسہ میں تشریف لائے تو ان سے ملاقات کی گئی۔30 نومبر کو سید عبدالمجید ندیم صاحب خود ٹیکسلا تشریف لائے اور احباب سے ملاقاتیں و مشاورت کی۔

دسمبر کی مصروفیات:۔

مقدمات کے مصروفیات کے علاوہ 2،3 دسمبر کو مولانا قاری عبدالحئی عابد صاحب کے ملپور اور درّہ ضلع ہزارہ میں پروگرام تھے جن میں شرکت کی گئی، 6 دسمبر کو زیرتعمیر مسجد صدیقیہ کی چھت ڈلوائی گئی۔25 کو قاری سعید الرحمٰن صاحب فاروقی فورس ٹیکسلا کے پروگرام میں تشریف لائے۔

لاہور کے دوسفر:۔

پہلے 7 سے 11 ستمبر تک لاہور کا دورہ ہوا جو وائس چیئرمین کی نااہلی کے مقدمہ کی ہائی کورٹ میں سماعت کے لئے تھا۔جبکہ دوسرا سفر 28 تا 30 دسمبر لاہور، گجرانوالہ میں جمعیت کے صوبائی اجلاس اور بسلسلہ مقدمات ایک جنرل صاحب کی سفارش کی کوشش کے لئے۔

اٹھارہوں سال 1981ء (مولانا محمد صدیق شہید کی شہادت کا سال)

مولانا سید اسعد مدنی صاحب سے ملاقات:۔

شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کے جانشین مولانا سید اسعد مدنی صاحب 7،8 جنوری کو جامعہ اسلامیہ راولپنڈی میں تشریف لائے اور ان سے ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی۔

اکابر علماء کرام سے ملاقاتیں:۔

اسلام آباد میں 16 جنوری کو ایک کنونشن کے موقع پر حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، مولانا عبدالقادر صاحب آزاد اور مولانا محمد اجمل خان صاحب سے ملاقاتیں کی گئیں۔ 23 کو راجہ بازار کے جلسہ میں سید عبدالمجید ندیم صاحب، مولانا زاہد الراشدی صاحب اور قاری عبدالحئی عابد صاحب سے 26 کو حضرو میں مولانا صالح محمد حضروی صاحب سے اور اٹک میں نسیم ہمدانی صاحب سے اور 30 جنوری کو واہ میں مولانا ضیاء القادری صاحب سے بھی ملاقاتیں ہوئیں۔

ٹیکسلا میں تبلیغی جلسہ:۔

فاروقی فورس ٹیکسلا کے زیر اہتمام 24 جنوری کو مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں مولانا قاری عبدالحئی عابد صاحب نے تبلیغی جلسہ سے خطاب فرمایا۔

فروری کے علاقائی پروگرام:۔

یکم فروری کو اٹک میں اور 2 کو ایچ ایم سی میں مولانا محمد اجمل خان صاحب نے خطاب فرمایا اور قاری عبدالحئی عابد صاحب نے 4 کو گڑھی افغاناں اور 5 کو مسجد محلّہ پھلائیاں ٹیکسلا میں، مولانا لقمان علی پوری صاحب نے 17 فروری کو ڈھبیاں میں جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ میں شرکت کی۔

مارچ کے اسفار:۔

پنڈی، اسلام آباد کے علمائے کرام سے ملاقات کیلئے مسلسل اسفار کے علاوہ 9 مارچ کو ہری پور میں مولانا فضل رازق صاحب، 11 کو قاری عبدالحئی عابد صاحب، 13 کو لوسر شرفو مولانا خاکی جان صاحب، 21 مارچ کو ہریپور سید ندیم صاحب، 22 کو حسن ابدال علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی اور مقبول الرحمٰن علوی صاحب، 23 مارچ کو مرزا نزد اٹک حضرت قاضی مظہر حسین صاحب اور مولانا حافظ محمد انور صاحب سے ملاقاتوں کے لئے سفر کرنے پڑے۔

سکول کی تقریبات:۔

انجمن کے سکول میں نتائج کے اعلان کی تقریب 26 مارچ کو منعقد ہوئی جس میں حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب اور مولانا حافظ محمد انور صاحب نے شرکت فرمائی۔یکم اپریل کو نئے سال کی افتتاحی تقریب میں حضرت مولانا محمد داؤد صاحب اور مولانا عبدالغفور صاحب نے خطاب فرمایا اور دعاؤں سے نوازا۔

اپریل کی مصروفیات:۔

مقدمات کی مسلسل دوڑ دھوپ کے ساتھ ساتھ 17 اپریل کو پنڈی کے علماء کنونشن میں شرکت کی اور اکابر علمائے کرام سے ملاقاتیں ہوئیں۔ 14 کو واہ میں مولانا اجمل خان صاحب اور سید عبدالمجید ندیم صاحب، 25 اپریل کو پنڈی میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب، مولانا فضل الرحمٰن صاحب اور مولانا اکرم ہمدانی صاحب اور پھر 30 کو پنڈی میں ہی سید عبدالمجید ندیم صاحب کے پروگراموں میں شرکت اور ملاقاتیں کیں۔

نائب امیر انجمن غلام جیلانی صاحب 20 اپریل قاری عبدالحئی عابد صاحب کے ہمراہ حویلیاں گئے اور مولانا عزیز الرحمٰن کے ہمراہ پشاور بھی۔

ٹیکسلا میں تبلیغی پروگرام:۔

فاروقی فورس کے زیر اہتمام 17 اپریل کو یوم صدیق اکبر منایا گیا، 19 کو قاری عبدالحئی عابد صاحب نے مسجد محلّہ پھلائیاں میں خطاب فرمایا، 24 اپریل کو مولانا لقمان علی پوری صاحب نے بھڑ درگئی میں اور 26 کو فاروقی فورس کے زیر اہتمام تقریب حلف وفاداری اور عام اجتماع سے مولانا ضیاء القاسمی صاحب، سید چراغ الدین صاحب، مولانا اکرم زاہد صاحب اور مولانا عبدالستار تو حیدی صاحب نے خطاب فرمایا جبکہ حافظ شریف منچن آبادی نے نعتیں پیش کیں۔

مولانا محمد صدیق صاحب کی شہادت:۔

گزشتہ سال کے خونی حادثہ میں مخالف نوجوان کے قتل کے بعد، جس کے مقدمات ابھی زیر سماعت تھے اور فوجی عدالتیں کیس سن رہی تھیں، باوجود تین چار بار چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے دفتر سے خطوط کے ذریعے مقدمات سول عدالتوں میں منتقل کرنے کے احکامات جاری ہونے کے مقامی متعلقہ فوجی افسروں نے یہ مقدمات منتقل نہیں کئے۔ اس دوران مذکورہ مقتول کے ورثاء نے 10 مئی کو حضرت مولانا محمد صدیق صاحب کو سکول سے چھٹی کر کے واپسی پر دن دیہاڑے شہید کر دیا۔ مولانا کا جنازہ دوسرے دن گیارہ مئی کو ٹیکسلا میوزیم کے وسیع میدان میں پڑھایا گیا، جس میں ضلع بھر کے علماء، قراء، مشائخ وسیاسی زعماء کے علاوہ ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی، ٹیکسلا میں جنازہ کے بعد آپ کو تدفین کے لئے ہزارہ روڈ پر آپ کے آبائی گاؤں میر پور لے جایا گیا اور وہاں دوبارہ جنازہ پڑھ کر تدفین کی گئی۔ آپ کے صاحبزادے مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی پچھلے مقدمہ میں جیل میں ہونے کی وجہ سے جنازہ اور تدفین میں شریک نہیں ہو سکے۔ (اس مقدمہ کی تفصیل بھی الگ "مقدمات قتل" کے عنوان سے تحریر کی جائے گی)۔

سواد اعظم اہلسنت علاقہ ٹیکسلا کا قیام:۔

علاقہ بھر کے علماء و مشائخ نے 21 مئی کو ٹیکسلا میں اجلاس منعقد کر کے اس تنظیم کے قیام کا فیصلہ کیا۔ اس سے پہلے 19 تاریخ کو مرکزی جامع مسجد میں بہت بڑا تعزیتی جلسہ منعقد کیا گیا تھا۔ اس تنظیم کا صدر مولانا محمود الحسن توحیدی صاحب کو بنایا گیا جن کے خلاف پانچ دن بعد ایک مقدمہ درج کر دیا گیا۔ اور مسلسل آٹھ دس دن پریشانی میں گزارنے پڑ گئے۔ (تفصیل الگ درج کی جائے گی)۔

علاقائی اجتماعات میں علمائے کرام سے ملاقاتیں:۔

مدرسہ تعلیم القرآن راولپنڈی میں 23 مئی کو مولانا ضیاء القاسمی، مولانا عبدالحئی عابد، مولانا منظور احمد چنیوٹی، قاری سعید الرحمٰن صاحب، قاری عبدالمالک صاحب اور دیگر علمائے کرام سے امیر انجمن جناب محمد رفیق صاحب اور راقم السطور نے ملاقاتیں کیں، 26 کو جمعیت کے رہنما مولانا احمد سعید لدھیانوی ٹیکسلا تشریف لائے، 28 مئی کو پھر پنڈی میں مدرسہ انوار العلوم اصغر مال روڈ کے پروگرام میں وفاقی وزیر راجہ سکندر زمان صاحب، سید عبدالمجید ندیم صاحب، مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب اور سید چراغ الدین شاہ صاحب سے ملاقات کی گئی۔ 31 مئی کو قاری عبدالحئی عابد صاحب موضع کرموال نزد ٹیکسلا میں خطاب کے لئے تشریف لائے، اسی طرح مولانا عزیز الرحمن صاحب ہزاروی اور مولانا عبدالستار توحیدی صاحب سے بھی ملاقاتیں اور رابطہ جاری رہا۔ اسی مہینے میں سموں گاؤں کی مسجد میں ختم مشکوٰۃ شریف کی تقریب میں بھی شرکت کی سعادت حاصل کی گئی۔

مقامی اجتماعات اور علاقائی تقریبات میں شرکت:۔

مولانا محمد اجمل خان صاحب 4 جون کو ٹیکسلا تشریف لائے، مولانا عبدالستار توحیدی صاحب نے 4 جون کو مدنی مسجد میں جمعہ پڑھایا، 8 جون کو خرم پراچہ میں قاری عبدالحئی صاحب عابد کی تقریر ہوئی، جہاں تنازعہ پیدا ہو گیا اور 107/151 کے مقدمات میں فریقین کے ضمانتیں بھی کرانا پڑیں۔ مولانا قاری عبدالمالک صاحب اور آفتاب مغل صاحب راولپنڈی جمعیت کی طرف سے 9 جون کو ٹیکسلا تشریف لائے۔ 11 جون کو خدام اہلسنت جہلم کا وفد آیا اور حضرت قاضی عبداللطیف جہلمی صاحب کی طرف سے اظہار ہمدردی کیا اور مالی تعاون پیش

کیا۔ 14 جون گڑھی افغاناں میں قاری عبدالحیٔ عابد صاحب کے پروگرام میں شرکت ہوئی اور دوسرے دن ان ہی کے کوٹھہ کے پروگرام میں بھی۔ 10 جون محلّہ ورکشاپی راولپنڈی میں حضرت خواجہ خان محمد صاحب، حضرت قاضی محمد زاہدالحسینی صاحب، مولانا عبدالقادر آزاد صاحب ودیگر علمائے کرام سے وفد کے ہمراہ ملاقاتیں کیں۔ 27 جون کو مولانا عبدالشکور دین پوری صاحب کو ایئر پورٹ سے ایچ ایم سی جلسے کے لئے لائے۔ 29 جون کو مولانا سید عبدالمجید ندیم صاحب کو بیرون ملک کے دورہ کے لئے ایئر پورٹ سے الوداع کیا اور پھر 30 جون کو مولانا دین پوری صاحب کے پنڈ گاکھڑہ اور ایچ آئی ٹی مارگلہ کے پروگراموں میں شرکت کی۔

مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی کی ضمانت پر رہائی:۔

مولانا صدیقی 10 جون سے 20 جون تک عبوری ضمانت پر رہا رہے اور اس عرصہ میں ان کی معیت میں اکثر علماء سے ملاقاتیں کی گئیں اور مقدمات کے سلسلہ میں مختلف صاحب الرائے احباب وعلمائے کرام سے مشاورت بھی کی گئی۔

مدرسہ سراج المدارس ٹیکسلا کا سالانہ جلسہ:۔

مرکزی جامع مسجد میں 17 جون کو مدرسہ کے سالانہ جلسہ میں حضرت خواجہ خواجگان مولانا خان محمد صاحب تشریف لائے اور ان کی صدارت میں مقامی علمائے کرام کے علاوہ مولانا عبدالشکور دین پوری صاحب نے خطاب فرمایا۔

جولائی اگست کی مصروفیات:۔

یکم جولائی کو بھوئی گاڑ اور 3 تاریخ کو ایبٹ آباد روانگی ہوئی۔ جہاں حضرت قاضی محمد زاہدالحسینی صاحب سے جناب محمد رفیق صاحب اور راقم السطور نے سلسلہ سلوک کے اسباق شروع کئے۔ رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں اجتماعی طور پر کیا۔ اگست کی ابتداء میں سکول کو "انجمن تعلیم القرآن ٹیکسلا" کے حوالے کرنے کے ضمن میں انجمن کے اپنے اجلاس بھی ہوئے اور ان کے عہدیداران سے بھی گفت وشنید جاری رہی۔ 14 اگست کو جمعیت کے صوبائی رہنماؤں مولانا غلام ربانی صاحب، قاری نورالحق قریشی، رشید احمد لدھیانوی صاحب کے علاوہ قاری سعیدالرحمٰن صاحب اور دیگر علمائے کرام سے ملاقاتیں کی گئیں۔ 29 جون کو ملپور کے جلسہ میں اور 30 کو پنڈ گاکھڑہ کے قاری عبدالحیٔ عابد صاحب کے پروگرام میں بھی شرکت کی گئی۔

انجمن تعلیم القرآن ٹیکسلا کو سکول کی انتظامی حوالگی:۔

پچھلے دوسال قتل کے مقدمات کی شب وروز مصروفیت، امیر انجمن اور ناظم تعلیم کی اسارت جیل یاترا، ناظم اعلیٰ (راقم السطور) کی مقدمات کی پیروی کی مصروفیات اور دیگر منتظمین کی ذاتی مصروفیات کی وجہ سے عدیم الفرصتی سے سکول کا اندرونی نظام شدید طور پر متاثر ہوگیا اسی طرح سکول کے وسعت پذیر ہونے کی وجہ سے جگہ کی کمی اور ذاتی عمارت نہ ہونے کی وجوہات پر کافی غور وخوص اور مشورہ کے بعد فیصلہ ہوا کہ ملحقہ عمارت جس میں اسلامیہ پرائمری سکول شروع ہوچکا تھا، سکول کے مقاصد کے لئے مفید ثابت ہوسکتی ہے۔ اسی طرح چونکہ اس سکول کی انتظامیہ میں اپنے ہی اساتذہ اور بزرگ شامل تھے۔ سکول کو ان کے زیر انتظام کردینا مفید ثابت ہوگا۔ مرکزی عہدیداروں کی عدم موجودگی میں سکول کے بعض اساتذہ وغیرہ کی بعض ناگفتنی حرکات بھی سکول کی انتظامیہ تبدیل کرنے کا سبب بنیں۔

چنانچہ انجمن کے فیصلوں کے مطابق سکول درج ذیل شرائط کے ساتھ نئی انتظامیہ کے حوالے کردیا گیا:

1) سکول کا نام " تعلیم الاسلام سکول ہی رہے گا اور اس کے مینیجر اور ہیڈ ماسٹر محمد رفیق صاحب ہی ہونگے۔

2) انجمن تعلیم القرآن میں امیر اور نائب امیر انجمن شبان اسلام کو باضابطہ رکن بنایا جائے گا۔

3) سکول کا نصاب اور اساتذہ بدستور یہی رہیں گے۔

علاقائی وملکی اجتماعات میں شرکت:۔

مولانا عبدالشکور دین پوری صاحب کے 8 ستمبر کو اٹک، قاری حنیف ملتانی صاحب کے 15 ستمبر کو بدھو، سید عبدالمجید ندیم صاحب کے 25 تاریخ کو مری کے پروگراموں اور تبلیغی جماعت کے 19، 20 ستمبر کے سالانہ اجتماع رائے ونڈ میں شرکت کی گئی۔

ماہ ستمبر کا اہم واقعہ:۔

بلدیہ ٹیکسلا کے متنازعہ چیئر مین رضا حسین شاہ کے خلاف 9 ستمبر کو تحریک عدم اعتماد کامیاب ہوگئی، جس کے لئے انجمن بھی سرگرم عمل تھی اور کونسلران وغیرہ سے رابطوں اور مشوروں میں مصروف رہی۔ اس کے نتیجے میں انجمن کے اساسی رکن اور سابق امیر سید محمود حسین شاہ صاحب 14 ستمبر کو بلدیہ کے عبوری چیئر مین بن گئے۔ یہ انجمن کے لئے ایک تاریخی اعزاز تھا۔

سال کی آخری سہ ماہی کی مصروفیات:۔

قتل کے مقدمات کے سلسلہ میں معززین شہر نے اکتوبر سے فریقین میں صلح کی کوششوں کا آغاز کیا جو 8 ماہ بعد نتیجہ خیز ثابت ہوا۔ اس مصروفیت کے علاوہ انجمن کے اجلاس، آئندہ کا لائحہ عمل طے کرنے کے لئے منعقد ہوتے رہے اور شعبہ تبلیغ کے تحت دینی محافل اور اصلاحی اجتماعات کے لئے بزرگ علمائے کرام کو دعوت دینے کے فیصلے ہوئے۔ ایسا پہلا پروگرام یکم جنوری 1982ء کو مولانا ضیاء الدین صاحب کا محلّہ مکراں میں ہونا قرار پایا۔

انیسواں سال 1982ء

مقامی و بیرونی اصلاحی پروگرام:۔

ٹیکسلا میں یکم جنوری کو مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب اور 18 جنوری مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب مذکورہ سلسلہ میں تشریف لائے۔ 15 کو بھی دفتر انجمن میں ایسا ہی پروگرام ہوا۔ یکم فروری کو انجمن کے مرکزی عہدیدار خانقاہ سراجیہ کندیاں روانہ ہوئے اور خواجہ خواجگان حضرت خان محمد صاحب سے ملاقات کر کے دعائیں لیں اور رات قیام کر کے دوسرے دن واپسی ہوئی۔ 12 فروری کو مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب نے دفتر میں اور 19 کو مولانا عبداللہ صاحب (اسلام آباد) نے محلّہ پھلائیاں میں اصلاحی بیانات فرمائے۔ 27 فروری کو حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب نے مرکزی جامع مسجد میں درس قرآن ارشاد فرمایا۔ اس کے علاوہ ماہانہ مجلس ذکر کا سلسلہ بھی شروع کیا گیا جس کے لئے راولپنڈی سے مولانا عبدالمعبود صاحب 24 فروری کو تشریف لائے اور بازار والی مسجد میں بعد عشاء مجلس ذکر کرائی۔

ماہ مارچ کی مصروفیات:۔

اصلاحی پروگراموں کے سلسلہ میں 5 مارچ کو مجلس ذکر، 19 کو دفتر میں اصلاحی بیان اور 30 کو محلّہ مکراں میں درس قرآن ہوا۔ تیسرے ہفتے میں برادر خورد رفیع الدین کی شادی اور ولیمہ کی ذاتی مصروفیت بھی رہی۔

علاقائی و بیرونی پروگراموں میں شرکت:۔

حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب کی صاحبزادی کا نکاح اور رخصتی کی تقریب جو 7 مارچ کو اٹک میں ہوئی اس میں شرکت کے موقع پر حضرت میاں محمد اجمل قادری صاحب، مولانا قاری محمد امین صاحب اور دیگر علمائے کرام سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ 15 مارچ کو دومیل ضلع اٹک کا سفر کرنا پڑا۔ جناب محمد رفیق صاحب اور سید محمود حسین شاہ صاحب چکوال حضرت قاضی مظہر حسین صاحب کی ملاقات کے لئے 23 مارچ کو تشریف لے گئے۔ راقم السطور حضرت قاضی صاحب کی معیّت میں 28 مارچ کو دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں وفاق المدارس کے مرکزی اجلاس میں شریک ہوا، جہاں ملک کے نامور علماء و مشائخ کے علاوہ افغانستان میں مصروف جہاد مجاہد لیڈروں محمد یونس خالص، عبدالرسول سیاف، نصر اللہ منصور، جلال الدین حقانی وغیرہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

مقدمات کے خاتمہ کے لئے صلح کی پیش رفت:۔

اپریل کے مہینہ میں جانبین کی طرف سے معززین نے اس سلسلہ میں رابطے تیز کر دیئے۔ مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی صاحب کی ضمانت منظور کرائی گئی اور تمام متعلقہ افراد کو شرائط صلح پر اعتماد میں لیا گیا۔ پورا مہینہ، ڈیڑھ مہینہ معاملات کو حتمی شکل دینے میں لگ گیا۔

اصلاحی پروگرام:۔

ماہانہ مجلس ذکر 3 اپریل کو مولانا عبدالمعبود صاحب نے کرائی، پیر طریقت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب کی خدمت میں دو تین بار حاضری اور مسجد بابا جیون میں ان کی مجالس ذکر و درود شریف میں شرکت کی جاتی رہی۔ انجمن کے دفتر میں بھی اصلاحی پروگرام کیئے گئے۔ محلّہ مکراں میں 15 اپریل کو محفل حسن قرات بھی منعقد کی گئی۔

خلفائے طریقت کی تشریف آوری اور ملاقاتیں:۔

مدینہ منورہ میں مقیم تبلیغی بزرگ مولانا سعید احمد خان صاحب کے اسلام آباد میں 4 اپریل کے بیان میں شرکت کی گئی، اٹک میں دو، تین بار حضرت قاضی کی خدمت میں حاضری ہوئی، 26 اپریل کو حضرت تھانویؒ کے خلیفہ مجاز پشاور کے حضرت مولانا فقیر محمد صاحب ٹیکسلا تشریف لائے۔ ان سے مولانا محمود الحسن توحیدی صاحب کے دولت خانہ پر ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اور 30 اپریل کو راولپنڈی میں شیخ العرب والعجم حضرت مدنیؒ کے خلیفہ مجاز حضرت قاضی مظہر حسین صاحب سے ملاقات کی گئی۔

علاقائی پروگراموں میں شرکت:۔

گڑھی افغاناں میں 9 اپریل کو قاری عمر خطاب صاحب کے ولیمہ کے موقع پر علاقہ کے علماء و مشائخ سے ملاقات ہوئی، 17 کو پنڈ گاکھڑہ میں مناظر اہلسنت مولانا عبدالستار تونسوی صاحب اور 20 کو ایچ ایم سی میں مولانا محمد اجمل خان صاحب کے پروگراموں میں شرکت اور ملاقاتیں کیں۔

انجمن کے شوریٰ اور عاملہ کے اجلاس:۔

شوریٰ کا اجلاس 2 اپریل کو اور عاملہ کا 23 اپریل کو منعقد ہوا۔ ان مواقع پر انجمن کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا اور اصلاحی پروگراموں میں شرکت نہ کرنے والے اراکین سے رابطہ کرنے کے لئے سید محمود حسین شاہ صاحب اور غلام جیلانی صاحب کو ذمہ داری دی گئی۔ انجمن کے خازن کی کچھ عرصہ سے بے عملی پر ان کی جگہ عبیدالرحمٰن صاحب کو خازن بنانے کا فیصلہ کیا گیا۔

ماہ مئی کی مصروفیات:۔

اس ماہ کی اہم مصروفیات صلح کی کوششوں کو حتمی شکل دینا تھیں۔ اس کے علاوہ مجالس ذکر، محافل درود شریف، اصلاحی اجلاسوں کا تسلسل، علماء و مشائخ سے ملاقاتیں اور مقامی و علاقائی مذہبی پروگراموں میں شرکت کے معمولات پورے کئے گئے۔

پروگراموں میں شرکت کے لئے اسفار:۔

یکم مئی کو مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب اور مولانا عبداللہ صاحب کے ہمراہ راقم السطور اور جیلانی صاحب کھوٹہ گئے۔ 3 مئی کو اسلام آباد سید عبدالمجید ندیم صاحب کے پروگراموں میں شرکت کی، 10 مئی کو مولانا محمد صدیق صاحب شہید کی برسی کیلئے میرپور، 17 مئی کو واہ میں مولانا عبدالشکور دین پوری کے پروگرام، 22 مئی کو مولانا محمد اجمل خان صاحب سے ملاقات کے لئے اٹک اور 31 مئی کو اسلام آباد کی ختم نبوت کانفرنس میں مولانا اللہ وسایا صاحب، مولانا لقمان علی پوری، مولانا ضیاء القاسمی، مولانا اشرف ہمدانی اور سید امین گیلانی کے پروگرام میں شرکت کے لئے سفر کئے گئے۔

نائب امیر انجمن کی خانقاہ سراجیہ روانگی:۔

انجمن کے نائب امیر سید محمود حسین شاہ صاحب 10 مئی کو اپنے شیخ طریقت خواجہ خواجگان حضرت خان محمد صاحب سے ملاقات کے لئے احباب کے ہمراہ کندیاں روانہ ہوئے۔

پیر طریقت حکیم اختر صاحب کی تشریف آوری:۔

حضرت حکیم صاحب 6 مئی کو ٹیکسلا تشریف لائے۔ محلّہ موچیاں کی مسجد میں 7 مئی کو خطاب فرمایا، پھر جمعہ میں مرکزی جامع مسجد اور اسی دن بعد مغرب ایچ ایم سی کی مسجد میں وعظ فرمایا۔

مقدمات کا معاہدہ صلح:۔

سات ماہ کی مسلسل کوششوں کے بعد 17 مئی کو جانبین کے معززین و متاثرین چیئرمین بلدیہ ٹیکسلا بابو ملک محمد شفیع صاحب کی ڈھیریاں میں رہائش گاہ پر جمع ہوئے اور متفقہ طور پر طے شدہ شرائط پر صلح نامے پر دستخط کئے جس کی تفصیل مقدمات کے ضمن میں تحریر ہے۔ اس موقع پر آئندہ کے لئے ایسے حادثات سے بچنے کے لئے امن کمیٹی بھی تشکیل دی گئی، جس میں فریقین کے ذمہ دار افراد کو رکن بنایا گیا۔

انجمن کے اجلاس:۔

انجمن کے سہ سالہ اجلاس 20 اور 28 مئی کو منعقد کئے گئے جن میں تمام شعبوں کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا، آئندہ کے لئے لائحہ عمل مرتب ہوا اور دستور کے مطابق دوبارہ انتخاب کیا گیا۔ جو ٹیکسلا شاخ کے لئے درج ذیل تھا۔

امیر، ناظم اعلیٰ اور ناظم تبلیغ حسب سابق، نائب امیر سید محمود حسین شاہ صاحب، ناظم تعلیم غلام جیلانی صاحب، ناظم نشر و اشاعت خالد محمود صاحب اور خازن عبیدالرحمٰن صاحب۔ مجلس

شوریٰ کے اراکین کی نامزدگی کا اختیار امیر انجمن کو دے دیا گیا۔

مئی کی دیگر مصروفیات:۔

محترم قاری سعید الرحمٰن صاحب کو 3 مئی کے دن برادرم رفیع الدین کے ضمنی ولیمہ میں مدعو کیا گیا، 7 مئی کو مولانا فضل الرحمٰن کے لوسر شرفو کے پروگرام میں شرکت کی گئی، 12 مئی کو مولانا احمد سعید لدھیانوی ٹیکسلا آئے، 22 مئی کو سید عبدالمجید ندیم صاحب غریب خانہ پر تشریف لائے، پنڈی میں قاری محمد امین صاحب سے تین چار بار رابطہ کیا گیا، شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کے وصال پر 25 مئی کو مرکزی جامع مسجد اور مسجد بابا جیون میں تعزیتی پروگرام منعقد کئے گئے۔

انجمن کے اجلاس:۔

یکم جون کو مجلس عاملہ کا ہنگامی اجلاس بلا کر مولانا محمد اجمل خان صاحب کی طرف سے 7 جون کی تاریخ طے ہو جانے پر جلسہ کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔ 4 جون کو دوبارہ جلسہ کے لئے انتظامات طے کرنے کے لئے اجلاس ہوا اور اس سلسلے میں کئے گئے اقدامات کی رپورٹ پیش کی گئی۔ 11 جون مجلس شوریٰ کے اراکین کے انتخاب کے لئے پھر اجلاس منعقد کیا اور 14 اراکین منتخب کئے گئے نیز اعزازی طور پر دو اراکین فاروقی فورس کے بھی شامل کئے گئے۔

ہری پور میں علمائے کرام سے ملاقات:۔

یکم جون کو ہری پور میں حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب، قاری سعید الرحمٰن صاحب اور مولانا فضل رازق صاحب سے ملاقات کی گئی۔ اور جلسہ سے متعلق و دیگر جماعتی امور پر مشورہ کر کے ہدایات لیں۔

اکابر علما و مشائخ کی گرفتاری:۔

اسی دن ختم نبوت کانفرنس اسلام آباد کے انعقاد کے بعد رات کو خواجہ خواجگان حضرت خان محمد صاحب، مولانا اللہ وسایا صاحب، مولانا عبدالشکور دین پوری صاحب اور دیگر علمائے کرام کو پولیس نے گرفتار کر لیا، جس پر دوسرے دن پورے ملک میں شدید احتجاج کیا گیا اور اس کے نتیجے میں علماء کو رہا کر دیا گیا۔

مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں تبلیغی اجتماعات:۔

مدرسہ سراج المدارس کا سالانہ جلسہ 2 جون کو حضرت خواجہ خان محمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں مولانا دین پوری، مولانا محمد رمضان (میانوالی) اور مولانا عبدالحکیم ہزاروی صاحب نے خطاب فرمایا اور طلباء کی دستار بندی کی گئی۔ اسی مسجد میں 7 جون کو شب برات کے موقع پر عشاء کے بعد انجمن کی طرف سے تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا جس سے حضرت مولانا قاری محمد اجمل خان صاحب نے خطاب فرمایا۔ چونکہ یہ پروگرام طویل وقفہ کے بعد منعقد ہوئے تھے اس لئے حاضرین کی تعداد بہت زیادہ تھی۔

اکابر علماء و مشائخ سے ملاقاتیں:۔

پیر طریقت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب سے محافل درود شریف اور درس قرآن میں ملاقاتوں کے علاوہ 6 جون کو واٹک میں حضرت مولانا محمد اجمل خان کے پروگرام کے موقع پر حضرت قاضی صاحب سے شرف ملاقات حاصل ہوا، حضرت تھانویؒ کے خلیفہ مجاز مولانا فقیر محمد صاحب پشاور والے 5 جون کو مدنی مسجد میں تشریف لائے تو ان سے شرف باریابی حاصل ہوا۔ 18 جون کو حضرت خواجہ خان محمد صاحب سے پنڈی میں ملاقات کی گئی۔

دلچسپ پروگرام:۔

ٹیکسلا کے مشہور سادات خاندان کے اہم فرد غلام مصطفیٰ شاہ صاحب کی بیٹھک میں 8 جون کو ڈاکٹر اسرار احمد صاحب لاہور والوں کا درس قرآن کرایا گیا۔ غالباً منتظمین کو ڈاکٹر صاحب کے واقعہ کربلا کے بارے میں متنازعہ موقف کا علم نہیں تھا۔

لاہور کا سفر:۔

امیر انجمن محمد رفیق صاحب کے ہمراہ 17، 18 جون کو لاہور کا سفر کیا۔ الحمد للہ پہلے دن رات بارہ بجے تک حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب سے مجلس ذکر کے بعد صحبت رہی، دوسرے دن جماعتی امور نمٹا کر واپسی میں پنڈی کے محلّہ ورکشاپی کے جلسہ میں شرکت بھی کی گئی۔

انجمن کی افطار پارٹی:۔

رمضان المبارک کے دوسرے عشرے میں انجمن کی طرف سے اراکین و متعلقین کے لئے افطار پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔

حضرت صوفی محمد اقبال مدنی صاحب سے ملاقات:۔

مدینہ منورہ میں مقیم شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کے خادم خاص وخلیفہ مجاز حضرت صوفی محمد اقبال مدنی صاحب مسجد صدیق اکبر چوہڑ ہڑپال پنڈی میں ماہانہ اعتکافِ رمضان کے لئے تشریف لائے تھے،ان کی خدمت میں انجمن کے امیر اور دیگر احباب کے ہمراہ یکم جولائی کو حاضری دی اور رات وہیں قیام کیا۔

رمضان المبارک کا اعتکاف:۔

رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف سکول کے مڈل،میٹرک کے بعض طلباء کے ہمراہ امیر انجمن جناب محمد رفیق صاحب نے اپنی مسجد اور میں نے مسجد باباجیون میں اعتکاف کی سنت ادا کی۔

اصلاحی پروگرام و دینی محافل:۔

جناب صوفی محمد اقبال صاحب مدنی عیدالفطر کے دن یعنی 22 جولائی کو ٹیکسلا تشریف لائے۔مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب و دیگر متوسلین بھی ہمراہ تھے،عید کی نماز مرکزی عیدگاہ میں ادا فرمائی۔اور بعد ظہر مسجد باباجیون میں مجلس ذکر کا انعقاد کیا،23 جولائی کو ہم اپنے احباب اور سکول کے طلبہ کے ہمراہ اٹک حضرت قاضی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے دعائیں لیں۔29 کو مسجد عثمان غنیؓ میں معتکفین و متعلقین کے اعزاز میں عید ملن پارٹی دی گئی۔اور 30 جولائی کو پنڈی میں قاری سعید الرحمٰن صاحب سے جمعہ کے بعد ملاقات کی۔

انجمن اشاعت القرآن والحدیث کا قیام:۔

ہم چار پانچ انجمن کے عہدیدار تو حضرت قاضی صاحب کے حلقہ سلوک میں پہلے سے شامل تھے گزشتہ مہینہ میں سکول کے چند بالغ طلبہ نے بھی حضرت سے بیعت کر لی تھی اس لئے حضرت کے حکم پر سلسلہ قادریہ کے متوسلین سے باضابطہ رابطے اور اصلاحی پروگراموں کے انعقاد و انتظام اور اجتماعی شرکت کے نظم کے لئے 30 جولائی کو حضرت کی قائم کردہ انجمن کی شاخ بنائی گئی جس کا امیر حضرت قاضی صاحب نے راقم السطور کو مقرر فرمایا۔

جون،جولائی کی دیگر مصروفیات:۔

فاروقی فورس کے بعض معاملات کے ضمن میں ذمہ دار دوستوں سے مشورے اور فیصلے کئے گئے،ان کے اجلاس میں بطور سرپرست شرکت بھی کی گئی۔محلّہ مکراں کی مسجد میں انجمن کی طرف سے 17 کو جون مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب کا درس قرآن بھی کرایا گیا۔مشترکہ امن کمیٹی کا اجلاس 15 جون کو ہوا مگر حاضری بہت مایوس کن تھی،صرف چار نمائندے شریک ہوئے۔وائس چیئرمین کی نااہلی کی ہائی کورٹ میں سماعت کی تاریخ پر بھی حاضری دی اور بوجہ درد گردہ رمضان میں دو دن صاحب فراش بھی رہنا پڑا۔

اگست،ستمبر کی مصروفیات:۔

اٹک،لاہور اور کامرہ کے اسفار ہوئے انجمن کے تین چار اجلاس منعقد کئے گئے جن میں مشترکہ امن کمیٹی،اصلاحی محافل،گزشتہ کارکردگی،دروس قرآن کے انعقاد،اراکین سے رابطے تیز کرنے،لائبریری کو منظّم کرنے اور بدظن احباب کو مطمئن کرنے کے فیصلے کئے گئے۔24 اگست کو سید عبدالمجید ندیم صاحب کا گڑھی افغاناں اور مولانا لقمان علی پوری صاحب کا کامرہ میں پروگرام ہوا۔

لاہور کے اسفار:۔

راقم السطور 15،16 کو لاہور کے سفر پر رہا۔جمعیت کے مرکزی اجلاس میں شرکت کی،اکابر سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا،واپسی پر گجرات اور گجرانوالہ میں علمائے کرام و جماعتی احباب سے ملاقاتیں کیں۔یکم ستمبر کو جناب محمد رفیق صاحب دو،تین دن کے لئے لاہور روانہ ہوئے اور وہاں حافظ الحدیث مولانا عبداللہ درخواستی،امام الہدیٰ مولانا عبیداللہ صاحب انور اور صوفی اقبال صاحب مدنی سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

جماعتی لائحہ عمل و بلدیاتی انتخاب:۔

انجمن کی مجلس عمومی کا اہم اجلاس 10 ستمبر کو منعقد ہوا جس میں اراکین اور عہدیداران نے اپنے خیالات کا تفصیل سے اظہار کیا۔ بالخصوص مقدمات اور سکول حوالگی کے بعد طرز عمل اور مصروفیات کی تبدیلی کے موضوع پر غور وخوض ہوا۔ کافی بحث وتمحیص کے بعد فیصلے کیئے گئے کہ دینی محافل اور درس قرآن کے پروگرام جاری رکھے جائیں، لائبریری کی تنظیم نو کی جائے، جن مساجد میں بچوں کے لئے ناظرہ تعلیم کا انتظام نہیں وہاں شروع کیا جائے اور اختلاف رائے کی صورت میں 4 اراکین مجلس عاملہ پر مشتمل کمیٹی کوئی مناسب فیصلہ کرے۔ بلدیاتی انتخاب کے بارے میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ انجمن بحیثیت جماعت ان میں حصہ نہیں لے گی۔

سکول کے لئے جگہ کی خریداری:۔

انجمن کے 28 مئی کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ بچیوں کے لئے سکول کا انتظام ہونا چاہیے۔ چنانچہ امیر صاحب، ناظم اعلیٰ اور ناظم تعلیم نے ستمبر میں بارہ مرلے جگہ ذاتی طور پر خریدی تاکہ "اسلامیہ سکول" کے نام سے بچیوں کے لئے تعلیمی ادارہ بنایا جائے۔

مقامی وعلاقائی پروگراموں میں شرکت:۔

مولانا عبدالحئی عابد صاحب نے 17 اکتوبر کو ٹیکسلا اور 18 کو کامرہ میں خطاب فرمایا، مولانا عبداللہ صاحب (اسلام آباد) نے 22 اکتوبر کو ایچ ایم سی اور پنڈ مہری میں درس قرآن دیا۔ ان پروگراموں میں شرکت اور ملاقاتیں کی گئیں۔ 24 ستمبر کو انجمن کے زیر اہتمام مولانا غلام محمود صاحب ٹوانہ (اسلام آباد) نے مسجد محلّہ مکراں میں درس قرآن دیا۔

انجمن کی شوریٰ کا اجلاس:۔

اصلاحی پروگراموں میں اراکین کی عدم دلچسپی پر غور کرنے کے لیئے شوریٰ کا اجلاس 27 اکتوبر کو ہوا اور آئندہ جمعہ کے پندرہ روزہ اجلاس اور اصلاحی پروگرام منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

لاہور، رائیونڈ، گجرانوالہ کے اسفار اور ملاقاتیں (6 تا 15 نومبر):۔

نومبر میں تبلیغی جماعت کے رائے ونڈ میں سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے انجمن کے مرکزی عہدیدار اور شوریٰ کے کچھ اراکین 6 تاریخ کو لاہور سے ہوتے ہوئے رائیونڈ گئے۔ 7 نومبر کو واپسی پر لاہور میں حضرت تھانویؒ کے اجل خلیفہ شاہ ابرارالحق صاحب، حکیم اختر صاحب، صوفی سرور صاحب اور دیگر مشائخ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ کچھ احباب واپس ٹیکسلا چلے گئے جبکہ میں اور برادرم محمد جہانگیر صاحب اگلے دن بھی ان حضرت کے ساتھ کافی وقت رہے۔ اسی دن بعد ظہر مولانا محمد اجمل خان صاحب کے گھر حاضری دی اور بعد عشاء شیرانوالہ مسجد میں مولانا مفتی محمود صاحبؒ کی یاد میں منعقدہ تعزیتی جلسہ میں شرکت کی جس سے حضرت درخواستی، حضرت لاہوری، مولانا چنیوٹی اور قاری عبدالحئی عابد صاحب نے خطاب فرمایا۔ 9 نومبر کو نماز مغرب کے بعد لاہور کے حاجی غلام دستگیر صاحب کی رہائش گاہ پر حافظ الحدیث حضرت درخواستی کی خدمت میں رات گیارہ بجے تک رہنے کا موقع ملا۔ دس تاریخ کو نماز فجر سے لے کر ناشتہ تک شاہ ابرارالحق صاحب کی مجلس میں حاضری نصیب ہوئی اور انہیں ہندوستان واپسی کے لئے الوداع بھی کیا۔ 11 نومبر کو بعد از نماز مغرب مجلس ذکر میں شرکت کی اور رات کو ہی جماعتی احباب کے ہمراہ گجرانوالہ روانگی ہوئی۔ اگلے دو دن ذاتی مصروفیت رہی اور 15 نومبر کو شیرانوالہ میں ہی مولانا میں محمد اجمل قادری صاحب، مولانا زاہدالراشدی صاحب اور امام الہدیٰ حضرت لاہوری سے ملاقاتیں کیں۔

دسمبر کی مصروفیات:۔

مولانا قاری عبدالحئی عابد صاحب 2 دسمبر کو ملپور میں تقریر کے لئے تشریف لائے تو ان کے ساتھ مصاحبت اور پروگرام میں شرکت کی گئی۔ 3 دسمبر کو اٹک میں حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب کی خدمت میں حاضری ہوئی۔ 5 اور 6 تاریخ کو زکوٰۃ کمیٹیوں کے انتخاب کے لئے مشورہ اور اجلاس میں شرکت کی گئی۔ فاروقی فورس کے ذمہ دار احباب سے بھی مشاورت رہی۔ 10 دسمبر کو حسب فیصلہ دفتر میں دینی محفل اور اجلاس ہوا۔ 17 دسمبر کو گڑھی افغاناں مولانا محمد صابر صاحب کی والدہ کی وفات پر تعزیت کے لئے جانا ہوا۔ 19 دسمبر کو راولپنڈی میں مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی سے اور دیگر علماء سے ملاقاتیں کی گئیں جبکہ 25 تاریخ کو واہ میں مولانا قاری محمد اجمل صاحب سے شرف ملاقات حاصل ہوا۔ 31 دسمبر کو پندرہ روزہ دینی محفل اور اجلاس انجمن کے دفتر میں منعقد ہوئے۔

بیسواں سال 1983ء

پاکستان میں پیدا شدہ اشتعال انگیز صورتحال:۔

ایرانی انقلاب کے نتیجہ میں خمینی صاحب کے اقتدار سنبھالنے کے بعد پاکستان کے روافض کے تیور اچانک اشتعال انگیز ہوگئے۔ایسی کتابیں منظر عام پر لے آئی گئیں جن میں خلفائے ثلاثہ اور امہات المومنین بالخصوص سیدہ عائشہ صدیقہؓ کے خلاف بازاری زبان استعمال کی گئی۔مجالس عزاء میں تبرّ ابازی اور ماتمی جلوسوں میں سیاسی قوت کا مظاہرہ جاری کیا جانے لگا۔اس طرح ملک کی واضح اکثریت اہلسنت والجماعت کو مرعوب کر کے ایرانی انقلاب کے اثرات کو پاکستان پر غالب کرنے کی کوشش شروع ہوگئی۔

اسی دوران ضلع جھنگ کے گڑھ مہاراجہ میں ایک اشتعال انگیز پروگرام منعقد کرنے کے بعد باقاعدہ منصوبہ بندی کر کے وہاں کے مظلوم اور نہتے مسلمانوں پر حملہ کر دیا گیا،دکانیں جلادیں، خواتین کی بے حرمتی کی،مسجد میں گھس کر خانہ خدا کا تقدس پامال کیا اور قرآن مجید کے نسخے نذر آتش کر دیئے۔جس پر ملک بھر کے سنی مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے اور تشویش کی لہر دوڑ گئی۔اسی طرح جنوری کے آخر میں کراچی گودھرا کیمپ میں فسادات کر کے مسلمانوں کو ظلم وستم کا نشانہ بنایا گیا۔گلگت اور کرم ایجنسی میں بھی یہی کھیل کھیلا گیا۔

گڑھی مہاراجہ میں احتجاجی آل پاکستان کانفرنس:۔

تنظیم اہل سنت پاکستان نے 14،15 جنوری کو وہاں کانفرنس کرنے کا اعلان کیا اور ہماری انجمن کو بھی دعوت نامہ بھیجا گیا۔چنانچہ 7 جنوری کو ہنگامی اجلاس منعقد کر کے نمائندے بھجوانے کا فیصلہ کیا گیا جس کے لئے انجمن کے ناظم نشر واشاعت جناب خالد محمود صاحب کو نامزد کیا گیا،جنہوں نے وہاں جا کر نمائندگی کی۔

مشائخ عظام اور علمائے کرام کی تشریف آوری:۔

یکم جنوری کو حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب مسجد باباجیون میں میرے زیر تعلیم بچوں میں سے ایک سعادت مند کی تکمیل ناظرہ قرآن مجید کی تقریب میں تشریف لائے آپ کے ساتھ مولانا حافظ محمد انور صاحب خطیب ٹمبر مارکیٹ لاہور بھی تھے۔

13 جنوری کو مولانا عبدالمعبود صاحب راولپنڈی اور مولانا عبدالسلام فقیر صاحب ٹیکسلا تشریف لائے۔21 جنوری کو مسجد باباجیون میں شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کے خلفائے مجاز ملک عبدالحفیظ مکی صاحب اور حافظ صغیر احمد صاحب لاہور،مولانا مسعود الرحمٰن صاحب کی دعوت پر تشریف آور ہوئے،24 جنوری کو مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب نے غریب خانہ پر قدم رنجہ فرمایا۔ربیع الاول میں سیرت کمیٹی کی طرف سے مولانا قاری اجمل خان صاحب نے ٹیکسلا میں جلسہ سیرت النبی ﷺ سے خطاب فرمایا دارالعلوم راجہ بازار میں سیرت کا جلسہ 11 فروری کو ہوا جس میں سید عبدالمجید ندیم صاحب کی تقریر تھی۔شرکت وملاقات کی گئی۔18 مارچ کو حضرت تھانویؒ کے اجل خلفاء پشاور سے مولانا فقیر محمد صاحب اور مولانا محمد اشرف صاحب ٹیکسلا تشریف لائے قبل جمعہ مدنی مسجد میں خطاب فرمایا بعد عصر مسجد باباجیون میں ذکر ہوا اور بعد عشاء مرکزی جامع مسجد میں پروگرام ہوا۔

تبلیغی بزرگوں کی پنڈی آمد:۔

تبلیغی جماعت کے مرکزی امیر اور مبلغ حضرت مولانا انعام الحسن صاحب اور عمر پالن پوری صاحب انڈیا سے 11 اپریل کو پنڈی تشریف لائے۔ان کے بیانات میں حاضری ہوئی اور ملاقات کی گئی۔

مفتی ولی حسن صاحب کی تشریف آوری:۔

کراچی سے حضرت مفتی صاحب اور دیگر اکابر علماء کرام وفاقی شرعی عدالت میں پیش ہونے کے لئے راولپنڈی 24 اپریل کو تشریف لائے،جامعہ اسلامیہ میں اجلاس ہوئے جن میں راقم السطور نے بھی شرکت کی،سواد اعظم اہل سنت پاکستان نے کراچی گودھرا کیمپ اور ملک کے دیگر حصوں میں شیعہ جارحیت کے سد باب کیلئے کراچی میں آل پاکستان علماء کنونشن یکم مئی کو کرائے کا فیصلہ کیا۔اس میں شرکت کے لئے ان اجلاسوں میں شریک سواد اعظم کے عہدیداران نے ہماری انجمن کو بھی شرکت کی دعوت دی۔

انجمن کے اجلاس:۔

سواد اعظم کی دعوت اور دوسرے انتظامی امور پر غور کرنے کیلئے انجمن کی مجلس عاملہ کا اجلاس 28 اپریل اور مجلس شوریٰ کا 29 اپریل کو منعقد ہوا۔جن میں اس دعوت کو قبول کرنے کا فیصلہ ہوا اور نمائندگی کیلئے جناب حبیب الرحمٰن صدیقی صاحب کو نامزد کیا گیا۔اس کے علاوہ اختلافات کو ختم کرنے کے لئے سید محمود حسین شاہ صاحب کی سربراہی میں پانچ رکنی کمیٹی بنائی گئی جسے شعبان کے آخری ہفتے تک یعنی ڈیڑھ ماہ میں اپنی رپورٹ مکمل کرنے کی ہدایت کی گئی۔اس کمیٹی کو مطلوبہ ریکارڈ فراہم کرنے کی ذمہ داری راقم السطور کی طے ہوئی۔

کراچی کے ملک گیر علماء کنونشن میں شرکت:۔

انجمن کی طرف جناب حبیب الرحمٰن صدیقی نے یکم مئی کو کراچی کے اس کنونشن میں شرکت کی،اس کے مطالبات کی تائید کی اور 5 مئی کو اس دورہ سے واپس آئے۔

یوم امیر معاویہؓ پر تقریب:۔

انجمن کے دفتر میں 6 مئی کو سیدنا امیر معاویہؓ کے یوم وصال پر تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں آپ کے فضائل و مناقب بیان کئے گئے۔

مقامی و علاقائی پروگرام اور علماء سے ملاقاتیں:۔

یکم مئی کو پنڈی میں پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب سے ملاقات کی گئی۔8 مئی کو مولانا عبداللہ صاحب ٹیکسلا تشریف لائے۔16 مئی کو اٹک میں ختم بخاری کی تقریب میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب، حضرت قاضی صاحب سے شرف ملاقات حاصل ہوا۔28 مئی کو مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں مدرسہ سراج المدارس کے سالانہ جلسہ کی صدارت خواجہ خواجگان مولانا خان محمد صاحب نے فرمائی اور مولانا عبدالشکور دین پوری نے خطاب فرمایا۔

ماہ جون کی مصروفیات:۔

ایچ ایم سی میں 2 جون کو جلسہ سے حضرت قاضی صاحب دامت برکاتہم اور مولانا حافظ محمد انور صاحب نے خطاب فرمایا۔3 جون کو امیر انجمن محمد رفیق صاحب اور راقم السطور احباب کی دعوت پر گلہڑہ گلی مری کے مدرسہ میں گئے۔10 مئی کو اٹک میں حضرت قاضی صاحب کے متوسلین کے اجتماع میں شرکت ہوئی اور 23 مئی کو چوہڑ ہڑپال میں پیر طریقت صوفی محمد اقبال کی ملاقات کے لئے حاضری دی گئی۔اس دفعہ امیر انجمن اور میں نے سکول کے بڑے طلباء کے ہمراہ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف مدینہ مسجد اٹک میں حضرت قاضی صاحب کے ہمراہ کیا۔

سکول کی دعائیہ تقریب:۔

ہمارے مربّی و محسن حضرات مولانا محمد داؤد صاحب اور پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب نے 23 جولائی کو تعلیم الاسلام ہائی سکول کی دعائیہ تقریب میں شرکت فرمائی اور اساتذہ و طلباء کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے دعاؤں سے نوازا۔

علماء کرام سے ملاقاتیں:۔

راولپنڈی میں حضرت مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب اور پیر عزیز الرحمٰن صاحب سے 22 جولائی کو ملاقات اور مشاورت کی گئی۔

انجمن کے دو اہم اجلاس:۔

انجمن کی مجلس شوریٰ کا ہنگامی اجلاس 28 جولائی کو منعقد ہوا جس میں امیر انجمن اور ناظم تبلیغ کے استعفیٰ، سکول کی انجمن تعلیم القرآن کو حوالگی، لائحہ عمل اور طریق کار کی تبدیلی، اختلافات ختم کرنے کے لئے بنائی گئی کمیٹی کی رپورٹ، دینی محافل اور درس قرآن میں عدم دلچسپی وغیرہ موضوعات پر طویل بحث ومباحثہ، اظہار خیال اور غور وخوض کے بعد یہ فیصلے کئے گئے کہ مذکورہ دونوں استعفے نامنظور کئے جاتے ہیں۔انجمن کی مستقبل کی پالیسی اور لائحہ عمل طے کرنے کے لئے مجلس عاملہ کے علاوہ تین اراکین شوریٰ پر مشتمل کمیٹی بنائی جاتی ہے۔سکول کے موضوع کے اظہار افسوس کے ساتھ ختم سمجھا جاتا ہے اور ناظم عمومی پر اظہار اعتماد بھی کیا جاتا ہے۔29 جولائی کو مجلس عمومی کے سالانہ اجلاس نے ان فیصلوں کی توثیق کر دی اور غیر وصول شدہ ماہانہ چندہ کی وصولی کیلئے خازن صاحب کو زیادہ دلچسپی سے اور اراکین کی خوشنودی سے بقایاجات وصول کرنے کی ہدایات کی گئی۔اسی طرح سب اراکین کو انجمن کے دستور کے مطابق چلنے کی طرف بھی توجہ دلائی گئی۔

بلدیاتی انتخابات:۔

ستمبر میں ہونے والے بلدیاتی انتخابات اگرچہ انجمن کی طرف سے نہ لڑنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔لیکن غیر رسمی مشورے یکم اگست سے شروع ہو گئے تھے جو مسلسل جاری رہے۔22 تاریخ کو زیادہ اراکین مسجد عثمان غنیؓ میں اس سلسلہ میں جمع تھے اور انتخاب میں جماعتی یا غیر جماعتی طور پر حصہ لینے کے موضوع پر پھر بحث چھڑ گئی، تو باہمی مشورہ سے فیصلہ ہوا کہ اس اجتماع کو مجلس شوریٰ کا ہنگامی اجلاس قرار دے کر باضابطہ شکل دی جائے اور مشورہ سے فیصلے کر لئے جائیں، بلدیاتی انتخابات کے بارے میں اراکین کو آزاد کر دیا گیا کہ اپنے حلقوں کے حالات کے مطابق وہاں کے دوستوں سے مشورہ کر کے مناسب امیدوار کی حمایت کی جائے۔بہر حال ان انتخابات نے انجمن میں پڑی ہوئی دراڑوں کو اتنا وسیع کر دیا کہ یہ عمارت دو حصوں میں بٹ گئی۔

انجمن کی مجلس شوریٰ کا ہنگامی اجلاس:۔

شوریٰ کے فیصلوں پرعلم درآمد کیلئے 23 اگست کومجلس عمومی کا اجلاس منعقد کیا گیا۔ دو اراکین کے علاوہ سب حاضرین نے حلف نامے پر دستخط کر دیئے۔ غیر حاضرین اراکین سے انفرادی طور پر دستخط کرانے کا فیصلہ ہوا اور انکار کی صورت میں ان کی رکنیت کالعدم سمجھی جائے گی۔ اس اجلاس میں بھی دستخط حاصل کئے گئے اور کل اٹھارہ اراکین نے پابندی کا عہد کر لیا۔

(معترضین اراکین کے قائدین شیخ عبدالعزیز صاحب 22 اگست اور خالد محمود صاحب 29 جولائی کے بعد کسی اجلاس میں شریک نہیں ہوئے)۔

علاقائی ومقامی پروگرام اور اکابر سے ملاقاتیں:۔

اٹک میں حضرت قاضی صاحب دامت برکاتہم سے 5 اگست، 2 ستمبر، 9 ستمبر اور 20 ستمبر کو ملاقاتیں ہوئیں۔ 10 اگست کو پیر طریقت حضرت صوفی محمد اقبال مدنی صاحب سے ٹیکسلا میں شرف ملاقات حاصل کیا۔ 5 ستمبر کو ڈھیاں میں مولانا قاری عبدالحئی عابد صاحب کے پروگرام میں شرکت اور ملاقات کی گئی۔

سال کی آخری سہ ماہی کی مصروفیات:۔

امیر انجمن صاحب محمد رفیق صاحب کے والد محترم 23 اکتوبر کو وفات پا گئے۔ 25 کو حضرت قاضی صاحب دامت برکاتہم تعزیت کے لئے ٹیکسلا تشریف لائے اور میرے غریب خانہ پر ہی موصوف سے تعزیت کی اور مرحوم کیلئے دعائے مغفرت فرمائی۔

انجمن کے اتحاد کیلئے مصالحتی کوششیں:۔

نومبر، دسمبر میں مختلف طریقوں سے متحارب اراکین میں صلح کی کوششیں کی گئیں۔ 16 دسمبر کو اجلاس بھی ہوا لیکن بے نتیجہ رہا۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں شرکت:۔

حضرت قاضی صاحبؒ نے شفقت فرماتے ہوئے راقم السطور کو اس کانفرنس میں شرکت کے سفر میں مصاحبت کی اجازت دی اور 27، 28 اکتوبر کے دو دن میرے لئے زندگی کے یادگار لمحے بن گئے۔ حضرت کے چھوٹے صاحبزادے قاضی محمد ابراہیم ثاقب الحسینی صاحب اور خادم حافظ منور صاحب بھی شریک سفر رہے۔

رائے ونڈ کے سالانہ تبلیغی اجتماع کے لئے سفر:۔

سکول کے بڑے طلباء کے ہمراہ امیر انجمن اور راقم السطور 3 نومبر سے 5 نومبر تک رائیونڈ اور لاہور کے سفر پر رہے۔ رائیونڈ اجتماع میں شرکت کے علاوہ طلبہ کو لاہور کی سیر کرائی گئی اور وہاں علماء کرام سے ملاقاتیں بھی۔

اکابر علماء کرام کے علاقہ میں پروگرام:۔

اہل سنت کے عظیم سکالر اور مناظر علامہ خالد محمود صاحب 8 نومبر کو حسن ابدال، 17 کو لوسر شرفو، 5 دسمبر کو ایچ ایم سی اور 6 دسمبر کو واہ خطاب کے لئے تشریف لاتے رہے۔ 2 نومبر کو مولانا عبداللہ صاحب احاطہ میں، 10 دسمبر کو قاضی عبدالطیف جہلمی صاحب اٹک اور 18، 19 دسمبر کو مولانا قاضی ضیاءالدین صاحب ایچ ایم سی اور ٹیکسلا بیان کے لئے تشریف لائے۔ 19 کو ہی حسن ابدال میں جمعیت کے مولانا بشیر احمد شاد اور مولانا عبدالطیف انور صاحب نے خطاب فرمایا۔ 27، 28 دسمبر کو ایچ ایم سی میں دوروزہ سالانہ کانفرنس بھی منعقد ہوئی۔

انجمن شبان اسلام کی کیفیت:۔

اس سال انجمن عملی طور پر دو حصوں میں تقسیم ہوگئی، ایک فریق نے الگ ایک سکول "اشاعت الاسلام" کے نام سے قائم کر لیا۔ ایک دو تبلیغی جلسے بھی منعقد کئے گئے۔ سال بھر مصالحت کی کوششیں کی جاتی رہیں لیکن اپنے بیسویں سال یہ تنظیم اپنی اصلی حالت میں نہ رہ سکی اور اساسی اراکین اور عہدیداران نے الگ الگ اپنی سرگرمیوں میں مصروفیت اختیار کر لی۔

انجمن کے امیر، ناظم اعلیٰ، ناظم تعلیم اور خازن صاحب کے علاوہ شوریٰ کے چند اراکین ایک دھڑے میں تھے جبکہ ناظم تبلیغ اور ناظم نشر و اشاعت کے ساتھ کچھ اراکین شوریٰ دوسرے دھڑے میں جب کہ نائب امیر اور کئی دوسرے اراکین غیر جانبدار و غیر فعال ہوگئے۔ اس کے بعد کی انجمن کی سرگرمیوں کے حوالے سے تحریر کردہ کارکردگی سے مراد مذکورہ پہلے دھڑے کے کام ہونگے۔

اکیسواں سال 1984ء

حافظ الحدیث حضرت درخواستی صاحب کا پروگرام:۔

حضرت درخواستی اور مولانا محمد اجمل خان صاحب نے 22 مارچ کو ٹیکسلا تشریف لانا تھا اور ان دنوں جمعیت بھی مزید دو دھڑوں میں تقسیم ہو چکی تھی، اس لئے ان حضرات کا پروگرام انجمن کے زیر اہتمام کرانے کا فیصلہ کیا گیا اور مذکورہ تاریخ کو مرکزی جامع مسجد میں دونوں اکابر نے خطاب فرمایا۔

اپریل کے مقامی وعلاقائی اجتماعات:۔

مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری نے 24 اپریل کو ٹیکسلا میں خطاب فرمایا، حضرت قاضی صاحب 27 کو "اسلامیہ سکول" کی زیر تعمیر عمارت میں دعا کے لئے تشریف لائے اور یہاں سے راولپنڈی میں ہونیوالی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لئے روانہ ہوئے راقم السطور کو مصاحبت اور مذکورہ کانفرنس اور اجلاس میں حضرت کی نمائندگی کی سعادت حاصل ہوئی۔

اکابر علماء مشائخ کے پروگرام اور ملاقاتیں:۔

یکم اور دو مئی کو مدینہ مسجد اٹک میں دو روزہ کانفرنس میں حافظ الحدیث حضرت درخواستی، مولانا عبداللہ صاحب اور حضرت قاضی صاحب کی خدمت میں حاضری ہوئی، 9 مئی کو مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں خواجہ خان محمد صاحبؒ اور مولانا عبدالشکور دین پوری صاحب نے مدرسہ سراج المدارس کے سالانہ جلسہ میں شرکت کی۔ 13، 14 مئی کو ایچ ایم سی کے دو روزہ پروگرام میں مولانا سمیع الحق صاحب، حضرت قاضی صاحب اور مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری نے خطاب فرمایا، 14 کو مولانا دین پوری سکول کے طلباء سے خطاب کے لئے ٹیکسلا بھی تشریف لائے، 25 مئی کو مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب نے واہ کینٹ میں جلسہ سے خطاب فرمایا، ان سارے پروگراموں میں شرکت وملاقات کی سعادت حاصل کی گئی۔

جمعیت اہل سنت کا قیام:۔

چونکہ انجمن کی تقسیم ہوگئی تھی اور سکولوں کی مصروفیات بھی میٹرک کلاسیں اور حصہ طالبات کی وجہ سے بہت بڑھ گئی تھیں، اس لئے تبلیغی پروگراموں کیلئے ایک غیر جانبدار الگ تنظیم بنانے کا مشورہ ہوا اور شہر میں فعال نوجوان عالم دین مولانا حافظ محمد یونس صاحب کی سربراہی میں 24 مئی کو جمعیت اہل سنت ٹیکسلا کا قیام عمل میں آیا اور 27 مئی کو اس تنظیم کا دوسرا انتظامی اجلاس منعقد کیا گیا۔

رمضان المبارک کا اعتکاف:۔

اس سال بھی آخری عشرہ کا اعتکاف امیر انجمن اور راقم السطور نے سکول کے طلباء و دیگر احباب کے ہمراہ حضرت قاضی صاحبؒ کے معیت میں مدینہ مسجد اٹک میں ہی کیا۔

کاغان، ناران کا سفر:۔

سکول کے طلباء کے ہمراہ امیر انجمن اور قم السطور 11 جولائی کو بالاکوٹ روانہ ہوئے۔ شہدائے بالاکوٹ کے مزارات پر حاضری کے بعد رات مولانا قاضی خلیل الرحمٰن صاحب کے مدرسہ میں گذار کر دوسرے دن کاغان، ناران و دیگر پرفضا مقامات کی سیر کے لئے روانگی ہوئی اور الحمدللہ واپسی پر پھر قاضی صاحب موصوف کے مدرسہ میں رات گذار کر 13 جولائی کو ایبٹ آباد میں حضرت قاضی صاحبؒ کی خدمت میں حاضری دے کر واپس ٹیکسلا آگئے۔

جولائی کی دیگر مصروفیات:۔

ہری پور کے جماعتی نامور نوجوان عالم دین مولانا فضل رازق صاحب 17 جولائی کو انتقال فرما گئے۔ ان کے جنازہ میں شرکت کی گئی۔ 19 جولائی کو مولانا زاہد الراشدی صاحب نے براہمہ میں خطاب فرمایا، 21 تاریخ کو مرکزی جامع مسجد میں انجمن کے دوسرے دھڑے نے سید عبدالمجید ندیم صاحب کی تقریر کروائی اور اگلے دن یعنی 22 کو قاری عبدالحی عابد نے جمعیت اہل سنت کے زیر اہتمام مسجد محلّہ پھلائیاں میں خطاب فرمایا۔

مرکزی عیدگاہ کمیٹی کا قیام:۔

عیدگاہ کے انتظام کے لئے 27 جولائی کو عیدگاہ پر شہریوں کا نمائندہ اجلاس ہوا جس میں کمیٹی قائم کی گئی اور شیخ طارق محمود صاحب کو صدر اور راقم السطور کو جنرل سیکرٹری منتخب کیا گیا، اس کے کچھ دن بعد زیادہ بھرپور اجلاس ڈاکٹر تاج صاحب کی رہائش گاہ پر منعقد کیا گیا لیکن مزید پیش رفت نہ ہوسکی۔

مقامی وعلاقائی پروگرام:۔

جمعیت اہل سنت کے زیر اہتمام 3 اگست کو مولانا عبداللہ صاحب نے ٹیکسلا میں درس قرآن دیا، 11 اگست کو مولانا زاہد الراشدی صاحب راولپنڈی آئے، 13 اگست کو چوہڑ ہڑپال

میں حضرت عیسیٰؑ کی شان میں گستاخی کے خلاف احتجاجی جلوس اور جلسہ ہوا۔ جس میں قاضی مظہر حسین صاحب اور دیگر علمائے کرام نے خطاب فرمایا، 16 اگست کو بھیرہ میں قاری سعید الرحمٰن صاحب کا خطاب ہوا، ان تمام پروگراموں میں شرکت کی گئی۔

بائیسواں سال 1985ء

اسلامیہ سکول حصہ طلباء کا اجراء:۔

طالبات کے لئے کرایہ کی عمارت میں اسلامیہ سکول پہلے سے مصروف عمل تھا جو امیر انجمن، ناظم تعلیم اور راقم السطور نے مل کر شروع کیا تھا، فیصلہ اگرچہ انجمن کا تھا لیکن اختلاف وانتشار کے بعد اسے ذاتی انتظام سے کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ اسی سکول کے لئے ہم نے زمین خرید کر تعمیر کی اور یکم جنوری کو اس عمارت میں حصہ طلباء کا اجراء بھی کر دیا تا کہ انجمن تعلیم القرآن کے ساتھ کسی بھی وقت تنازعہ پیدا ہو جانے پر مسائل کا سامنا نہ کرنا پڑے، اس سکول کے مینیجر اور ہیڈ ماسٹر کے طور پر راقم السطور کو مقرر کر دیا گیا۔

انجمن شبان اسلام کے احیاء کی کوشش:۔

تقریباً سوا سال کی اتحاد کی کوششوں اور دوسرے دھڑے کی طرف سے سکول کے قیام اور تبلیغی جلسوں کا انعقاد کے بعد 3 جنوری کو تمام حلفی ممبران بشمول مخالف اراکین کو انجمن کو متحد کرنے اور اس کے احیاء کے لئے اجلاس میں شمولیت کی دعوت دی گئی، اجلاس میں حلف اٹھانے والے اراکین میں سے ایک تہائی نے شرکت کی، گزشتہ سال ہونے والے جلسہ کے فیصلہ کی توثیق کے بعد باہمی مشورہ سے فیصلہ کیا گیا کہ اس تعطل کو ختم کیا جائے، شوریٰ کے دو اراکین کو ذمہ داری دی گئی کہ اجلاس میں نہ آنے والے اراکین سے رابطہ کر کے تین چار دن میں امیر صاحب کو صورتحال بتائی جائے تا کہ آئندہ کا حتمی لائحہ عمل تیار کر کے شروع کر دیا جائے اور امیر صاحب عبدالرؤف عباسی سے مشاورت کر کے لائحہ عمل تجویز کر دیں۔

مولانا عبداللہ کا درس قرآن:۔

جمعیت اہل سنت کے زیر اہتمام 6 فروری کو خطیب اسلام آباد مولانا محمد عبداللہ صاحب نے ٹیکسلا میں درس قرآن مجید کی محفل میں خطاب فرمایا۔

تنظیم علمائے اہلسنت ٹیکسلا کا قیام:۔

ٹیکسلا شہر اور قریبی آبادی کے علماء وخطباء کرام نے 14 اگست کو ایک بھرپور نمائندہ اجتماع میں یہ تنظیم قائم کی، جس کا سرپرست اعلیٰ مولانا عبدالغفور صاحب کو اور سرپرست مولانا فقیر محمد صاحب کو مقرر کیا گیا۔ دیگر عہدیدار اور اراکین درج ذیل تھے۔

نائب امیر مولانا عبدالرؤف صاحب، ناظم اعلیٰ محمد رفیق صاحب، ناظم اول قاری عبدالعزیز صاحب، ناظم نشر واشاعت قاری ریاض صاحب اور خازن قاری محمد افضل صاحب، اراکین میں مولانا غوث صاحب، قاری فرید صاحب، تاج محمد عارف صاحب، قاری صفدر صاحب، مولانا بہادر صاحب، قاری خالق داد صاحب، قاری وحید صاحب اور مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی صاحب شامل تھے۔

تقریباً ایک ماہ بعد 11 مارچ کو اس تنظیم کا ایک اجلاس ہوا جس میں اغراض ومقاصد اور لائحہ عمل منظور کیا گیا، اسی طرح دینی مدارس میں زیر تعلیم طلباء کی عصری تعلیم کا نصاب بنانے کے لئے ایک کمیٹی بھی بنائی گئی لیکن اس کے بعد یہ تنظیم روبہ عمل نہ ہو سکی۔

غیر جماعتی قومی وصوبائی انتخابات:۔

ملک بھر میں 25 اور 28 فروری کو یہ انتخابات ہوئے جن میں سب احباب نے علمائے کرام کے حکم پر چوہدری نثار علی خان اور سرور خان کو کامیاب کرایا۔

حضرت میاں محمد اجمل قادری کی تشریف آوری:۔

چار مارچ کو حضرت میاں صاحب ٹیکسلا تشریف لائے اور متوسلین سلسلہ قادریہ کو شرف ملاقات بخشا۔

سکول کی پہلی میٹرک کلاس:۔

تعلیم الاسلام سکول میں 78-1977ء سے زیر تعلیم طلباء نے مارچ کے سالانہ امتحانات سائنس مضامین کے ساتھ دیئے۔

مدرسہ سراج المدارس کا سالانہ جلسہ:۔

مرکزی جامع مسجد میں مدرسہ کا سالانہ جلسہ یکم مئی کو منعقد ہوا جس میں حضرت خواجہ خان محمد صاحب نے شرکت فرمائی۔

رمضان المبارک کا اعتکاف:۔

اس سال بھی امیر انجمن اور راقم السطور نے طلباء و دیگر متوسلین کے ہمراہ آخری عشرے کا اعتکاف مدینہ مسجد اٹک میں کیا۔

مولانا قاری عبدالحئی عابد صاحب کا بیان:۔

انجمن اشاعت القرآن والحدیث کے زیر اہتمام مسجد عثمان غنیؓ میں 11 جولائی کو تبلیغی جلسہ سے حضرت قاری صاحب اور قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب نے خطاب فرمایا جب کہ نعت خوان احمد بخش چشتی نے نعتیں سنائیں۔

مدنی سکول اٹک کا اجراء:۔

ٹیکسلا کی طرز پر حضرت قاضی صاحب نے اٹک میں مدنی سکول قائم فرمایا جس کی افتتاحی تقریب 16 جولائی کو ہوئی۔

انجمن شبان اسلام کی تنظیم نو:۔

جنوری کے اجلاس کے بعد جناب عبدالروف عباسی صاحب نے 6 ماہ تک کافی کوشش کی کہ مصالحت ہو جائے۔ اس مقصد کے لئے ہم نے عہدے بلکہ بنیادی رکنیت تک چھوڑ دینے کی رضا کارانہ پیش کی لیکن معاملہ سلجھ نہ سکا، 16 جولائی کو ایک اجلاس منعقد کرایا گیا اور فیصلہ ہوا کہ اب مزید انتظار نہ کیا جائے اور فاروقی فورس والے نوجوانوں کے علاوہ سکول کے میٹرک پاس طلباء کو دعوت دے کر تنظیم نو کی جائے اس لئے کہ فاروقی فورس بھی عملاً ختم ہو چکی ہے۔ چنانچہ 5 دسمبر کو جناب مشتاق اعوان صاحب کو ناظم تبلیغ اور مسعود الرحمٰن بھٹی صاحب کو ناظم نشر و اشاعت منتخب کیا گیا، اور مزید نوجوانوں کو رکنیت دی گی، اس موقع پر جناب محمد رفیق صاحب، جناب جیلانی صاحب اور راقم السطور نے سلیم الفطرت حضرات کے لئے ایک تحریری وضاحت کی نقول تقسیم کیں اور حلفیہ حقائق بیان کر دیئے تا کہ اتمام حجت ہو جائے۔

آل پاکستان سنی کنونشن راولپنڈی:۔

جیسا کہ سابقہ صفحات میں گذر چکا ہے ایرانی انقلاب کے بعد پاکستان میں شیعہ جارحیت زور پکڑ رہی تھی، مولانا عبدالستار تونسوی صاحب نے 4 اگست کو جامعہ اسلامیہ راولپنڈی میں یہ کنونشن منعقد کیا اور اس موضوع پر کام کرنے والی تمام تنظیموں کو شرکت کی دعوت دی، اس اساسی اجلاس میں مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن صاحب، حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب، مولانا عبدالرحمٰن اشرفی صاحب، مولانا اسفندیار صاحب کراچی، مولانا سمیع الحق صاحب، قاضی عبداللطیف جہلمی صاحب، مولانا عبدالحکیم ہزاروی صاحب، مولانا قاری محمد امین صاحب، قاری سعید الرحمٰن صاحب، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب، مولانا احسان الحق صاحب، پروفیسر منظور الحق صدیقی صاحب راولپنڈی اور راقم السطور صلاح الدین فاروقی نے شرکت کی اور اپنی اپنی جماعتوں کی نمائندگی کی، اجلاس نے "متحدہ سنی محاذ پاکستان" کے قیام کا اعلان کیا۔

سالانہ تبلیغی اجتماع رائے ونڈ:۔

حسب معمول نومبر میں احباب کے ہمراہ رائیونڈ کے سالانہ اجتماع میں شرکت کی گئی۔

مقامی و علاقائی پروگرام:۔

مولانا محمد اجمل خان صاحب 2 دسمبر کو اٹک اور 3 کو ایچ ایم سی تشریف لائے، اسی طرح سید عبدالمجید ندیم صاحب نے 9 دسمبر اور قاری حنیف ملتانی صاحب نے 11 دسمبر کو ٹیکسلا میں جلسوں سے خطاب کیا۔ ان سارے پروگراموں میں شرکت کی گئی۔

شیخ الہند سیمینار کے لئے بھارت کا سفر:۔

یکم جنوری 1986ء کو دھلی میں منعقد ہونے والے بین الاقوامی سیمینار میں شرکت کے لئے امیر انجمن جناب محمد رفیق صاحب اور راقم السطور 27 دسمبر کو لاہور روانہ ہوئے۔ وہاں سفر کے لئے کاغذات وغیر مکمل کرائے اور ایک بہت بڑے قافلے کے ہمراہ 29 دسمبر کو رات ایک بجے بذریعہ ٹرین دہلی کے لئے روانہ ہو گئے۔ دوسرے دن دوپہر بارہ بجے دہلی پہنچے، دو دن خوب دھلی اور مضافات کی سیر کی، تاریخی مقامات کو دیکھا علماء و مشائخ کے مزارات پر حاضری دی بالخصوص خواجہ نظام الدین اولیاءؒ، خواجہ بختیار کاکیؒ، شاہ ولی اللہؒ، مولانا عبدالکلام آزادؒ

تیسواں سال 1986ء

شیخ الہند سیمینار:۔

دہلی کے وسیع ہال وکٹوریہ سٹیڈیم میں یکم جنوری کو صبح دس بجے سیمینار کا پہلا اجلاس ہوا اور بعد عصر مدنی ہال میں دوسرا پروگرام، جبکہ دو جنوری کو آگرہ، فتح پور سیکری، علی گڑھ وغیرہ کا مطالعاتی دورہ ہوا۔ اگلے دن دیوبند براستہ کاندھلہ، شاملی، تھانہ بھون روانگی ہوئی۔ 4 تاریخ کو دارالعلوم دیوبند کے دارالحدیث میں استقبالیہ پروگرام ہوا، اس دن دو دفعہ قبرستان قاسمی میں اکابرین دیوبند کے مزارات پر حاضری کی سعادت حاصل کی، اسی طرح سید انور شاہ صاحب کشمیریؒ کی قبر مبارک پر فاتحہ خوانی کی۔ رات کو براستہ گنگوہ، سہارن پور روانگی ہوئی اور پھر 5 جنوری کو دن امرتسر ریلوے سٹیشن پر گزار کر رات کو واپس براستہ اٹاری ٹرین کا سفر کر کے 6 کی صبح لاہور اسٹیشن پر پہنچ گئے۔

لاہور، فیصل آباد کا چار روزہ سفر:۔

راقم السطور کو 14 سے 17 جنوری کو پھر سفر درپیش ہوا۔ 14 کو گجرانوالہ میں جماعتی احباب سے ملاقات کی۔ دوسرے دن صبح مولانا زاہد الراشدی صاحب کی خدمت میں حاضری دی اور فیصل آباد میں شاگرد عزیز شکیل احمد اعوان کے پاس اس کے ادارے میں جہاں وہ ٹریننگ کر رہا تھا جانا ہوا۔ رات قیام کر کے دوسرے دن 16 تاریخ فیصل آباد شہر میں حضرت رائے پوریؒ کے خلیفہ مجاز مولانا عبدالعزیز صاحب رائے پوری، مولانا محمود الحسن صاحب توحیدی صاحب کی خدمت میں حاضری دی۔ مدرسہ اشرف العلوم میں مولانا محمد اشرف ہمدانی صاحب جو 53-1952ء میں مدرسہ تعلیم القرآن ٹیکسلا میں زیر تعلیم رہے، سے ملاقات کی اور اس کے بعد لاہور روانگی ہوئی۔ رات کو شیرانوالہ مرکز میں مجلس ذکر میں شرکت کی سعادت حاصل کی جو حضرت امام الہدیٰ مولانا عبیداللہ انور صاحب کے خلیفہ مجاز مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب نے کرائی۔

اگلی صبح 17 جنوری کو مولانا محمد اجمل خان صاحب کے ہاں ناشتہ کیا۔ میانی میں حضرت لاہوریؒ اور امام الہدیٰؒ کی آخری آرام گاہ پر حاضری دی، بعد دوپہر گجرانوالہ روانہ ہوا اور نصرت العلوم میں مولانا عبدالقیوم ہزاروی اور دیگر اکابر علمائے کرام سے شرف ملاقات حاصل کر کے واپس ٹیکسلا چل دیا۔

موٹر سائیکل کا حادثہ اور بستر علالت:۔

فیکٹری میں ڈیوٹی کر کے واپسی پر 20 جنوری کو ایکسیڈنٹ ہو گیا، جس میں زخم آئے اور آٹھ دن صاحب فراش رہنا پڑا۔

الوداعی تقریب طلبائے سکول:۔

میٹرک کی دوسری کلاس اور مڈل کی چوتھی کلاس میں طلباء کے اعزاز میں یکم فروری کو الوداعی تقریب منعقد کی گئی جس میں حضرت مولانا قاری محمد سلیمان صاحب مہتمم جامع عربیہ ایچ ایم سی ٹیکسلا نے خطاب فرمایا۔

لاہور کا سفر:۔

حضرت قاضی صاحب کے حکم پر حضرت میاں محمد اجمل قادری صاحب کو حضرت کے دوسرے صاحبزادے قاضی محمد راشد الحسینی صاحب کی شادی میں شرکت کی دعوت دینے کے لئے حضرت کا تحریری پیغام لے کر 13 فروری کو لاہور روانہ ہوا۔ الحمدللہ رات ایک بجے تک حضرت میاں صاحب کی صحبت نصیب ہوئی۔ دوسرے دن صبح میانی شریف حاضری دے کر گجرانوالہ روانگی ہوئی۔ علمائے کرام اور جماعتی احباب سے ملاقات کر کے واپس ٹیکسلا روانہ ہوا۔

مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن ایچ ایم سی کی رجسٹریشن:۔

فروری کے مہینہ میں راقم السطور نے قاری محمد سلیمان صاحب کے زیر اہتمام قائم شدہ مدرسہ کی انتظامی کمیٹی کے لئے رجسٹریشن کے کاغذات تیار کئے۔ جو 15 فروری کو منظوری کے لئے بھجوائے گئے اور 22 فروری کو رجسٹریشن سرٹیفکیٹ مل گیا۔

علماء و مشائخ سے ملاقاتیں:۔

اٹک میں 20، 21 فروری کو قاضی راشد الحسینی صاحب کی بارات اور ولیمہ کے موقع پر حضرت میاں اجمل قادری صاحب کے علاوہ بہت سے علمائے کرام اور مشائخ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ 23 فروری کو شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب حضرت مولانا محمد داؤد صاحب کی عیادت کے لئے تشریف لائے تو ان کی خدمت میں بھی حاضری ہوئی۔

پرائمری سکولوں کی افتتاحی تقریبات:۔

مارچ، اپریل کے مہینوں میں اسلامیہ سکول کی ٹیکسلا طلباء وطالبات کی مرکزی شاخ اور ڈھیریاں کی ذیلی پرائمری شاخ کے افتتاح کی تقریبات 24 مارچ اور یکم اپریل کو منعقد ہوئی ۔ڈھیریاں شاخ کا افتتاح مولانا عبداللہ صاحب نے فرمایا۔تعلیم الاسلام سکول کا پروگرام 21 مارچ کو ہوا جس میں حضرت قاضی صاحب تشریف لائے اور 26 مارچ کو اس سکول کا یوم والدین ہوا۔اسی عرصہ میں مسجد صدیقیہ میں متوازی دھڑے میں "اشاعت الاسلام" کے نام سے اپنا سکول بھی شروع کیا۔

اپریل کے مقامی وعلاقائی پروگرام:۔

راولپنڈی میں 4 اپریل کو حضرت امام الہدیٰ کے خلیفہ مجاز صوفی محمد یونس صاحب کے صاحبزادے کی دعوت ولیمہ میں حضرت میاں محمد اجمل قادری صاحب، 19 اپریل کو ٹیکسلا میں جلسہ کے موقع پر قاری محمد حنیف ملتانی صاحب، 20 کو راولپنڈی محلّہ ورکشاپی کے جلسہ دستار بندی میں حضرت خواجہ خان محمد صاحب اور مولانا محمد اجمل خان صاحب، 21 کو ایچ ایم سی میں مولانا محمد اجمل خان صاحب، 22 اور 23 اپریل کو مدرسہ سراج المدارس کے سالانہ جلسہ میں حضرت خواجہ خان محمد صاحب، مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب اور مولانا سلمان طارق صاحب اور حویلیاں کے شبان اسلام کے پروگرام میں دونوں موخر الذکر خطباء سے ملاقاتیں کی گئیں۔

اسلامیہ سکول حصہ طالبات کے لئے عمارت کا مسئلہ:۔

اب تک حصہ طالبات جیون روڈ پر کرایہ کی عمارت میں تھا۔جنوری میں مالک مکان نے جگہ خالی کرنے کا نوٹس دے دیا تو راقم السطور نے اپنے خالو کے گھر اضافی کمرے تعمیر کر کے نئے تعلیمی سال کے لئے طالبات کو وہاں منتقل کیا۔اسی طرح جیون روڈ سے ملحقہ گلی زیارت والی میں اسلامیہ سکول کے طلباء کی مڈل، میٹرک کلاسوں کے لئے بھی ایک عمارت کرایہ پر حاصل کی گئی۔

رمضان المبارک کا اعتکاف:۔

حسب معمول امیر انجمن اور راقم السطور نے آخری عشرے کا اعتکاف مدینہ مسجد اٹک میں کیا۔سکول کے بڑے طلباء اور دیگر متوسلین سلسلہ بھی ہمراہ تھے۔

انجمن کا اجلاس اور معتکفین کی دعوت:۔

عید الفطر کے بعد 13 جون کو اس سال اعتکاف کی سعادت حاصل کرنے والے احباب اور دیگر انجمن کے متعلقین وارا کین کو دعوت استقبالیہ دی گئی اور اس موقع پر انجمن کے انتظامی معاملات پر بھی غور کیا گیا۔کافی نوجوانوں نے انجمن کی رکنیت قبول کی اور مل جل کر کام کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔تقریباً 26 افراد شریک اجلاس تھے۔

متحدہ شریعت محاذ کا قیام اور انجمن کی نمائندگی:۔

پاکستان میں نظام شریعت کے نفاذ کی کوششوں کے لئے شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب نے 29 جون کو جامعہ اسلامیہ راولپنڈی میں ملک بھر کی مذہبی جماعتوں، مشائخ عظام اور علمائے کرام کو جمع فرمایا اور "متحدہ شریعت محاذ پاکستان" کے نام سے اتحادی تنظیم قائم فرمائی جس میں "انجمن شبان اسلام" بھی رکن جماعت کی حیثیت سے شریک کی گئی اور بطور ناظم اعلیٰ راقم السطور نے اس کے اجلاسوں اور دیگر پروگراموں میں شرکت کی۔تفصیلات اسی عنوان سے الگ بھی تحریر کی جائیں گی۔انشاءاللہ۔

تحریک نفاذ شریعت میں سرگرمیاں:۔

متحدہ شریعت محاذ پاکستان کی طرف سے 4 جولائی کو پورے ملک میں یوم نفاذ شریعت منایا گیا۔اس سلسلہ میں اسی دن ٹیکسلا میں انجمن کی طرف سے مولانا محمد عبداللہ صاحب کا بیان کرایا گیا۔6 جولائی کو مرکزی مسجد اسلام آباد میں اس موضوع پر منعقدہ جلسہ میں شرکت کی، 6 اور 7 کو پنڈی، اسلام آباد میں مرکزی اجلاس بھی ہوئے اور پارلیمنٹ کے سامنے بہت بڑا مظاہرہ اور اسی دن رات کو دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی میں مرکزی قائدین نے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کیا۔ان سارے پروگراموں میں شرکت کی گئی۔14 جون کو پنڈی میں پھر محاذ کا اجلاس ہوا جس میں شرکت ہوئی۔22 کو محاذ کی طرف سے وفاقی وزیر راجہ ظفر الحق صاحب کو استقبالیہ دے کر مطالبات پیش کئے گئے۔اگلے دو دن محاذ کے سرگرم رہنما مفتی جمیل خان صاحب (کراچی) کے ہمراہ پنڈی، اسلام آباد کی سرگرمیوں میں مصاحبت اور تعاون کیا۔

جولائی کی دیگر مصروفیات:۔

انجمن کو متحد کرنے کے لئے 18 تاریخ پھر ایک مشترکہ مصالحتی اجلاس منعقد کیا گیا تاکہ نفاذ شریعت کی کوششوں میں مل جل کر شرکت کی جائے۔اس کے علاوہ جیون روڈ پر بچیوں کے لئے ناظرہ قرآن مجید پڑھانے کا سلسلہ شروع کیا گیا جو راقم السطور کے ذمہ تھا۔

متحدہ سنی محاذ پاکستان کا اجلاس:۔

قائد اہلسنت حضرت مولانا عبدالستار تونسوی صاحب نے 30 ستمبر کو راولپنڈی میں آل پاکستان اجلاس جامع فرقانیہ میں منعقد کیا اور پچھلے سال کی کارکردگی اور پیشرفت بیان کی۔اس محاذ میں ابتداء سے انجمن شبان اسلام ایک رکن کی حیثیت سے شامل تھی اور راقم السطور نے نمائندگی کی۔تونسوی صاحب نے اجلاس کو بتایا کہ محاذ کے قیام کے بعد لاہور، ملتان، فیصل آباد میں کئی اجلاس اور کنونشن منعقد کئے اور پہلے اجلاس والی جماعتوں کے علاوہ مزید تنظیموں کو بھی شامل کیا گیا۔

متحدہ شریعت محاذ کے پروگرام:۔

محاذ کا اجلاس 30 ستمبر کو ہی راولپنڈی میں منعقد ہوا اور اس میں شرکت کی گئی۔26 اکتوبر کو چکوال اور لاہور میں ہونے والی اس سلسلہ کی کانفرنسوں اور اجلاسوں میں شرکت کے لئے بھی قاری سعید الرحمٰن صاحب کے ہمراہ جانا ہوا۔نومبر میں دوبارہ اسلام آباد میں اجلاس اور بہت بڑا مظاہرہ کیا گیا جس میں شمولیت ہوئی۔

اسلامیہ سکول احاطہ شاخ کا اجراء:۔

احباب کے مطالبہ پر یکم اکتوبر کو جناب عبدالرؤف عباسی صاحب کے زیر تعمیر مکان میں سکول کی پرائمری شاخ کا اجراء کیا گیا۔

ٹیکسلا میں جلسہ کا انعقاد:۔

انجمن کی طرف سے 26 نومبر کو مرکزی جامع مسجد میں مولانا محمد اجمل خان صاحب نے نفاذ شریف کے عنوان سے جلسہ عام سے خطاب فرمایا۔

مسجد عثمان غنیؓ کی قفل شکنی کی واردات:۔

انجمن کی حالیہ سرگرمیوں کا مرکز چونکہ یہ مسجد تھی،اس لئے انتقاماً نومبر کے دوران اس مسجد میں قفل شکنی کی واردات کی گئی۔

لاہور، گجرانوالہ کا سفر:۔

دسمبر کے آخر میں 24، 25 تاریخ کو جماعتی کاموں کے لئے گجرانوالہ اور لاہور کا سفر ہوا۔گجرانوالہ میں اکابر علماء اور جماعتی احباب سے ملاقات اور تبادلہ خیال کیا گیا۔دوسرے دن لاہور میں جمعیت طلبائے اسلام کے کنونشن اور شیرانوالہ مسجد میں مجلس ذکر میں شرکت کی گئی۔اسی دن شریعت محاذ اور سنی محاذ میں سرگرم مجاہد عالم دین مولانا احسان اللہ فاروقی صاحب کو لاہور میں شہید کر دیا گیا۔ان کے ہاں بھی حاضری دی گئی۔

چوبیسواں سال 1987ء

جنوری، فروری میں شریعت محاذ کی سرگرمیاں:۔

راولپنڈی میں محاذ کے مرکزی قائدین کا اجلاس 21 جنوری کو ہوا اور پشاور میں اجلاس اور کنونشن 6 فروری کو۔ان دونوں مواقع پر حاضری اور شرکت ہوئی۔

انجمن کی مقامی مصروفیات:۔

انجمن کے معزز رکن جناب اشفاق اعوان کی سعودیہ روانگی کے موقع پر ان کو الوداعی دعوت دی گئی۔اور 23 جنوری کو ایک اجلاس بھی منعقد کیا گیا جس میں نفاذ شریعت کی کوششوں میں شرکت اور متحدہ سنی محاذ پاکستان کے اجلاس کی رپورٹ بھی پیش کی گئی۔

حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب کی تشریف آوری:۔

اب تک چونکہ کافی تعداد میں احباب اور طلباء حضرت کے حلقہ ارادت میں شریک ہو گئے تھے،اس لئے ان کی حوصلہ افزائی کے لئے حضرت نے شفقت فرماتے ہوئے 4 فروری کو سکول میں قدم رنجہ فرمایا اور متوسلین کو پند و نصائح فرمائے۔

حضرت میاں اجمل قادری صاحب سے ملاقات:۔

پشاور میں شریعت محاذ کے 6 فروری کے پروگرام کے موقع پر گلبہار کالونی میں حضرت قاضی صاحب اور حضرت میاں صاحب کی معیت وصحبت اور مجلس ذکر میں شرکت کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ 23 مارچ کو پھرواہ درس میں دونوں بزرگوں سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

ٹیکسلا میں خلافت راشدہ سیمینار:۔

سپاہ صحابہؓ کے زیر اہتمام 15 فروری کو علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب نے خلافت راشدہ سیمینار سے خطاب فرمایا۔

مدرسہ سراج المدارس کا سالانہ جلسہ:۔

مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا کے مدرسہ کے سالانہ جلسہ میں 14 اپریل کو ڈاکٹر علامہ خالد محمود صاحب اور سید عبدالمجید ندیم صاحب نے شرکت فرمائی۔

علامہ خالد محمود صاحب کا سکول میں خطاب:۔

علامہ صاحب نے شفقت فرماتے ہوئے 15 اپریل کو اسلامیہ ہائی سکول میں طلباء، اساتذہ اور معززین شہر کے اجتماع میں شرکت فرمائی اور بڑا بصیرت افروز خطاب فرمایا۔

اسلامیہ سکول میں ہائی حصہ کا اجراء:۔

اسلامیہ سکول جو پہلے مڈل درجہ تک تھا اس کے حصہ طلباء کو "ہائی" اور حصہ طالبات کو "مڈل" کے درجہ تک ترقی دے دی گئی۔

جمعتہ الوداع کے دن اشتعال انگیزی:۔

رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو "یوم القدس" کے جلوس کا عنوان دے کر شہر کی سڑکوں پر انتہائی دل آزار اشتعال انگیزی کی گئی اور تصادم کی فضاء پیدا کرنے کی مذموم کوشش۔ شہر کے ذمہ دار حضرات نے حکمت عملی سے یہ کوشش ناکام کردی۔

انجمن کی طرف سے لائحہ عمل:۔

انجمن کے مرکزی عہدیدار اور اکثر اراکین چونکہ آخری عشرے کے اعتکاف میں تھے، کچھ ٹیکسلا میں اور چند ایک اٹک میں۔ اس لئے عید کے فوراً بعد 30 مئی کو معتکفین اور متعلقین کو استقبالیہ دعوت میں اکٹھا کیا گیا اور موجودہ پیدا کردہ صورتحال کے پیش نظر متحرک ہونے اور مناسب لائحہ عمل تیار کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ 5 جون کو پھر ایک بھرپور اجلاس ہوا اور وسیع پیمانے پر سنی نوجوانوں کو منظم کرنے اور ان کی نظریاتی تربیت کے لئے مختلف طریقے اختیار کرنے کا فیصلہ کیا گیا تا کہ آئندہ اس قسم کی اشتعال انگیزی کا مناسب جواب دیا جاسکے۔ اسی طرح دیگر مذہبی حلقوں کو بھی اس جانب متوجہ کرنے اور عام شہریوں کو بھی بیدار کرنے کی کوششوں کا فیصلہ ہوا۔

متحدہ سنی محاذ پاکستان کے ساتھ تعاون:۔

اوپر مذکور قسم کی جارحیت کے مقابلہ کے لئے ملکی سطح پر قائم اس محاذ کا اجلاس 29 جون کو راولپنڈی میں منعقد ہوا، جس میں محاذ کے قائد مولانا عبدالستار صاحب تونسوی اور ملک بھر کے اکابرین اہلسنت نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں شرکت کر کے قائدین کو انجمن کی طرف سے بھرپور تعاون کی پیش کش کی گئی اور محاذ کے مطالبات اور پروگرام کی حمایت کا یقین دلایا گیا۔

انجمن شہریان کی طرف سے احتجاج جلوس:۔

جمعتہ الوداع کے دن کی گئی اشتعال انگیزی کے خلاف انجمن شہریان ٹیکسلا نے احتجاجی جلوس نکالنے کا فیصلہ کیا اور انجمن شبان اسلام کو اس میں شرکت کی دعوت دی۔ اس پر غور کرنے کے لئے 16 جولائی کو اجلاس منعقد کیا گیا اور مشورہ کے بعد اس جلوس میں بھرپور طریقے سے شرکت کا فیصلہ کیا گیا۔

شدید ذاتی حادثہ اور طویل علالت:۔

اسلامیہ سکول برائے طالبات کے لئے اپنے خالو کے گھر مزید تعمیرات کے دوران راقم السطور یکم اگست کو بلندی سے سر کے بل گر پڑا جس سے دماغ اور سماعت بھی شدید متاثر ہوئی اور زخم بھی آئے۔ تقریباً تین، چار ہفتے بستر علالت پر رہا۔

انجمن کے مسلسل اجلاس:۔

ستمبر سے دسمبر تک بلدیاتی انتخابات کے موضوع پر غور وغوص اور فیصلوں کے لئے مسلسل اجلاس ہوتے رہے تا کہ زیر اثر حلقوں سے ہم خیال امیدوار کامیاب کرائے جاسکیں، جو بلدیہ

کے چیئر مین اور وائس چیئر مین کے عہدوں کے لئے ہم مسلک شخصیات منتخب کر سکیں۔ 30 نومبر کے ان انتخابات کے بعد امیر انجمن اور راقم السطور نے رات دن ایک کر کے کونسلران اور بااثر حضرات کو اس مشن کو کامیاب کرنے پر آمادہ کیا اور الحمد للہ یہ کاوشیں کامیاب رہیں۔ ہم خیال کونسلر بھی منتخب ہوئے اور مذکورہ دنوں عہدوں پر ہم مسلک نمائندے فائز ہوئے۔

سال کے آخری سہ ماہی کی دیگر مصروفیات:۔

تحریک نفاذ خلافت راشدہ پاکستان کے زیر اہتمام 27 اکتوبر کو اٹک شہر میں ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد کی گئی جس میں شرکت کے لئے انجمن کو باضابطہ دعوت دی گئی، جس پر کافی ساتھیوں نے اس کانفرنس میں شرکت کی، کانفرنس کے مدعوّین قاری سعید الرحمٰن صاحب، حامد علی رحمانی صاحب، قاضی شمس الدین صاحب اور مولانا عبدالقیوم صاحب ڈسٹرکٹ خطیب اٹک تھے۔

آل پاکستان علماء اجلاس راولپنڈی:۔

او پر مذکور موضوع پر مفتی اعظم پاکستان مولانا ولی حسن صاحب نے پنڈی میں 4 نومبر کو علماء کا اجلاس منعقد کیا جس میں انجمن کو شرکت کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ راقم السطور اور دیگر احباب اس اجلاس میں شریک ہوئے۔

پچیسواں سال 1988ء

انجمن کا بھرپور اجلاس:۔

گزشتہ چھ ماہ شہر کی بلدیاتی قیادت کی تبدیلی کے لئے کامیاب کوششوں کی وجہ سے پرانے ہم خیال اراکین اور نئے نوجوان متعلقین کی حوصلہ افزائی ہوئی تو 29 جنوری کو ہونے والے اجلاس میں بھرپور حاضری رہی اور دلچسپی کا اظہار کیا گیا۔ مشاورت اور بحث وتمحیص کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ اپنوں، پرایوں سے ٹکراؤ کئے بغیر مثبت انداز میں اپنی سرگرمیوں کو جاری رکھا جائے۔ یہ بھی طے ہوا کہ اب تربیت دے کر نوجوان نسل کو ذمہ داریاں منتقل کی جائیں اور انہوں تازہ ترین ملکی اور بین الاقوامی حالات سے باخبر رکھا جائے۔ اسی ماہ چند مسلکی مخالف نوجوانوں کی طرف سے بازار میں جلوس نکالنے کی صورتحال پر بھی غور کیا گیا اور اس سلسلہ میں شہر کے ذمہ دار حلقوں سے رابطہ قائم کر کے انسداد کے طریقے طے کرنا فیصلہ ہوا۔

کوئٹہ سے اہل سنت وفد کی آمد:۔

جنوری میں یہ وفد انجمن کے ساتھیوں سے ملاقات کے لئے آیا اور دو، تین سال قبل کوئٹہ میں مخالف مسلک کی طرف سے قتل وغارت اور مظالم کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ انہوں نے حالات کی سنگینی سنجیدہ لینے کی اپیل کی اور مشترکہ دفاعی کوششوں میں تعاون کرنے پر توجہ دلائی۔ انہوں نے بتایا کہ کوئٹہ کے واقعات اتنے منظّم طریقہ سے کرائے گئے کہ پولیس اور ملیشیاء ناکام ہوگئی۔ بالآخر فوج نے براہ راست کاروائی کر کے کنٹرول کیا۔

اسلامیہ سکول میں چوری کی واردات:۔

انجمن کی حالیہ سرگرمیاں دشمن کے لئے کیسے قابل برداشت ہوسکتی تھیں، چنانچہ عہدیداران کے زیر اہتمام چلنے والے سکول میں 5 فروری کو پہلی چوری کی واردات کرائی گئی تاکہ ان سرگرمیوں سے باز رکھا جاسکے اور توجہ دوسری جانب مبذول کرا دی جائے۔

قومی سنی کنونشن لاہور:۔

مسلکی جارحیت کے خلاف جمعیت علمائے اسلام نے 11 جنوری کو لاہور میں "آل پاکستان سنی کنونشن" منعقد کیا اور 13 جماعتوں نے "متحدہ سنی محاذ" کی تنظیم نو کی۔

فروری کا انجمن کا اجلاس:۔

گزشتہ اجلاس کے فیصلہ کے مطابق 26 فروری کو ماہانہ اجلاس ہوا جس میں 22 جمادی الثانی کو مسجد عثمان غنیؓ میں منعقدہ پروگرام سے حاضرین کو آگاہ کیا گیا اور 17 مارچ کے متحدہ سنی محاذ پاکستان کے مجوزہ کنونشن راولپنڈی میں شرکت کے لئے زیادہ سے زیادہ ساتھیوں کو تیار کرنے کی ہدایت کی گئی۔ نیز باہمی رابطے اور ماہانہ اجلاس میں باقاعدگی سے شرکت کی طرف بھی توجہ دلائی گئی۔ اسی طرح مخالفین کے مذہبی عزائم کے ساتھ سیاسی عزائم پر بھی نظر رکھنے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔

متحدہ سنی محاذ پاکستان کا کنونشن:۔

مولانا عبدالستار تونسوی صاحب کی سربراہی میں قائم شدہ محاذ کے زیراہتمام 17 مارچ کو اسلام آباد میں مرکزی اجلاس اور راولپنڈی میں عظیم الشان کنونشن ہوا جس میں راقم السطور اور کافی احباب نے شرکت کی۔ مولانا تونسوی صاحب نے اجلاس میں بتایا کہ اسلام آباد کے گزشتہ اجلاس منعقدہ 30 ستمبر 1986ء کے بعد "متحدہ شریعت محاذ" کی تحریک نفاذ شریعت کی سرگرمیوں میں حصہ لیا جاتا رہا اور پھر جنوری میں لاہور شیرانوالہ مرکز میں جمعیت کی دعوت پر 13 جماعتوں میں محاذ کی تنظیم نو کی۔ حضرت خواجہ خان محمد صاحب اور مجھے سرپرست بنایا گیا اور جبکہ صدر مفتی احمد الرحمٰن صاحب کو۔ اسی موقع پر اگلے دن گیارہ جنوری کو وہیں قومی سنی کنونشن منعقد ہوا۔

حافظ الحدیث حضرت درخواستی سے ملاقات:۔

حضرت درخواستی سے 11 اپریل کو ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی اور آپ نے دشمنوں کی سازشوں اور انتقامی اقدامات سے حفاظت کے لئے چند معمولات کی اجازت عطا فرمائی۔

معتکفین اور احباب کو دعوت استقبالیہ:۔

حسب معمول اس سال بھی عید کے بعد 24 مئی کو مسجد عثمان غنیؓ میں اٹک اور ٹیکسلا کی مساجد میں اعتکاف کرنے والے طلباء و احباب کو دعوت استقبالیہ دی گئی جس میں کثیر تعداد میں شرکاء موجود تھے۔ اس اجتماع کو غنیمت سمجھتے ہوئے تنظیمی معاملات اور حالات حاضرہ پر بھی تفصیل سے بات چیت کی گئی۔ اسی طرح حضرت قاضی صاحب کے حکم پر شروع کی گئی مجلس ذکر میں بھی باقاعدگی سے شرکت کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی جو منزل انوار القرآن گلی استاداں میں ہر جمعہ بعد مغرب منعقد ہوتی ہے۔

اسلامیہ سکول میں آتش زدگی اور چوری:۔

پچھلے عرصہ میں چوری کی نسبتاً چھوٹی وارادات کے بعد 17، 18 جون کو اسلامیہ سکول کی جیون روڈ والی عمارت میں رات کے وقت بڑی تشویش ناک واردات ہوئی جس میں بجلی کی تنصیبات پنکھے وغیرہ چوری کر لئے گئے مقدس اوراق اور ریکارڈ جلا ڈالا گیا اور بہت زیادہ نقصان کے ساتھ دینی کتب وغیرہ کی بے حرمتی کی گئی۔ اس سنگین واردات کے دوسرے دن پتہ چلنے پر شہر میں شدید احتجاج کیا گیا۔ باقاعدہ ہڑتال کی گئی اور احتجاجی جلسہ وجلوس ہوا۔ پولیس انتظامیہ کو تحریری رپورٹ دی گئی۔ معززین شہر خصوصاً چیئرمین بلدیہ اور ملک صلاح الدین صاحب نے پوری دلچسپی لی جس پر 19 جون کو انسپکٹر پولیس اور آر ایم صاحب نے متاثرہ سکول عمارت کا دورہ کیا۔ بلدیہ ٹیکسلا میں بھی باقاعدہ احتجاجی قرارداد منظور کی۔ ابتدائی تفتیش میں سکول کے ایک استاد اور طالبعلم ملوث پائے گئے جبکہ مسروقہ سامان ایک مسلکی مخالف کو بیچا گیا تھا۔ پولیس نے مقدمہ کا اندراج کر کے مذکورہ مجرموں کو گرفتار کر لیا۔ آٹھ، دس دن مسلسل اس سلسلہ میں مصروفیت رہی۔

واہ اور سیمنٹ فیکٹری کے احباب کی گرفتاری:۔

بھا بھڑہ نزد سیمنٹ فیکٹری میں مسلکی جھگڑے کے بعد 28، 29 جون کو لالہ رخ اور اے سی واہ کے علماء کرام اور کارکنوں کو چھاپے مار کر گرفتار کر لیا گیا۔ بعض علماء نے ضمانت قبل از گرفتاری کرالی لیکن انہیں بھی عبوری ضمانت کی توثیق نہ ہونے پر گرفتار کر لیا گیا۔ اس سلسلے میں بھی چودھری نثار علی خان صاحب، راجہ ظفر الحق صاحب، قاری سعید الرحمٰن صاحب، مولانا عبداللہ صاحب کے علاوہ ضلعی ومقامی انتظامیہ سے مسلسل ملاقاتیں کی گئیں اور 23 جون کو مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں ایک بھرپور احتجاجی جلسہ منعقد کیا گیا۔

اکابر علماء واکابرین سے ملاقاتیں:۔

قائد جمعیت مولانا سمیع الحق صاحب اور علامہ خالد محمود صاحب 25 جون کو واہ تشریف لائے، اسی طرح 27 جون کو دیگر قائدین جمعیت کے علاوہ حضرت میاں محمد اجمل قادری صاحب 27 جون کو راولپنڈی تشریف لائے تو ان حضرات سے بھی ملاقاتیں اور مشاورت کی گئی۔

پولیس افسر اور ایک کارکن کا تنازعہ:۔

ان کشیدہ حالات کے دوران یکم جولائی کو ایک متحرک رکن محمود اختر فاروقی اور ایک اے ایس آئی میں جھگڑا ہو گیا، جس سے ایک اور تنازعہ کھڑا ہو گیا۔ اس سلسلہ میں بھی انتظامیہ اور ذمہ دار حضرات سے رابطہ کیا گیا تاکہ معاملہ خوش اسلوبی سے حل ہو جائے۔

فریقین کے خلاف مقدمہ کا اندراج:۔

پولیس نے سکول آتشزدگی واقعہ کے فریقین جو مسلکی بنیاد پر تصور کر لئے گئے تھے کے درمیان ممکنہ کشیدگی کے تناظر میں تمام متعلقہ افراد کے خلاف مقدمہ درج کر کے 107، 151 ت پ کے تحت ضمانتیں کرانے کا حکم دیا۔ چنانچہ اگست میں یہ عمل مکمل کیا گیا۔

سال کے آخری مہینوں کی مصروفیات:۔

مقدمات کی پیروی وغیرہ کی مسلسل مصروفیات کے علاوہ 23 نومبر کو واہ کینٹ میں علاقہ بھر کے علماء کا اجلاس جمعیت اہل سنت کی دعوت پر منعقد ہوا۔ اسی طرح عزیزم محمد معاویہ کی تکمیل حفظ قرآن کی تقریبات ایچ ایم سی کے مدرسہ اور مسجد امیر معاویہؓ ٹیکسلا میں 8 اور 9 دسمبر کو منعقد ہوئیں جن میں حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب، قاضی شمس الدین قریشی صاحب کے علاوہ بہت سے علماء کرام اور احباب نے شرکت کی۔ 15 دسمبر کو واہ کینٹ میں مولانا عبدالقیوم صاحب کی زیر صدارت مجلس تحفظ ختم نبوت کا علاقائی اجلاس بھی منعقد ہوا۔

چھبیسواں سال 1989ء

انجمن کا اجلاس:۔

انجمن کا تنظیمی اجلاس 16 جنوری کو منعقد ہوا جس میں گزشتہ چھ ماہ کے ہنگامہ خیز حالات پر غور کیا گیا اور آئندہ مہینوں میں ایک تبلیغی جلسہ بھی منعقد کرانے کا فیصلہ ہوا جس کے لئے مولانا قاری عبدالحئی عابد صاحب کا نام طے ہوا۔ چنانچہ 25 فروری کو ان سے ملاقات کی گئی۔

امیر انجمن کی عمرہ کے لئے روانگی:۔

امیر انجمن جناب حافظ محمد رفیق صاحب 2 فروری کو عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے لئے سعودیہ روانہ ہوئے اور 25 فروری کو واپس تشریف لائے۔ واپسی میں آپ دبئی میں اپنے عزیزوں کے پاس ایک ہفتہ قیام پذیر رہے۔

رشدی کی توہین آمیز کتاب اور احتجاج:۔

ایک خبیث الفطرت بھارت نژاد مسلمان رشدی نے حضور اکرم ﷺ کے بارے میں توہین آمیز خیالات پر مشتمل کتاب لکھی، جس پر دیگر اسلامی ممالک کی طرح بھارت اور پاکستان میں بھی شدید احتجاج، مظاہرے اور احتجاجی جلوس نکالے گئے 8 فروری کو مدینہ مسجد اٹک میں بھی احتجاجی پروگرام ہوا اور ٹیکسلا میں بھی اجلاس منعقد کرنے کے علاوہ احباب کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں اجتماعی طور پر اسلام آباد میں 12 فروری کو مجوّزہ مظاہرے میں شرکت پر آمادہ کیا۔ چنانچہ بہت سے دوست اس مظاہرہ میں شریک ہوئے اور پولیس سے تصادم کے نتیجہ میں بعض احباب گرفتار بھی ہو گئے جن کی رہائی کیلئے چند دن کافی بھاگ دوڑ کرنی پڑی اور اللہ کے فضل سے جلد ہی وہ رہا کر دیئے گئے اور مقدمات بھی ختم ہو گئے۔

اسلام آباد میں متحدہ علماء کنونشن:۔

مولانا سمیع الحق صاحب کی طرف سے 27 فروری کو اسلام آباد میں اس کنونشن کا اہتمام کیا گیا جس میں انجمن کے وفد نے بھی شرکت کی۔

مارچ، اپریل کی مصروفیات:۔

ہائیکورٹ میں بلدیہ ٹیکسلا کے وائس چیئرمین کے نااہلی کیس کی اپیل کی سماعت کے لئے 26 مارچ کو اور 12 اپریل کو اے سی ٹیکسلا کی عدالت میں پیشی ہوئی۔ تعلیمی سال کے اختتام پر 31 مارچ کو اسلامیہ سکول کی احاطہ شاخ ختم کر دی گئی اور خالو کی جگہ سے حصہ طالبات بھی دوسری جگہ منتقل کر دیا گیا۔

مقامی وعلاقائی پروگرام:۔

جمعیت کی طرف سے 18 مئی کو قاری سعید الرحمٰن صاحب کو صوبائی وزیر کی حیثیت سے عصرانہ دیا گیا۔ 19 مئی کو غریب خانہ پر سالانہ مجلس ذکر میں حضرت قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب اور حضرت امام الہدیٰ کے خلیفہ مجاز قاری عبدالحمید صاحب نے خطاب فرمایا۔ 24 تاریخ کو اسلام آباد میں مولانا زاہد الراشدی صاحب سے ملاقات اور تبادلہ خیال کیا گیا۔ 28 مئی کو قاری سعید الرحمٰن صاحب، قاری ولی الرحمٰن صاحب کے والد کی وفات پر تعزیت کے لئے تشریف لائے تو ان سے ملاقات بھی کی گئی اور واپسی سفر میں حسن ابدال تک مصاحبت بھی اختیار کی۔

انجمن کے زیر اہتمام تبلیغی جلسہ:۔

گزشتہ اجلاس کے فیصلہ کے مطابق قاری عبدالحئی صاحب عابد سے وقت لے کر 18 مئی کو تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔

مدرسہ سراج المدارس ٹیکسلا کا سالانہ پروگرام:۔

مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں 22 مئی کو مدرسہ کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا، جس میں مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب، سید چراغ الدین شاہ صاحب، مولانا احسان الحق صاحب (راجہ بازار راولپنڈی) اور قاری طیب مدنی صاحب نے خطاب فرمایا۔

عدالتوں میں پیشی:۔

مقدمات کی سماعت کے سلسلہ میں 22 مئی کو اے سی صاحب کی عدالت میں حاضری دی گئی۔ یکم جون، 20 جون اور 11 جولائی کو سکول آتشزدگی کیس کی سماعت راولپنڈی میں ہوئی ۔ 7 جون کو پھر اے سی صاحب کے پاس، اس کے بعد ان کی ہی کی عدالت میں 26 جون، 22 جولائی، 7 اگست، 28 اگست، 23 ستمبر کی پیشیاں ہوئیں اور 30 ستمبر کو شہر کے عمائدین کی کوششوں سے فریقین کی صلح پر مقدمات ختم ہوئے۔

اسلامیہ سکول کی تقسیم:۔

حصہ طلباء و طالبات کی وسعت، عمارتوں کی عدم دستیابی و دیگر انتظامی معاملات کی وجہ سے حصہ طلباء اور طالبات کا نظم الگ کر دیا گیا۔ مئی کے آخر میں حصہ طالبات جناب محمد رفیق صاحب کے سپرد کر دیا گیا جبکہ حصہ طلبہ راقم السطور کی نگرانی میں ذاتی عمارت میں چلنے لگا۔ جناب غلام جیلانی صاحب کو جگہ کی رقم دے کر فارغ کر دیا گیا اور اس طرح 5، 6 سال بعد شراکت داری ختم کر دی گئی۔

موٹر سائیکل کا ایک اور حادثہ:۔

جون کی 11 تاریخ کو راقم السطور کا موٹر سائیکل کا ایک اور ایکسیڈنٹ ہوااا اور چند دن بستر علالت پر رہا۔

متحدہ مجلس علمائے اسلام پاکستان کا قیام:۔

مسلک علمائے دیوبند کے اکابر نے اسی سال یہ کونسل قائم کی، جس کی سربراہی امیر شریعتؒ کے صاحبزادہ گرامی سید عطاء المومن شاہ صاحب کو دی گئی اور نظامت مولانا زاہد الراشدی صاحب کو۔ 15 جون کو لاہور کے موچی دروازہ میں کونسل کے زیر اہتمام بہت بڑا جلسہ عام منعقد کیا گیا۔ یکم اور 11 جولائی کو زاہد الراشدی صاحب نے اسلام آباد اور راولپنڈی کے اجلاسوں میں شرکت کی، راقم السطور بھی ان اجلاسوں میں موجود تھا۔

راقم السطور کی ایک مزید آزمائش:۔

اسی عرصہ میں عزیزم حافظ محمد معاویہ کو غالباً نظر بد لگ گئی اور اسے شدید ذہنی مرض لاحق ہو گیا، جس کے علاج کے لئے جولائی، اگست میں کافی دوڑ دھوپ کرنا پڑ گئی۔

سلسلہ قادریہ کے شیخ طریقت کی علالت:۔

راقم السطور اور کثیر تعداد میں ساتھیوں کے محسن و مربی حضرت قاضی صاحب کو 15 اگست کو دل کا عارضہ لاحق ہو گیا۔

جماعتی احباب اور مذہبی حلقوں کی روحانی سایہ سے محرومی:۔

بدقسمتی سے علاقہ ٹیکسلا کے عظیم محسن اور مذہبی طبقہ کے روحانی سرپرست، ولی کامل و عالم باعمل حضرت مولانا محمد داؤد صاحب قدس سرّہٗ 23 اگست کو داعی اجل کو لبیک کہہ گئے اور ہم سب کو یتیمی میں مبتلا کر گئے۔ دوسرے دن 24 اگست کو علماء و مشائخ، حفاظ و قراء اور کثیر تعداد میں علاقہ کے مسلمانوں نے آپ کے جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔

متوسلین سلسلہ قادریہ کی تجدید بیعت:۔

حضرت قاضیؒ نے حکم فرمایا کہ تمام بیعت کنندگان ان کے خلف الرشید حضرت قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب سے تجدید بیعت کر لیں، چنانچہ مدینہ مسجد اٹک میں 8 ستمبر کو اس سلسلہ میں دور و نزدیک سے متوسلین نے حکم کی تعمیل کی اور تجدید کے الفاظ راقم السطور نے حضرت کے ارشاد کے مطابق کہلوائے۔ دوبارہ 29 ستمبر کو لالہ رخ واہ کینٹ میں درس قرآن کے موقع پر بھی یہی عمل دوہرایا گیا۔

حضرت میاں محمد اجمل قادری صاحب کی تشریف آوری:۔

ستمبر کے آخر میں حضرت میاں صاحب دامت برکاتہم مدینہ مسجد اٹک میں تشریف لائے اوراس سے پہلے غالباً 18 ستمبر کو بھی حضرت قاضی محمد ابراہیم ثاقب الحسینی صاحب کے ولیمہ میں بھی شرکت فرمائی۔ان دونوں مواقع پر ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی۔

آزمائشوں کا ایک اور دور:۔

راقم السطور کا جوان سال ماموں زاد بھائی اور شاگرد 12 نومبر کو وفات پا گیا اور دوسرے دن 13 نومبر کو عزیزم محمد معاویہ رات کے وقت بلا اطلاع کہیں چلا گیا۔ذہنی طور پر وہ مریض بھی تھا۔گزشتہ چند مہینوں میں دشمنوں میں بھی اضافہ ہو گیا تھا،شیخ طریقت دل کے عارضہ میں مبتلا ہو چکے تھے،روحانی والد مولانا محمد داؤد صاحب یتیم کر گئے تھے اور اب لخت جگر یوں کھو گیا تھا۔اس وقت کی اضطراری کیفیت کا اندازہ کوئی اور نہیں کر سکتا۔بہرحال صبح سویرے مجبوراً حضرت قاضی صاحب سے فون پر کیفیت عرض کی اور دعا کی درخواست کی۔اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور کچھ دیر بعد ہی عزیزم کی خیریت کی اطلاع مل گئی۔الحمد اللہ علیٰ ذالک۔

رواں سال کا آخری امتحان:۔

ذاتی امتحانات کا تذکرہ ہو چکا،اب دسمبر میں ایک اجتماعی آزمائش کا سامنا کرنا پڑ گیا۔مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن ایچ ایم سی ٹیکسلا،جس کے لئے الحمد للہ 1968ء سے فضاء بنانا شروع کی تھی اور ہم خیال وہم مسلک احباب نے ہر قسم کی قربانی دے کر یہ عظیم ادارہ قائم کرنے میں تعاون کیا تھا۔ہمارے محسن ومشفق حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب نے پیرانہ سالی کے باوجود 1971ء سے یہاں درس قرآن کا سلسلہ شروع فرمایا۔اب یہ ایک پھلتا پھولتا باغ اجاڑنے کی کوشش ہوئی۔حضرت دل کی بیماری کی وجہ سے اس صورتحال سے بہت کبیدہ خاطر ہوئے۔میرے حاضر ہونے پر دعائیں بھی دیں اور اس کوشش کو ناکام کرنے کے لئے ہر ممکن اقدامات کرنے کا حکم دیا۔چنانچہ برادرم محمد رفیق صاحب اور راقم السطور نے فوری طور پر مداخلت کی،سارے وسائل کو استعمال کیا اور یونیورسٹی کے ہم خیال احباب اور ایچ ایم سی کے جماعتی دوستوں،ہمدرد افسران اور مدرسہ کے معاونین سے رابطہ کر کے مسئلہ حل کرنے کے لئے دن،رات ایک کر دیا۔غلط فہمیاں دور کی گئیں،فریقین کی منت سماجت کی انتظامیہ کو مطمئن کیا اور بارہ،تیرہ دن کی مسلسل کاوشوں کے بعد مسئلہ کو خوش اسلوبی سے حل کر کے مدرسہ کو اجڑنے سے بچالیا۔

ستائیسواں سال 1990ء

اسلامیہ سکول میں پھر چوری:۔

پچھلی بڑی واردات کے بعد 5 جنوری کو پھر سکول میں چوری کی واردات ہوئی،جس میں پنکھے،ٹیوب لائٹیں اور ٹیلی فون سیٹ چرائے گئے۔

عالم اسلام کا نقصان (حق نواز جھنگوی کی شہادت):۔

خمینی انقلاب کے بعد عالم اسلام کو رافضی انقلاب سے بچانے کے لئے مصروف جہاد مولانا حق نواز جھنگوی صاحب کو 22 جنوری کو قاتلانہ حملہ کر کے جھنگ میں شہید کر دیا گیا،جس سے نہ صرف پاکستان بلکہ پورے عالم اسلام کا نقصان ہوا۔اس سانحہ پر پورا ملک سوگوار ہو گیا اور اہلسنت نے ملک بھر میں احتجاجی مظاہرے اور اجتماعات منعقد کئے۔ٹیکسلا میں بھی 23 تاریخ کو ہڑتال اور بعد جمعہ احتجاجی جلوس نکالا گیا۔25 جنوری کو مدنی مسجد فیصل شہید روڈ میں ایک عظیم احتجاجی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں عالمی شہرت یافتہ خطیب سید عبد المجید ندیم صاحب نے خطاب فرمایا۔

ناقابل تلافی ذاتی خسارہ:۔

پے در پے آزمائشوں اور پریشانیوں میں اس وقت ایک ناقابل تلافی نقصان اور خسارہ کا اضافہ ہوا جب 5 مارچ کو والدہ ماجدہ کی وفات سے ہمہ وقت کی دعاؤں سے محرومی ہو گئی۔اس دن میں یقیناً ایک سائبان سے محروم ہو گیا اور تقریباً پچیس سال بے خوف وخطر مجاہدانہ جدوجہد اب جاری رکھنا ناممکن ہو گیا۔اب اگر میں جائزہ لیتا ہوں تو واقعی اس کے بعد آئندہ پچیس سال مجھے ہر طرح کی ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑا۔اسباب کچھ بھی ہوں،ہر میدان میں ہزیمت اٹھانی پڑی،اگرچہ والد محترم اور روحانی باپ حضرت قاضی صاحب کا سایہ ابھی میسر تھا،جس کی وجہ سے مکمل ناکامی نہیں ہوئی۔اللہ تعالیٰ نے بہت سے کام بعد کے عرصہ میں بھی لے لئے جن کا تذکرہ آئندہ ہوگا۔

عمرہ کی سعادت کا حصول:۔

ایک سال قبل جب راقم السطور کراچی کے مفتی جمیل احمد خان شہید کے ہمراہ دوسروں کے لئے حج این او سی بنوا رہا تھا،تو ایک دن حضرت قاضی صاحب سے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو

خود بھی اس طرح حج کرلوں۔ تو آپ نے فرمایا کہ ابھی تمھاری اور بہت سے ذاتی ضروریات باقی ہیں۔ حج زندگی میں ایک بار فرض ہے پھر کرلینا۔ اب جب والدہ محترمہ کی وفات ہوگئی تو پھر ڈرتے ڈرتے عمرہ کی اجازت کے لئے درخواست کی تو بلا تامل اجازت مرحمت فرمادی، جس کا یہ فائدہ ہوا کہ گھر بیٹھے اللہ تعالیٰ نے ایک ہفتہ کے اندر اندر روانگی کا انتظام فرما دیا۔ چنانچہ 13 سے 31 مارچ تک یہ مبارک سفر نصیب ہوا جس میں 4 دن رمضان المبارک کے بھی بیت اللہ شریف میں نصیب ہوگئے۔

شیخ طریقت کی صحبت کی سعادت:۔

اس سال بھی اللہ کے فضل سے معمول کے مطابق رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف مدینہ مسجد اٹک میں ہی کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ دس دن اپنے محسن و مربی حضرت قاضی صاحب کی صحبت میں گزرے۔ جو یقیناً گزشتہ مدت کے دکھوں اور پریشانیوں کے مقابلہ میں دنیوی و اخروی خوشیوں کا سبب بنے۔

پیر خانہ کے جانشین کی ہم سفری:۔

مسلسل پریشانیوں کے بعد اللہ جل شانہ نے مسلسل روحانی سعادتیں نصیب میں لکھ دیں۔ عمرہ کی سعادت کے بعد حضرت قاضی صاحب کے ہاں اعتکاف اور اب شیر انوالہ لاہور کے پیر خانہ کے جانشین حضرت میاں محمد اجمل قادری صاحب دامت برکاتہم کے ساتھ ہفتہ بھر کی ہم سفری، جس کا حکم حضرت قاضی صاحب نے فرمایا ایک اور خوش نصیبی میسر آئی۔ جس کی تفصیلی روداد بھی مرتب کی، جو ہفت روزہ "خدام الدین" شائع ہوئی اور حضرت قاضی صاحب نے بڑی خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے حوصلہ افزائی فرمائی اور اپنے قلم کو خدمت کا دین کا ذریعہ بنانے کا حکم فرمایا۔ یہ سفر 12 سے 20 مئی تک اٹک، حسن ابدال، ہری پور، حویلیاں، جھنگرہ، ایبٹ آباد، نواحی دیہات، بالاکوٹ، راولپنڈی اور پشاور کے علاقوں پر مشتمل تھا۔

علاقائی پروگراموں میں شرکت:۔

سپاہ صحابہ تحصیل ٹیکسلا نے 21 مئی کو قائد جمعیت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کے اعزاز میں واہ کینٹ میں استقبالیہ کیا، 28 مئی کو حضرت قاری سعید الرحمٰن صاحب بحیثیت صوبائی وزیر بلدیہ ٹیکسلا میں تشریف لائے اور تعلیم القرآن ہائی سکول میں تحریک صلوٰۃ و فلاح کے سلسلہ میں ایک تقریب سے بھی خطاب فرمایا، 4 جون کو سید عبدالمجید ندیم صاحب کوٹ نجیب اللہ تشریف لائے۔ ان پروگراموں میں شرکت و ملاقاتیں کیں۔

متحدہ شریعت محاذ کا اجلاس:۔

راولپنڈی میں 17 جون کو محاذ کے زیر انتظام علماء کرام کا اجلاس منعقد ہوا جس میں انجمن کے نمائندہ کے طور پر شمولیت کی۔

مسلکی تنازعہ میں تیزی:۔

جولائی کے وسط میں ایک مشترکہ مسجد پیراں والی میں، جس کے بارے میں 1978ء میں بھی ایک تنازعہ ہوا اور انتظامیہ نے فریقین میں تحریری معاہدہ کرا دیا تھا۔ اس مسجد میں مخالف فریق نے مسلح ہو کر قبضہ کرلیا اور لاؤڈ سپیکر پر اشتعال انگیزی شروع کردی۔ اسی طرح ان کے خطیب نے پنی عبادت گاہ میں انتہائی نازیبا الفاظ میں اکابر اہل سنت کے خلاف تقریر کی، جس پر علاقہ کے علماء کرام اور نوجوانوں نے انتظامیہ کو درخواستیں دی اور مقدمہ بنانے کا مطالبہ کیا۔

اسی طرح لالہ رخ واہ کینٹ مرکزی جامع مسجد پر بھی ان لوگوں نے حملہ کیا۔ دفاع کرنے پر وہاں کے خطیب و دیگر رہنماؤں اور کارکنوں کے خلاف مقدمات بنا کر گرفتاریاں کی گئیں، جس سے علاقہ بھر خصوصاً ٹیکسلا میں شدید کشیدگی کی فضا پیدا ہوگئی۔

اس سلسلہ میں نمائندہ حضرات نے فوری طور پر علاقہ مجسٹریٹ اور اسسٹنٹ کمشنر صاحب سے ملاقاتیں کیں، تحریری درخواستیں بھی دیں اور مناسب قانونی کاروائی کا مطالبہ بھی کیا۔ 20 جولائی کو سپاہ صحابہ ٹیکسلا کا بھرپور اجلاس ہوا، 26 تاریخ کو انجمن شبان اسلام کے اجلاس میں بھی کثیر تعداد میں اراکین و احباب نے شرکت کی، 30 جولائی کو پھر اجلاس ہوا اور فیصلہ کیا گیا کہ وسیع بنیاد پر تمام جماعتوں، کونسلران، تاجران، با اثر شہریان اور علماء و خطباء پر مشتمل ایکشن کمیٹی بنائی جائے اور متحد ہو کر کام کیا جائے۔

اہلسنت ایکشن کمیٹی ٹیکسلا کا قیام:۔

تمام احباب کے مشورہ کے مطابق 2 اگست کو اس کمیٹی کی تشکیل کی گئی اور تمام معاملات اس کمیٹی کے زیر اہتمام نمٹانے کا فیصلہ ہوا۔ اس کمیٹی میں شہر کے ہر طبقہ کو موثر نمائندگی دی گئی اور ستمبر کے آخر تک یہ کمیٹی مصروف عمل رہی۔

گرفتاریاں اور ہفتہ بھر کی تھانہ حوالات:۔

جیسا کہ پہلے تحریر ہو چکا ہے کہ مادری اور روحانی سائبان ہٹ جانے کی وجہ سے زندگی میں پہلی بار ہفتہ بھر تھانہ کی حوالات میں بطور ملزم زیر تفتیش رہنا پڑا، حالانکہ اس سے پہلے آٹھ، دس مقدمات کے باوجود ایک دن بھی یہ صورتحال پیش نہیں آئی تھی۔اوپر مذکورہ تنازعات میں فعال ساتھیوں سمیت 3 اگست کی رات گھروں پر چھاپے مار کر امیر انجمن جناب محمد رفیق صاحب اور راقم السطور کو بھی گرفتار کر لیا گیا اور بے بنیاد مقدمات قائم کر دیئے گئے۔تھانہ واہ اور ٹیکسلا میں لالہ رخ کے مقدمات میں پہلے سے گرفتار علماء و کارکنوں کے ساتھ یہ دن خوب گزرے۔ہماری گرفتاری کے دوسرے دن بازار والی مسجد میں منعقدہ احتجاجی جلسہ کے بعد جناب شیخ عبدالعزیز صاحب اور دیگر جماعتی احباب کے خلاف مقدمہ بنا کر انہیں بھی ہمارا ساتھی بنا دیا گیا۔

تقریباً ہفتہ بعد ہم دونوں سمیت چند ساتھیوں کی ضمانت ہو گئی اور دیگر احباب کو جیل بھیج دیا گیا۔تقریباً ڈیڑھ دو ماہ یہ تنازعات، مقدمات، احتجاج، مصالحتی اقدامات چلتے رہے، جن کی تفصیل ایکشن کمیٹی کے عنوان سے الگ تحریر کی جائے گی جو عبرت انگیز اور سبق آموز بھی ہے اور شامت اعمال کا نتیجہ بھی۔

دو مزید مقدمے اور پیشیاں:۔

ضمانت پر رہائی کے بعد 11 اگست کو پھر 107/151 کے تحت ضمانتیں کرانا پڑ گئیں اور 3 دن مسلسل آر ایم وغیرہ کے پاس پیشیاں ہوئیں۔19 اور 20 تاریخ کو پھر واہ کے مجسٹریٹ دفعہ 30 کے ہاں ایک اور مقدمہ 188/295 ت پ کے سلسلہ میں پیش ہوتے رہے اور 21 کو پنڈی برائے ضمانت۔23 آر ایم واہ کے پاس اور 25 کو پنڈی میں مجسٹریٹ کی عدالت میں بھی پیش ہونا پڑا۔

قومی وصوبائی انتخابات:۔

ابھی یہ مقدمات وتنازعات چل رہے تھے کہ حکومت کی طرف سے قومی انتخابات کا اعلان کر دیا گیا، جو اکتوبر کے آخری ہفتے میں ہونے تھے۔انجمن کی تنظیم نو کے بعد شامل ہونے نوجوان اراکین اس موضوع پر دلچسپی رکھتے تھے، اس لئے 20 اگست کو سکول کے ابنائے قدیم کا اجلاس منعقد کر کے ان کی رائے لی گئی اور 21 کو ان طلبہ اور دوسرے انجمن کے اراکین کا مشترکہ اجلاس بلایا گیا جس میں ان انتخابات کے بارے میں مشورہ کر کے مناسب پالیسی طے کرنا تھی۔

انجمن کا پالیسی اجلاس:۔

گزشتہ دنوں کے حالات وواقعات کے تناظر میں 21 ستمبر کا اجلاس انتہائی اہم اور ہنگامہ خیز تھا۔قومی اسمبلی کے مسلم لیگ کے چوہدری نثار علی خان اور پیپلز پارٹی کے غلام سرور خان بڑے امیدوار تھے جو 1985 میں ایک ہی دھڑا رہے تھے اور ہم نے علماء کے کہنے پر ان کی مدد کی تھی۔اب پھر یہ دونوں ہم سے رابطے میں تھے۔جمعیت بھی امیدوار کھڑا کرنے کا ارادہ رکھتی تھی، ادھر ہم اہل سنت کے تین الگ الگ دھڑے تھے۔مذکورہ مسجد تنازعہ میں چودھری صاحب کا کردار ہمارے حق میں مناسب نہیں تھا اس لئے پالیسی کو حتمی شکل دینے میں بڑی مشکل پیش آ رہی تھی۔بہرحال طے یہ ہوا کہ اپنے اکابر خصوصاً قاری سعید الرحمٰن صاحب سے بھی مشورہ لیا جائے اور چند دن مزید متعلقہ امیدواروں کے رویہ اور رابطے کا انتظار کر کے اپنے مذہبی مفادات کے تحفظ کی یقین دہانی حاصل کر کے کسی ایک کے ساتھ تعاون کا فیصلہ کیا جائے اور کوشش کی جائے کہ اپنے تمام دھڑے کسی ایک ہی امیدوار کے حق میں ہوں تا کہ مزید باہمی انتشار وافتراق سے بچ سکیں۔

واہ کے مقدمات میں صلح:۔

لالہ رخ واہ کینٹ کے مسئلہ پر دوسرے فریق کے اہم حضرات کے خلاف بھی مقدمات کے اندراج کے بعد غالباً چودھری نثار علی خان صاحب کی مداخلت سے ستمبر میں ہی صلح ہو گئی، جس سے ہم لوگوں کو بے خبر ہی رکھا گیا۔اسی طرح چیئرمین بلدیہ ٹیکسلا شیخ طارق محمود صاحب اور چودھری صاحب موصوف کے درمیان بھی علماء نے صلح کرا دی۔26 ستمبر کو ٹیکسلا کی اہل سنت ایکشن کمیٹی کا اجلاس بھی مسجد اور انتخابات کے موضوع پر منعقد ہوا اور مجموعی رویے تبدیل ہو گئے۔

ستمبر کی دیگر مصروفیات:۔

حضرت مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب 7 ستمبر کو ٹیکسلا تشریف لائے، 8 اور 25 تاریخ کو مقدمات کی پیشیاں ہوئیں، 29 ستمبر کو مولانا محمد عبداللہ صاحب اسلام آباد سے تشریف لائے۔اڈیالہ جیل پنڈی میں مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی اور شیخ جاوید محمود صاحب سے 13 ستمبر کو ملاقات کی گئی، اسی طرح گرفتار علماء کی ضمانتوں کے لئے 9 سے 12 ستمبر تک اور پھر 15 تاریخ کو پنڈی میں عدالتوں کے چکر لگے لیکن ضمانت نہ ہو سکی۔انجمن سپاہ صحابہ ٹیکسلا کے دفتر میں 11 ستمبر کو ایک مشترکہ اجلاس ہوا جس میں سپاہ صحابہ کی طرف سے مطالبہ کیا گیا کہ

دونوں حلقوں میں اپنے امیدوار کھڑے کئے جائیں، لیکن اکثریت نے اس سے اتفاق نہیں کیا۔اس لئے کہ کامیابی کے امکانات بالکل نہیں ہیں۔

اجلاس ابنائے قدیم:۔

سکول کے طلباء جواب عملی میدان میں فعال ہوگئے تھےاور ہم دونوں اساتذہ سے رابطوں میں بھی تھے، نیز سلسلہ سلوک میں بھی منسلک تھےاور ہم بھی مستقبل کی ذمہ داریاں ان ہی کے سپرد کرنے کا ارادہ رکھتے تھےاس لئے ان پیچیدہ حالات میں ان سے مشاورت کے لئے 4 اکتوبر کو دوبارہ ان کا اجلاس بلایا۔ان سب کی رائے لی تاکہ انتخابات کے موضوع پر ان کو اعتماد میں لیا جائے۔اللہ کے فضل سے ان نوجوانوں کی سوچ کو ہم نے مثبت پایا اور اطمینان ہوگیا کہ انشاءاللہ یہ مستقبل میں اچھا کردار ادا کریں گے۔

عدالتوں اور تھانہ کی ایک ضمنی مصروفیت:۔

حضرت قاضی صاحب کے ایک عزیز بزرگ 9 اکتوبر کو ایک روڈ ایکسیڈنٹ کے سلسلہ میں ٹیکسلا میں گرفتار ہوگئے۔حضرت کے حکم پر دو چار دن کے لئے بھاگ دوڑ کی گئی اور 14 اکتوبر کو راولپنڈی سے ان کی ضمانت منظور کروائی گئی۔

سپاہ صحابہ کا مظاہرہ اور پولیس سے تصادم:۔

چوک سرائے کالا ٹیکسلا میں 12 اکتوبر کو سپاہ صحابہ کے کارکنوں کے احتجاجی مظاہرہ کے دوران بعد نماز جمعہ پولیس اور مظاہرین میں تصادم ہوگیا، جس میں حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب سمیت کئی ساتھی زخمی ہوگئے اور مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی و دیگر بہت سے علمائے کرام اور کارکن گرفتار ہوگئے۔دوسرے دن تھانہ ٹیکسلا میں صدیقی صاحب سے ملاقات کی گئی اور اس سلسلہ میں مشاورت کی۔

قومی انتخابات:۔

قومی اسمبلی کے لئے 24 اکتوبر اور صوبائی اسمبلی کے لئے 27 اکتوبر کو جماعتی انتخابات ہوئے۔اس سلسلہ میں گزشتہ دنوں چودھری نثار علی خان کی طرف سے رابطہ کے بعد ہنگامی طور پر ہم خیال احباب اور ابنائے قدیم کے مشورہ سے حمایت کے فیصلہ کا اختیار سید محمود حسین شاہ صاحب کو دے دیا گیا جن پر اپنے متحارب دھڑوں کو بھی اعتماد تھا۔تحصیل کی سطح پر بھی علمائے کرام نے چودھری صاحب کی حمایت کا فیصلہ کیا، اس لئے ہم مسلک احباب کی اکثریت اسی فیصلہ کی پابند ہوگئی۔گویا اس موقع پر شاہ صاحب موصوف کو چودھری صاحب کے حلقہ میں داخل کر دیا گیا، جس میں وہ اب تک موجود ہیں اور مرحلہ وار جدوجہد کے بعد اب چودھری صاحب کے تعاون سے میونسپل کمیٹی کے چیئرمین ہیں۔

اکتوبر کی دیگر مصروفیات:۔

سپاہ صحابہ ٹیکسلا کے دفتر میں 5 اکتوبر کو جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا، اسی دن واہ کینٹ کے علمائے کرام سے مشاورت بھی ہوئی اور ایک وفد کے ہمراہ قاری سعید الرحمٰن صاحب سے ان کے آبائی گاؤں بہودی میں ملاقات اور مشاورت کی گئی۔

انجمن شبان اسلام کے آخری دو اجلاس:۔

انتخاب کے بعد 2 نومبر کو اور پھر 8 نومبر کو انجمن کے دو اجلاس ہوئے، جن میں گزشتہ دنوں متنازعہ مسجد اور انتخابات کے حالات و واقعات کا باریک بینی سے جائزہ لیا گیا۔اپنے، پرایوں کے رویہ کو پرکھا گیا اور کافی غور و خوض، بحث و تمحیص اور مختلف تجاویز پر غور کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ چونکہ اب مختلف عنوانات و مقاصد کے لئے الگ الگ تنظیمات وجود میں آ گئی ہیں، اس لئے اب انجمن کے اساسی دور سے لے کر اب تک کے ہمہ جہتی کاموں کے لئے مصروفیت کو چھوڑ کر صرف دینی تربیت و ذاتی اصلاح کے کام پر توجہ دی جائے۔نوجوانوں کی صحیح تربیت اور رہنمائی کی جائے اور نئی نسل کی تعلیمی ضروریات و دینی معلومات کے لئے سکولوں کے نظام پر اپنی توجہ مرکوز ہو۔

تحفظ ناموس صحابہ کے لئے سپاہ صحابہ اب خوب منظم ہو چکی ہے سیاسی سطح پر جمعیت علمائے اسلام فعال ہے، بلدیاتی سطح پر ہم خیال کونسلر حضرات مصروف عمل ہیں، درس نظامی و حفظ کے لئے مدرسہ سراج المدارس کئی سالوں سے خدمات انجام دے رہا ہے اور بظاہر کوئی کمی محسوس نہیں ہو رہی، اس لئے بہتر یہ ہے کہ اب انجمن شبان اسلام کو غیر فعال ہی کر دیا جائے۔اس طرح یہ اجلاس انجمن کے آخری اجلاس ثابت ہوئے۔

انجمن شبان اسلام کے تقریباً 25 سالہ دور کا خاتمہ:۔

1964ء کو تشکیل پانے والی یہ انجمن کارکنوں کے باہمی اختلاف، بار بار کی ٹوٹ پھوٹ، اپنے پرایوں کی سازشوں، انفرادی بدعملیوں اور بے اعتدالیوں، ذاتی مفادات کے حصول کی

کوششوں کے نتیجہ میں عروج وزوال کے بعد فطری انجام یعنی اختتام کو پہنچ گئی۔

سال کے آخری دو ماہ کی دیگر مصروفیات:۔

مقدمات کے سلسلہ میں 4،5اور 15 نومبر کو عدالتوں میں پیشی ہوئی۔28 نومبر،5اور 22 دسمبر کو اے سی صاحب اور آر ایم صاحب سے وفود کے ہمراہ ملاقاتیں کی گئیں،9اور 10 کو رائیونڈ کے سالانہ اجتماع میں شرکت ہوئی، جیلانی صاحب کے ماموں زاد کے ایک کیس کے سلسلہ میں ایف آئی اے کے متعلقہ انسپکٹر سے ملاقاتیں کرنا پڑیں،28 نومبر کو حضرو سے حضرت مولانا عبدالسلام صاحب اور مولانا محمد صابر صاحب ملاقات کے لئے تشریف لائے۔

جمعیت کے حوالہ سے اہم پیش رفت:۔

حافظ الحدیث مولانا عبداللہ صاحب درخواستی امیر مرکزیہ جمعیت علمائے اسلام پاکستان نے 10 دسمبر کو جمعیت کے دونوں دھڑوں کو متحد کرنے کا اعلان کرکے مولانا فضل الرحمٰن صاحب کو ناظم اعلیٰ نامزد کردیا۔

ضروری وضاحت:۔

یہاں تک انجمن شبان اسلام کی مصروفیات کے علاوہ بطور ناظم اعلیٰ انجمن یا ذاتی حالات اور دیگر سرگرمیوں کو بھی کہیں کہیں تحریر کیا گیا ہے۔آئندہ صفحات میں چند ضروری تفصیل طلب اموراور انجمن کے بارے میں اکابر کے تاثرات تحریر کرنے کے بعد خالصتاً ذاتی مصروفیات کا ذکر ہوگا۔البتہ جمعیت اور قومی اتحاد وغیرہ کے عنوانات بھی زیر بحث آئیں گے۔ پہلے انجمن کے بارے میں ابتدائی سالوں میں اکابر علماء کے تاثرات جوانہوں نے انجمن کے رجسٹر پر تحریر فرمائے وہ درج کئے جاتے ہیں۔

محقق اسلام امام اہلسنت حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری مدظلہ العالی:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ،الحمد للہ وکفی علی عبادہ الذین اصطفی ،

کئی سال کے بعد "انجمن شبان اسلام" کی دعوت پر ٹیکسلا آنے کا اتفاق ہوا۔یہ معلوم کرکے بے حد مسرت ہوئی کہ یہاں نوجوانوں نے اپنی ایک تنظیم قائم کرکے دین کی تبلیغی خدمت کا کام شروع کررکھا ہے۔

اس انجمن کا مقصد جہاں دین کی عمومی تبلیغ واشاعت ہے وہاں ناموس صحابہؓ کا تحفظ اس کا خاص نصب العین ہے اور یہ ایک ایسا بلند اور پاکیزہ نصب العین ہے جسے اپنانے پر میں نوجوانان محترم کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔

یہ زمانہ فتنوں کا زمانہ ہے ان فتنوں میں ایک بہت بڑا فتنہ حضرات صحابہؓ کی توہین وتنقیص ہے۔صحابہ کرامؓ کے خلاف لب کشائی اور بدگوئی آج فیشن بن چکا ہے۔ان حالات میں ناموس صحابہؓ کی حفاظت ایک اعلیٰ وارفع دینی خدمت ہے۔جس کی جتنی بھی تعریف وتوصیف کی جائے،کم ہے۔

میں "انجمن شبان اسلام" کے اراکین محترم کو اس اہم دینی خدمت پر صدق دل سے مبارک باد کہتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ رب العزت ان کو مزید اخلاص وعمل کی توفیق عطا فرمائیں، ان کی تبلیغی خدمات کو قبول فرمائیں اور قیامت میں نجات کا ذریعہ بنائیں۔

انجمن کا ایک چھوٹا سا صاف ستھرا دفتر بھی ہے۔جس میں ایک مختصر سی دینی لائبریری ہے ضرورت ہے کہ اس لائبریری میں دینی تبلیغی کتب کا اضافہ کیا جائے خصوصاً مذاہب باطلہ کی تردید کے متعلق کتب فراہم کی جائیں۔

انجمن نے اجلّہ صحابہ کرامؓ کے یوم منانے کا مبارک سلسلہ شروع کررکھا ہے۔جونہایت مفید فیصلہ اور بابرکت ہے چنانچہ کل یوم صدیق اکبرؓ تھا اور مجھے یوم صدیق اکبرؓ کے سلسلہ میں سیرت صدیقؓ بیان کرنے کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔میں امید کرتا ہوں کہ یہ مبارک سلسلہ نہ صرف قائم کررکھا جائے گا۔ بلکہ اسے وسیع تر کیا جائے گا۔

شہر کے سنی نوجوانوں سے میری پرزور درخواست ہے کہ وہ فی سبیل اللہ اس انجمن سے بھرپور تعاون کریں۔اس کے رکن بنیں اور تبلیغ دین میں اپنا حصہ لیں،اراکین انجمن کو میں ہدایت کروں گا کہ وہ محض رضا الٰہی کے لئے کام کریں اور مثبت انداز میں ہمارا نصب العین محض دین کی خدمت ہے کسی کی دل آزاری یا کسی سے مقابلہ ہمارا شیوہ نہیں۔وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

دعا گو سید نور الحسن بخاری خادم تنظیم اہل سنت پاکستان 27 جمادی الثانی 1387ھ ہجری

حضرت مولانا قاری نورالحق صاحب ایڈووکیٹ ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام (ملتان ڈویژن)

الحمدللہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ،

آج مجھے جمعیت علمائے اسلام کے ایک جلسہ سے خطاب کے لئے ٹیکسلا آنا پڑا۔ چند نوجوانوں نے "انجمن شبان اسلام" سے تعارف کرایا۔ اس کے دفتر میں آتے ہی میری نگاہ کتب خانہ پر پڑی تو مجھے خوشی ہوئی کہ یہ نوجوان صاف ستھری کتابوں کے پڑھنے کے نہ صرف عادی ہیں بلکہ مشتاق بھی۔ میں نے ان کے اغراض و مقاصد دیکھے، اسلام کے بنیادی مقاصد ان کے نصب العین میں شامل ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر نوجوان اسلام کا بیڑا اٹھالیں اور باطل قوتوں کے مقابلہ میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں تو پاکستان میں اسلامی انقلاب قریب تر ہو سکتا ہے۔

نوجوانوں نے آمدن وخرچ کا حساب بڑے سلیقے سے رکھا ہوا ہے، اگر انجمن کو باقاعدہ رجسٹرڈ کرا دیا جائے تو حکومت کی طرف سے بھی انجمن کی مالی اعانت زیادہ آسان ہو جائے گی۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس انجمن کو اپنے مقاصد جلیلہ میں کامیاب فرمائے۔ آمین۔

قاری نورالحق قریشی ملتان

25 اکتوبر 1969ء

مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیت علمائے اسلام مغربی پاکستان

آج 29 رمضان المبارک 1389 ہجری بمطابق 10 دسمبر 1969ء مجھے ٹیکسلا آنے کا اتفاق ہوا۔ میں نے انجمن شبان اسلام کے معزز نوجوانوں کے دفتر میں آکر ان سے تبادلہ خیال کا وعدہ کیا تھا۔ اس وعدہ کی تکمیل کرتے ہوئے میں نے شبان اسلام کے بہت سے ارکان سے تبادلہ خیالات کیا۔

ٹیکسلا جیسی جگہ میں جہاں اسلامی روایات اور اسلامی اکابر کی عزت واحترام پر حملے کرتے رہنا بعض لوگوں نے محبوب مشغلہ بنا رکھا ہے اور یہاں اسلام اور شعائر اسلام کی تعظیم واقامت کے لئے بعض اللہ والے علمائے کرام کے سوا بہت کم لوگوں کو توجہ ہے۔

اس انجمن کا قیام، پھر ان کا ناموس صحابہ کرامؓ ختم نبوت اور شعائر اسلام کی خاطر اجتماعات کرنا، کرانا اور اپنے دنیوی مشاغل کو ترک کر کے اسلام کی سربلندی کے لئے وقت اور پیسہ خرچ کرنا غنیمت ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل واحسان ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی ہمتیں بلند فرمائیں اور ان کو اسی طرح دین کا خادم بنائے رکھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مستقبل قریب میں یہ آسمان شہرت یا بلندی دین کے چمکتے ہوئے تارے ہوں گے۔

میں مقامی جمعیت علمائے اسلام حضرت مولانا محمد داؤد صاحب، حضرت مولانا محمد صدیق صاحب اور دیگر علمائے کرام سے درخواست کرتا ہوں کہ ہر وقت ان نوجوانوں کی سرپرستی فرمائیں میں بفضلہٖ تعالیٰ ان کو یقین دلاتا ہوں کہ جو کام آپ کر رہے ہیں، یہ آپ کا کام نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کا اور ہم سب کا مشترکہ کام ہے، اسلئے جمعیت علمائے اسلام آپ کی ہر امداد کرنے اور آپ سے ہر طرح کے تعاون کے لئے تیار ہو گی۔ اللہ تعالیٰ ہماری نیتوں میں مزید اخلاص، ارادوں میں پختگی اور عمل میں تسلسل عطا فرمائیں، آمین۔

فقط غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی جمعیت علمائے اسلام مغربی پاکستان بقلم خود

خطیب اہلسنت حضرت مولانا محمد عبدالشکور صاحب دین پوری مبلغ تنظیم اہلسنت پاکستان

آج بمورخہ 9 مئی 1971ء بسلسلہ میلاد النبی ﷺ ٹیکسلا میں انجمن شبان اسلام کی دعوت پر حاضر ہوا۔ اس سے پہلے بھی متعدد بار حاضر ہوا ہوں، الحمدللہ انجمن کی انتھک مساعی جمیلہ دیکھ دل سے دعا نکلی۔ انجمن شاندار ورکروں پر مشتمل ہے، ناموس صحابہ کا تحفظ خاص مشن ہے، مقاصد صاف اور نیک ہیں۔ انجمن کی وجہ سے ٹیکسلا اور گردونواح میں خوب اصلاح عقیدہ، تبلیغ اسلام اور تحفظ مذہب ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ ایک دن اس کی شاخیں پورے ملک کے طول وعرض میں پھیل جائیں گی۔ صلاح الدین صاحب صلاحیت خاص کے مالک ہیں، دیکھنا کامیابی قدم چومے گی۔ میری دعا ہے انجمن کو رب العزت دین کا درد، خلوص نیت، عشق رسول اللہ ﷺ، عقیدت صحابہ کرامؓ، محبت اہل بیت اور خدمت اولیاء نصیب کرے، آمین۔

والسلام محمد عبدالشکور دین پوری

فہرست اراکین انجمن شبان اسلام ٹیکسلا

محلہ مکراں:۔

01) عبدالخالق عباسی ولد غلام ربانی	**22-05-1964**
02) شیخ عبدالعزیز ولد فضل الہٰی	〃 〃 〃
03) محمود حسین شاہ ولد طالب حسین	〃 〃 〃
04) بخشیش الرحمٰن	〃 〃 〃
05) شیخ محمد صدیق ولد حاجی نواب	〃 〃 〃
06) عبدالعزیز بھٹی	〃 06
07) میر نور الہٰی ولد دین محمد	〃 12
08) غلام جیلانی ولد غلام محی الدین	〃 07
09) شیخ محمد یوسف ولد فضل الہٰی	〃 06
10) شیخ محمد یونس ولد فضل الہٰی	〃 07
11) بخشیش الہٰی صدیقی ولد فضل احمد	〃 12
12) ملک محمد یعقوب	〃 08
13) مشتاق خان ولد محمد نواز	〃 12
14) عبدالروف عباسی ولد غلام ربانی	〃 〃
15) نذیر احمد	02-1965
16) غفور الہٰی	06-1965
17) محمد ایوب بھٹی ولد محمد شفیع	11-1964

18)حسن دین بھٹی ولد خدا بخش	07-1966
19)شوکت محمود شان	08-1966
20)اورنگزیب شوق	01-1967
21)استاد غلام سرور ولد غلاب دین	01-1968
22)ریاست الدین ولد گل محمد	02-1967
23)صوفی بخشیش الٰہی ولد گل محمد	12-1968
24)استاد عبدالماجد ولد غلام ربانی	08-1966
25)محمد یونس	01-1968
26)صوفی محمد صدیق ولد دوست محمد	12-1969
27)صوفی حسین دین ولد فضل دین	02-1971
28)فیروز دین ولد فضل دین	05-1970
29)عطاء محمد ولد دوست محمد	11-1972
30)ملک محبوب ولد کریم حیدر	11-1974
31)محمد سلیم ولد آزاد	06-1975
32)فضل دین ولد نور محمد	01-1975
33)یوسف بھٹی	08-1982
34)شیخ اقبال	04-1982
35)استاد غلام محی الدین	04-1980
36)محمد صابر ولد فضل داد	11-1975
37)شیخ عبدالرشید ولد فضل الٰہی	11-1975
38)مقصود احمد ولد بنارس	11-1975
39)محمود اختر فاروقی	07-1975
40)محمد یوسف ولد غلاب دین	11-1975
41)طارق ولد سرور	〃
42)محمد یونس	〃
43)صفدر فوجی ولد فضل داد	〃
44)صفدر نکا ولد فیروز دین	〃
45)اسلم ولد دین محمود	11-1974
46)صدیق بھٹی	11-1973
47)سلطان محمود (شادا) ولد احمد دین	07-1975
48)غلام جیلانی ولد استاد سرور	11-1975

49)عبداللطیف فاروقی	09-1976
50)شہزادہ ولد رحمت دین	11-1975
51)محمد ایوب ولد کریم حیدر	ً
52)محمد رفاقت ولد بوستان	ً
53)محمد اکرم ولد دین محمد	ً
54)صفدر ولد جمعہ خان	ً
55)محبوب ولد بنارس	ً
56)شوکت علی الیکٹریشن	03-1967
57)نصیر احمد	07-1983

محلّہ گھیلا خورد:۔

58)محمد رفیق ولد عبدالرحمٰن	08-1964
59)صلاح الدین ولد روشن دین	10-1964
60)شیخ اختر ولد شیخ محمد دین	10-1964
61)حافظ محمد اکرم ولد فضل الٰہی	12-1964
62)حاجی مولا بخش ولد سید غلام	07-1965
63)میر محمد صدیق ولد میر گلاب	10-1964
64)سید ظہیر گیلانی	11-1965
65)مقبول حسین شاہ ولد غلام شاہ	11-1965
66)محمد رفیق زرگر ولد محمد دین	11-1964
67)غلام مرتضٰی زرگر ولد غلام محمد	12-1964
68)ملک عبدالقیوم ولد ملک اسماعیل	10-1964
69)حاجی اقبال ولد مستری محمد جان	08-1964
70)عبدالرشید زرگر	02-1965
71)راجہ رفیق احمد	11-1964
72)محمد یونس زرگر ولد محمد دین	10-1965
73)محمد جاوید زرگر ولد محمد دین	12-1964
74)ملک منظور	01-1965
75)احمد خان	07-1965
76)محمد بنارس	07-1965

77)صوفی محمد تاج	03-1965
78)محمد انور سروئیر	11-1967
79)محمد انور ولد مستری محمد جان	11-1966
80)صوفی فیروز دین زرگر	12-1969
81)قاری عبدالحمید ولد غلاب	08-1966
82)شیخ محمد دین	07-1966
83)شیخ خضر حیات	07-1966
84)مولانا مسعود الرحمٰن صاحب	04-1966
85)خالد محمود ولد نور محمد	01-1976
86)آصف محمود زرگر ولد عبدالعزیز	01-1973
87)محمود زرگر ولد عبدالمجید	11-1975
88)الٰہی بخش زرگر ولد شیر محمد	12-1968
89)محمد ایوب زرگر ولد محمد سلیمان	11-1975
90)عبدالرحمٰن ولد فضل دین	〃
91)محمد صفدر زرگر ولد رحمت دین	〃
92)رفیع الدین ولد استاد روشن دین	〃
93)میر سلیم رضا ولد میر علی بہادر	〃
94)منظور الٰہی زرگر ولد غلام محمد	〃
95)محمد رمضان زرگر ولد فیروز دین	〃
96)محمد یوسف ولد فیروز دین	〃
97)ذوالفقار زرگر ولد حسن دین	09-1975
98)محمد بشیر زرگر ولد محمد دین	01-1976
99)علامہ محمد یوسف ولد فضل الٰہی	03-1975
100)محمد صدیق ولد محمد ابراہیم	11-1975
101)محمود احمد زرگر ولد اللہ دتہ	〃
102)محمود اختر ولد جمعہ خان	〃
103)لیاقت علی ولد محمد یوسف	〃
104)محمد یونس ولد حیات محمد	〃
105)علامہ غلام مصطفیٰ ولد رحمت دین	04-1972
106)سید محمود الحسن ولد غلام شاہ	11-1975
107)عبدالحفیظ ولد صوفی رفیق	〃

108) میر محمد بشیر زرگر 〃

109) افتخار احمد ولد گلزار 〃

110) محمود احمد درانی ولد غلام حیدر 〃

111) محمد شعیب (گلی مسجد اہلحدیث) 〃

112) خالد محمود (گلی مسجد اہلحدیث) 〃

113) محمد جہانگیر معاویہ ولد غلام محمد 01-1981

114) حافظ محمد یونس 04-1983

115) محمد ریاض زرگر ولد محمد دین 〃

116) محمد اشرف (محلّہ عیدگاہ) 02-1965

117) حاجی احمد 〃 12-1965

118) صوفی محمد یونس (محلّہ عیدگاہ) 01-1965

119) صوفی محمد سلیم 〃 08-1966

120) شیخ محمد اعظم 〃 07-1972

121) محمد جاوید فاروقی 〃 11-1975

122) ملک فضل داد 〃 〃

محلّہ عنایت شاہی:۔

123) مولانا محمد صدیق صاحب 10-1965

124) قاری محمد فاضل ولد نور محمد 02-1970

125) اورنگزیب 02-1970

126) میاں منظور ولد استاد عزیز الرحمٰن 10-1965

127) قاری منیر ولد اللہ بخش 02-1975

128) محمد رمضان ولد نور الہٰی 01-1967

129) خورشید انور ولد میر عبدالرحمٰن 11-1975

130) فیروز دین ولد محمد دین 〃

132) محمد صادق ولد غلام محمد 〃

133) منور خان 04-1980

محلّہ موچیاں:۔

134) محفوظ الرحمٰن ولد عبداللطیف 09-1971

135) گل زرین ولد صادق 02-1971

136) حبیب الرحمٰن صدیقی ولد مولانا محمد صدیق 02-1975

137) ظفراقبال ولد زرسلطان	11-1975
138) عبدالرشید ولد غلام محمد	〃
139) محمد منیر ولد غلام محمد	〃
140) محمد یوسف ولد رحمت دین	〃
141) محمد رفیق ولد محمد دین	〃
142) محمد رشید ولد روشن دین	〃
143) گل زمان ولد احمد جی	〃
144) ریاض الحسن معاویہ	05-1982
145) مرسلین عثمانی	04-1983

متفرق محلّہ جات:۔

146) استاد عبدالکریم	07-1965
147) غلام ربانی	11-1964
148) مولوی سکندر دین	08-1964
149) عبدالرزاق	08-1965
150) ماسٹر محمد اسلم	12-1964
151) حافظ حفیظ الرحمٰن	09-1965
152) فخرالدین (ایف ڈی چوہدری)	01-1966
153) صدیق طاہر	〃
154) یعقوب	02-1966
155) امیر محمود	03-1966
156) عبدالرزاق	03-1970
157) خورشید احمد	01-1968
158) حافظ ممتاز احمد	12-1968
159) حافظ نورالٰہی	05-1970
160) عبدالرشید پنساری	09-1974
161) عبدالرحمٰن	03-1973
162) صوفی اعجاز	11-1975
163) علی اکبر	12-1975
164) شیراز خان	12-1978
165) الیاس	〃

166)محمد زبیر 01-1979

167)محمد احسان 11-1981

168)قاری عبدالعزیز ً

169)قاری محمد افضل 05-1982

170)ملک فیروز دین ً

171)مستری مرسلین 05-1981

172)محمد اعظم 11-1975

173)گلزار شاہ(موجودہ کونسلر) 09-1965

174)رفیق شاہ ً

از فاروقی فورس(بعداز قتل مقدمات):۔

175)اشفاق اعوان 11-1981

176)مشتاق اعوان 08-1982

177)خورشید 11-1981

178)اسلم فاروقی ً

179)مسعود بھٹی 12-1985

180)رفاقت علی اعوان ً

181)اظہر مجید اعوان ً

طلبائے سکول:۔

182)محمد بشیر

183)شکیل اعوان

184)شفیق اعوان

185)افتخار اعوان

186)اورنگزیب

187)محمد حنیف

188)محمد طاہر

189)ظفر

190)خیر الٰہی

191)محمد شبیر

192)ارشد محمود ہاشمی

193)اویس اختر اعوان

194) سلطان سبکتگین اعوان

195) ضرار اختر اعوان

196) جمشید اختر اعوان

197) شیخ شکیل احمد

198) محمد افضل

199) زاہد صادق

200) سعید اختر

201) سعید الدین اعوان

202) محمد زبیر فاروقی

203) وحید اختر

204) شوکت اقبال زرگر

205) صغیر احمد

206) محمد فیاض

207) طارق محمود زرگر

انجمن شبان اسلام ٹیکسلا کی ربع صدی پر ایک طائرانہ نظر

انجمن کی تشکیل سے غیر فعال ہوجانے تک کا عرصہ (مئی 1964 سے نومبر 1990ء) تقریباً ساڑھے 26 سال بنتا ہے۔ اس کے سارے اساسی اراکین غریب گھرانوں سے تعلق رکھتے تھے اور عمریں بھی اس وقت اندازاً 16 سے 22 یا 23 سال کی تھیں۔ ابتداء میں براہ راست سرپرستی کسی بھی عالم دین یا دینی بزرگ کی حاصل نہیں تھی۔ البتہ نسبتاً زیادہ عمر کے عہدیدار پالیسی ساز کا کردار ادا کرتے تھے۔

ابتدائی ڈیڑھ سال بعد ہی کھینچا تانی شروع ہوگئی اور دو واضح گروپ بن گئے، اس لئے کہ عوامی سطح پر پذیرائی ملنی شروع ہوگئی تھی۔ بہر حال دو سال پورے ہونے تک دو، چار ساتھی خاموشی سے الگ ہوگئے۔ اس طرح کچھ یکسوئی بھی حاصل ہوگئی اور دو تین مقامی بڑوں نے بھی دلچسپی لے کر سرپرستی شروع کردی۔ 1967ء میں ایک جلسہ کے لئے ایک متنازعہ مقرر کو دعوت دینے پر ہلکا سا تنازعہ پیدا ہوا لیکن زیادہ مضر ثابت نہیں ہوا اور یکجہتی کسی حد تک برقرار رہی۔

اس سال سے پاکستان کی مرکزی جماعت "تنظیم اہل سنت" کے اکابر نے بھی انجمن کی سرپرستی اور اس سے تعاون شروع کردیا۔ اکتوبر 1967ء میں تنظیم کے مرکزی امیر امام اہل سنت مولانا سید نور الحسن شاہ بخاری خود بھی تشریف لائے، یوم صدیق اکبرؓ کے موضوع پر خطاب فرمایا اور تحریری تاثرات میں بہت حوصلہ افزائی اور پندونصائح فرمائے۔ اسی سال انجمن کے کام سے متاثر ہوکر علاقہ میں ہم خیال نوجوانوں نے اپنے اپنے قصبہ اور دیہات میں انجمن کی شاخیں بنانی شروع کردیں۔

ملکی سطح پر یہ عرصہ بڑا ہنگامہ خیز تھا۔ ملک کی باگ ڈور جنرل محمد ایوب خان صاحب کے ہاتھ میں تھی سیاسی جماعتیں منقار زیر پر تھیں، 1965ء میں پاک، بھارت جنگ بھی ہوئی اسی طرح عالمی حالات بھی دو واضح نظاموں میں بٹ گئے تھے۔ اگرچہ انجمن کے مقاصد تبلیغی واصلاحی تھے، لیکن نوجوان نسل کو ملک کے سیاسی ماحول میں صحیح راستہ دکھانا بھی اتنا ہی ضروری تھا جتنا عقائد کی تصحیح اور عملی زندگی کا شریعت کے مطابق بنانا، اس لئے کہ ایوب خان کے دور میں صریحاً خلاف اسلام عائلی قوانین کا نفاذ اور پھر اسلامی نظریاتی کونسل کے نام سے ادارہ بنا کر ایک گمراہ شخص ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے ذریعے اسلام کے بنیادی مسائل کے بارے میں گمراہ کن نظریات کا پرچار، نئی نسل کے لئے خطرناک قسم کا ماحول بن گیا تھا۔ اسی طرح حکومت کی مخالفت میں 1968ء میں ذوالفقار علی بھٹو کی قیادت میں کمیونزم اور سوشلزم کے نظام کے علمبردار بھی مزدوروں، کسانوں اور مزارعین کے لئے مساوی حقوق کے نام پر میدان میں آگئے تھے اور دس سالہ آمرانہ وجابرانہ استحصال سے تنگ لوگ ان کی طرف تیزی سے مائل ہورہے تھے۔ اس طرح خطرہ پیدا ہوگیا تھا کہ مظلوم مسلمان مساوات اور روٹی کپڑا مکان کے نعرے

سے متاثر ہو کر ملک میں ایک لادینی اور ملحدانہ نظام کے نظام کا سبب نہ بن جائیں۔ دوسری طرف جماعت اسلامی اور چند جید علمائے کرام سوشلزم کو کفر قرار دے کر مقابلے کے لئے میدان میں اتر آئے۔ اسی طرح بین الاقوامی قوتیں بھی اپنے مفادات کو پورا کرنے کے لئے طرفین کی سرپرستی کرنے لگیں۔

اس طرح انتہائی نازک فضاء بن گئی۔ عوام کی اکثریت بھٹو کی اسیر ہو گئی اور کفر کے کسی فتوے سے متاثر نہ ہوئی۔ اس موقع پر میدان کھلا چھوڑ دینا اور درمیانی راستہ نہ نکالنا ملک کے مستقبل کو کفریہ نظام کے حوالے کرنا تھا۔ اس موقع پر جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی رہنماؤں نے ایک متوازن پالیسی بنائی۔ مزدور نمائندوں اور وکلاء کو ساتھ ملایا، عوام اور مزدور دوست منشور پیش کیا، سوشلزم کے خلاف فتویٰ کفر کی مخالفت کی، بین الاقوامی سطح پر امریکی سرمایہ دارانہ نظام کے مخالف عالم اسلام کے رہنماؤں خصوصاً مصر کے صدر ناصر اور لیبیا کے سربراہ قذافی کی حمایت کی تا کہ سیاسی ماحول کو متوازن بنایا جائے۔

اس موقع پر انجمن کو ملکی سطح پر قائم ہونے والے 19 جماعتی "متحدہ دینی محاذ پاکستان" کا رکن بنایا گیا اور انجمن کے تربیت یافتہ نوجوانوں نے اس محاذ اور جمعیت کی پالیسی کا بھرپور ساتھ دیا۔ مقامی، علاقائی، صوبائی اور مرکزی سطح پر عملی تعاون کیا گیا۔ اسی لئے اپنے تبلیغی اجتماعات میں جمعیت کے اکابر، انقلابی شعراء سید امین گیلانی اور مرزا غلام نبی جانباز کو بلوا کر نوجوانوں میں جذبہ جہاد اور جوش عمل پیدا کرایا۔ تا کہ حکومت کے ظالمانہ ہتھکنڈوں کا مقابلہ بھی کر سکیں اور مخالف نظریات والی سیاسی اور مذہبی جماعتوں کا توڑ بھی جرات و بہادری سے کر لیں۔ علاقہ میں قائم شدہ اپنی شاخوں کو بھی اس مقصد کے لئے تیار اور استعمال کیا گیا، جس کے انتہائی مثبت اثرات آنے والے 1970ء کے فیصلہ کن قومی انتخابات میں ظاہر ہوئے۔ واہ کینٹ سے مولانا خاکی جان اور فیروز دین صاحب مزدور طبقہ کے نمائندہ تھے، وہ بھی مرکزی انجمن کی تشکیل کے ابتدائی اجلاسوں میں مدعو کئے گئے تھے۔ 15 فروری 1970ء کو انجمن کی تمام شاخوں کو ملا کر اور مرکزی حیثیت دے کر "انجمن شبان اسلام پاکستان" کا نام دے دیا گیا۔

وسط 1971ء سے علاقہ کے صنعتی اداروں میں مرزائیوں کی حرکات کا نوٹس لیتے ہوئے انجمن نے "تحفظ ختم نبوت" کے عنوان پر اجتماعات بھی منعقد کرانے شروع کئے اور اس موضوع پر چھپا ہوا لٹریچر بھی منگوا کر ان اداروں میں تقسیم کرنے کے سلسلہ کی ابتداء کر دی۔ علاقہ میں موجود اس موضوع پر کام کرنے والی تنظیموں سے مل کر اجتماعی طور پر اس مقصد کے لئے تمام ذرائع استعمال کئے گئے۔ 23 اپریل 1972ء کو ایک کل جماعتی ختم نبوت کمیٹی بنا کر اس کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان "ختم نبوت کانفرنس" منعقد کرائی گئی جس میں تمام مکاتب فکر کے خطباء وعوام نے شرکت کی۔ اسی مقصد کے لئے دسمبر 1973ء سے ماہانہ کتابچے چھپوا کر مفت تقسیم کرنے شروع کئے گئے، جس سے لوگوں کو مرزائیوں کے اصل عقائد اور منصوبوں سے آگاہ کیا گیا۔ 1974ء کی تحریک میں "کل جماعتی مجلس عمل ختم نبوت" تشکیل دے کر بھرپور تحریک چلائی گئی۔ اس تحریک کی ابتداء سے پہلے تقریباً دس، بارہ کتابچے مرزائیت کے خلاف چھپ کر تقسیم ہو چکے تھے، جس سے علاقہ میں اچھی فضاء قائم ہو چکی تھی، اس لئے یہ تحریک بہت زیادہ کامیاب ہوئی۔

اکتوبر 1974ء میں شیعہ، سنی نصاب الگ کرنے کے فیصلہ کے خلاف مرکزی تنظیموں کی طرف سے چلائی گئی مہم میں بھرپور تعاون کیا گیا۔ اسی سال مرکزی جامع مسجد کی خطابت کے لئے حضرت مولانا عبدالغفور صاحب کو لانے کی کوششوں میں بہت زیادہ تعاون کیا گیا۔ ان کی آمد ٹیکسلا شہر کے لئے اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا انعام ثابت ہوا۔ دینی علوم کا مدرسہ بھی قائم ہوا اور روحانی تربیت کا نظام بھی شروع ہو گیا جو اب الحمدللہ اپنے عروج پر ہے۔

اپریل 1975ء میں قریبی ادارہ ایچ ایم سی کی مسجد میں ایک مخالف خطیب کے علمائے دیوبند کے خلاف سنگین الزامات اور کفر کے فتوؤں کے ردعمل میں انجمن کے ناظم اعلیٰ نے موصوف کے خلاف فوجداری اور سول مقدمات "ازالہ حیثیت عرفی" دائر کئے۔ جس نے ان کے پورے مسلکی حلقے میں لرزہ برپا کر دیا اور حکومتی بااثر پیر صاحب کی مداخلت سے اس کی مقدموں سے جان بخشی ہوئی اور اس نے اس علاقہ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آنے سے توبہ کر لی۔

جنوری 1976ء میں انجمن کے ساتھیوں نے ایچ ایم سی روڈ پر پٹرول پمپ کے ساتھ جامع مسجد صدیقیہ کی تعمیر شروع کی اور اسی طرح مئی 1976ء میں اسلام آباد کی جامع مسجد امیر معاویہؓ کی ابتدائی عارضی عمارت شب بھر میں تعمیر کر کے اس کی بنیاد رکھ دی۔

تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ (1977ء) کے سلسلہ میں انجمن کے بعض اراکین نے پرجوش حصہ لیا، گرفتاریاں دیں، مقدمات بھگتے اور مارشل لاء کے نفاذ کے بعد ہونے والے قومی انتخابات میں قومی اتحاد کے امیدواروں کی انتخابی مہم میں بھی بھرپور حصہ لیا۔ اس سال کے آخر میں نئی نسل کی عصری و دینی تعلیم کی ضرورت پوری کرنے کے لئے انجمن کے زیر اہتمام تعلیمی ادارہ قائم کرنے کا فیصلہ ہوا جس کے لئے انجمن کی رجسٹریشن کرائی گئی۔ "تعلیم الاسلام سکول" کے نام سے دسمبر 1977ء میں ادارہ قائم کر دیا گیا۔ 79-1978ء میں جمعیت کے وفاقی وزراء کے علاقہ میں دورے کرائے گئے اور مارشل لاء حکام سے بھی روابط قائم کئے گئے۔ سول انتظامیہ سے بھی میل جول قائم ہو گیا۔ 1979ء کے بلدیاتی انتخاب کے لئے حلقوں کی تشکیل وغیرہ میں بھی بھرپور عملی دلچسپی لی گئی اور ان انتخابات کے بعد ان اداروں کے سربراہوں کے انتخاب کے لئے بھی رات دن دوڑ دھوپ کی گئی۔ گویا انجمن اس دورانیہ

میں اپنے انتہائی عروج پر پہنچ گئی، حتٰی کہ بلدیہ کے سربراہوں کو نااہل قرار دلوانے جیسے اقدامات شروع کر دیئے۔

اپریل 1980ء سے انجمن کے زوال کی ابتداء ہوئی، جون میں قتل کا واقعہ ہو گیا، جس میں عہدیداروں پر مقدمے قائم ہو گئے اور یوں شدید آزمائش شروع ہو گئی۔ اگلے سال مولانا محمد صدیق صاحب شہید کر دیئے گئے۔ یہ مقدمات مئی 1982ء میں صلح ہو جانے تک قائم رہے اور ان کی مصروفیت مسلسل جاری رہی۔ اس ابتلاء کے دور میں کون کیا کرتا رہا، کس کا کیا کردار رہا، کون وفادار اور کون بے وفا ثابت ہوا، اسی طرح کس کا کردار کتنا مکروہ ثابت ہوا، یہ ایک تکلیف دہ تفصیل ہے، جس سے صرف نظر کیا جاتا ہے۔ ہم سب اراکین وعہدیداران کا معاملہ اب اللہ کے سپرد ہے جو دلوں کے بھید بھی جانتا ہے۔

انجمن کے " تعلیم الاسلام سکول کو 1981ء کے آخر میں "انجمن تعلیم القرآن ٹیکسلا" کے زیر انتظام کر دیا گیا۔ قتل کے واقعات وغیرہ کے بعد دو تین مرکزی عہدیداروں نے فیصلہ کیا کہ اب اپنا طریقہ کار تبدیل کر دینا چاہیئے۔ چنانچہ دینی وروحانی تربیت کی طرف توجہ مبذول کر دی گئی، ذاتی اصلاح اور نوجوانوں کی اخلاقی تربیت کے لئے روحانی بزرگوں سے روابط بڑھائے گئے۔ 1982ء کے بلدیاتی انتخابات میں انجمن کی طرف سے عملی دلچسپی نہیں لی گئی۔ طالبات کے لئے تعلیمی ادارہ امیر، نائب امیر اور ناظم اعلیٰ انجمن نے ذاتی شراکت سے زمین خرید کر اپنی نگرانی میں شروع کر دیا۔ اس ادارہ کا نام اسلامیہ سکول رکھا گیا۔

ملکی سطح پر مسلکی اختلاف میں شدت کے موقع پر متاثرہ شہروں کراچی اور گڑھ مہاراجہ جھنگ میں یکجہتی کے اظہار کے لئے انجمن کی طرف سے وفود بھجوائے گئے۔ اسی طرح پنڈی اسلام آباد میں ملک گیر علماء کنونشنوں وغیرہ میں بھی شرکت کی گئی۔

انجمن پالیسی معاملات پر اختلافات کی وجہ سے 1983ء میں دو دھڑوں میں تقسیم ہو گئی۔ دو سال تک مصالحت کی کوششیں جاری رہیں لیکن اتحاد نہ ہو سکا، چنانچہ امیر انجمن، راقم السطور اور دیگر ہم خیال احباب نے 16 جولائی 1985ء کو انجمن کے اپنے دھڑے کو فعّال کرنے کا فیصلہ کیا۔ 1985ء کے قومی انتخابات میں علماء کے حکم پر دو آزاد امیدواروں چوہدری نثار علی خان اور غلام سرور خان کے ساتھ تعاون کر کے ان کو کامیاب کروایا گیا۔ اسی سال " آل پاکستان سنی کنونشن" میں شرکت کرنے کے بعد "متحدہ سنی محاذ پاکستان" میں ایک رکن جماعت کے طور پر شریک ہو گئے۔ اسی طرح 1986ء میں قائم ہونے والے "متحدہ شریعت محاذ" پاکستان میں بھی بطور رکن جماعت شامل ہوئے۔ 1987ء میں مخالف مسلک کی طرف سے اشتعال انگیزی کے بعد مقامی سطح پر ہونے والے احتجاج وغیرہ میں بھی تعاون کیا گیا اور اس سال ہونے والے بلدیاتی انتخابات میں بھی دلچسپی لے کر کونسلروں اور ادارہ کے سربراہوں کے چناؤ میں دلچسپی لی گئی اور اپنا ہدف حاصل کر لیا گیا۔

89-1988ء میں ملکی سطح کے اسلام آباد میں ہونے والے علماء کنونشن، سنّی کنونشن، رشدی کی کتاب کے خلاف احتجاجی مظاہرے، متحدہ مجلس علمائے اسلام پاکستان کی سرگرمیوں میں بھرپور شرکت کی گئی اسی طرح مقامی سطح پر انجمن سپاہ صحابہؓ کے ساتھ بھی حسب ضرورت تعاون کیا جاتا رہا۔ اگست 1990ء میں مقامی طور پر قائم ہونے والی "اہل سنت ایکشن کمیٹی ٹیکسلا" میں شامل ہو کر بھرپور کردار ادا کیا گیا، گرفتاریاں تک دیں اور مقدمات بھگتے گئے۔ اسی سال ہونے والے قومی انتخابات کے لئے بھی مشاورت کر کے اجتماعی فیصلہ کے مطابق کردار ادا کیا گیا۔

سال رواں کے آخر میں گزشتہ صفحات میں مندرجہ وجوہات کی بناء پر انجمن کے اس دھڑے کو بھی غیر فعّال کر دیا گیا، جبکہ متوازی دھڑہ پہلے ہی ایک دو سال متحرک رہ کر خاموش ہو گیا تھا۔

انجمن شبان اسلام کی ربع صدی کے دورانیہ کے مختلف واقعات وحالات

چار مقامی بلدیاتی انتخابات (1964ء، 1989ء، 1983ء، 1987ء)

یونین کونسل ٹیکسلا کا 1964ء میں دوسرا انتخاب:۔

پہلی یونین کونسل کی مدت ختم ہونے پر اب دوسرا انتخاب ہوا، اس دفعہ یونین کونسل صرف شہر ٹیکسلا کے لئے تھی اور غالباً نامزد اراکین بھی نہ تھے۔اس انتخاب میں پہلے سے بن چکے گروپوں نے بھرپور حصہ لیا۔ چند سابقہ ممبران ہی دوبارہ منتخب ہو گئے، ان کے علاوہ، نئے حضرات ملک بشیر احمد صدیقی صاحب، شیخ محمد داؤد صاحب، میر حیدر شاہ صاحب، ملک اسماعیل، میر علی بہادر، ملک شیر بہادر، عرف مدد مدار یا، اکبر مجاوری وغیرہ تھے، چیئرمین کے عہدہ کے لئے ایک گروپ (جسے سردار گروپ بھی کہا جاتا ہے) کے امیدوار شیخ خورشید احمد اور دوسرے کے سید رضا حسین شاہ تھے۔ایک کونسلر کو جو دونوں گروپوں سے وعدہ کرنے کے بعد، غالباً آخری رات، رضا شاہ گروپ کے حامی بن گئے، تو انہیں دوران انتخاب، اُن کے اپنے رشتہ داروں نے اغواء کر لیا۔جس پر رضا گروپ نے بائیکاٹ کر دیا پھر بھی انتخاب ہوا اور بابو شیخ خورشید احمد چیئرمین منتخب ہو گئے۔موصوف کو اس وقت، صوبائی وزیر، شیخ مسعود صادق صاحب، جو راولپنڈی کے تھے، کی سرپرستی اور اشیر باد حاصل تھی۔اس انتخاب میں، شیخ علاؤالدین صاحب، غلام حیدر کوٹھی والا ٹھیکیدار رحمت دین، سردار سید مصطفیٰ حسین شاہ صاحب کے زیر اثر دو، تین ووٹوں کے بدلے، جو بابو خورشید صاحب کو ملیں، اُن کو ڈسٹرکٹ کونسل کی ممبر شپ دلوائی گئی۔مذکورہ انتخابات کے بعد صدارتی انتخاب ہوا اور پھر صدر ایوب خان صاحب کے خلاف تحریک چلی۔یحییٰ خان صدر بنے۔1970ء کے عام انتخابات ہوئے، ملک ٹوٹا، جس کے بعد ذوالفقار علی بھٹو صاحب، موجود پاکستان کے صدر، وزیر اعظم بنے 1977ء میں ان کے خلاف تحریک چلی، جس کے نتیجہ میں مارشل لاء لگا صدر جنرل ضیاء الحق بن گئے اور پھر 1979ء میں بلدیاتی انتخاب ہوئے۔جس کی تصیل ذیل میں ہے۔

اس انتخاب میں شیخ علاؤالدین صاحب، غلام حیدر کوٹھی والا، سردار رحمت دین، سردار صفدر حسین شاہ وغیرہ بھی امیدوار تھے جو کامیاب نہ ہو سکے۔

بلدیاتی انتخابات 1979ء:۔

حکومت کی طرف سے، 28 اگست کو اعلان ہوا کہ ملک بھر میں مقامی بلدیاتی انتخابات، ستمبر میں منعقد کرائے جائیں گے، جیسا کہ "انجمن شبان اسلام" کے حالات میں تحریر کیا جا چکا ہے۔شہر ٹیکسلا کی حلقہ بندیوں اور ہر حلقہ کے حساب سے ووٹوں کی تقسیم کیلئے، امیر انجمن محمد رفیق صاحب اور میں نے 5،6 دن میں، رات دن بیٹھ کر مفوضہ کام مکمل کر دیا۔

چونکہ یہ انتخابات غیر جماعتی تھے، اس لئے انجمن نے بھی دلچسپی لی اور چند حلقوں میں اپنے ہم خیال امیدوار کھڑے کئے۔بالخصوص حلقہ نمبر 8 میں۔شہر کے 15 حلقوں میں سے ملحقہ نمبر 14 اور 19 میں بابو ملک شفیع اور سید نذیر شاہ بلا مقابلہ منتخب ہو گئے، باقی حلقہ وار امیدواروں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

حلقہ نمبر 1	سرائے کالا، جمیل آباد	ملک خدا بخش، محمد اقبال ایڈووکیٹ، محمد امین خان
حلقہ نمبر 2	منظور آباد، عیدگاہ	حاجی نذیر احمد، محمد طارق مغل، میر ظہیر الدین
حلقہ نمبر 3	محلّہ بنی، ہسپتال	ملک منصب، میر محمد اقبال
حلقہ نمبر 4	محلّہ مشہدی کارخانہ روڈ	ظہیر الدین اعوان، شیخ افتخار احمد، امداد حسین شاہ
حلقہ نمبر 5	مین بازار، مسجد اہلحدیث	محمد یعقوب ٹھیکیدار، شیخ محمد داؤد، شیخ کریم حیدر
حلقہ نمبر 6	جیون روڈ گلی زرگراں	شیخ جاوید محمود، ملک امتیاز، اللہ داد اعوان
حلقہ نمبر 7	محلّہ پھلائیاں، بازار	حاجی سعید اختر، ملک امیر عالم، اورنگزیب خان
حلقہ نمبر 8	ڈھیری شاہاں، محلّہ دکن	رضا حسین شاہ، محمد فیض اعوان
حلقہ نمبر 9	محلّہ ڈھکی، محلّہ پیرانوالہ	کریم حیدر کوڈا، صفدر شاہ
حلقہ نمبر 10	محلّہ عنائت شاہی	منور خان، بشیر شاہ، صابر شاہ
حلقہ نمبر 12	محلّہ مکراں، موچیاں	محمود حسین شاہ، مدد حسن شاہ، ٹھیکیدار محمد صادق
حلقہ نمبر 13	موہڑہ شاہ ولی شاہ	غلام مصطفیٰ شاہ، میر محمد اقبال
حلقہ نمبر 15	محلّہ پڑی	حاجی صوفی محمد نواز، میر حیدر شاہ

مذکورہ حلقوں سے تمام اول الذکر کامیاب ہوئے۔انجمن نے صرف 6 حلقوں میں زیادہ دلچسپی لی تھی،ان میں سے تین حلقوں سے ہم خیال امیدوار کامیاب ہو گئے اور باقی تین میں ہم مسلک امیدوار باہمی مقابلہ کرنے کی وجہ سے ہار گئے۔اقلیتوں کی نشست پر اپنے ہم خیال ممبران کا حمایت یافتہ امیدوار کامیاب ہو گیا،خواتین اور کسان کی نشستوں پر مخالف گروپ نے اپنے امیدوار کامیاب کرا لئے۔

ان مراحل کے ختم ہونے کے بعد،چیئرمین اور وائس چیئرمین کے عہدوں کیلئے دوڑ دھوپ شروع ہو گئی،چیئرمین کے عہدہ کیلئے تین امیدوار حاجی نذیر احمد،بابو ملک محمد شفیع اور رضا حسین شاہ تھے۔اگرچہ بظاہر تین گروپ نظر آتے تھے،لیکن اندرونی طور پر دو گروپ مضبوط تھے۔15 دسمبر کو حاجی نذیر احمد کی حمایت میں،7 ممبران نے قرآن مجید پر حلف لیا،جوڑ توڑ کے بعد رضا حسین شاہ کو بھی ممبران کی حمایت مل گئی،اب فیصلہ کن حیثیت ملک خدا بخش گروپ کو مل گئی،جو،اب تین ممبران پر مشتمل تھا،انہوں نے وائس چیئرمین کا عہدہ لے کر رضا حسین شاہ کو چیئرمین بنوا دیا۔اس موقع پر ہمارے ممبران اور ان کے حمایتی بااثر لوگوں میں سے چند ایک نے قابل تحسین کردار ادا نہیں کیا،البتہ راقم السطور کی درخواست پر وائس چیئرمین کی نااہلی کے بعد،چیئرمین کے خلاف "تحریک عدم اتحاد" کے موقع پر کچھ تلافی کر دی۔

بلدیاتی انتخاب 1983ء

حکومت نے ستمبر میں جولائی 1983ء کے مہینہ میں،ستمبر میں بلدیاتی انتخابات کرانے کا اعلان کیا،تو اس وقت "انجمن شبان اسلام ٹیکسلا" داخلی انتشار کا شکار تھی،لیکن اس کے باوجود کیم اگست کو تمام ہم خیال ذمہ دار احباب،رات ایک بجے تک بیٹھ کر مشاورت کرتے رہے،تاکہ ہم مسلک افراد بلدیہ کے ممبر بن سکیں۔اس سلسلہ میں ایک دو حلقوں کیلئے اپنے زیادہ امیدوار ہونے کی وجہ سے رائے کا اختلاف بھی ہوا،امیدواروں کے نام حتمی کرنے کے لئے 5 افراد پر مشتمل کمیٹی بھی بنائی گئی،بعض دوستوں نے "عدم دلچسپی" کی پالیسی رکھنے کی رائے بھی دی،اسی طرح انجمن کے اراکین کو اپنے اپنے حلقوں کے بارے میں فیصلہ کرنے کیلئے آزاد کر دینے کی تجویز بھی آئی۔بہرحال ان انتخابات میں باہمی انتشار اور مفاد پرستی پر کئے جانے والے فیصلوں کی وجہ سے،اپنے جماعتی عہدیدار سید محمود حسین شاہ صاحب بھی کونسلر نہ بن سکے اور چیئرمین بھی ہم مسلک منتخب نہ ہو سکا۔اس الیکشن میں منتخب ہونے والے ممبران درج ذیل تھے،ٹھیکیدار محمد یعقوب،شیخ محبوب،ملک منصب،ظہیر الدین اعوان،فضل احمد،چوہدری اللہ دین،حاجی میر افضل،غلام حیدر کوڈا،نور الٰہی اعوان،غلام مصطفیٰ شاہ،نذیر شاہ،ساجد شاہ،امداد شاہ،جان ڈینئیل،خاتون رکن ریشم جان اور فیروزہ کافی جوڑ توڑ کے بعد غلام مصطفیٰ شاہ چیئرمین اور ٹھیکیدار محمد یعقوب وائس چیئرمین منتخب ہو گئے۔اس کیفیت کی وجہ سے "انجمن" مزید اختلاف کا شکار ہو گئی اور نتیجہ کے طور پر دو دھڑے پھر سے الگ الگ کام کرنے لگے۔

1987ء

اس سال کے آخر میں ہونے والے بلدیاتی انتخابات کے موقع پر،انجمن کے احباب بالخصوص ہم دونوں یعنی امیر حافظ محمد رفیق صاحب اور ناظم اعلیٰ صلاح الدین فاروقی،چونکہ 82-1981ء کے قتل کے واقعات اور باہمی صلح کے بعد،اب ذہنی تناؤ سے کچھ آزاد ہو گئے تھے۔اس لئے بلدیاتی ادارہ کے چیئرمین اور وائس چیئرمین کے عہدوں کیلئے ہم خیال حضرات کو منتخب کرانے کے لئے 1979ء کی طرح ایک بار پھر متحرک ہو گئے اور کیم دسمبر سے اواخر دسمبر تک اس مقصد کے لئے تگ و دو میں مصروف رہے۔مہینہ بھر کی یہ مخلصانہ کاوش،اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالی اور روزانہ کے اتار،چڑھاؤ،منافقت،وعدہ خلافیوں،سازشوں،مفاد پرستی اور کمینگی کی حد تک کی گئی،حرکات کے باوجود حتمی نتیجہ،ہماری خواہش کے مطابق برآمد ہو گیا،البتہ ہم دونوں بالخصوص،راقم السطور کو غیروں نے نہیں،اپنوں نے "فسادی"،"ناسور" اور "فرقہ وارانہ فسادات کرانے والا" قرار دیا۔والی اللہ المشتکی۔

ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے ۔ شاید تیرے خلوص میں کچھ نقص تھا عدم اُن کو تیرے خلوص سے کچھ بدظنی رہی

بہرحال تفصیل میں جائے بغیر صورتحال درج کی جاتی ہے۔

منتخب ممبران میں سے پہلے مرحلہ پر ہم نے حالات کے مطابق،اپنے ہم مسلک ممبران کے دو گروپ منظم کئے۔ایک گروپ میں شیخ طارق محمود،محمود حسین شاہ،حاجی ظہیر الدین اعوان اور نور الٰہی اعوان صاحب اور دوسرے گروپ میں ٹھیکیدار محمد یعقوب،بابو عبد المنان،شیخ محبوب الٰہی،نور الٰہی لون اور یوسف میر تھے۔آئندہ مذاکرات اور معاملات طے کرنے کیلئے پہلے گروپ کی ذمہ داری استاد مسعود الرحمٰن صاحب اور راقم السطور کی اور دوسرے کی ملک محمد صدیق صاحب کے سپرد کی گئی۔

مذکورہ ممبران کے علاوہ غالباً فرخ محمود مغل،ملک زمرد،بابو ملک محمد شفیع،حاجی سعید اختر،فضل احمد،ٹھیکیدار صادق،ریاض شاہ اور امداد شاہ بھی تھے۔اقلیتی نشست پر جان ڈینئیل اور کسان نشست پر ماما غلام رسول،جب کہ خواتین میں سے ایک حاجی سعید اختر کی اور ایک شیخ طارق محمود کی حمایت یافتہ تھی۔

ہمارے "ہدف" کے حصول کیلئے،دونوں مذکورہ گروپوں کے علاوہ،ہم مسلک ممبران سے رابطوں وغیرہ کے لئے،ہم دو غریب اور بے حیثیت دوستوں کے علاوہ،استاد مسعود الرحمٰن صاحب،شیخ محمد جان صاحب،ملک صلاح الدین،ملک محمد اسلم صاحب،شیخ افتخار احمد صاحب وغیرہ نے بھرپور دلچسپی لی اور اپنی حد تک پوری کوششیں کیں،جس کے نتیجہ میں بالآخر

23 دسمبر کو 12 ہم مسلک ممبران متحد ہوگئے اور اس اتحاد کے ثمر کے طور پر شیخ طارق محمود صاحب کو چیئرمین منتخب کرالیا۔

اس ساری صورتحال سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اگرچہ ہمارے تشکیل کردہ دونوں گروپ باری، باری فریق مخالف کے پاس جاتے رہے اور ان گروپوں سے باہر رہ جانے والے ہم مسلک ممبران بھی ان سے مسلسل رابطے کرتے رہے اور اپنے اپنے مفاد کے حصول کیلئے مسلک کو پس پشت ڈال دیا، لیکن اللہ جل شانہ نے "انجمن شبان اسلام" کے غریب، بے آسرا، لیکن مخلص نوجوانوں کی خلوص کے ساتھ کی گئی کاوشوں کو قبول فرماتے ہوئے اور ان کی حوصلہ افزائی کیلئے شہری قیادت ایک ایسے شخص کو دلوادی، جو ان غریب کارکنوں کے لئے ایک آسرا کی حیثیت رکھتا تھا اور اس کی وجہ سے "جاگیردارانہ ذہنیت" کی غلامی سے نکلنا "زیر دست" طبقے کیلئے آسان ہوگیا۔

" مجلس عمل تحفظ ختم نبوت" ٹیکسلا (21 جون 1974ء):۔

واقعہ ربوہ کے بعد ملکی سطح پر تشکیل پانے والی مجلس عمل کی ٹیکسلا شہر میں بھی تشکیل کی گئی جس میں ہر مکتب فکر کے درج ذیل نمائندوں پر مشتمل مجلس عاملہ منتخب کی گئی اور اس مجلس میں سے درج ذیل حضرات کو عہدیدار مقرر کیا گیا۔

صدر:۔ استاد روشن دین صاحب (جمعیت) نائب صدر اول:۔ محمد بشیر صاحب کشمیری (جماعت اسلامی) نائب صدر دوم:۔ حاجی محمد اکرم صاحب (جے یو پی)

ناظم اعلیٰ:۔ مولانا عبداللہ صاحب (جمعیت اہلحدیث) ناظم اول:۔ مختار شاہ صاحب (انجمن حیدریہ) ناظم دوم:۔ عبیدالرحمٰن صاحب (اسلامی جمعیت طلبہ)

ناظم نشرواشاعت:۔ عشرت علی زیدی (جے، ٹی، آئی) خازن:۔ شیخ عبدالعزیز صاحب (شبان)

ان عہدیداروں کے علاوہ مجلس عاملہ میں درج ذیل حضرات نمائندگان تھے۔

مولانا محمد صدیق صاحب، شیخ خدابخش صاحب، فقیر محمد صاحب، محبوب الٰہی صاحب، سفیر حسین شاہ صاحب، اکبر محمود، مختار حسین شاہ اور صلاح الدین (راقم السطور)

مذکورہ مجلس عاملہ کے علاوہ جو حضرات شریک تھے ان کے نام یہ ہیں۔

مولانا عبدالماجد صاحب، حاجی محمد تاج صاحب، افراہیم شاہ کاظمی، محمد عاشق صاحب، محمد یوسف صاحب، سجاد حسین شاہ، فضل احمد صاحب، عاشق حسین شاہ صاحب، محبوب الٰہی اعوان، فریدون خان صاحب، حافظ محمد رفیق صاحب، مولانا عبدالکریم صاحب، صوفی محمد یونس صاحب اور قاضی محمد رفیق صاحب۔

اس اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ایک دن کے وقفہ سے تمام مساجد میں جلسے کئے جائیں، مطالبات پر مشتمل بینر اور اشتہارات لگائے جائیں، ہفتہ وار اجلاس منعقد ہو اور "مرکزی مجلس عمل" کے وقتاً فوقتاً کئے جانے فیصلوں کے مطابق عمل کیا جائے۔ اجلاس کے آخر میں مطالبات پر مشتمل قراردادیں بھی منظور کی گئیں، قومی اسمبلی کے 7 ستمبر کے فیصلہ اور اس کے بعد جشن مسرت منانے تک یہ مجلس عمل فعال رہی اور پھر غیر فعال ہوگئی۔

انجمن تحفظ ناموس صحابہؓ (جولائی 1975ء):۔

تحریک ختم نبوت کی 1974ء کی کامیابی کے بعد ملکی سطح پر فقہ جعفریہ کے پیروکاروں نے، نصاب دینیات الگ کرنے کا مطالبہ کیا اور اشتعال انگیزی شروع کردی۔ ٹیکسلا کے مقامی علمائے کرام نے ضرورت محسوس کی کہ مقامی سطح پر ایک علماء وخطباء کی تنظیم بنائی جائے، جو ملکی سطح پر ہونے والی دھڑے بندی سے الگ رہ کر تبلیغی کام کو جاری رکھ سکے۔ چنانچہ حضرت مولانا محمد داؤد صاحب کی سرپرستی میں 1975-07-09 کو باہمی مشاورت سے "انجمن تحفظ ناموس صحابہؓ" ٹیکسلا کے نام سے ایک مقامی تنظیم تشکیل دی گئی، ابتدائی اجلاس میں حضرت مولانا محمد صدیق صاحب، مولانا محمود الحسن صاحب، قاضی محمد رفیق صاحب، حافظ بہادر صاحب، حافظ محمد رفیق صاحب، مولانا عبدالماجد صاحب، غلام جیلانی صاحب، مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی صاحب نے شرکت کی اور درج ذیل عہدیدار منتخب کئے گئے۔

سرپرست:۔ حضرت مولانا محمد داؤد صاحب صدر:۔ مولانا محمد صدیق صاحب ناظم:۔ مولانا عبدالماجد صاحب خازن:۔ محبوب الٰہی اعوان صاحب۔

دوسرا اجلاس 1975-07-13 کو منعقد ہوا، تیسرے، 15 کے اجلاس میں محلّہ وار کمیٹیاں بنائی گئیں اور 1975-07-21 کو ان نمائندہ افراد کا اجلاس بلایا گیا۔

اس موقع پر تقریباً 40، 45 نمائندے موجود تھے۔ شہر کے علماء وخطباء کے علاوہ ذمہ دار شہریوں اور ہم مسلک افراد نے بھرپور دلچسپی لی اور 22 جون کو منعقد ہونے والے ہنگامی اجتماعی جلسہ کے بعد، پیدا ہوجانے والے احساس کے نتیجہ میں آئندہ کیلئے متحد ہوکر کام کرنے کا عزم کیا۔ اس اجلاس میں محلّہ وار کمیٹیاں بنانے کا فیصلہ ہوا۔

محلّہ وار کمیٹیوں میں جمعیت اور انجمن شبان اسلام کے اراکین کے علاوہ جو شہری نامزد کئے گئے، ان میں سے چند قابل ذکر معززین کے نام ذیل میں مذکور ہیں۔

جناب محبوب الٰہی اعوان صاحب، میر محمد شفیع صاحب، حاجی محمد اکرم صاحب، حاجی غلام مصطفیٰ صاحب، ملک محمد اکرم صاحب، عبدالقیوم زرگر صاحب، ملک محمد دین صاحب، شیخ محمد جان صاحب، منشی گلاب صاحب، بابا نواب صاحب علی، حیدر بٹ صاحب، عبدالحمید صاحب، حاجی شیر احمد اعوان صاحب، مستری محمد جان صاحب، حسین بخش صاحب، ملک

عبدالقیوم صاحب، گل حمید صاحب، راجہ سردار صاحب، محمد دین صاحب، مستری حسن دین صاحب، منور خان صاحب اس تنظیم کے زیر اہتمام 3 اگست 1975ء کو جامع مسجد مین بازار ٹیکسلا میں ایک تبلیغی جلسہ "شان امیر معاویہؓ" کے موضوع پر منعقد کیا گیا جس میں مولانا محمد عبداللہ صاحب (اسلام آباد) نے خطاب فرمایا۔ 6 ستمبر 1975ء تک دو، تین اجلاس منعقد ہوئے اور اس کے بعد یہ تنظیم غیر فعال ہو گئی۔

انجمن غلامان خلفائے راشدین ٹیکسلا:۔

اس دوران، مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی صاحب نے، غالباً 78-1977ء میں قریبی محلوں کے نوجوانوں پر مشتمل ایک تنظیم "انجمن غلامان خلفائے راشدینؓ" ٹیکسلا کے نام سے بنائی, جس کے سرپرست آپ خود تھے اور دیگر عہدیداران درج ذیل ہیں۔

صدر:۔ ریاض الحسن معاویہ

نائب صدر اول:۔ محمد یوسف عرف ناجس، دوم، بشیر احمد۔

جنرل سیکرٹری:۔ مسعود اختر

جوائنٹ سیکرٹری:۔ صغیر احمد

سیکرٹری نشر و اشاعت:۔ محمد شفیق

خازن:۔ نثار احمد

معاون خازن:۔ محمد اکرم

آپ نے نوجوانوں کے علاوہ اپنے محلّہ کے دیگر سمجھدار نمازیوں کو دھیرے دھیرے وڈیروں کی ذہنی غلامی سے نکالنے کے لئے کوششیں شروع کر دی اور اس کے مثبت اثرات جلد ہی نظر آنے شروع ہو گئے۔ ادھر حکومت میں جمعیت کے وفاقی وزراء شامل ہونے سے، مقامی و تحصیل کی سطح پر انتظامیہ سے بھی قریبی روابط بن گئے، جس کی وجہ سے لوگوں کے چھوٹے موٹے کام، وفاقی وزراء کے ٹیکسلا کے دوروں کے بعد، اب وڈیروں کی مداخلت اور تعاون کے بغیر ہونے لگے، تو اہل محلّہ مطمئن ہو کر غلامی کا جوا اتارنے لگے اور آزادی کا ثبوت انہوں نے آنے والے بلدیاتی انتخابات میں دے دیا۔

فاروقی فورس ٹیکسلا (1978ء):۔

تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ اور قومی اتحاد کے وفاقی وزراء کے ٹیکسلا کے دوروں کے بعد، نوجوان طبقہ مذہبی اور سیاسی سرگرمیوں میں زیادہ دلچسپی لینے لگ گیا تھا اور اسی جذبہ سے "فاروقی کرکٹ کلب" کے عنوان سے پہلے سے منظّم، ہم مسلک نوجوانوں نے 1978ء کے نصف ثانی میں "فاروقی فورس ٹیکسلا" کے نام سے اپنی ایک تنظیم قائم کر لی۔
میسّر ریکارڈ کے مطابق، جس اجلاس کی کاروائی باقاعدہ تحریر کی گئی، وہ 27 اکتوبر 1978ء کو منعقد ہوا۔ اس "فورس" کے زیر اہتمام 23 فروری 1979ء کو مولانا سید عبدالمجید ندیم صاحب نے مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں نماز جمعہ کے بعد ایک عظیم الشان اجتماع سے تاریخی خطاب فرمایا، جس پر مولانا موصوف، راقم السطور اور والد گرامی کے خلاف مقدمہ درج ہو گیا۔ اس کے بعد، اس تنظیم نے 28 اپریل 1980ء کو یوم صدیق اکبرؓ کی تقریب منعقد کی، 08 مئی 1980ء کو رفیق ہجرت کانفرنس کے عنوان سے جلسہ کیا گیا، جس میں عبدالمجید ندیم صاحب نے تقریر فرمائی، اس فقید المثال پروگرام کے بعد 8 جون 1980ء کو قتل کا واقعہ ہو گیا اور چند ماہ مقدمات کی مصروفیت رہی۔ 25 دسمبر کی ایک تقریب میں مولانا قاری سعید الرحمٰن صاھب کو مدعو کیا گیا۔ اس دوران باقاعدگی سے اجلاس ہوتے رہے۔
26 فروری 1981ء کے اجلاس میں، یوسف جمیل صاحب کو جنرل سیکرٹری منتخب کیا گیا۔ اپریل تک ہفتہ وار اور پندرہ روزہ اجلاس باقاعدگی سے ہوتے رہے۔ چند اجلاسوں میں راقم السطور بھی بطور مبصر شرکت کرتا رہا۔ 17 اپریل 1981ء کو یوم صدیق اکبرؓ کے عنوان سے ایک جلسہ منعقد کیا گیا، جس میں سید عبدالمجید ندیم صاحب نے خطاب فرمایا پھر 26 اپریل کو ایک اور تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا، جس میں مولانا ضیاء القاسمی صاحب، سید چراغ الدین شاہ، مولانا اکرم زاہد اور مولانا عبدالستار توحیدی صاحب نے خطاب کیا۔
اس پروگرام کے بعد معمول کے مطابق اجلاس منعقد ہوتے رہے، جن میں حافظ رفیق صاحب، محمود شاہ صاحب اور راقم السطور بھی باری باری بطور سرپرست شرکت کرتے رہے۔ 29 مئی 1981ء کو مولانا محمد صدیق شہیدؒ کے لئے قرآن خوانی کی تقریب منعقد کی گئی۔ اگلے اجلاس میں، جو 19 جون کو کیا گیا، بوجوہ صرف 3 رکن شریک ہوئے۔
3 ستمبر 1981ء کے اجلاس میں بعض اختلافات کی وجہ سے، یوسف جمیل صاحب کو جنرل سیکرٹری کے عہدہ سے ہٹا کر، اظہر مجید اعوان صاحب کو یہ عہدہ دے دیا گیا۔ اس دوران سعید گل صاحب، ظفر محمود صاحب، ناصر محمود اعوان صاحب، قمر مسعود صاحب، جاوید شیرازی صاحب، ناصر مجید صاحب، قاری ساجد صاحب، مولانا یونس صاحب وغیرہ "فاروقی

فورس" میں شامل ہوئے۔
یکم اکتوبر 1981ءکوان مزید نوجوانوں کے رکن بن جانے کے بعد، نئے عہدیداران کا انتخاب کیا گیا اور دستورالعمل کی بھی منظوری دی گئی۔ سرپرست کونسل میں جناب حافظ محمد رفیق صاحب، جناب مسعود بھٹی صاحب، اشفاق اعوان صاحب اور راقم السطور کو شامل کیا گیا۔ اس کے علاوہ درج ذیل عہدیداران منتخب ہوئے۔

صدر:۔ جناب مشتاق احمد اعوان صاحب نائب صدر اول:۔ جناب خالد محمود صاحب نائب صدر دوئم:۔ جناب محمود اختر فاروقی صاحب

جنرل سیکرٹری:۔ جناب اظہر مجید اعوان صاحب جوائنٹ سیکرٹری:۔ جناب امجد فاروق صاحب سیکرٹری نشرواشاعت:۔ جناب اسلم فاروقی صاحب

خازن:۔ جناب راجہ اشتیاق صاحب معاون خازن:۔ جناب خورشید صاحب۔

ان عہدیداران کے علاوہ، رفاقت علی اعوان، زبیر نسیم، ملک عبدالعزیز اور محمد شفیق کو رکن شوریٰ بنایا گیا۔ اس انتخاب نو کے بعد، 22 اکتوبر 1981ء کو اجلاس منعقد ہوا۔ اس کے بعد کا تحریری ریکارڈ میسر نہیں ہے۔ غالباً قتل کے مذکورہ واقعات و مقدمات، 1982ء میں مقدمات کی صلح اور انجمن شان اسلام کی پالیسی تبدیل ہونے جانے کے بعد، یہ نوجوان بھی ذاتی اصلاح کے لئے دینی محافل، مجالس ذکر و درود شریف میں شریک ہونے لگے اور فاروقی فورس کی سرگرمیوں کو معطل کر دیا۔

مجلس عمل برائے مقدمات (جولائی 1980ء)

ٹیکسلا شہر میں، جون 1980ء کے دوران ایک تصادم کے نتیجہ میں، دو طرفہ قتل کے مقدمات درج ہو گئے تھے اور ان کی پیروی وغیرہ کے لئے ایک متحدہ کمیٹی علاقائی بنیادوں پر بنانی ضروری سمجھی گئی۔ اس سلسلے میں 2 جولائی 1980ء کو ایک بھرپور اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں واہ کینٹ سے مولانا سید لعل شاہ صاحب بخاری، مولانا عبدالقیوم صاحب، مولانا محمد اسحٰق صاحب، قاری احسان الحق ہزاروی صاحب، حسن ابدال سے مولانا قاضی شمس الدین صاحب اور صوبیدار اللہ بخش صاحب، لوسر شرفو سے حاجی محمد صادق صاحب، بھابڑہ سے غلام کبریا صاحب، بدھو سے عبدالرحمٰن صاحب، گڑھی افغاناں سے حافظ عبدالرؤف صاحب، ملہوڈھیری سے مولانا محمد اکرم صاحب، کامرہ سے حاجی فیروز دین صاحب، حافظ زبیر صاحب اور ٹیکسلا سے مولانا محمود الحسن صاحب کے علاوہ جماعتی کارکنوں اور راقم السطور نے شرکت کی۔
اجلاس کو اب تک کی صورتحال سے تفصیلاً آگاہ کیا گیا اور ان سے مالی و جانی تعاون کی اپیل کی گئی۔ جس پر تمام حضرات نے اپنے تعاون کا یقین دلایا اور باضابطہ ذمہ داریاں تقسیم کر دیں۔ اس پہلے اجلاس کے بعد بھی اس مجلس عمل کے اجلاس وقتاً فوقتاً منعقد ہوتے رہے۔ اگلے سال حضرت مولانا محمد صدیق صاحب شہید کی مئی 1981ء میں شہادت کے بعد زیادہ وسیع پیمانے پر ایک علاقائی تنظیم قائم ہونے تک یہ مجلس عمل فعال رہی تھی۔

سواد اعظم اہلسنت ٹیکسلا (1981ء)

حضرت مولانا محمد صدیق صاحبؒ کے 10 مئی 1981ء کو شہادت کے واقعہ کے بعد، علاقہ بھر کے علماء نے، 21 مئی کو مدنی مسجد فیصل شہید روڈ ٹیکسلا میں ایک ہنگامی اجلاس منعقد کیا، جس کی صدارت حضرت مولانا عبدالستار توحیدی صاحب (راولپنڈی) نے کی۔ حسن ابدال سے جمعیت کے صوبائی رہنما حضرت مولانا حامد علی رحمانی صاحب نے بھی اس اجلاس میں شرکت کی۔
کافی تفصیل سے مشاورت کے بعد متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ پورے علاقہ پر مشتمل ایک تنظیم "سواد اعظم اہلسنت والجماعت" کے نام سے بنا دی جائے۔ مقدمات کی پیروی حضرت مولانا عبدالغفور صاحب کی سربراہی میں، پہلے سے قائم شدہ مقامی کمیٹی کرے اور 3 خزانچی جناب حاجی محمد تاج صاحب، حاجی کریم حیدر صاحب اور حاجی عبدالرحمٰن صاحب چندے کا حساب رکھیں۔
مذکورہ تنظیم کیلئے درج ذیل عہدیدار اور اراکین شوریٰ منتخب کئے گئے۔

سرپرست:۔ حضرت مولانا عبدالغفور صاحب (ٹیکسلا) صدر:۔ مولانا محمود الحسن صاحب (ٹیکسلا)

نائب صدر اول:۔ حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب (واہ) نائب صدر دوم:۔ حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب (واہ)

ناظم اعلیٰ:۔ مولانا حامد علی رحمانی صاحب (حسن ابدال) ناظم اول:۔ مولانا عبدالسلام صاحب (لوسر شرفو)

ناظم دوم:۔ مولانا محمد امتیاز صاحب (گڑھی افغاناں) خازن:۔ حاجی کریم حیدر صاحب (ٹیکسلا)

معاون خازن:۔ حافظ محمد رفیق صاحب (ٹیکسلا)

اراکین شوریٰ:۔

حسن ابدال:۔مولانا قاضی شمس الدین صاحب واہ سیمنٹ فیکٹری:۔مولانا عبدالشکور صاحب، حافظ غلام فرید صاحب

بدھو:۔قاضی محمد اشفاق صاحب، فضل الرحمٰن صاحب ملپور:۔قاری محمد صابر، قاری محمد تاج صاحب، حافظ محمد ممتاز صاحب

گڑھی افغاناں:۔حافظ عبدالروٴف صاحب، قاری غلام مصطفیٰ صاحب، ریاض الاسلام صاحب۔

سموٴں:۔مولانا عزیز الرحمٰن صاحب، قاری محمد امین صاحب ملھوڈھیری:۔مولانا محمد اکرم صاحب

کامرہ:۔مولانا عبدالرحمٰن صاحب، مولانا خانی زمان صاحب بوھی گاڑ:۔حکیم احمد حسن صاحب

فاروقیہ:۔مولانا عبدالشکور صاحب جانواد:۔قاری محمد یعقوب صاحب، حافظ عبدالخالق صاحب

مہری پنڈ:۔قاری محمد امین صاحب، مولانا عبدالروٴف صاحب چھپر:۔مولانا محمد آصف صاحب، حافظ محمد بشیر صاحب

عثمان کھٹڑ:۔مولانا محمد نذیر صاحب، عبدالرحمٰن صاحب تو تنیاں:۔اورنگزیب صاحب، منور خان صاحب

کولیاں:۔مولانا محرم شاہ صاحب، صوفی محمد یوسف صاحب ایچ ایم سی:۔قاری محمد اسحٰق صاحب

انجینئرنگ یونیورسٹی ٹیکسلا:۔قاری عبدالجلیل صاحب پنڈ گاکھڑہ:۔حاجی احمد دین صاحب، مولانا محمد گلزار صاحب

ترناوہ:۔مولانا غلام حسین صاحب درہ دادا شہید:۔قاری محمد جان صاحب، حافظ عبدالحمید صاحب

جوڑی:۔مولانا شوکت صاحب (اہل حدیث) توحید آباد:۔مولانا نور حسین صاحب، محمد معاویہ صاحب، حافظ خورشید صاحب

پنڈ گوندل:۔مولانا عبدالغفور صاحب، مولانا محمد سعید صاحب حصار:۔مولانا محمد انور صاحب، چوہدری غلام سرور صاحب

واہ کینٹ:۔ ملک محمد اقبال صاحب (لالہ رخ)، مولانا محمد اقبال صاحب (لائق علی چوک)، شیخ عمر حیات صاحب، حافظ عبدالرحمٰن صاحب (20 ایچ سی)

قاری غلام فرید صاحب (دس ایریا)، عبدالمجید صاحب، راجہ قمر الزمان صاحب، محمود خورشید صاحب، حافظ سلطان (9، ایف)، مولانا عبداللہ صاحب (3، ایف)

ٹیکسلا:۔ٹیکسلا کے تمام آئمہ و خطباء مجلس شوریٰ کے رکن ہوں گے۔اس تنظیم کا دفتر مدنی مسجد فیصل شہید روڈ صاحب کا کمرہ ہوگا۔

متحدہ سنی محاذ پاکستان (1985ءتا1988)

پڑوسی ملک ایران میں، خمینی انقلاب کے بعد پاکستان میں "تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان" کے نام سے ایک جماعت تشکیل کر کے، ملک میں "فقہ جعفریہ" کے نفاذ کا مطالبہ شروع کر دیا گیا اور اس مطالبہ کی آڑ میں جہاں ملک کے مختلف شہروں میں، مقامی بااثر ممبران اسمبلی وغیرہ کی اور حکومتی ذمہ داروں کی سرپرستی اور مدد سے "اہل سنت" پر جارحیت کی گئی، مثلاً کراچی، سرگودھا، فاضل پور، گڑھ مہاراجہ اور کبیر والا کے قصبات مخدوم پور، ککڑہٹہ، عبدالحکیم کے مقامات پر محرم الحرام کے مہینہ میں ماتمی جلوسوں کی آڑ میں سنی آبادی پر حملے کئے گئے، وہاں وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں سیکرٹریٹ پر قبضہ کر کے فساد برپا کیا گیا۔اس صورتحال میں سب سے پہلے جمعیت علمائے اسلام پاکستان نے اپنے 21 اپریل 1985ء کے مرکزی اجلاس میں، اس مسئلہ پر تفصیل سے غور کیا اور اپنی جماعت کی طرف سے تمام طبقوں کو سنجیدگی سے اس صورتحال پر غور کر کے متحدہ جدوجہد کرنے کی طرف متوجہ کرنے کیلئے خطوط لکھے۔

پاکستان کی سب سے قدیم سنّی جماعت "تنظیم اہلسنت پاکستان" کے سربراہ، حضرت علامہ محمد عبدالستار تونسوی صاحب نے 4 اگست 1985ء کو "جامعہ اسلامیہ راولپنڈی" میں ملک بھر سے مقتدر علماء و مشائخ اور اس موضوع پر کام کرنے والی دیگر تنظیموں کا، ایک اجلاس منعقد کیا اور تفصیل سے اس موضوع پر غور کیا گیا (اس اجلاس میں راقم السطور ابتداء سے آخر تک شریک رہا اور کاروائی لکھی)۔اجلاس کے شرکاء درج ذیل زعماء تھے۔

1) مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن صاحب (کراچی)

2) حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب (اٹک)

3) حضرت مولانا مفتی عبدالرحمٰن صاحب (جامعہ اشرفیہ لاہور)

4) حضرت مولانا سمیع الحق صاحب (دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک)

5) حضرت قاضی عبداللطیف صاحب جہلمی (تحریک خدام اہلسنت پاکستان)

6) حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری (مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان)

7) حضرت مولانا اسفندیار صاحب (سواد اعظم اہلسنت کراچی)

8) حضرت مولانا علامہ عبدالستار تونسوی صاحب (تنظیم اہل سنت ملتان)

9) حضرت مولانا قاضی احسان الحق صاحب (جمعیت اشاعت التوحید پنڈی)

10) حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ہزاروی (جمعیت اہل سنت پنڈی)

11) حضرت مولانا قاری محمد امین صاحب (جمعیت علمائے اسلام پنڈی)

12) پروفیسر منظور الحق صدیقی صاحب (راولپنڈی)

13) احقر صلاح الدین فاروقی (انجمن شبان اسلام ٹیکسلا)

ان حضرات نے غور وخوض کے بعد، اس مسئلہ کے حل کے لئے متحد ہوکر ملکی سطح پر کام کرنے کا فیصلہ کیا اور اس کے لئے "متحدہ سنی محاذ پاکستان" کے نام سے اتحاد قائم کیا۔ اس محاذ کا کنوینئر حضرت مولانا عبدالستار تونسوی صاحب کو بنایا گیا۔

اجلاس میں متفقہ طور پر قرار دادیں منظور کر کے حکومت سے مطالبات کئے گئے، کہ اس صورتحال کا نوٹس لے کر معاملات کو سنبھالے، ورنہ ملک بھر میں "فرقہ وارانہ تصادم" ہو جائے گا، جو ملکی سالمیت کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہوگا، اس لئے کہ صرف دو، چار فیصد آبادی کے لئے الگ قانون کا مطالبہ کسی صورت میں قابل قبول نہیں ہے اور نہ ہی سنّی آبادی اور پولیس پر حملے اور ننگی جارحیت۔ اسی طرح نصاب دینیات کی علیحدگی، زکوٰۃ وعشر سے استثنٰی اور ملکی وحدت کو پارہ پارہ کرنا، ملک کی اکثریت سنی آبادی کیلئے ناقابل برداشت ہے۔

اس محاذ کی تشکیل کے بعد ملک کی دیگر تنظیموں اور اہم شخصیات کو "محاذ" میں شامل کرنے اور متحدہ کام کو آگے بڑھانے کے لئے 4 نومبر کو "جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور" میں اجلاس منعقد کیا گیا، جس میں "مجلس احرار اسلام پاکستان" کے امیر حضرت مولانا عطاء المحسن شاہ بخاری صاحب بھی شریک ہوئے۔

1986ء میں جنوری، فروری، اپریل، جون میں مختلف مقامات پر اجلاس منعقد کئے گئے اور اس عرصہ میں خیر المدارس کے حضرت قاری محمد حنیف جالندھری صاحب (ملتان) رابطہ سیکرٹری کے فرائض انجام دیتے رہے۔ اپریل 1986ء کے ملتان کے اجلاس میں "مجلس تحفظ حقوق اہل سنت پاکستان" کے ناظم اعلیٰ سید عبدالمجید ندیم صاحب بھی شریک ہوئے۔

جامعہ فرقانیہ راولپنڈی میں 30 ستمبر کو پھر، ملک بھر کے زعماء کا اجلاس ہوا، جس میں راقم السطور بھی شریک ہوا اور اپنی جماعت کی نمائندگی کی۔ اس اجلاس میں شریک مختلف جماعتوں کے نمائندے اور اہم شخصیات درج ذیل تھیں:

1) حضرت مولانا عبدالستار صاحب تونسوی (ملتان)

2) حضرت مولانا فداء الرحمٰن صاحب درخواستی (کراچی)

3) حضرت مولانا سمیع الحق صاحب (سینیٹر)

4) حضرت قاضی عبداللطیف صاحب (سینیٹر)

5) حضرت مولانا اسفندیار خان صاحب (کراچی)

6) حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب (ملتان)

7) حضرت علامہ خالد محمود صاحب (لاہور)

8) حضرت مولانا حق نواز جھنگوی صاحب (جھنگ)

9) جناب محمد یوسف صاحب (جھنگ)

10) حضرت مولانا عبدالسلام صاحب (ڈیرہ اسماعیل خان)

11) حضرت مولانا علاؤالدین صاحب (ڈیرہ اسماعیل خان)

12) حضرت مولانا سیف اللہ خالد صاحب (لاہور)

13) حضرت مولانا عبدالغفار تونسوی صاحب (ملتان)

14) حضرت قاضی بشیر احمد صاحب (ملتان)

15) حضرت مولانا فیض احمد صاحب (ملتان)

16) حضرت مولانا محمد حسین صاحب (ڈیرہ غازی خان)

17) حضرت مولانا محمد انور صاحب (کبیروالا)

18) حضرت مولانا حافظ ممتاز صاحب (بھکر)

19) حضرت مولانا قاری عزیز الرحمٰن صاحب (مانسہرہ)

20) حضرت مولانا محمد صادق صاحب (ایبٹ آباد)

21) حضرت مولانا محمد رفیق صاحب (کراچی)

22) حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب (اسلام آباد)

23) حضرت مولانا نذیر احمد فاروقی صاحب (اسلام آباد)

24) حضرت مولانا ضیاء اللہ دیوبندی صاحب (اسلام آباد)

25) جناب احمد بخش چشتی صاحب (ملتان)

26) احقر صلاح الدین فاروقی (ٹیکسلا)

ان بیرونی نمائندگان کے علاوہ راولپنڈی کے تمام نامور قائدین علمائے کرام اجلاس میں شریک تھے۔ اس اجلاس میں گزشتہ سال کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا اور آئندہ کے لئے لائحہ عمل تجویز کیا گیا۔ شرکائے اجلاس نے خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب (خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف) کو "محاذ" کا سرپرست منتخب کیا اور حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب کو رابطہ سیکرٹری۔

تقریباً سوا سال اسی تنظیمی ڈھانچے کے ساتھ کام کو جاری رکھا گیا اور 10 جنوری 1988ء کو لاہور میں تنظیم نو کر کے حضرت مفتی احمد الرحمٰن صاحب (جامعہ بنوریہ کراچی) کو صدر بنایا گیا اور اگلے دن 11 جنوری کو شیرانوالہ مرکز میں جمعیت علمائے اسلام کے امیر مرکزیہ، حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستی صاحب کی صدارت میں ایک بہت بڑا "قومی سنّی کنونشن" منعقد کرایا گیا۔ اس موقع پر 3 مزید ملکی سطح کی جماعتیں "تحریک خدام اہل سنت پاکستان"، "انجمن سپاہ صحابہؓ پاکستان" اور "جمعیت اشاعت التوحید والسنۃ پاکستان" شامل ہونے کے بعد محاذ کی رکن جماعتوں کی تعداد 13 ہو گئی۔ 17 مارچ 1988ء کو اسلام آباد میں پھر مرکزی اجلاس ہوا۔ اسی طرح فیصل آباد اور ملتان میں بھی اجلاس منعقد کئے گئے اور طے شدہ مقاصد کے لئے جدوجہد جاری رکھی گئی۔ اس محاذ نے مجموعی طور پر پُرامن جدوجہد و رواداری کا طریقہ کار اختیار کئے رکھا۔ اس عرصہ میں سنّی نوجوانوں کی اکثریت "سپاہ صحابہؓ پاکستان" کے محاذ پر سرگرم عمل ہو گئی اور "محاذ" کی مذکورہ پالیسی کو عملاً پسند نہ کرنے کا عندیہ دے دیا، یوں یہ محاذ مزید فعال نہ رہ سکا۔

بیسویں صدی کے نویں عشرے کے ابتدائی دو سالوں میں قتل اور اقدام قتل کے واقعات کی تفصیل

راقم السطور نے اپنی پہلی تالیف میں حضرت مولانا محمد صدیق صاحب شہیدؒ کے تذکرہ میں وعدہ کیا تھا کہ 81-1980ء کے مقدمات قتل وغیرہ کے بارے میں انشاءاللہ تفصیل لکھوں گا اور یہی ارادہ موجودہ "انجمن شبان اسلام" کے حالات تحریر کرتے ہوئے بھی ظاہر کیا ہے، اس لئے وہ عہد نبھانے کیلئے ضروری باتیں لکھ رہا ہوں، بالخصوص اُن محسنین کا تذکرہ کرنے کے لئے، جنہوں نے اس مشکل وقت میں دامے، درمے، سخنے، قدمے مخلصانہ تعاون فرمایا۔

زیرنظر معاملات کی مبادیات، وجوہات، اثرات کے متعلق کچھ اشارات کئے جا چکے ہیں۔ ان اشارات کی ضروری وضاحت درج ذیل ہے:

یونین کونسل ٹیکسلا کے 1979ء میں ہونے والے انتخابات میں، ہم نوجوان کارکنوں نے بہت فعّال اور بھرپور کردار ادا کیا اور اللہ کے فضل سے اپنی تنظیم "انجمن شبان اسلام" کے بانی رکن اور سابق امیر سید محمود حسین شاہ صاحب کو، ایک نسبتاً زبردست شہریوں کے محلوں سے کونسلر منتخب کرا لیا۔ بعد میں ہم خیال چیئرمین کے انتخاب کے لئے جوڑ توڑ اور کونسلروں سے مسلسل رات دن رابطے کئے جاتے رہے اور بظاہر "بادشاہ گر" شمار ہونے لگے۔ بہرحال اس مرحلہ پر یہ کوشش کامیاب نہ ہو سکی۔ اس بات کا تذکرہ "بلدیاتی انتخابات" کے عنوان سے کر دیا گیا ہے۔

چیئرمین اور وائس چیئرمین کے انتخاب کے بعد ان دونوں کے خلاف "قانونی کاروائی" بھی ہم مذہبی نوجوانوں نے ہی کی اور وائس چیئرمین کو نااہل قرار دلوا دیا گیا۔ چیئرمین کی کارکردگی کے حوالہ سے جناب حبیب الرحمٰن صدیقی شہید نے ایک فلاحی تنظیم "انجمن فلاح و بہبود ٹیکسلا" بنا کر ہر سطح پر تنقید کی، درخواستیں دیں، اور اخباری بیانات وغیرہ چھپوائے۔ مارچ کے مبینہ قاتلانہ حملہ سے چند دن پہلے، ایک بہت سخت بیان صدیقی صاحب نے "روزنامہ نوائے وقت" میں چھپوایا۔

پہلا مبینہ قاتلانہ حملہ (مارچ 1980ء):۔

مولانا صدیقی موصوف کے گھر 16، 17 مارچ کی درمیانی رات کو دو نوجوانوں نے دروازہ کھول کر حملہ کی کوشش کی، ان کے جاگ جانے پر ایک حملہ آور بھاگ گیا اور دوسرا موقع پر پکڑا گیا، لیکن اسے منت سماجت کرنے پر چھوڑ دیا گیا۔ دو، تین دن بعد پھر مبینہ طور پر مکان کی بیٹھک کی طرف سے کسی طرح داخل ہو کر فائرنگ کی گئی، جس میں خوش قسمتی سے صدیقی مرحوم وغیرہ محفوظ رہے۔ اس واقعہ کے خلاف 19 مارچ کو پولیس چوکی ٹیکسلا پر ایف آئی آر نمبر 26/80، اسی مذکورہ پکڑے جانے والے نوجوان کے خلاف درج کرائی گئی اور سازش کا الزام چیئرمین بلدیہ ٹیکسلا پر لگایا گیا۔ اور شک کے لئے اوپر مذکور وجوہات بتائی گئیں۔

مقامی پولیس نے فوراً تفتیش شروع کر دی اور اسی دن سہ پہر کو معزز شہریوں اور فریقین کا جرگہ طلب کر لیا۔ چنانچہ اس پہلے جرگہ میں کثیر تعداد میں شہری شریک ہوئے، جن میں قابل ذکر افراد درج ذیل ہیں:

مدعی فریق کے نمائندگان:

1) حضرت مولانا محمد صدیق صاحب، 2) حبیب الرحمٰن صدیقی صاحب، 3) سید محمود حسین شاہ صاحب، 4) استاد روشن دین صاحب، 5) حافظ محمد رفیق صاحب، 6) حاجی محمد تاج صاحب، 7) حاجی عبدالرحمٰن صاحب 8) شیخ عبدالعزیز صاحب، 9) حاجی نور الٰہی صاحب، 10) حاجی محمد اقبال صاحب، 11) منور خان صاحب، 12) احقر صلاح الدین

مدعا علیہ فریق کے نمائندگان:۔

1) سید رضا حسین شاہ (چیئرمین)، 2) ریٹائرڈ کیپٹن سید امداد حسین شاہ صاحب، 3) سید واجد شاہ صاحب، 4)، سید زوار حسین شاہ صاحب 5)، سید اکبر شاہ (نمبردار)

اس موقع پر تفصیل سے فریقین نے اپنا اپنا موقف پیش کیا۔ مدعی فریق کی طرف سے راقم السطور نے ترجمانی کی۔ بہر حال اس موقع پر نامزد ملزم کو حراست میں لے لیا گیا اور مزید جرگہ بلانے کا فیصلہ بھی ہوا۔ اسی رات اپنے مسلک کے تقریباً، 150 افراد اس مسئلہ پر غور کے لئے منعقدہ شہری سطح کے اجلاس میں شریک ہوئے اور مقدمہ کی پیروی وغیرہ کے لئے چار افراد منتخب کئے گئے جو اوپر نمائندگان میں نمبر 2، 3، 4 اور 12 پر مذکور ہیں۔ دوسرے دن "انجمن فلاح و بہبود" کا اپنا اجلاس بھی ہوا، جس میں انجمن کے صدر صدیقی صاحب کے علاوہ جنرل سیکرٹری سید محمود حسین شاہ صاحب، اسلامی مشن ٹیکسلا کے جناب قاری ولی الرحمٰن صاحب، فاروقی فورس کے جناب مشتاق اعوان صاحب اور انجمن شبان اسلام کے امیر حافظ محمد رفیق صاحب بھی شریک ہوئے اور لائحہ عمل طے کیا گیا۔

اس دوران فریق مخالف کی طرف سے کچھ "بے بنیاد، قابل مذمت افواہیں" پھیلانی شروع کر دی گئیں۔ چنانچہ 21 مارچ کو ایک خصوصی اجلاس بلایا گیا، جس میں اوپر مذکور نمائندگان میں سے نمبر 2، 3، 4، 7، 11، 12 کے علاوہ مستری حسن دین صاحب شریک ہوئے اور ایک مشاورتی کمیٹی بنائی گئی۔ اس اجلاس میں فیصلہ کیا گیا، کہ اگلے دن یعنی 22 مارچ کو علاقہ کے پولیس انچارج، انسپکٹر صاحب سے وفد ملاقات کرے۔ چنانچہ 7 افراد پر مشتمل وفد نے اس فیصلہ پر عمل کیا۔ وفد میں نمبر 2، 3، 4، 6، 9، 12 کے ساتھ یوسف جمیل صاحب (فاروقی فورس) شامل تھے۔ وفد نے مذکورہ افسر کو تفصیل سے حالات بتا کر مناسب کارروائی کرنے کی طرف ذاتی توجہ دینے کی درخواست کی۔ اس گزارش پر انہوں نے اگلے دنوں میں خود ٹیکسلا کا دورہ کیا، فریقین سے الگ الگ حالات معلوم کئے اور اپنے مقامی عملے کو اچھی طرح انصاف سے معاملات نمٹانے کی ہدایت کے ساتھ ساتھ فریقین کو تحمل سے کام کرنے کا مشورہ دیا۔ نیز بااثر معززین شہر کو بھی ذاتی دلچسپی لے کر مصالحت کرانے کی طرف متوجہ کیا، تا کہ شہر کا امن متاثر نہ ہو اور فریقین بھی مطمئن ہو جائیں۔

چنانچہ 24 مارچ کو دوسرا جرگہ ہوا، جس میں مدعی فریق کی طرف سے نمائندگان نمبر 2، 4، 6، 9، 11، 12 کے علاوہ صوفی غلام حیدر صاحب اور مدعا علیہ فریق کی طرف سے نمائندگان نمبر 2، 5 کے علاوہ صوبیدار سخی شاہ صاحب، مختار شاہ صاحب، گلزار شاہ صاحب اور معززین شہر میں سے حاجی سعید اختر صاحب اور ذیلدار صغیر حسین شاہ صاحب شریک ہوئے۔ تفصیل سے بحث و تمحیص اور غور و خوض کے بعد مصالحت کا فیصلہ کیا گیا اور اس کے لئے تحریری صلح، 26 مارچ کو کرنا طے ہوا۔ اس جرگہ میں بھی راقم السطور نے ترجمانی کی۔ طے شدہ تاریخ پر، علاقہ پولیس افسر انسپکٹر صاحب کے دفتر میں فریقین کے نمائندے اور شہر کے بااثر معززین جمع ہوئے۔ صلح کے حوالے سے 4 تحریریں تیار کر کے متعلقہ فریقین کے علاوہ گواہان نے دستخط کئے۔ یہ ساری تحریریں بھی راقم السطور نے ہی کیں۔

پہلی حلفیہ تحریر، الزام علیہ کے والد صاحب کی طرف سے تھی کہ میرا مذکورہ فرزند اس دن گھر پر موجود تھا۔ اس بیان پر موصوف کے علاوہ، الزام علیہ کے دستخط ہیں اور گواہان کے طور پر بلدیہ کے کونسلران حاجی نذیر احمد صاحب، حاجی سعید اختر صاحب، محمود حسین شاہ صاحب، صفدر حسین شاہ صاحب کے ساتھ ساتھ ذیلدار سید صغیر حسین شاہ صاحب اور حافظ محمد رفیق صاحب کے دستخط ثبت ہیں۔

دوسری حلفیہ تحریر چیئرمین بلدیہ سید رضا حسین شاہ صاحب کی طرف سے ہے کہ میری مدعی فریق سے کوئی عداوت نہیں ہے اور نہ ہی میں اس واقعہ میں ملوث ہوں۔ نہ ہی آئندہ میں

کوئی کینہ یا بغض رکھوں گا اور اس واقعہ کی مذمت کرتا ہوں۔ اس بیان پر موصوف کے علاوہ گواہ کے طور پر مذکورہ تمام کونسلران کے علاوہ راقم السطور کے دستخط بھی کرائے گئے ہیں۔
تیسری حلفیہ تحریر مدعی مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی کی طرف سے ہے کہ میں الزام علیہ کے والد صاحب اور اس کے بیان سے مطمئن ہوں اور اب ہماری کوئی باہمی رنجش یا چپقلش باقی نہیں رہی ہے۔ اس تحریر پر صدیقی صاحب کے علاوہ دوسری تحریر والے گواہان کے دستخط بھی ہیں۔
چوتھی تحریر مذکورہ گواہان کے علاوہ معزز شہریوں کی طرف سے ہے کہ اس واقعہ کے بعد پھیلائی جانے والی افواہیں بالکل بے بنیاد ہیں اور ہم ان کو غلط قرار دیتے ہوئے، اس حرکت کی مذمت کرتے ہیں۔ اس بیان پر، اوپر مذکورہ گواہان کے علاوہ حاجی محمد تاج صاحب، خالد محمود صاحب، قاری محمد فاضل صاحب، منور خان صاحب، کیپٹن (ر) امداد حسین شاہ صاحب، سید سخی شاہ صاحب اور چیئرمین بلدیہ رضا حسین شاہ صاحب کے دستخط ہیں۔ ان تمام بیانات پر علاقہ پولیس افسر جناب انسپکٹر صاحب کے تصدیقی دستخط ثبت ہیں۔
قانونی طور پر اس مسئلہ کو حل کرنے کے بعد، ہم ذمہ دار دوستوں نے الزام علیہ کے والد صاحب کے ساتھ تین، چار نجی ملاقاتیں کر کے شکر رنجی دور کرنے کی کوششیں کیں۔ یہ اعتراف نہ کرنا، ناسپاسی ہوگی کہ مرحوم بہت شریف النفس اور بھلے مانس شخص تھے اور انہوں نے ہماری توقع سے بڑھ کر ہمارے ساتھ خوش معاملگی کی۔
مصالحتی جرگہ اور صلح کے دوسرے دن ہی صدیقی صاحب مذکور اور راقم السطور کو (چونکہ میں نے ہی ہر جرگہ میں مدعی فریق کی ترجمانی کی تھی) گمنام دھمکی آمیز خطوط موصول ہوئے، جن کی اطلاع ہم نے چوکی پولیس کو ان خطوط کی فوٹوسٹیٹ کے ہمراہ تحریراً دے دی۔ تقریباً ماہ، ڈیڑھ ماہ بعد اندرون شہر کے مساجد، چوکوں، گلیوں کو فریقین کے نوجوانوں کی طرف سے اپنی مرضی کے نام دینے شروع ہو گئے اور اس کے لئے "وال چاکنگ" ہوئی۔ جس پر 24 مئی کو محلّہ مکراں، موچیاں کے رہائشی افراد نے اور "انجمن خلفائے راشدین ٹیکسلا" کے مرکزی عہدیدار ریاض الحسن معاویہ نے چیئرمین بلدیہ کو درخواستیں دیں۔ اسی طرح 30 مئی کو متعلقہ کونسلر جناب سید محمود حسین شاہ صاحب نے بھی چیئرمین صاحب کو تحریراً متوجہ کیا کہ اس صورتحال کا نوٹس لیا جائے، ورنہ "مسلکی کشیدگی" شدت اختیار کرلے گی۔ اس پر چیئرمین صاحب نے اپنے حکم کی منادی کرادی، کہ گلیوں چوکوں کے خود ساختہ نام مٹا دیئے جائیں ورنہ بلدیہ خود مٹائے گی۔
اس اعلان کے بعد "انجمن غلامان عون و محمد ٹیکسلا" (جس کے صدر الزام علیہ تھے) اور حریف مسلک والوں نے بھی درخواستیں دیں، کہ فیصل شہید روڈ کا نام تبدیل کر کے "خمینی روڈ" رکھا جائے، اسی طرح مساجد کے صحابہ کرامؓ سے منسوب نام ختم کرائے جائیں۔ ان درخواستوں کے بعد چیئرمین صاحب نے 31 مئی کو بلدیہ کا اجلاس منعقد کیا اور کونسلران کے مشورہ کے بعد، اپنے پہلے والا اعلان دوبارہ کرانے کا فیصلہ کیا اور مساجد کے متعلق یہ طے کیا گیا کہ ان کے نام تبدیل کرنے کا اختیار بلدیہ کو نہیں ہے۔ یکم جون کو اس فیصلے پر عمل کے لئے چیئرمین صاحب نے سیکرٹری بلدیہ کو تحریری حکم دیا کہ فوری طور پر اس فیصلے پر عمل کرایا جائے، جو 8 جون کو ہونے والے خونی تصادم تک نہ کرایا گیا۔
اس حکم پر فوری عمل نہ ہونے کے خلاف، احتجاجاً انجمن فلاح و بہبود نے چیئرمین بلدیہ کے خلاف اخبارات میں ایک سخت احتجاجی بیان شائع کرایا اور انجمن مذکور کے وفد نے مقامی مارشل لاء حکام سے ملاقات کر کے انہیں بھی متوجہ کیا۔
اس موجود کشیدہ صورتحال کے دوران، بقول حبیب الرحمٰن صدیقی صاحب، 7، 8 جون کی درمیانی رات فریق ثانی کی طرف سے محلّہ موچیاں، مکراں، عنایت شاہی، کے چوکوں، گلیوں میں صحابہ کرامؓ کے ناموں کے ساتھ انتہائی قابل اعتراض الفاظ درج کئے گئے، جو انہوں نے دوسرے دن صبح یعنی 8 جون کو نماز فجر کے بعد اہل محلّہ کے تعاون سے مٹا دیئے۔ اس مٹانے والی کارروائی کا علم ہونے پر، فریق مخالف کی تنظیم کے نوجوانوں نے جمع ہو کر، مسجد محلّہ موچیاں کے گردونواح میں اشتعال انگیزی کی۔ صدیقی صاحب موصوف نے شہر کے اپنے ذمہ دار رہنماؤں کو، اپنی مسجد میں بلوایا اور مشورہ کر کے انتظامیہ سے رابطہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اپنی مسجد سے ان ساتھیوں کے ہمراہ، انجمن شبان اسلام کے دفتر واقع نزد مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا جاتے ہوئے، محلّہ مکراں کے ایک چوک میں فریق ثانی کے نوجوانوں نے اس قافلے پر مسلح حملہ کر دیا۔ تصادم میں حملہ آوروں کا سربراہ قتل ہو گیا اور صدیقی صاحب کے دو، تین ساتھی شدید زخمی ہو گئے۔ اس واقعہ کے سلسلہ میں فریقین نے 2 ایف آئی آر نمبر 51/80 اور 52/80 درج کرا دیں۔
پہلی قتل کے مقدمے کی ایف آئی آر 51/80 میں الزام علیہ حبیب الرحمٰن صدیقی، حافظ محمد رفیق، غلام حیدر اور محمد یعقوب تھے اور مدعی کی طرف سے گواہان محمد دین ولد جمعہ خان و دیگر اہل محلّہ لکھائے گئے۔ دوسری اقدام قتل کی ایف آئی آر، 52/80 جو صدیقی صاحب کی طرف سے درج کرائی گئی، میں الزام علیہان مقتول کے دو بھائی ناصر شاہ، ظاہر شاہ اور 35، 40 گمنام افراد تھے، جن میں بعد کی تفتیش کے نتیجہ میں ایوب شاہ، اکرام علی شاہ اور حسین شاہ عرف نینو نامزد ہوئے۔ اس مقدمہ کے گواہ 51/80 کے الزام علیہان کے علاوہ، حاجی محمد تاج صاحب، شیخ عبدالعزیز صاحب، محمود حسین شاہ صاحب، نثار احمد اور رفیق ولد محمد دین تھے۔
مقدمات کے مطابق فریقین کے الزام علیہان کو گرفتار کر لیا گیا، فریقین نے وکیل کر لئے، اور مسلک اور جماعت کے ذمہ دار ترین افراد کی گرفتاری کے بعد زیادہ ذمہ داری سید محمود حسین شاہ صاحب اور راقم السطور پر آ گئی، اسلئے کہ ہم ہی اب متحرک قائدین تھے۔ "مفکرین" اور "بیٹھی کھیڈ، کھیڈنے والے" اپنے حالات کی وجہ سے "بیچارے" بن گئے۔ اکثر اراکین غربت اور گھریلو حالات کی وجہ سے زیادہ فعال کردار ادا کرنے سے قاصر تھے، البتہ ہر ایک کارکن نے اپنی وسعت سے بڑھ کر ہر قسم کی مالی، جانی قربانی دی

اور اللہ تعالیٰ نے ان کاوشوں کو قبول فرمایا اور دو سال بعد ہونیوالی مصالحت، باعزت طریقے سے کرادی۔ جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

اپنے مقدمہ کے موقف کے مطابق مقامی پولیس کو عندالطلب گواہوں کے بیانات قلمبند کرائے گئے اور ان کے غیر اطمینان بخش رویہ کی وجہ سے 17 جون کو راقم السطور نے مارشل لاء حکام اور ایس ایس پی ضلع راولپنڈی کو تفتیش CIA کو منتقل کرنے کی درخواست دے دی جس پر دوسرے دن ہی یعنی 18 جون کو CIA سٹاف ٹیکسلا آ گیا اور پھر ٹیکسلا، واہ، اسلام آباد میں ان کی طرف سے تفتیش چلتی رہی۔ روزانہ کی بنیاد پر، راقم السطور، ساتھیوں کے ہمراہ، واہ، پنڈی، اسلام آباد کے چکر لگاتا رہا، اس دوران کافی افراد کو CIA اسلام آباد مرکز لے جایا گیا، 23 جون کو ملزمان جیل بھیج دیئے گئے۔ 29 جون کو امتحان کے لئے، حافظ محمد رفیق صاحب کی ضمانت کرائی گئی۔ مسلسل پیشیوں وغیرہ کے بعد 22 جولائی کو CIA نے اپنا حتمی چالان (ہماری 52/80FIR کے متعلق) پیش کر دیا جس میں فریق مخالف کے دو ن تین الزام علیہان کو اور ہمارے دو افراد کو بے گناہ قرار دے دیا اور اس بنیاد پر غالباً اُن سب کی ضمانتیں ہوگئیں۔

اس دوران، مقتول کی والدہ نے مارشل لاء حکام کے سامنے کئی بار خود پیش ہوکر درخواستیں دیں اور اس کے نتیجہ میں، ہماری طرف سے درج کرائی گئی ایف آئی آر کے تمام ملزمان کی سول عدالتوں سے ضمانتیں ہوجانے کے فوراً بعد، ہمارے خلاف درج مقدمے کو جولائی 1980ء کے آخر میں دوسرے کیس سمیت اپنے پاس منگوالیا۔ ہمارے خلاف کیس کو فوجی عدالتوں میں سماعت کے لئے بھیج دیا اور فریق مخالف کا مقدمہ سول عدالت میں۔ ہمارے ساتھیوں میں سے دو کی ضمانتیں، اس سے پہلے 26 جولائی کو ہوگئی تھیں۔

اس صورتحال کے پیش نظر، چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر صاحب کو، میری طرف سے 4 اگست کو درخواست بھجوائی گئی، کہ متعلقہ مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے دفتر نے یہ جانبدارانہ فیصلہ کیا گیا ہے لہٰذا انصاف کیا جائے۔ اس درخواست کو، 28 اگست کے ایک لیٹر کے ہمراہ، ڈی ایم ایل اے آفس بھجوادیا گیا اور پھر 10 ستمبر کو اسی آفس کو ایک اور بھی لیٹر بھجوایا گیا۔ مجھے 24 ستمبر کو ڈے ایم ایل اے دفتر سے اطلاع دی گئی، کہ مقدمہ ملٹری کورٹ کو نہیں بھیجیں گے جبکہ 21 ستمبر کو ملٹری کورٹ کو سماعت شروع ہوگئی تھی۔

اس پیچیدہ مسئلہ پر یکم اگست سے مولانا محمد صدیق صاحب اور راقم السطور نے، اپنی استطاعت سے بڑھ کر، بہت سے موثر ثابت ہوسکنے والے آرمی اور نیوی کے فوجی افسران، سی ایم ایل اے آفس کے سول افسران، وفاقی وزراء، ملکی سطح کے مقتدر با اثر علماء و مشائخ سے ملاقاتیں شروع کردیں، جو 4، 5 ماہ مسلسل جاری رہیں۔ تقریباً 3، 4 خطوط سی ایم ایل اے آفس سے، مقدمہ کو سول میں بھیجنے کے حکم کے ساتھ ڈی ایم ایل دفتر بجھوائے گئے، لیکن ان پر کوئی عمل نہیں ہوا، اس سے دوسرے فریق کے اثر و رسوخ کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے اور ہماری بے بسی و پریشانی کا۔

بہرحال ایک سال تقریباً روزانہ کی پنڈی، اسلام آباد کی آمد و رفت، جیل میں زیر حراست افراد سے ملاقاتیں، ان کی ضروریات کی تکمیل و دیگر مقدمہ میں ملوث افراد کی مالی امداد و تعاون، پیشی کی تاریخوں پر حاضری، وکلاء سے رابطے، علماء سے لاہور، چکوال، اٹک، پنڈی، اسلام آباد میں ملاقاتیں، علاقائی علماء و کارکنوں کے اجلاس، غرضیکہ بلاناغہ مصروفیات جاری رہیں۔ اس دوران حافظ رفیق صاحب کی عبوری ضمانت جو امتحان کے لئے کرائی گئی تھی وہ بھی منسوخ ہوگئی اور وہ دوبارہ جیل بھیج دیئے گئے۔ میرے ساتھ چلنے والے معاونین بھی کچھ تھک گئے، بسا اوقات راولپنڈی سیشن کی عدالت میں بالکل اکیلا پیش ہوتا رہا۔ والی اللہ المشتکی۔

فوجی عدالتوں کے عذاب سے بچنے کے لئے، 24 دسمبر 1980 اور 7 اپریل 1981ء کو، راقم السطور نے پھر سی ایم ایل اے کو درخواستیں بجھوادیں۔ اگلے ماہ مولانا محمد صدیق صاحب نے بھی ایسی ہی درخواست دی۔ اسی طرح مولانا موصوف نے ملک کے بڑے بڑے علماء کے ہمراہ، غالباً لاہور میں گورنر پنجاب سے بھی ملاقات کی، لیکن یہ ساری کوششیں رائیگاں گئیں۔ اس دوران 10 مئی کو حضرت مولانا محمد صدیق صاحب کو انتقاماً شہید کر دیا گیا اور یہ مقصد حاصل ہوچکنے کے بعد، آپ کی شہادت کے تیسرے دن یعنی 13 مئی 1981ء کو میری درخواست مورخہ 24 دسمبر 1980ء کے حوالہ سے مطلع کیا گیا کہ کیس سول عدالت میں منتقل کر دیا گیا ہے اور پھر 30 جون 1981ء کو ایک اور دی گئی درخواست کے جواب میں بھی یہی اطلاع مجھے دی گئی۔ اور یہ فیصلہ کیوں کیا گیا، اس کی تفصیل میں تو نہیں جاتا، لیکن اشارتاً عرض کرتا ہوں کہ میں نے مولانا محمد صدیق شہید کی تدفین کے دوران اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر کچھ ایسی باتیں، انتظامیہ کی موجودگی میں کردی تھیں، جن کے نتیجے میں میرے ساتھ کوئی سلوک بھی ہوسکتا تھا، لیکن اس رب رحیم کی نوازشات کا کیا کہنا کہ یہ قلندرانہ جرات اپنے بھائیوں کی پھانسی سے بچاؤ کا ذریعہ بن گئی۔ گذشتہ سطور میں نے اشارہ کیا تھا کہ کن، کن لوگوں سے ملاقاتیں ہوئیں تھیں۔ ان تمام مہربانوں نے، حتیٰ کہ فوجی عدالت کے ایک ممبر نے صاف لفظوں میں کہہ دیا تھا کہ اگر مقدمہ نکلوا سکتے ہو تو نکلوالو، ورنہ اس عدالت سے تو بہرحال پھانسی کی سزا ہی ہوگی۔ الحمدللہ یہ مقدمہ بالآخر، مولانا محمد صدیق صاحب کی شہادت والی قربانی کے نتیجہ میں فوجی عدالت سے نکل ہی آیا۔

حضرت مولانا محمد صدیق صاحب کو "تعلیم القرآن ہائی سکول ٹیکسلا" سے چھٹی کے بعد، گھر واپسی کے پیدل سفر کے دوران، 10 مئی کو ڈاکخانہ کے بالمقابل ریلوے لائن کے پار کھلے میدان میں کھیتوں کے درمیان پگڈنڈی پر چلتے ہوئے، پیچھے سے آکر ایک سائیکل سوار نے بارہ بور کے پسٹل سے فائر کرکے شہید کر دیا۔ قاتل چونکہ پہچان لیا گیا تھا، اس لئے

اسے نامزد کر کے قتل کا مقدمہ درج کرا دیا گیا۔ قانونی تقاضا پورا کرنے کے لئے پوسٹ مارٹم رات کو دیر سے مکمل ہوا۔ آپ کی شہادت کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پورے علاقہ میں بلکہ ملحقہ ضلعوں میں پھیل گئی، رات کو ہی دور دراز سے ہم مسلک لوگ اور آپ کے مدّاح آنا شروع ہو گئے اور دوسرے دن پہلے پہر میوزیم گراؤنڈ کے وسیع میدان میں جنازہ ادا کیا گیا، جو ٹیکسلا کی تاریخ کا فقید المثال اجتماع تھا۔ جنازہ سے پہلے ضلعی، علاقائی اور مقامی علماء کرام نے خطابات فرمائے، مولانا کو خراج عقیدت پیش کیا اور آپ کے قتل پر شدید احتجاج کرتے ہوئے حکومت سے قاتل کو فوراً گرفتار کر کے عبرتناک سزا کا مطالبہ کیا۔ نیز عوام سے پرامن رہنے کی اپیل کی، تاکہ ملک دشمنوں کے انتشار پیدا کرنے کی سازش ناکام ہو۔ جنازہ کے موقع پر حاضرین نے تقریباً گیارہ، بارہ ہزار روپے چندہ دیا۔ چونکہ مرحوم کی اپنے آبائی" گاؤں میر پور نزد دھاری کس ہزارہ روڈ" میں تدفین کی وصیت تھی، اس لئے انہیں وہاں لے جایا گیا اور بیسیوں گاڑیاں میت کے ہمراہ گئیں۔ وہاں دوبارہ آپ کے استاد شیخ الحدیث مولانا عبدالقدیر صاحب نے جنازہ پڑھایا اور ہزاروں سوگواروں نے آپ کی تدفین میں شرکت کی اور وہاں بھی علمائے کرام کے علاوہ راقم السطور نے احتجاجی خطابات کئے۔

حضرت مولانا محمد صدیق صاحب کی شہادت کے بعد، پھر ٹیکسلا میں از سرنو اپنے مسلک کے لوگوں کی کمیٹیاں بنیں۔ فوری طور پر حضرت مولانا عبدالغفور صاحب خطیب مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا کی سرپرستی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی، جس کا صدر جناب حاجی کریم حیدر صاحب اور خزانچی حاجی محمد تاج صاحب کو بنایا گیا۔ جبکہ مولانا مسعود الرحمٰن صاحب ،مولانا محمود الحسن صاحب، سید محمود حسین شاہ صاحب، فرخ محمود مغل صاحب، حاجی نذیر احمد صاحب، شیخ جاوید محمود صاحب، اقبال خان صاحب اور محمد بشیر قریشی صاحب جیسے علمائے کرام، کونسلران اور معززین شہر کو عاملہ کا رکن منتخب کیا گیا۔

مقدمات کی پیروی کے اخراجات کے لئے ہنگامی چندہ بھی جمع کیا گیا، جو حاجی تاج صاحب کو دے دیا گیا۔ گیارہ دن بعد 21 مئی کو، علاقہ سطح کی وسیع البنیاد تنظیم "سواد اعظم اہلسنت ٹیکسلا" کے نام سے بنائی گئی، جس کی تفصیل اس عنوان سے الگ درج کر دی گئی ہے۔

بہر حال پہلے مقدمات کے ساتھ ساتھ، اب یہ تیسرا مقدمہ بھی شروع ہو گیا۔ ایف آئی آر کے اندراج، عینی شاہدین وغیرہ کے سلسلہ میں کیا مشکلات پیش آئیں، ان کی تفصیل سے صرف نظر کرتا ہوں۔ چاروناچار، خود اور حضرت مولانا مرحوم کے چھوٹے صاحبزادہ عمر فاروق صدیقی صاحب کو موقع کا گواہ بننا پڑا۔ قاتل کے ذمہ قتل میں استعمال ہونے والے " آلہ قتل" کی برآمدگی کے گواہ بھی مشکل سے ملے۔ اللہ تعالیٰ، ان دو محلّہ داروں کو جزائے خیر دیں، جو اس کے لئے تیار ہوئے۔ نعرے بازی کر کے جوش وخروش کا اظہار، ایک آسان شغل ہے۔ پُر جوش تقریر کر کے جذبات کو بھڑ کانا بھی ایک مشغلہ ہے، کنارے پر بیٹھ کر تماشا بینی کرتے ہوئے کبڈی کے کھلاڑیوں، کشتی والے پہلوانوں، کرکٹ کے بلے بازوں کو آوازدے کر داؤ سکھانا، ایک انتہائی آسان عمل ہے، لیکن ان لوگوں پر کیا بیت رہی ہوتی ہے وہ خود ہی جانتے ہیں۔ اسی طرز عمل کو سامنے رکھتے ہوئے، مولانا محمد صدیق صاحب کی شہادت کے وقت، بہت سے معتبر لوگوں کی اصلیت میرے سامنے آ گئی، لیکن الحمدللہ قدم نہیں ڈگمگائے اور اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر تمام ذمہ داری اپنے سر لے لی۔ باوجود ہر قسم کے ناقابل بیان حالات کے، ان مقدمات کو اللہ کی مدد سے اچھے انجام تک پہنچا کر دم لیا۔ اس کیفیت میں جن معاونین نے مخلصانہ تعاون کر کے حوصلہ افزائی فرمائی، ان کا تذکرہ آگے آ رہا ہے۔

جیسا کہ گذر چکا ہے کہ اپنے ساتھیوں کے خلاف، قتل کا مقدمہ فوجی عدالتوں سے سول عدالتوں میں منتقل ہو گیا تو سر کا بوجھ کاندھوں پر آ گیا۔ دوسرے فریق کا ایک فرد بھی قتل کا ملزم بن کر زیر حراست ہو گیا۔ مولانا مرحوم کی شہادت کے بعد، شہر کے اندر شدید کشیدگی اور قتل کے ذمہ دار لوگوں کے خلاف نفرت کی وجہ سے، مجموعی فضاء مسموم ہو گئی، تو دونوں مسالک کے ذمہ دار ترین، بااثر معززین کو حالات کی نزاکت کا احساس ہوا تو انہوں نے باہمی مشاورت اور رابطے شروع کر دیئے، تاکہ کسی طرح اس گرم ماحول کو ٹھنڈا کیا جائے۔

ملکی سطح پر بھی شدید احتجاج ہوا" جمعیت علمائے اسلام پاکستان" کے ہفتہ وار آرگن میں باقاعدہ اداریہ لکھا گیا، اخبارات وجرائد میں احتجاجی بیانات چھپے، مختلف مقامات پر اور شہر میں بھی بھرپور احتجاجی اجتماع منعقد کیئے گئے، تو حکومتی حلقوں کو بھی احساس ہوا کہ فوجی عدالتوں سے مقدمہ کو سول عدالتوں میں منتقل کرنے میں تاخیر پر، عوامی رائے دفاعی اداروں کے بارے میں بھی منفی طور پر بھی متاثر ہو گی۔ چنانچہ پہلا مرحلے میں حافظ محمد رفیق صاحب کی ضمانت منظور کر لی گئی، پھر حبیب الرحمٰن صدیقی صاحب کو پیرول پر رہا کیا گیا اور ایجنسیوں کے ذریعے مقامی، حکومتی ہمدردوں وغیرہ کو معاملات سلجھانے کی طرف متوجہ کیا گیا۔

پیرول سے واپس جیل جانے کے بعد، صدیقی صاحب کو اٹک جیل میں، جون 1981ء کے دوران منتقل کر دیا گیا، جہاں وہ مستقل ضمانت پر رہائی تک محبوس رہے۔ بہر حال دو طرفہ مقدمات کی سماعتیں ہوتی رہیں اور عمائدین شہر صلح کی کوششیں بھی کرتے رہے۔ صدیقی صاحب نے 5 اکتوبر 1981ء کو درج ذیل افراد پر مشتمل کمیٹی کو، مقدمات کے ضمن میں ہر قسم کی پیش رفت کے لئے تحریراً با اختیار بنا دیا۔

قاضی عبدالغنی صاحب (میرپور)، محمد رفیق صاحب (میرپور)، استاد رحمت دین صاحب (واہ کینٹ)، سید محمود حسین شاہ صاحب (کونسلر حلقہ)، جناب حافظ محمد رفیق صاحب (شریک ملزم و امیر انجمن شبان اسلام)۔

چنانچہ مسلسل کوششیں اور مخلصانہ جدوجہد برآور ثابت ہوئی اور مذکورہ کمیٹی وعمائدین شہر مصالحت کرانے پر متفق ہوگئے۔اس تاریخی فیصلہ یعنی مصالحت کے لئے 17 مئی 1982ء کو یعنی تقریباً پہلے واقعہ سے دوسال بعد، فریقین ومعززین شہر، ملک محمد شفیع صاحب موجود چیئرمین بلدیہ ٹیکسلا کے گھر جمع ہوئے اور باقاعدہ دواشٹامپ پیپرز پر مصالحت کی تحریر لکھ کر اس پر دستخط کئے (یہ تحریریں الحمدللہ راقم کے قلم سے ہیں) ان تحریروں کی تفصیل مصلحتاً نہیں لکھ رہا، البتہ مذکورہ اشٹام اصلی حالت میں میرے ریکارڈ میں محفوظ ہیں۔

ایک تفصیلی اقرارنامہ پر، جو صلح نامہ ہے، فریقین یعنی ایک مقتول کے والد سید صفدر حسین شاہ اور دوسرے مقتول کے بیٹے حبیب الرحمٰن صدیقی صاحب کے بیٹے کے دستخطوں کے علاوہ درج ذیل مصالحت کنندگان اور گواہان کے دستخط ثبت ہیں۔ (مصالحت کی کوشش بھی ان حضرات نے کی اور ان کے ساتھ سید ریاض حسین شاہ صاحب اور سید زوار حسین شاہ صاحب بھی شریک کار تھے):

1) سید غلام مصطفیٰ شاہ صاحب (موہڑہ شاہ ولی شاہ)، 2) ملک محمد شفیع صاحب (چیئرمین بلدیہ ٹیکسلا)،

3) سید نذیر حسین شاہ صاحب (کونسلر محلّہ مجاور)، 4) حاجی سعید اختر صاحب (کونسلر گھیلا خورد)،

5) سید سخی حسین شاہ صاحب (محلّہ عنایت شاہی)، 6) سید محمود حسین شاہ صاحب (کونسلر محلّہ مکراں)،

7) سید مظہر حسین شاہ صاحب (موہڑہ شاہ ولی شاہ)، 8) حاجی کریم حیدر صاحب (صدر پیروی کمیٹی)،

اور دوسرے اشٹام پر ان واقعات کے ذمہ دار شخص کی نشاندہی کی گئی اور اس تحریر پر اوپر مذکور نمبر 1، 2، 5 کے علاوہ فریقین اور دو دیگر معززین امداد حسین شاہ (کونسلر) اور سید زوار حسین شاہ (محلّہ مجاور) کے دستخط ثبت ہیں۔

اس موقع پر آئندہ کے لئے شہر کے حالات کو پرامن رکھنے کے لئے ایک "امن کمیٹی" تشکیل دی گئی، جس کیلئے فریقین کے سات، سات رکن منتخب کئے گئے جن میں مذکورہ بالا حضرات کے علاوہ جناب کرنل (ر) رضا حسین شاہ صاحب، جناب ناظم حسین ایڈووکیٹ صاحب، جناب حبیب الرحمٰن صدیقی صاحب، حافظ محمد رفیق صاحب اور راقم السطور صلاح الدین فاروقی کو رکن نامزد کیا گیا۔

اس کمیٹی کے چناؤ کے لئے درج ذیل حضرات نے دستخط کئے، جو اس مصالحتی جرگہ میں موجود تھے۔

اہل سنت:۔

1) جناب ملک محمد شفیع صاحب (چیئرمین بلدیہ ٹیکسلا)، 2) جناب حاجی سعید اختر صاحب (کونسلر)،

3) جناب سید محمود حسین شاہ صاحب (کونسلر)، 4) جناب حاجی کریم حیدر صاحب

5) جناب محمد رفیق صاحب، 6) حبیب الرحمٰن صاحب،

7) صلاح الدین فاروقی

اہل تشیع:۔

1) جناب ریٹائرڈ کرنل رضا حسین شاہ صاحب، 2) جناب سید غلام مصطفیٰ شاہ صاحب (کونسلر بلدیہ)

3) جناب سید نذیر حسین شاہ صاحب (کونسلر)، 4) جناب مظہر حسین شاہ صاحب

5) جناب ناظم حسین شاہ صاحب ایڈووکیٹ، 6) جناب سید صفدر حسین شاہ صاحب

7) جناب صوبیدار میجر سخی حسین شاہ صاحب۔

اس کمیٹی کے انتخاب کی تحریر پر درج ذیل حضرات نے دستخط ثبت کئے جو اس موقع پر موجود تھے۔

1) سید چمن پیر شاہ صاحب، 2) سید علی گوہر شاہ صاحب، 3) سید بشیر حسین شاہ صاحب (کونسلر بلدیہ)

4) ملک محمد منصب صاحب (کونسلر بلدیہ)، 5) سید امداد حسین شاہ صاحب (کونسلر بلدیہ)

6) مولوی ظفر علی شاہ صاحب، 7) منور خان صاحب، 8) میر احمد صاحب

9) محمد دین صاحب، 10) امیر حیدر شاہ صاحب، 11) ٹھیکیدار محمد صادق صاحب

12) نذر حسین شاہ صاحب، 13) سید چمن شاہ صاحب، 14) صادق حسین شاہ صاحب

15)صوبیدار حاجی علی حیدر شاہ صاحب، 16)زوار حسین شاہ صاحب، 17)سید صابر حسین شاہ صاحب

18)رحمت دین صاحب، 19)محبوب حسین شاہ صاحب، 20)،فردوس حسین شاہ صاحب

21)رحمت دین صاحب، 22)سید حسنین شاہ نقوی صاحب، 23)ایوب حسین شاہ صاحب

24)حاجی مولا بخش صاحب۔

نوٹ:۔مصالحتی عمل کے بعد کے حالات اور کیفیت اگلے صفحات میں آ رہی ہے۔

مقدمات کے دوران، مقامی لوگوں نے اپنی استطاعت کے مطابق مسلسل مالی امداد جاری رکھی۔چند مقامی معززین نے نسبتاً معقول امداد کی، جن میں سے ملک محمد شفیع صاحب، حاجی نذیر احمد صاحب، محمود حسین شاہ صاحب، فرخ محمود مغل صاحب، ملک محمد صدیق صاحب، محمد سلیم بٹ صاحب، حسن دین بٹ صاحب اور بابو محمد رفیق صاحب قابل ذکر ہیں۔بیرون شہر سے ہمارے محسن و مربی حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب (اٹک)، حضرت قاضی مظہر حسین صاحب (چکوال)، حضرت قاضی عبد اللطیف صاحب (جہلم)، حافظ رفیع الحسینی صاحب (حضرو) اور سید عبد المجید ندیم صاحب نے بھی اپنی جماعت کی طرف سے خاصا مالی تعاون فرمایا۔پہلے مقدمہ کے وقت دو افراد سے قرض بھی لینا پڑا، جو بعد میں ادا ہو گیا۔اس موقع پر علاقہ اور راولپنڈی کے علماء نے قطعی طور پر مالی امداد نہیں کی، جس کی وجوہ، باوجود علم ہونے کے نہیں لکھ رہا تاکہ نازک طبائع پر گراں نہ گزرے۔

میرے علم کے مطابق (جو آمدن وخرچ کی تفصیلات ریکارڈ میں موجود ہیں اور مقرر کردہ خزانچی حضرات نے فراہم کی ہیں) کے مطابق کل آمدن تقریباً 65000 روپے ہوئی اور خرچ بھی اتنا ہی۔جو رقم براہ راست، مولانا شہید کے گھر والوں کو دی جاتی رہی، وہ الگ ہے۔ان تفصیلات کی فائلیں میرے پاس موجود ہیں، جو کسی کو بھی عند الطلب دکھائی جا سکتی ہیں۔میں نے الحمد للہ انتہائی کفایت شعاری سے اخراجات کئے اور باوجود اس کے، حساب دیتے وقت اپنی جیب سے نقد دو ہزار روپے فنڈ میں دے دیئے، تاکہ دانستہ یا نادانستہ اگر بے اعتدالی ہو گئی ہو، تو اخروی مواخذہ سے بچ جاؤں۔باوجود اس کے اس حوالہ سے گرد اڑانے والوں کا معاملہ، مالک یوم حشر کے سپرد کرتا ہوں۔

جماعتی کارکنوں میں سے سید محمود حسین شاہ صاحب نے بھرپور دلچسپی لے کر اپنا فرض پورا کیا، گھیلا خورد کی شیخ برادری (جاوید محمود خاندان) اور جناب ظہیر الدین اعوان عرف دینی و برادران نے بھی مخلصانہ تعاون جاری رکھا۔جمعیت، شبان اسلام وغیرہ کے کارکنوں کا تو جماعتی فرض تھا، جو انہوں نے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق ادا کیا۔قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے "لا یکلف اللہ نفساً الّا وسعہا" البتہ ہر معاملہ نیتوں پر موقوف ہوتا ہے اور یہ صرف خالق کائنات جانتا ہے۔لیکن ایک چیز کی نشاندہی ضروری سمجھتا ہوں کہ بعض انتہائی ذمہ دار افراد نے، ہماری مقدمات کی مصروفیت کی وجہ سے، سکول کی غیر حاضری سے فائدہ اٹھا کر، انتہائی ذلیل ترین کردار کا مظاہرہ کیا، جس کی تفصیل سے گریز کرتا ہوں اور اس معاملے کو بھی اپنے ساتھ کئے جانے والے مہربانوں کے سلوک کے سلسلہ کی طرح بھی اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ مجھے شر نفس سے بچائے، آمین۔

آخر میں ایک ایسے محسن کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں جس نے کوئی باضابطہ، مذہبی، جماعتی اور خاندانی تعلق نہ ہونے کے باوجود، مقدمات کے پہلے دن سے آخر تک، انتہائی بے لوث اور مخلصانہ تعاون کیا۔سواری کے لئے اپنی گاڑی، اپنے جیب سے پٹرول کا خرچ، وکیلوں کے سلسلہ میں رہنمائی اور بھرپور مدد کی۔جہاں جہاں ہو سکا، ذاتی اثر و رسوخ بھی استعمال کیا اور بالخصوص میرے حوصلوں کو پست نہ ہونے دیا اور ہمت بڑھاتا رہا۔اس شخصیت سے مراد شہر کی مشہور برادری کے سربراہ ملک بشیر احمد صدیقی مرحوم کے فرزند جناب ملک محمد صدیق صاحب مرحوم ہیں۔میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی بشری کمزوریوں کو معاف فرماتے ہوئے، اس بے ریا اور مخلصانہ عمل کا اپنی شان کے مطابق اجر عطاء فرمائے۔

بیسویں صدی کے نویں عشرے میں ٹیکسلا کی مجموعی کیفیت (1981ء تا 1990ء)

اس عشرے کے ابتداء قبل کے دو واقعات سے ہوئی، جو بظاہر مسلکی کشمکش کی وجہ سے ہوئے، لیکن درحقیقت وہ "الڑ جوانیوں" کی "خرمستیوں"، "لاابالی پن" اور "ناعاقبت اندیشی" کا نتیجہ تھے۔بہرحال 17 مئی 1982ء کو، ان مقدمات کی صلح کے بعد شہری سطح کی "امن کمیٹی" بن گئی اور مسلکی لحاظ سے کشیدگی ختم ہو گئی۔اس صلح کے کچھ عرصہ بعد مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی، قصبہ براہمہ نزد باہتر میں منتقل ہو گئے اور وہاں اپنی دینی و تبلیغی سرگرمیاں شروع کر دیں۔والد مرحوم کی طرح محکمہ تعلیم میں بطور مدرس ملازمت اختیار کر لی۔انجمن شبان اسلام کے اجلاسوں میں جولائی 1983ء تک شریک ہوتے رہے اور اس کے بعد اپنے ہم خیال اور اپنی تشکیل کردہ انجمن غلامان خلفائے راشدین اور انجمن فلاح و بہبود کے نوجوان کارکنوں سے مسلسل رابطہ میں رہے۔

"انجمن شبان اسلام" اختلاف رائے کی بنیاد پر تقسیم کے مراحل طے کرنے لگی۔ہم چند عہدیداران اور اراکین ذاتی اصلاح اور پرامن اصلاحی جدوجہد کیلئے "تصوف" کے سلسلہ میں منسلک ہو کر مصروف کار ہو گئے۔سید محمود حسین شاہ صاحب، 1978ء سے خواجہ خواجگان حضرت خان محمد صاحب (کندیاں شریف) سے بیعت تھے اور باقی خواہشمند 81-80ء سے حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب سے، 83-1982 سے صوفی محمد اقبال مدنی صاحب کی تشریف آوری کے بعد کئی نوجوان ان کے سلسلہ میں منسلک ہو گئے۔ان

"سلاسل" سے دلچسپی نہ رکھنے والے احباب کی اکثریت "انجمن" کے دوسرے دھڑے سے، جو 1983ء میں وجود میں آ گیا تھا، تعلق رکھتی تھی۔ نئی نسل کی عصری و دینی تعلیم کے لئے قائم شدہ سکول، حافظ محمد رفیق صاحب اور راقم السطور کے زیر انتظام اپنا کام جاری رکھے ہوئے تھا۔

شہر کے بلدیات انتخاب منعقدہ 1983ء، میں تمام ساتھیوں نے جزوی دلچسپی لی اور اپنے سیاسی وجود کو قائم رکھا۔ پھر 1985ء کے قومی و صوبائی غیر جماعتی انتخاب میں بھی بھرپور دلچسپی لے کر، اپنے حمایت یافتہ امیدواروں کی کامیابی کو یقینی بنایا۔ اس موقع پر "جماعتی یکجہتی" کا مظاہرہ بھی ہو گیا۔ ہم نے اس انتخاب کے بعد نوجوانوں کی تنظیم "فاروقی فورس" کے اراکین اور بعد میں سکول سے "تعلیم یافتہ، بالغ طلبہ" کو انجمن میں شامل کر کے اپنا دھڑا مضبوط کر لیا اور ان نوجوانوں کو "تصوف" کی لائن پر بھی لگا دیا۔

ملکی سطح پر، اس دوران "مسلکی کشیدگی" کے نتیجہ میں "انجمن سپاہ صحابہ پاکستان" بنائی گئی، جس کی ایک علاقائی سطح کی شاخ مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی صاحب نے غالباً 87-86ء میں تشکیل دی اور اپنی بنائی گئی، دو سابقہ مقامی سطح کی تنظیموں کو اس میں ضم کر دیا۔ انجمن کے دوسرے دھڑے کی اکثریت بھی اُن کی رکن یا معاون بن گئی۔ اس شاخ کا مرکز تو "واہ کینٹ" میں تھا۔ البتہ ٹیکسلا میں 15 فروری 1987ء کو غالباً پہلا "خلافت راشدہ سیمینار" "انجمن سپاہ صحابہؓ" کے زیر اہتمام منعقد کرایا گیا، ہم بوجہ شدت پسند پالیسی، نامناسب انداز، بالخصوص مقامی تنظیم کی معاندانہ روش کے ان سرگرمیوں سے الگ رہے۔ جواباً دوسرے مسلک کے نوجوانوں کی طرف سے، ماہ مئی یعنی رمضان المبارک میں جمعۃ الوداع کے موقع پر اشتعال انگیزی کی گئی، جس کے خلاف "انجمن شہریان ٹیکسلا" نے احتجاجی جلوس نکالا اور ہمیں بھی مجبوراً اس طرف متوجہ ہونا پڑا۔

نومبر 1987ء کے بلدیاتی انتخابات کے لئے، اگست کے آخر سے ہم نے ہم خیال نوجوانوں اور بزرگوں سے مشاورت شروع کر دی اور الحمدللہ مذکورہ انتخابات میں، اپنا ہدف پورا کر لیا۔ (تفصیل الگ درج ہے)، چونکہ قائدانہ کردار جناب رفیق صاحب اور راقم السطور نے ادا کیا تھا، ناکامی سے مشتعل ہو کر 1988ء کی ابتداء سے، جوابی کاروائی، ہمارے ذاتی اسلامیہ ہائی سکول میں چوریوں، آتش زنی اور توڑ پھوڑ سے کی گئی، جس کی انتہا، 17 جون کی بڑی واردات تھی۔ اس واردات کے نتیجہ میں شہر میں کشیدگی کی ابتدا ہو گئی، ہڑتال ہوئی، احتجاجی جلسے منعقد ہوئے، مقدمات بنے اور ایک ہلچل مچ گئی۔ سیاسی قائدین اور بلدیاتی ہم خیال عہدیداروں اور نمائندوں نے بھرپور دلچسپی لے کر تعاون کیا۔ اِدھر ٹیکسلا میں یہ صورتحال تھی اور اُدھر لالہ رخ واہ میں 28، 29 جون کو علماء کی گرفتاریاں ہو گئیں اور مقدمات بن گئے۔ اس پر بھی احتجاج شروع ہو گیا۔ جولائی میں سپاہ صحابہ، ٹیکسلا کے ایک عہدیدار اور پولیس افسر کے دوران جھگڑا ہو گیا، گویا پورا علاقہ مسلکی کشیدگی کی زد میں آ گیا۔ مقامی طور پر بظاہر امن رہا اور تقریباً ایک سال تک یہی کیفیت رہی اور مقدمات چلتے رہے۔ 30 ستمبر 1989ء کو، سکول مقدمات کے ہم فریقین میں صلح ہو گئی اور سال کا بقایا حصہ پر امن گزر گیا۔ علاقائی سطح پر، خصوصاً واہ اور بھابھڑہ میں کچھ نہ کچھ کشیدگی موجود رہی اور "سپاہ صحابہ" تحصیل ٹیکسلا کے علاوہ، ضلع اٹک اور ہزارہ کے ملحقہ نواحی قصبوں اور دیہاتوں میں خوب فعال ہو گئی۔ اس کی تفصیلی سرگرمیوں کا راقم السطور کو علم نہیں۔

جنوری 1990ء کی 5 تاریخ کو اسلامیہ سکول میں پھر چوری کی بڑی واردات ہوئی۔ اور اسی ماہ کی 22 تاریخ کو سپاہ صحابہ کے بانی و قائد "مولانا حق نواز جھنگوی" کو اپنے گھر کے قریب شہید کر دیا گیا اور ملک بھر میں احتجاج شروع ہو گیا۔ ٹیکسلا شہر میں بھی احتجاجی جلسہ، جلوس وغیرہ ہوئے، جن میں ہم پوری طرح شریک ہوئے۔ انجمن سپاہ صحابہ نے 11 جولائی کو، ٹیکسلا شاخ کا نیا انتخاب کیا اور چار دن بعد یعنی 15 جولائی کو محلّہ مکراں کی مشترکہ مسجد پر، دوسرے مسلک والوں نے قبضہ کر کے اہل سنت کو بے دخل کر دیا۔ 15 جولائی کو ہی سپاہ صحابہ کے ایک عہدیدار نے مخالف مسلک کے ایک مقرر کی تقریر کے خلاف درخواست دے کر ایف آئی آر درج کرا دی۔ اس عرصہ میں رکن قومی اسمبلی اور چیئرمین بلدیہ ہمارے حمایت یافتہ تھے۔ بعد کی تفصیلات آگے "اہل سنت ایکشن کمیٹی ٹیکسلا" کے عنوان سے درج ہے۔

اہل سنت ایکشن کمیٹی ٹیکسلا (1990ء)

ٹیکسلا شہر میں 5، 6 مساجد ایسی تھیں، جن میں اہل سنت اور فقہ جعفریہ کے پیروکار دونوں نمازیں ادا کرتے تھے۔ محلّہ مکراں میں واقع مسجد پیراں والی بھی انہیں مساجد میں سے تھی۔ جون 1978ء میں مسجد کے امام کی طرف سے درس قرآن کے سلسلہ میں ایک پروگرام کے انعقاد کے موقع پر پہلا تنازعہ ہوا، جسے انتظامیہ نے دونوں فریقوں کی رضامندی سے تحریری معاہدہ کرا کر حل کر دیا۔ اس معاہدہ پر اہل سنت کی طرف سے 11 اور فریق ثانی کی طرف سے 13 معززین کے دستخط تھے۔ ان کے علاوہ شہر کے چار علمائے کرام نے بھی تصدیقی دستخط کئے تھے۔ طویل عرصہ تک اس معاہدہ پر عمل ہوتا رہا۔

انجمن سپاہ صحابہؓ ٹیکسلا کے 87-1986ء میں فعال ہونے کے بعد اور فریقین کی عدم توازن کی پالیسی کے نتیجہ میں کشیدگی کی ابتداء ہو گئی، جس کا پہلا مظاہرہ 1987ء میں جمعۃ الوداع کے دن ہوا، لیکن اسے کسی حد تک کنٹرول کر لیا گیا۔ مئی 1990ء میں سپاہ کی تشکیل نو کے بعد، محرم الحرام کے مہینہ میں فضا میں پھر تناؤ پیدا ہو گیا اور مذکورہ مسجد میں 12 جولائی سے فریق ثانی نے مسجد کی مرمت کے بہانے، یک طرفہ قبضہ کر کے اہل سنت کو نمازیں ادا کرنے سے روک دیا۔ جس پر محلّہ کی سطح پر، دو دن تک معاملہ حل کرنے کی کوشش کی گئی لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکی۔ چنانچہ اہل سنت نے 15 جولائی کو انتظامیہ سے مداخلت کرنے کی تحریری درخواست کر دی۔

اس دوران 17 جولائی کو ایک مجلس عزاء میں بہت اشتعال انگیز تقریریں کی گئیں، جن کے خلاف سپاہ صحابہ کے ایک عہدیدار محمود اختر فاروقی نے انتظامیہ کو مقدمہ کے اندراج کے لئے درخواست دے دی۔ علاقائی سطح کی سنی تنظیم نے وفد کی صورت میں RM،AC اور SHO سے ملاقاتیں کیں، لیکن کوئی کاروائی نہ کی گئی۔ البتہ RM نے یقین دلایا کہ اہل سنت کو نماز سے نہیں روکا جائے گا۔ ملاقاتیں کرنے والے وفد میں مولانا محمد اسحٰق صاحب، حبیب الرحمٰن صدیقی صاحب، ملک محمد حنیف صاحب اور طارق اعوان شامل تھے۔

انجمن سپاہ صحابہ نے 19، 20 جولائی کو شہر کے سطح کے اجلاس منعقد کیے، جن میں ہم شبان والے دونوں گروپوں کو نہیں بلایا گیا، اس لئے کہ ہم ان کے جارحانہ رویہ کو پسند نہیں کرتے تھے اور ایسی پالیسی کو مقامی حالات میں موزوں نہیں گردانتے تھے۔ ہم نے اپنے طور پر 26 جولائی کو، ہم خیال احباب کا اجلاس بلاکر، اہل محلّہ سے ہر قسم کے تعاون کا فیصلہ کیا اور پھر کوشش کر کے 30 جولائی کو شہر کے اہل سنت کا مشترکہ اجلاس بلوا کر فیصلہ کیا گیا کہ اس محلّہ کے پانچ، چھ نمازی اتمام حجت کے لئے مسجد میں نماز کی ادائیگی کے لئے جائیں اور ردعمل سے آگاہ کریں، تاکہ آئندہ کا لائحہ عمل تیار کیا جائے۔ چنانچہ 31 جولائی کو یہ حضرات مسجد گئے اور فریق ثانی نے انہیں مسجد میں داخل نہ ہونے دیا، جبکہ اس سے پہلے انتظامیہ کے کہنے کی وجہ سے اکّا، دکّا شخص کو نماز ادا کرنے کی اجازت دے دیتے تھے۔

اس واقعہ کے بعد، اہل محلّہ کے 5، 6 اہل سنت افراد نے ایک سنّی وفد کی معرفت آر، ایم صاحب کو درخواست دیدی اور کاروائی کرنے کا مطالبہ کیا۔ درخواست دہندگان، شوکت بھٹی، محمد ایوب بھٹی، پرویز، نعیم حسن اور شوکت وغیرہ تھے، جبکہ درخواست پیش کرنے والے حافظ محمد رفیق صاحب، حافظ محمد یونس صاحب، شیخ عبدالعزیز صاحب، عبدالرؤف عباسی صاحب، محمود اختر فاروقی صاحب اور عبدالطیف فاروقی صاحب تھے۔ آر، ایم صاحب نے ملنے والے وفد سے کاروائی کرنے کا وعدہ کیا۔

اگلے دن یعنی یکم، دو اگست کی درمیانی رات، مرکزی جامع مسجد لالہ رخ میں فریقین کا مسلح تصادم ہوگیا، جس میں کئی افراد شدید زخمی ہوگئے۔ مقدمہ درج ہوگیا اور اہل سنت کے 9 علماء و کارکن گرفتار کر لئے گئے، جنہیں جیل بھیج دیا گیا اور 4 نامزد افراد نے ضمانت قبل از گرفتاری کرانے کی کوشش شروع کردی، جن میں مسجد کے خطیب مولانا محمد اسحٰق صاحب اور شعیب ندیم صاحب بھی شامل تھے۔ جیل جانے والوں میں مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی اور مولانا محمد اسحٰق صاحب کے دو فرزند بھی تھے۔

ٹیکسلا کی تمام اہل سنت تنظیموں، علمائے کرام، معزز اراکین بلدیہ اور شہریوں نے 2 اگست کو مشترکہ اجلاس بلاکر، صورتحال سے نمٹنے کے لئے ایک تنظیم تشکیل دی، جس کا نام "اہل سنت ایکشن کمیٹی ٹیکسلا" تجویز ہوا۔ ابتدائی طور پر 12 افراد کو رکن نامزد کیا گیا، جو درج ذیل ہیں:

1) سید محمود حسین شاہ صاحب (کونسلر حلقہ)، 2) شیخ عبدالعزیز صاحب، 3) حافظ محمد رفیق صاحب، 4) راقم السطور صلاح الدین فاروقی،

5) مولانا احسان العظیم صاحب، 6) مولانا عبدالرؤف معاویہ صاحب، 7) مولانا امیر افضل صاحب، 8) محمود اختر فاروقی صاحب

9) ملک محمد حنیف صاحب، 10) محمد طارق اعوان صاحب 11) عبدالحمید صاحب (مسلم لیگ)، 12) خالد محمود صاحب۔

اس اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ 3 جون کو جمعہ کے مدنی مسجد فیصل شہید روڈ میں بھرپور اجلاس کیا جائے اور AC صاحب سے ملاقات کے لئے ایک وفد بھیجا جائے۔ اسی طرح، اس کمیٹی کے لئے ہر محلّہ سے نمائندے بھی نامزد کیئے گئے۔ چنانچہ اس فیصلہ کے مطابق، اجلاس کے بعد وفد نے، AC صاحب سے واہ کینٹ میں ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کر کے حالات بتائے اور فوری کاروائی کا مطالبہ کیا، اس لئے کہ اس دوران مسجد میں ہونے والے قبضہ کے علاوہ، مشرقی بازار میں فریق ثانی کے نوجوانوں نے اشتعال انگیز جلوس بھی نکالا، لیکن اہل سنت نے تحمّل کا مظاہرہ کیا اور تصادم سے گریز کیا۔

اُدھر جمعہ کے وقت، فریق ثانی نے مذکورہ مسجد میں، اسلحہ سمیت مظاہرہ کر کے انتہائی اشتعال انگیزی کی اور ہوائی فائرنگ بھی۔ یہ اطلاع ملنے پر AC اور RM کو متوجہ کیا گیا، جبکہ بعد عشاء مسجد امیر معاویہ گھیلا خورد ٹیکسلا میں ہنگامی اجلاس بھی منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں متنازعہ مسجد کے قریب واقع "اسلامیہ سکول" میں جمع ہونے کا فیصلہ ہوا۔ اس موقع پر بعد ذمہ حضرات اور سپاہ کے نوجوانوں نے کترانے کا عملی مظاہرہ کیا، جس کی وجوہات کا علم نہیں ہوسکا۔ بہر حال رات کو حافظ محمد رفیق صاحب، محمود اختر فاروقی صاحب اور راقم السطور کو مذکورہ واہ کینٹ کے مقدمہ میں گرفتار کرلیا گیا۔ جبکہ ہمیں فریق مخالف نے نامزد نہیں کیا تھا، بلکہ پولیس کی اپنی طرف سے دوسری ایف آئی آر میں نامزد ہوئے تھے (بعد کی ایک اطلاع کیمطابق "خیر سے" ہمیں پھنسانے کیلئے، اپنے گرفتار شدہ مہربانوں نے نامزد کرایا)۔ واللہ اعلم بالصواب۔

دوسرے دن یعنی 4 اگست کو، بازار والی مسجد میں شہریوں کی طرف سے، احتجاجی پروگرام کے بعد شیخ عبدالعزیز سمیت کچھ مزید کارکنوں کو بھی گرفتار کرلیا گیا۔ اس طرح متحرک قائدین زیر حراست ہوگئے، لیکن ایکشن کمیٹی فعال رہی اور 7 اگست کو سید محمود حسین شاہ صاحب کی صدارت میں بھرپور اجلاس ہوا، جس میں 3 درج ذیل کمیٹیاں تشکیل دی گئیں:

1) پیروی کمیٹی: سید محمود حسین شاہ، ملک محمد حنیف، ٹھیکیدار محمد صدیق، محمد ریاض اعوان،

2) مالیاتی کمیٹی: استاد روشن دین صاحب، میاں محمود، عبداللطیف فاروقی، صوفی محمد صدیق۔

3) علماء رابطہ کمیٹی: مولانا حافظ محمد یونس صاحب، مولانا عبدالرؤف معاویہ، قاری عبدالعزیز، عبدالرؤف عباسی۔

دو دن بعد پھر اجلاس ہوا، جس میں حافظ محمد رفیق صاحب، شیخ عبدالعزیز صاحب اور راقم السطور بھی، رہا ہو کر شریک ہوئے اور ہم تینوں کو بالترتیب مذکورہ بالا کمیٹیوں کے لئے رکن نامزد کر دیا گیا۔ اب تک کمیٹی کے ارکان کی تعداد 12 تھی، جس میں اضافہ کر کے درج ذیل افراد کو بھی رکن بنا دیا گیا:

بخشیش الرحمٰن دانش، غفور الٰہی، محمد طاہر، افتخار احمد، یوسف فاروق عرف نوازش اور محمد بشیر۔

اگلے دن یعنی 10 اگست کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ روزانہ کا رابطہ اور اجلاس ضروری ہیں، تاکہ انتظامیہ سے رابطے، زیر حراست لوگوں کی رہائی اور باقی نامزد ملزمان کی قبل از گرفتاری کی ضمانتیں کرائی جائیں اور واہ کے دوستوں کے ساتھ بھرپور مالی و جانی تعاون کیا جائے۔ چنانچہ اس ترتیب پر عمل شروع کر دیا گیا۔ مذکورہ افراد کے علاوہ یہ افراد بھی متحرک رہے۔ استاد جیلانی، استاد غلام سرور، صلاح الدین اعوان، حافظ محمد طارق، حافظ محمد رمضان، شیخ محمد یونس، قاری محمد افضل اور صغیر صدیقی۔

جمعیت علمائے اسلام ٹیکسلا (فضل الرحمٰن گروپ) کی طرف سے شیخ عمر حیات، ملک عمر فاروق، حکیم اسعد، اظہر جاوید اور میر طاہر صاحب وغیرہ پر مشتمل وفد نے کمیٹی کے ذمہ داروں سے ملاقات کر کے تعاون کا یقین دلایا۔ اگلے چند دن میں علاقہ اور راولپنڈی کے علماء و سیاسی افراد میں سے، جن جن سے رابطہ کیا گیا، ان میں سے مولانا سمیع الحق صاحب، مولانا فضل الرحمٰن صاحب، مولانا محمد امتیاز صاحب، مولانا عبدالسلام صاحب، مولانا عبدالقیوم صاحب، مولانا نور حسین عبداللہ صاحب، مولانا عبدالستار توحیدی صاحب (یہ خود بھی واہ کے مقدمہ میں نامزد ملزم تھے)، مولانا عبدالحکیم ہزاروی صاحب، جناب اعجاز الحق صاحب، ٹھیکیدار ظہیر صاحب (براہمہ)، اکبر دین بٹ صاحب، ملک صلاح الدین صاحب، فرخ محمود مغل صاحب، غلام سرور خان صاحب، چیئرمین بلدیہ اور کونسلران ظہیر الدین اعوان، نور الٰہی اعوان، ملک زمرد قابل ذکر ہیں۔ علاقہ کے ایم این اے، چوہدری نثار علی خان صاحب اور قاری سعید الرحمٰن صاحب سے بلاواسطہ اور بالواسطہ مسلسل رابطے ہوتے رہے۔ ٹیکسلا کے مسلم لیگ کے ذمہ دار ٹھیکیدار محمد صدیق صاحب نے، لاہور جا کر، خود اس وقت کے وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھی برائے راست، بالمشافہ درخواست دی۔

ان حالات واقعات پر سیاسی ماحول بھی اثر انداز ہو گیا۔ مذہبی جماعتوں اور کارکنوں کے علاوہ مقدمات میں، مسلم لیگ اور جماعت اسلامی کے افراد بھی ملوث کر دیئے گئے۔ واہ کینٹ کے بڑے واقعہ نے، ٹیکسلا کی مسجد کے معاملے کو پس منظر میں ڈال دیا۔ واہ کے سنّی متاثرین نے، فریق مخالف کے خلاف، 23 اگست کو قاتلانہ حملہ کا کیس بنانے کے لئے کوششیں کیں اور بعض اطلاعات کے مطابق مبینہ طور پر خود ساختہ زخمی کارکن بھی تیار کئے گئے (واللہ اعلم بالصواب)۔ ان کی یہ کوشش، غالباً ستمبر کے تیسرے ہفتے میں کامیاب ہوئی اور اسی کی بنیاد پر پھر واہ کے مقدمات میں صلح بھی ہو گئی۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ واہ کے ذمہ داروں نے مقدمات کے لئے ٹیکسلا سے ہر قسم کا بھرپور تعاون حاصل کیا، بالخصوص مالی لحاظ سے بہت سی رقم حاصل کی۔ اُن کی وجہ سے مسجد کا کیس بھی منفی طور پر متاثر ہوا، بے گناہ قائدین کو گرفتار بھی کیا گیا، لیکن صلح کرتے وقت، کسی ایک کو بھی کانوں کان خبر نہ ہونے دی۔ بلکہ ایک موقع پر، جب واہ میں ہونے والی، چودھری نثار علی خان صاحب سے ملاقات میں، مسجد کا مسئلہ چھیڑا گیا تو ہم غریبوں کو بعد میں، شدید ترین جھاڑ پلائی گئی کہ مسجد کو دیکھا جائے گا، پہلے زیر حراست عزیزوں کو تو رہا کرایا جائے۔ فیاللعجب۔

اس دوران، قومی و صوبائی اسمبلیوں کے لئے انتخابات کے انعقاد کا اعلان ہو گیا اور سیاسی، جوڑ توڑ بھی ہونے لگا۔ چودھری نثار علی خان صاحب اور چیئرمین بلدیہ ٹیکسلا میں شکر رنجی تھی، جسے دور کرنے کی کوششیں شروع ہو گئیں۔ سپاہ صحابہ اور جمعیت دونوں نے ان سیٹوں پر اپنے امیدوار لانے کا ارادہ ظاہر کر دیا، ٹیکسلا کے کارکن مختلف الرائے ہو گئے، مقامی و ضلعی انتظامیہ، واہ، ٹیکسلا کے مقدمات اور حالات کو ٹالنے اور زیر التوا رکھنے کی کوشش میں رہی، مقدمات میں ملوث افراد کے ورثاء، نفسا نفسی کی کیفیت میں مبتلا ہو گئے، اپنے اپنے مفادات کی ترجیح، نے یک جہتی کے ماحول کو شدید متاثر کیا اور اس طرح مسجد کا معاملہ، باوجود ہماری سرتوڑ کوشش، اہل محلّہ کی قربانیوں، انتظامیہ کے عدم تعاون اور بعض اپنوں کی عدم دلچسپی کی وجہ سے حل نہ ہو سکا۔ بہر حال یہ کمیٹی 13 نومبر 1990ء تک کسی نہ کسی صورت میں اجلاس وغیرہ اور کام کرتی رہی اور پھر غیر فعال ہو گئی۔ مسجد کے متعلق شاید ایک ڈھیلا ڈھالا فیصلہ ہو گیا کہ دونوں فریق نماز پڑھ سکتے ہیں۔

سیاسی معاملات کے بارے میں یہ وضاحت ضروری ہے کہ ہم نے پیپلز پارٹی کے امیدوار کے مقابلے میں، اپنے اکابر علماء کی خواہش کے مطابق، چودھری نثار علی خان کے عدم تعاون اور منفی رویہ کے باوجود، ان سے ہی تعاون کا فیصلہ کیا، چیئرمین بلدیہ اور کونسلران سے ان کی بڑی کاوش کر کے صلح کرائی، مسجد کے معاملے و دیگر موجود پریشانیوں کے حل کی غرض سے اُن سے تعاون کی شرائط وغیرہ طے کرنے کے لئے، مستقبل کے لائحہ عمل کی خاطر اور اپنی جماعت "انجمن شبان اسلام" کے اتحاد کو قائم رکھنے کی غرض سے، سید محمود حسین شاہ صاحب کو اپنی طرف سے بااختیار بنا دیا، اس لئے کہ جماعت کے دوسرے دھڑے کو بھی اُن پر اعتماد تھا۔ سپاہ صحابہ اور واہ کینٹ کے احباب کی سیاسی حکمت عملی کو اُن پر چھوڑ دیا گیا۔ آج طویل عرصہ کے بعد، راقم السطور تفصیلات کو نہیں چھیڑتا، اس لئے کہ کئی منفی کردار اب دنیا میں نہیں رہے، ورنہ لمحہ بہ لمحہ تفصیلات، میرے پاس تحریر ہیں۔ بہر حال دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کی دانستہ یا نادانستہ ان کوتاہیوں کو معاف فرمائیں اور آئندہ مذہبی معاملات میں، ذاتی عداوتوں، مفادات، خواہشات، کذب بیانی، اکابر کے طریقہ کار کے برعکس رویوں و طریق کار اختیار کر کے، عظیم نقصانات اٹھانے سے ہر مذہبی جماعت و کارکن کو بچنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

بیسویں صدی کے آخری اور اکیسویں صدی کے پہلے عشرہ کی ذاتی سرگرمیاں واہم واقعات

دو بڑی مقامی تنظیموں "انجمن شبان اسلام" اور "جمعیت علمائے اسلام" کا تفصیلی تذکرہ کر دیا گیا ہے، جن میں ذاتی فعالیت بہت زیادہ رہی اور اس کا عرصہ بھی طویل رہا۔ دونوں جماعتوں کے لئے اپنی سرگرمیاں 1990ء کے بعد تقریباً نہ ہونے کی برابر رہیں البتہ جمعیت کے لئے 1994ء تک واجبی سا تعلق رہا۔

راقم السطور نے 1990ء کے بعد ذاتی مصروفیات کو محدود کر دیا تھا، البتہ حسب ضرورت مقامی، علاقائی اور ملکی سطح پر اجتماعی کاموں میں شرکت کی جاتی رہی، جن کا تذکرہ آئندہ صفحات میں کیا جا رہا ہے۔

1991ء

شہادت مولانا ایثار القاسمی صاحب:۔

سپاہ صحابہؓ پاکستان کے مرکزی امیر مولانا ایثار القاسمی صاحب کو 10 جنوری کو شہید کر دیا گیا، جس پر ملک بھر میں احتجاج ہوا، ٹیکسلا میں بھی گیارہ تاریخ کو ہڑتال کی گئی اور پرہجوم احتجاجی جلوس نکالا گیا۔

مولانا عبدالحکیم ہزاروی کا انتقال:۔

جمعیت کے مرکزی رہنما بالخصوص ضلع راولپنڈی اور ہزارہ کے روح رواں مولانا عبدالحکیم ہزاروی صاحب 11 فروری کو پنڈی میں انتقال فرما گئے۔

مقدمات کی پیشیاں:۔

واہ اور ٹیکسلا کی عدالتوں میں 3 مقدمات کے سلسلہ میں 24، 25 فروری، 8 اپریل اور 4 مئی کو پیشیاں بھگتی گئیں۔

مقامی و علاقائی پروگرام:۔

حق نواز شہید کی یاد میں یکم مارچ کو ٹیکسلا میں سیمینار، 12 مارچ کو واہ میں قاری عبدالحیٔ عابد صاحب کی تقریر، 2 جون کو اسلام آباد میں حق نواز شہید کانفرنس کے پروگرام منعقد ہوئے۔

بلدیاتی انتخابات:۔

بلدیہ ٹیکسلا کے لئے 28 دسمبر کو مقامی انتخابات ہوئے، جن میں ملک عمر فاروق صاحب چیئرمین کے عہدہ پر فائز ہوئے۔

سال کے دیگر اہم واقعات:۔

شاہ پورنز د ٹیکسلا میں، مسجد کے معاملے میں مسلکی تنازعہ ہوا، جو انتظامیہ کی مداخلت سے تحریری مصالحتی معاہدہ پر منتج ہوا۔ جناب محمد رفیق صاحب اور خالو محمد سلیمان صاحب نے حج ادا کیا۔ سپاہ صحابہ و دیگر اہلیان شہر کے مطالبہ پر بلدیہ ٹیکسلا نے سڑکوں اور چوکوں کو اگست میں مجوزہ نام دیئے۔ اور دسمبر میں اہلیہ کا سی ایم ایچ "پنڈی" میں گردے کا آپریشن ہوا۔

1992ء

بھابھڑہ نزد واہ میں مسلح مسلکی تصادم:۔

سپاہ صحابہ کے زیر اہتمام، 20 جنوری کو صدیقؓ و معاویہؓ کانفرنس میں، مولانا اعظم طارق اور ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب کے خطاب کے دوران، دوسرے گروہ نے مسلح حملہ کر دیا۔ جوابی کاروائی میں جانبین کے لوگ زخمی ہو گئے۔ اس طرح، واہ کے تمام ذمہ دار علماء اور سپاہ کے عہدیداروں کو گرفتار کر کے، مقدمات قائم کر دیئے گئے۔

مقامی و علاقائی پروگرام:۔

مدرسہ سراج المدارس ٹیکسلا کا سالانہ جلسہ 11 فروری کو منعقد ہوا، جس کی صدارت حضرت خواجہ خان محمد صاحب نے فرمائی، 17 فروری کو گڑھی افغاناں میں قاری عبدالحیٔ عابد صاحب نے اور 12 اپریل کو ڈھیاں میں سید عبدالمجید ندیم صاحب نے خطاب فرمایا۔

درس قرآن واہ کینٹ کی تکمیل کی تقریب:۔

واہ کینٹ میں ہمارے شیخ حضرت قاضی زاہد الحسینی صاحب نے، 1964ء میں درس قرآن شروع فرمایا تھا۔ اس درس میں قرآن مجید کی تفسیر کے موقع پر 11 مئی کو شاندار تقریب منعقد ہوئی، جس میں جانشین امام الہدیٰ مولانا میاں محمد اجمل قادری صاحب کے علاوہ دیگر جید علمائے کرام نے بھی شرکت فرمائی۔ الحمد للہ، ٹیکسلا کے احباب نے انتظامات میں

بھرپور حصہ لیا اور بزرگوں کی دعائیں لیں۔

خانقاہ اقبالیہ ٹیکسلا کا سنگ بنیاد:۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کے خلیفہ اور خادم خاص، حضرت صوفی محمد اقبال مدنی صاحب کے نام سے منسوب "خانقاہ اقبالیہ" کا سنگ بنیاد، ہمارے محسن و مربی حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب نے، 25 مئی کو اپنے دست مبارک سے رکھا۔ اور مختصر خطاب بھی فرمایا۔ اسی دن حضرت پہلے غریب خانہ پر تشریف لائے، خواتین کو پند و نصائح فرمائیں اور ناظرہ قرآن مجید و ہفتہ وار ذکر والے کمرے کا نام "منزل انوار القرآن" تجویز فرمایا۔

مقامی تقریبات اور احتجاجی جلوس:۔

جناب حافظ محمد رفیق صاحب نے اپنے روزانہ درس قرآن کی سالگرہ کی تقریب، 6 اگست کو منعقد کی، 4 ستمبر کو ہفتہ وار اور ماہانہ مجلس ذکر کی سالانہ تقریب "منزل انوار القرآن" میں منعقد ہوئی، ان دونوں تقریبات میں حضرت قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب تشریف لائے۔ 8 دسمبر کو ٹیکسلا میں "بابری مسجد" کی شہادت پر بہت بڑا احتجاجی جلوس نکالا گیا۔

سال کے دیگر قابل ذکر واقعات:۔

عزیزم حافظ محمد معاویہ نے گھر میں تراویح کے دوران قرآن مجید سنایا، حضرت قاضی صاحب سے بیعت ہوا، تبلیغی جماعت کے ساتھ سہ روزہ اور عشرہ لگایا، رائے ونڈ سالانہ اجتماع میں شرکت کی اور دادا جان کے ساتھ دکان پر کام شروع کر دیا۔ 27 دسمبر کو، خالو حاجی محمد سلیمان صاحب کا انتقال ہوا اور دوسرے دن جنازہ و تدفین ہوئی۔

1993ء

سال کی اہم مصروفیات:۔

اپریل میں "منزل انوار القرآن" ٹیکسلا میں، سالانہ مجلس ذکر کا پروگرام ہوا اور 7 سے 9 اپریل تک شیرانوالہ مرکز لاہور میں، سالکین کا اجتماع ہوا۔ 13 اگست کو حافظ محمد رفیق صاحب کے درس قرآن کی سالگرہ کی تقریب منعقد ہوئی اور 15 نومبر کو رائے ونڈ کے سالانہ تبلیغی اجتماع میں شرکت۔ اپریل میں "اسلامیہ سکول ٹیکسلا" کی دوسری منزل پر کمرے اور برآمدے تعمیر کئے گئے، تاکہ مڈل تک کلاسیں سما سکیں۔

1994ء

حضرت قاضی صاحب کی خانقاہ اقبالیہ تشریف آوری:۔

حضرت صوفی اقبال مدنی صاحب سے ملاقات کے لئے حضرت قاضی صاحب 23 مارچ کو خانقاہ اقبالیہ میں تشریف لائے اور بعد میں مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن ایچ ایم سی میں بھی قدم رنجہ فرمایا۔

اسلامیہ سکول کی انتظامیہ میں تبدیلی:۔

راقم السطور نے اپنی ملازمت کی مصروفیات کی وجہ سے، اپنے اس سکول کو وقت نہ دے سکنے کی وجہ سے، اپنے شاگرد عزیز محمد اقبال اعوان صاحب کو یکم اپریل سے اسلامیہ سکول کا انتظام سپرد کر دیا، تاکہ نظم و نسق بہتر ہو سکے اور طلبہ کی تعلیم و تربیت کا معیار اچھا ہو جائے۔

بھوربن، مری اور پنڈی کے روحانی اجتماعات میں شرکت:۔

جانشین امام الہدیٰ حضرت میاں محمد اجمل قادری صاحب کی زیر سرپرستی، بھوربن مری میں سالانہ روحانی اجتماع منعقدہ جولائی میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی اور واپسی پر حضرت میاں صاحب کے 12 جولائی کے پنڈی کے پروگرام میں حاضری کا موقع ملا۔ 2 اگست کو پھر حضرت میاں صاحب کے جامع فرقانیہ راولپنڈی کے پروگرام میں شرکت کی

دادی صاحبہ کا انتقال:۔

محترمہ دادی صاحبہ 11 اگست کو وفات پا گئیں، دوسرے دن جنازہ اور تدفین ہوئی، یوں ایک اور دعاؤں کا وسیلہ ختم ہو گیا۔

حافظ الحدیث حضرت درخواستی کا وصال:۔

دادی صاحبہ کے انتقال کے 17 دن بعد، انتہائی شفیق اور دعا گو بزرگ حضرت درخواستی بھی 28 اگست کو داغ مفارقت دے گئے اور اس طرح روحانی سرپرستی سے محرومی ہو گئی اور ان دعاؤں کا سلسلہ بھی اختتام پذیر ہو گیا۔

مقامی وعلاقائی پروگرام:۔

ایچ ایم سی کا دورہ، سالانہ جلسہ سیرت النبی ﷺ 21، 22 اگست کو منعقد ہوا، جس میں قاری عبدالمالک صاحب ہری پور اور مولانا سید چراغ الدین شاہ صاحب راولپنڈی کے خطاب ہوئے۔ 21 اکتوبر کو مناظرِ اہلسنت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی صاحب نے مدینہ مسجد اٹک میں خطاب فرمایا۔ 28 اکتوبر مولانا محمد عبداللہ صاحب نے جامع مسجد بازار والی میں درس قرآن دیا اور اگلے دن ٹیکسلا کی مسجد قباء میں "مدرسہ محمودیہ" کا افتتاح فرمایا۔

1995ء

سوانح حضرت مدنیؒ "چراغ محمد" کی رونمائی:۔

ہمارے شیخ حضرت قاضی صاحب نے اپنے محبوب استاد حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنیؒ کی ضخیم سوانح تصنیف فرمائی جس کی تقریب افتتاح ورونمائی، 18 جنوری کو مدینہ مسجد اٹک میں منعقد ہوئی، جس میں جانشین امام الہدیٰ حضرت میاں محمد اجمل قادری صاحب بھی تشریف لائے۔ حضرت قاضی صاحب نے، اپنے پوتے قاضی محمد اسعد الحسینی صاحب کی حفظ قرآن کی تکمیل پر اُن کی دستار بندی بھی فرمائی۔ حضرت میاں صاحب نے اُسی دن بعد مغرب، واہ کینٹ میں مجلس ذکر کرائی۔

مسجد علیؓ احاطہ میں مجلس ذکر کا آغاز:۔

جناب عبدالروف عباسی صاحب کی خواہش پر مسجد علی احاطہ میں سلسلہ قادریہ کی ماہانہ مجلس ذکر کا 19 جنوری کو آغاز کردیا گیا۔ یہ سلسلہ کافی عرصہ جاری رہا اور راقم السطور مسلسل یہ ذمہ داری ادا کرتا رہا۔

حضرت صوفی محمد اقبال صاحب مدنی کی تشریف آوری:۔

خانقاہ اقبالیہ ٹیکسلا میں، رمضان شریف کے ماہانہ اعتکاف کے لئے، حضرت صوفی صاحب رمضان سے قبل ہی تشریف آور ہوگئے۔ 28 جنوری کو ان سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور پھر عیدالفطر کے بعد 4 مارچ کو مدینہ مسجد اٹک میں حضرت قاضی صاحب اور حضرت صوفی صاحب کی باہمی ملاقات کا روح پرور منظر دیکھنے اور اس روحانی محفل میں شرکت کا موقع ملا۔

رمضان المبارک کے معمولات:۔

اس سال عزیزم محمد معاویہ نے، مسجد باباجیون میں 20 دن میں قرآن مجید، تراویح میں مکمل کیا، بیسویں رات کو تقریب منعقد ہوئی اور آخری عشرے کے اعتکاف کے لئے 1983ء سے شروع شروع کئے گئے، معمول کے مطابق مدینہ مسجد اٹک روانگی ہوئی۔ تکمیل کی تقریب میں مخالف مسلک کے فریق نے سپیکر پر پابندی لگوادی تھی۔

مرکزی عیدگاہ میں عید کی نماز کے انتظامات:۔

عیدالفطر کی نماز کے لئے مرکزی عیدگاہ ٹیکسلا میں تمام انتظامات، اولا دو احباب کے تعاون سے الحمدللہ خود کئے۔

مقامی وعلاقائی پروگرام:۔

حضرت صوفی محمد اقبال مدنی صاحب، 10 مارچ کو ایچ ایم سی کی مکی مسجد میں تشریف لائے، 29 تاریخ کو مدرسہ عربیہ سراج المدارس کا سالانہ جلسہ ہوا، جس میں حضرت خواجہ خان محمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ اگلے دن حضرت خواجہ صاحب نے آلاں والے قبرستان کے قریب مدرسہ عربیہ سراج المدارس ومسجد کا سنگ بنیاد رکھا اور حسن ابدال کے قاضی محمد یوسف صاحب کے مدرسہ میں بھی تشریف لے گئے۔ یکم اپریل کو حضرت خواجہ صاحب ایچ ایم سی کے مدرسہ عربیہ میں بھی دعا کے لئے قدم رنجہ فرما ہوئے۔ منزل انوار القرآن ٹیکسلا کی ماہانہ مجلس ذکر میں، 31 مارچ کو حضرت حافظ محمد یونس صاحب نے خطاب فرمایا۔

حضرت میاں اجمل قادری صاحب سے ملاقات:۔

جانشین امام الہدیٰ حضرت میاں صاحب، 9 اپریل کو پنڈی، اسلام آباد تشریف لائے، تو ان کی خدمت میں حاضری اور مصاحبت کا شرف حاصل ہوا۔

پھیپھڑہ متاثر ہونے پر طویل علالت:۔

اپریل، مئی، جون میں تقریباً تین ماہ پھیپھڑے متاثر ہوجانے پر ادارہ سے چھٹیاں لے کر زیر علاج رہنا پڑا۔ مقامی ڈاکٹروں کے علاوہ، ایبٹ آباد کے مشہور معالج، ماہر امراض سینہ ڈاکٹر محمد تاج صاحب سے بھی معائنہ کرا کے دوائیں تجویز کرائیں۔

ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے ملک گیر ہڑتال:۔

" تحریک تحفظ ناموس رسالت پاکستان" کی اپیل پر، 27 مئی کو ملک گیر ہڑتال کی گئی اور جلسے، جلوسوں میں حکومت سے سخت قوانین نافذ کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ ٹیکسلا میں بھی اس سلسلہ میں جلوس وجلسہ منعقد ہوا۔

ایبٹ آباد اور بھور بن کے روحانی اجتماعات:۔

ایبٹ آباد میں، ماہانہ مجلس ذکر کے لئے 6 جولائی کو اور بھور بن میں سالانہ اجتماع کے لئے 23 جولائی کو حاضری ہوئی اور اپنے روحانی مربّیوں کی صحبت وارشادات سے فیضیاب ہوئے۔

مقامی وعلاقائی پروگرام:۔

ایچ ایم سی میں، سالانہ جلسہ 9، 10 اگست کو منعقد ہوا، جس میں مولانا عبداللہ صاحب اور قاضی ارشد الحسینی صاحب نے خطاب فرمایا، 19 تاریخ کو مسجد بابا جیون میں قاضی صاحب موصوف اور پیر طریقت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب تشریف لائے، جبکہ 21 اگست کو سالانہ مجلس ذکر مسجد عثمان غنیؓ میں قاضی صاحب مذکور نے کرائی۔ 23 نومبر کو برادرم رفیع الدین اور عزیزم حافظ محمد معاویہ، پہلی عظیم الشان محفل حمد ونعت میں شرکت کے لئے گجرانوالہ گئے، جس کی صدارت، پیر طریقت حضرت نفیس الحسینی شاہ صاحب نے فرمائی، سید عبدالمجید ندیم صاحب نے خطاب فرمایا، ملک کے نامور شعراء اور نعت خواں حضرات نے حمد ونعت پیش کی، بالخصوص امین گیلانی صاحب، حنیف شاہد صاحب اور فیاض جھنگوی نے یادگار کلام پڑھا۔ 21 دسمبر کو شیرانوالہ مرکز میں عظیم الشان "ختم نبوت کانفرنس" کا انعقاد ہوا۔

1996ء

اعتکاف اور ماہانہ ذکر اٹک:۔

حسب معمول، رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف، جنوری میں مدینہ مسجد اٹک میں کیا۔ 26 جنوری کا جمعہ پڑھنے بھی اٹک گئے اور نوچندی جمعرات کے ذکر میں اٹک جانے کا معمول پورا ہوتا رہا۔ گرمیوں میں اسی مقصد کے لئے ایبٹ آباد بھی ماہانہ حاضری ہوتی رہی۔

موٹر سائیکل کا حادثہ:۔

مارچ کی 13 تاریخ کو گھر سے نکل کر سڑک پر آتے ہی، ایک محلّہ دار لڑکے نے سوزوکی کی ٹکر ماردی، جس سے بائیں ہاتھ کی ایک ہڈی میں فریکچر ہو گیا اور کافی دن تک پلستر کے بعد یہ ہاتھ کام کرنے کے قابل ہوا۔

حضرت قاضی صاحب کے بھانجے اور داماد کا انتقال:۔

حضرت کے بہت چہیتے بھانجے اور سب سے بڑے داماد عالم باعمل مولانا حافظ محمد انور صاحب اپریل میں انتقال فرما گئے، جن کا جنازہ حضرو میں اور تدفین دریا شریف کے آبائی گاؤں میں ہوئی، ان کی وفات کا حضرت کی طبیعت پر بہت زیادہ اثر تھا۔ راقم السطور سمیت، بہت سارے ٹیکسلا کے متوسلین نے جنازہ میں شرکت کی اور تدفین تک موجود رہے۔ عزیزم حافظ محمد معاویہ نے حضرت کے حکم پر دوران تدفین ہلکی آواز سے سورۃ "ق" کی تلاوت جاری رکھی۔

حضرت میاں اجمل قادری صاحب کی تشریف آوری:۔

جانشین امام الہدیٰ حضرت میاں صاحب، مئی میں راولپنڈی مجلس ذکر کے پروگرام میں تشریف لائے۔ ان کی خدمت میں حاضری اور مجلس ذکر میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی

جمعیت اہلسنت اور تنظیم اہلسنت والجماعت ٹیکسلا کا قیام:۔

پانچ سال سے "انجمن شبان اسلام" کی سرگرمیوں کے ختم ہونے کے بعد، ہم خیال احباب کو کمی کا شدید احساس ہوا اور کافی عرصہ تک مشاورت اور سوچ وبچار کے بعد ایک تنظیم قائم کرنے کے لئے "مسجد امیر حمزہؓ ٹیکسلا" میں علمائے کرام، خطباء، جماعتی احباب اور نوجوان طبقے کا ایک نمائندہ اجلاس 21 جون کو منعقد کیا گیا، جس میں متفقہ طور پر فیصلہ ہوا کہ شدید ضرورت کے پیش نظر ایک جماعت ضرور تشکیل دینی چاہیئے، جو مثبت انداز میں تبلیغی سرگرمیوں کو جاری رکھے۔ چنانچہ پہلے "جمعیت اہلسنت" اور 19 جولائی سے نام تبدیل کر کے " تنظیم اہلسنت والجماعت ٹیکسلا" کے نام سے جماعت بنادی گئی۔ تفصیلات الگ درج کی جائیں گی۔

"پاکستان شریعت کونسل" کا قیام:

جون کے آخر میں، جانشین حافظ الحدیث حضرت محمد عبداللہ درخواستی، مولانا فداء الرحمٰن درخواستی اور جانشین امام اہلسنت مولانا زاہدالراشدی ضلع اٹک اور صوبہ سرحد کے قریبی اضلاع کے دورے پر تشریف لائے، تاکہ علمائے کرام، مشائخ عظام اور پرانے جماعتی کارکنوں وحضرت درخواستیؒ کے متوسلین سے، مشاورت کر کے ایک غیر سیاسی تنظیم، نفاذ شریعت کی کوششوں کے لئے بنائی جائے، تاکہ غیر فعال مایوس کارکن بھی مصروف عمل ہو جائیں اور اتمام حجت بھی ہو سکے۔ چنانچہ پہلا پروگرام 30 جون کو حسن ابدال میں رکھا گیا، جس میں راقم السطور بھی شریک ہوا۔

اکابرین کے ہمراہ صوبہ سرحد کا دورہ:۔

اپنے دونوں مذکورہ اکابر کے حکم پر، راقم السطور نے ان کے ہمراہ دودن کا طوفانی دورہ کیا۔ حسن ابدال سے مردان روانہ ہوئے اور رات کو ہی علمائے کرام سے اجلاس میں مشاورت ہوئی۔ صبح ڈاگئی استاذ العلماء مولانا حمداللہ صاحب کے مدرسہ سے ہوتے ہوئے، چھوٹا لاہور میں قاضی فضل اللہ صاحب کے ہاں گئے۔ وہاں سے فارغ ہو کر دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں ملاقاتیں کی گئیں۔ پھر پشاور روانگی ہوئی اور مولانا حسن جان صاحب اور پرانے فعال جماعتی کارکن میاں عصمت کاکاخیل سے تبادلہ خیال اور مشاورت کی گئی۔ الحمدللہ تمام حضرات نے پروگرام سے اتفاق کیا اور تعاون کا یقین دلایا۔ (اس تنظیم کے بعد کی سرگرمیاں بھی الگ، اسی عنوان سے تحریر کی جائیں گی انشاءاللہ)

مقامی وعلاقائی پروگرام:۔

جامع مسجد امیر حمزہؓ ٹیکسلا میں 6 جولائی کو "رحمت اللعالمین" کانفرنس کے عنوان سے ایک پروگرام منعقد ہوا، جس میں قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب نے خطاب فرمایا۔ 21 اگست کو مسجد عثمان غنیؓ میں نوتشکیل شدہ "تنظیم اہلسنت" کے زیر اہتمام "پیام اسلام کانفرنس" منعقد ہوئی، جس میں مولانا زاہدالراشدی صاحب اور نعت خواں حنیف شاہد صاحب تشریف لائے۔ اسلام آباد میں 31 اگست کو "امریکہ اور عالم اسلام" کے عنوان سے ایک ہوٹل میں سیمینار ہوا، جس سے حضرت مولانا فداء الرحمٰن درخواستی، مولانا زاہدالراشدی، جنرل ریٹائرڈ گل حمید صاحب کے علاوہ مشہور دانشوروں اور سکالر حضرات نے خطاب کیا۔ 11، 12 اکتوبر کو مسجد شہداء اسلام آباد میں دوروزہ روحانی اجتماع ہوا، جس کی سرپرستی حضرت میاں محمد اجمل قادری صاحب نے فرمائی اور اسلام آباد، پنڈی کے علمائے کرام نے بھرپور شرکت فرمائی۔ ان تمام پروگراموں میں مع احباب شرکت کی گئی۔

جلسہ تقسیم اسناد مدرسہ عربیہ ایچ ایم سی ٹیکسلا:۔

مدرسہ مذکورہ کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد 22 نومبر کو حسب روایت شاندار طریقے سے منعقد ہوا۔

1997ء (ذاتی عام الحزن)

رمضان المبارک کے معمولات:۔

جنوری میں رمضان المبارک کی ابتداء ہوئی۔ اس سال بھی عزیزم محمد معاویہ نے مسجد باباجیون میں قرآن مجید سنایا، بیسویں رات تکمیل کی تقریب منعقد ہوئی اور آخری عشرے کا اعتکاف احباب کے ہمراہ مدینہ مسجد اٹک میں حسب معمول کیا گیا۔

مولانا زاہدالراشدی صاحب کی آمد:۔

پاکستان شریعت کونسل کے ناظم اعلیٰ مولانا زاہدالراشدی، دیرینہ جماعتی دوست حافظ محمد یوسف صاحب کے ہمراہ غریب خانہ پر تشریف لائے، رات قیام فرمایا اور مختلف جماعتی امور پر تبادلہ خیال کیا۔

خانقاہ اقبالیہ میں روحانی پروگرام:۔

خانقاہ اقبالیہ ٹیکسلا میں 12 مارچ کو ظہر سے عصر تک روحانی پروگرام منعقد ہوا، جس میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔

اسلام آباد کے دو اجتماع:۔

ہوٹل "الخیام" اسلام آباد میں 19 اپریل اور 20 اپریل کو مسجد خلفائے راشدین میں دو اہم اجتماع ہوئے، جن میں شرکت ہوئی۔

"آل پاکستان سنّی کونسل" کا قیام:۔

ملک بھر کے نمائندہ علماء کرام اور اکابرین اہل سنت نے، 13 اپریل کو راولپنڈی میں جمع ہو کر اجلاس منعقد کیا اور اس کونسل کے قیام کا اعلان فرمایا۔ اس کونسل کے زیر اہتمام دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار میں 29 اپریل کو عظیم الشان کنونشن منعقد کیا گیا۔

پاکستان شریعت کونسل کی رکنیت کا آغاز:۔

اس کونسل کی باقاعدہ رکنیت کا آغاز 9 مئی کو امیر مرکزیہ اور ناظم اعلیٰ صاحب نے خود فرمایا اور رکنیت فارم پُر کئے۔

محسن ومربی حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب کا وصال:۔

محرم الحرام کے دو عظیم الشان شہادتوں والے، اسلامی سال کے پہلے مہینے کی، 6 تاریخ جو مئی کی 14 بنتی ہے، دنیا وعقبیٰ کی سعادتوں سے محرومی کی خبر لے کر آئی کہ بوقت سحر ہمارے وسیلہ دارین اور محسن ومربی حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب وصال فرما گئے ہیں۔ بمشکل، صدمہ کی شدت سے ہوش وحواس کھو جانے کی کیفیت پر قابو پا کر، سواری کا انتظام کر کے فوراً اٹک روانہ ہوا۔ فجر کی نماز راستے میں پڑھی اور اپنے سوگوار بھائیوں کے پاس مدینہ مسجد اٹک پہنچ گیا، جہاں پر ہر کوئی ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کر رہا تھا، ماحول پر ایک عجیب سوگ اور غم واندوہ کی کیفیت طاری تھی۔ سب اپنی یتیمی ومحرومی کا رونا رو رہے تھے اور باوجود کوشش کے، بار بار ضبط کے بندھن ٹوٹ جاتے۔ یہ نقصان ہی اتنا عظیم اور نا قابل برداشت تھا کہ صبر وضبط بہت مشکل کام تھا۔

باوجود متوسلین کی کثیر تعداد اور لواحقین کی طرف سے پابندی کے، اللہ تعالیٰ نے اس ادنیٰ غلام کو یہ موقع فراہم کر دیا، کہ اپنے محسن ومربی اور مشفق شیخ کے، آخری غسل میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کر سکے اور اس موقع پر قدم بوسی بھی کر لے۔ اسی طرح تکوینی طور پر جوتے ادھر ادھر ہو جانے سے ننگے پاؤں جنازہ کے ساتھ ساتھ چل کر ادب کا مظاہرہ بھی کر سکے۔ اور اس سے بھی بڑا منفرد اعزاز بھی مل سکے، کہ قبر مبارک میں، جسم اقدس رکھنے میں شامل ہوا اور چشمین کے ابروؤں پر، حسب وصیت غلاف کعبہ کے دھاگے رکھے، سینہ مبارک پر آپ کی خواہش کے مطابق محفوظ رکھا ہوا، تبرک رکھ کر، چہرہ مبارک کفن سے ڈھانپ کر، آخری پتھر لحد میں رکھ کر ہمیشہ کے لئے جسم مبارک نظروں سے اوجھل کر کے وہ واحد متنفس ہو جو قبر مبارک سے باہر آئے۔ ؎ ایں سعادت بزور نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

حلفیہ کہتا ہوں کہ مئی کے موسم کی شدید گرمی اور اٹک جیسے گرم شہر میں جب تک قبر کے اندر رہا، عجیب قسم کی ٹھنڈک محسوس ہوتی رہی اور باہر آتے ہی گرمی کی شدت سے بے ہوش ہونے کے قریب ہو گیا، تو فوری طور پر پانی پینے سے طبیعت کچھ سنبھل سکی۔

تدفین کے بعد، مسلسل پانچ دن مہمانوں کی خدمت کے لئے، اٹک ہی قیام کیا اور پھر حسب ضرورت، مئی کے آخر تک ایک، دو دن کا وقفہ کر کے وہیں مقیم رہا۔ اللہ تعالیٰ کوئی ایک عمل قبول فرما کر نجات کا ذریعہ بنا دیں۔ سات، آٹھ سال قبل سب سے اولیں روحانی باپ حضرت مولانا محمد داؤد صاحب اور والدہ محترمہ کا سایہ سر سے اٹھنے کے بعد، یہ سہارا ابھی ختم ہونے سے بدقسمتی اور زوال کا آغاز ہو گیا۔

مسجد امیر معاویہؓ ٹیکسلا میں تعزیتی پروگرام:۔

حضرت قاضی صاحبؒ کے ایصال ثواب اور ذکر خیر کے لئے، 23 مئی کو اپنے محلّہ کی مسجد میں قرآن خوانی کا اہتمام کیا اور حضرت کے متعلق خیالات کے اظہار کے لئے، آپ کے منجھلے صاحبزادہ گرامی اور خلیفہ مجاز پروفیسر قاضی راشد الحسینی صاحب اور آپ کے خادم خاص حضرت قاری محمد سلیمان صاحب کو بلایا، جو طویل عرصہ حضرت کی رفاقت میں رہے۔ اس موقع پر متوسلین کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

اٹک میں تجدید بیعت کا اجتماع:۔

حضرتؒ نے آٹھ سال قبل بھی، دل کی پہلی تکلیف ہونے کے بعد، اپنے خلف اکبر حضرت قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب سے، متوسلین کو تجدید بیعت کا حکم فرما کر جانشین مقرر فرما دیا تھا۔ اب آپ کے وصال کے بعد یکم جون کو، مدینہ مسجد اٹک میں ملک بھر کے متوسلین کو دعوت دے کر جمع کیا گیا۔ اور باقاعدہ طور پر صاحبزادہ موصوف سے تجدید بیعت کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر ٹیکسلا کے مزید 15 نوجوان بیعت کر کے سلسلہ سے منسلک ہوئے۔

اٹک وایبٹ آباد کے اسفار:۔

ماہ جون میں تھوڑے تھوڑے وقفہ سے اٹک اور ایبٹ آباد، صاحبزادہ گرامی سے ملاقات اور مشوروں کے لئے اسفار جاری رہے۔

حضرت درخواستی کے صاحبزادہ گرامی کی تشریف آوری:۔

حافظ الحدیث حضرت درخواستی نور اللہ مرقدہ کے صاحبزادہ گرامی، مولانا فضل الرحمٰن صاحب مہتمم جامعہ مخزن العلوم خانپور، 17 جون کو غریب خانہ پر تشریف لائے، رات کو قیام بھی فرمایا اور شفقتوں سے نواز کر اپنے والد محترم کی یادیں تازہ کر دیں۔

عظیم الشان تعزیتی اجتماع کے لئے مشورہ:۔

جناب محمد رفیق اور دیگر متوسلین سلسلہ سے 17 جون کو مشورہ کیا گیا کہ ٹیکسلا میں حضرت قاضی صاحب کی یاد میں بڑا اجتماع منعقد کیا جائے۔

جانشین امام الہدیٰ حضرت میاں صاحب کی ملاقات:۔

واہ کینٹ کے سلسلہ قادریہ کے ایک متوسل کے ہاں، 22 جون کو حضرت میاں محمد اجمل قادری صاحب تشریف لائے، تو اٹک، ایبٹ آباد، بنوں اور ٹیکسلا کے کثیر متوسلین حاضر خدمت ہوئے اور حضرت کے پندونصائح اور دعاؤں سے مستفیض ہوئے۔

حضرت خواجہ خواجگان خان محمد صاحب کی تشریف آوری:۔

سالانہ معمول کے مطابق، حضرت خواجہ خان محمد صاحب 23 جون حسن ابدال تشریف لائے اور جلسہ کی صدارت فرمائی جس میں سید عبدالمجید ندیم صاحب نے خطاب فرمایا، اگلے دن 24 جون کو مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں، مدرسہ سراج المدارس کے سالانہ جلسہ میں بھی شرکت فرمائی، جس میں دیگر علماء کرام نے بھی خطاب فرمایا۔

سپاہ صحابہؓ کے زیر اہتمام تبلیغی جلسہ:۔

مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں 16، جولائی کو سپاہ صحابہ کے جلسہ سے، تنظیم اہلسنت پاکستان کے مرکزی مبلغ مولانا قائم الدین عباسی مرحوم کے صاحبزادہ گرامی مولانا یحییٰ عباسی صاحب نے مفصل اور مؤثر خطاب فرمایا۔

جولائی کی دیگر اہم مصروفیات:۔

عزیزم حافظ محمد معاویہ کے نکاح کے لئے مئی کی ابتداء میں حضرت قاضی صاحبؒ سے درخواست کی تھی اور غالباً وصال کی رات کو، بعد مغرب فون پر بھی یاد دہانی کرائی تھی کہ واہ درس قرآن کے دن آپ نکاح پڑھوادیں تو فرمایا کہ "ابھی دو ہفتے ہیں، انشاء اللہ دیکھ لیں گے"۔ غالباً یہ میری حضرت سے آخری گفتگو تھی۔ بہر حال یہ سعادت عزیزم کے نصیب میں نہیں تھی، اگرچہ 6 سال کی عمر میں حضرت کی خدمت میں پہلی حاضری سے لے کر حضرت کے وصال تک بہت سے سعادتیں حاصل کر چکا تھا۔ کئی بار آپ کے حکم پر حضرت کی پسندیدہ نعتیں پڑھیں، جنہیں سن کر آپ آبدیدہ بھی ہوجاتے تھے۔ جولائی میں شادی کی تیاریاں کر کے حضرت کے جانشین حضرت قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب سے، 26 تاریخ کو مکی مسجد نزد پٹرول پمپ میں محمد معاویہ کا نکاح پڑھوایا اور نہایت سادگی سے 28 کو شادی اور رخصتی عمل میں آئی۔ دوسرے دن، سنت ولیمہ ادا کی گئی۔

اس دوران، ماہ جولائی میں ہی بڑی ریلوے پھاٹک کے قریب اپنے گھر والی گلی کے سامنے ایک دکان کرایہ پر لے کر لائبریری اور دارالمطالعہ قائم کیا، جس میں دوسری کتابوں کے علاوہ حضرت قاضی صاحبؒ کی جمیع تصنیفات رکھی گئیں، تاکہ احباب اور عام مسلمان استفادہ کر سکیں زیادہ کتب "انجمن محبان رسول ایچ ایم سی ٹیکسلا" کی لائبریری والی تھیں، جو وہاں سے انجمن کے غیر فعال ہوجانے کے بعد راقم السطور ٹیکسلا لے آیا تھا۔

ٹیکسلا میں پہلی فقید المثال روحانی کانفرنس (9 اگست):۔

حضرت قاضی صاحبؒ کے جانشین حضرت قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب، خلفاء مجاز اور بیشتر متوسلین کے مشورہ سے، ٹیکسلا میں وسیع پیمانے پر ایک روحانی کانفرنس، بیاد حضرت قاضی صاحبؒ منعقد کرانے کا فیصلہ ہوا، جس کی ذمہ داری جناب حافظ محمد رفیق صاحب کو دی گئی۔ چنانچہ آپ نے ملک کے نامور علماء، خطباء، شعراء سے براہ راست اور بالمشافہ رابطہ کر کے، 9 اگست کو مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں کانفرنس منعقد کرائی، جو واقعی ایک یادگار اور فقید المثال پروگرام تھا۔ (تفصیلات الگ قلمبند ہوں گی)۔

شاعر اسلام سید امین گیلانی صاحب کا دورہ:۔

باوجود پیرانہ سالی اور علالت کے، روحانی کانفرنس میں شرکت کے لئے، آپ کی تشریف آوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، ایک دو پروگرام بنائے گئے۔ راولپنڈی، حویلیاں کے سفر کے بعد 17 اگست کو مسجد امیر حمزہؓ ٹیکسلا میں تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا، جس میں مولانا حامد علی رحمانی صاحب اور مولانا عبدالسلام فقیر صاحب نے خطاب فرمایا۔ جناب امین گیلانی صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں کلام پیش کر کے، ماضی بعید کے یادوں کو زندہ کر دیا۔

مقامی وعلاقائی پروگرام:۔

راولپنڈی میں، 14 ستمبر کو "نفاذ شریعت کنونشن" اور اسلام آباد میں 20، 21 تاریخ کو سالانہ علاقائی تبلیغی اجتماع ہوا۔ 13 اکتوبر کو مرکزی جامع مسجد میں سید ضیاء اللہ شاہ بخاری کی تقریر اور 6 نومبر کو اٹک میں "ختم نبوت کانفرنس"، نومبر کے دوسرے ہفتے میں رائے ونڈ کا سالانہ تبلیغی اجتماع، 13 دسمبر کو مسجد "البدر" میں تبلیغی جلسہ اور 14 دسمبر کو مدینہ مسجد اٹک میں سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ ان تمام پروگراموں میں شرکت کی گئی۔ حافظ الحدیث حضرت درخواستی کے صاحبزادے مولانا فضل الرحمٰن درخواستی صاحب 25، 26 دسمبر کو غریب خانہ پر مع اہل خانہ تشریف لائے۔ یہیں قیام فرمایا اور ہفتہ وار مجلس ذکر میں شرکت فرما کر خطاب بھی فرمایا۔

سال رواں کے دیگر معمولات:۔

اٹک اور ایبٹ آباد کی نوچندی جمعرات کی مجالس ذکر، میں شرکت، مقامی ہفتہ وار اور ماہانہ مجلس ذکر، احاطہ کی ماہانہ مجلس ذکر کے معمولات الحمدللہ پورے ہوتے رہے۔ انجمن اشاعت القرآن والحدیث کے بھی دو، تین انتظامی اجلاس منعقد ہوئے۔ پی او ایف سنجوال کے سالانہ درس قرآن منعقدہ 13 نومبر میں بھی شرکت کی گئی۔ 23 اکتوبر کو حضرت مولانا محمد داؤد صاحب کی بیوہ کا انتقال ہوا۔ اسی طرح گجرانوالہ کے قریبی دوست حافظ محمد یوسف عثمانی صاحب کے والد گرامی 18 دسمبر کو وفات پا گئے، تو ان کے جنازہ میں شرکت کے لئے برادرم رفیع الدین اور عزیزم حافظ محمد معاویہ کو بھیجا۔

1998ء

رمضان المبارک کے معمولات:۔

حسب سابق عزیزم حافظ محمد معاویہ نے مسجد باباجیون میں بیس دنوں میں تراویح میں قرآن مجید مکمل کیا، تقریب تکمیل میں قاضی راشد الحسینی صاحب نے خطاب فرمایا اور آخری عشرے کا اعتکاف حسب معمول مدینہ مسجد اٹک میں کیا گیا۔

اکابر علماء کرام کی تشریف آوری اور ملاقاتیں:۔

فروری کے دوسرے ہفتے میں حضرت مولانا زاہدالراشدی صاحب اور حافظ محمد یوسف صاحب گجرانوالہ سے تشریف لائے۔ 11 فروری کو زاہد الراشدی صاحب نے ایچ ایم سی میں خطاب فرمایا، 12 فروری کو مسجد امیر معاویہؓ ٹیکسلا میں بعد نماز فجر درس حدیث دیا اور دن کو راولپنڈی جامع اسلامیہ میں مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب سے پاکستان شریعت کونسل میں شمولیت کی دعوت دینے کے لئے بطور وفد ملاقات کی، جس میں راقم السطور بھی شریک تھا۔ 2 مارچ کو امیر مرکزیہ مولانا فداء الرحمٰن درخواستی اور زاہد الراشدی صاحب ٹیکسلا تشریف لائے اور شریعت کونسل کی تنظیم کے سلسلہ میں مشاورت ہوئی۔ اس سے قبل 22 فروری کو میر سلیم اختر صاحب کی رہائش گاہ پر قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب و دیگر علماء و احباب دعوت میں شریک ہوئے۔

پاکستان شریعت کونسل کی مرکزی شوریٰ کا اجلاس:۔

راولپنڈی میں یکم مارچ کو کونسل کی شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا، جس میں مرکزی حضرات نے شرکت فرمائی۔

قرآن مجید کے ترجمہ و تفسیر کی تحریر کا آغاز:۔

میرے محسن و مربی حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب نوراللہ مرقدہ نے اپنی حیات میں مجھے حکم فرمایا تھا کہ اٹک میں روزانہ نماز فجر کے بعد والا درس قرآن جو ٹیپ ریکارڈ میں محفوظ کیا گیا ہے، سن کر تحریر کرو۔ چنانچہ اس وقت غالباً سورۃ بقرہ تک لکھ کر حضرت سے تصحیح بھی کرائی تھی، لیکن یہ سلسلہ جاری نہ رکھ سکا۔ اب دوبارہ صاحبزادہ گرامی نے اس طرف توجہ دلائی اور خود مجھے بھی احساس ہوا تو 15 فروری کو صاحبزادہ صاحب کی ہدایات کے مطابق اس کام کا آغاز کر دیا۔ درمیان میں کچھ عرصہ تحریری کام میں تعطل رہا، البتہ آٹھ سال میں بیاض پر مکمل تحریر کر کے 21 مئی 2006ء کو حضرت قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب کی خدمت میں پیش کر دیا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

سفر عزیزم معاویہ ہمراہ قاضی ارشد الحسینی صاحب:۔

حضرت قاضی ارشد الحسینی صاحب وسطی پنجاب کے دورہ پر 8 مارچ کو تشریف لے گئے تو عزیزم کو بھی مصاحبت کی سعادت حاصل کرنے کا موقع دیا۔

مولانا زاہدالراشدی صاحب کی تشریف آوری:۔

حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب 8 مارچ کو ٹیکسلا تشریف لائے، بعد مغرب ایچ ایم سی میں خطاب فرمایا اور بعد عشاء بھوئی گاڑ کے قدیم علمی مرکز کی مسجد میں علماء و طلباء اور احباب کے اجتماع میں شرکت فرمائی۔

انجمن اشاعت القرآن والحدیث کے اجلاس:۔

انجمن کے دو اجلاس 10 اور 17 مارچ کو منعقد ہوئے اور حضرت قاضی محمد راشد الحسینی صاحب کے ماہانہ مجلس ذکر ٹیکسلا میں کئے گئے ارشادات کو کتابچہ کی شکل میں چھاپنے اور دیگر انتظامی معاملات پر غور کیا گیا اور "صحبت کا اثر" کے عنوان سے پہلا کتابچہ چھپوانے کی منظوری دی گئی۔

جہادی تنظیم "حرکت الانصار" کے پروگرام:۔

ٹیکسلا کے اس تنظیم کے احباب نے 30 مارچ کو مدنی مسجد ٹیکسلا اور 4 جولائی کو مرکزی جامع مسجد میں دو پروگرام منعقد کیئے، جن میں جہادی رہنماؤں نے جہاد کی اہمیت وضرورت پر خطاب فرمائے۔

پاکستان شریعت کونسل اور جہادی رہنماؤں کا دورہ:۔

شریعت کونسل کے مرکزی امیر اور ناظم اعلیٰ 16 مئی کو واہ تشریف لائے اور مدنی مسجد واہ میں علماء کنونشن سے خطاب فرمایا۔ اسی دن جہادی رہنما مولانا اللہ وسایا قاسم صاحب بھی تشریف لائے واہ سے فارغ ہوکر دونوں مذکورہ بزرگوں نے راولپنڈی جامع اسلامیہ میں علمائے کرام کے اجلاس میں شرکت فرمائی اور حالات حاضرہ پر مشاورت کی۔

"امریکہ اور عالم اسلام" کے موضوع پر سیمینار:۔

اسلام آباد کے ہوٹل "ہالی ڈے اِن" میں 18 مئی کو اس موضوع پر بڑا اہم سیمینار ہوا، جس میں حضرت مفتی نظام الدین شامزئی صاحب، مفتی جمیل خان صاحب کے علاوہ نامور دانشوروں اور اہل علم نے خطاب فرمایا اور عالم اسلام کے بارے میں امریکہ کے خطرناک اور مکروہ عزائم کی تفصیل بیان کی، خصوصاً ارض حرمین شریفین کے بارے میں تشویشناک منصوبہ بندی نقشوں کی مدد سے واضح کی۔ مقررین نے اس سلسلہ میں سوچ بچار اور دفاعی اقدامات کرنے کی طرف متوجہ کیا۔

ملک بھر میں بلدیاتی انتخابات:۔

حکومت پاکستان نے 20 مئی کو ملک بھر میں بلدیاتی انتخابات منعقد کرائے۔ ٹیکسلا میں ان انتخابات کے نتیجے میں کونسلران، باہمی اختلافات کی وجہ سے چیئرمین اور وائس چیئرمین منتخب نہ کر سکے اور یوں یہ ادارہ فعال نہ ہو سکا۔

مسجد امیر معاویہؓ اور ایچ ایم سی میں پروگرام:۔

جامع مدنیہ اٹک سے حفظ مکمل کرنے والے، محلّہ کے ایک نوجوان محمد زعفران کی دستار بندی کا پروگرام 7 جولائی کو بعد عصر اپنی مسجد میں ہوا اور بعد مغرب ایچ ایم سی میں جلسہ سیرت منعقد ہوا۔ ان پروگراموں میں حضرت قاضی صاحبؒ کے دونوں بڑے صاحبزادے تشریف لائے اور دوسرے دن سب سے چھوٹے صاحبزادے قاضی ابراہیم ثاقب الحسینی صاحب نے ایچ ایم سی کے جلسہ سے خطاب فرمایا۔

بشام، بٹگرام کا ہنگامی سفر:۔

مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن ایچ ایم سی کا ایک طالبعلم، 31 جولائی کو اچانک وفات پا گیا۔ اس کی میت گاؤں لے جانے کے لئے اپنی گاڑی میں مدرسہ کے مہتمم قاری محمد سلیمان صاحب کی معیت میں شانگلہ روانہ ہوئے، عزیز محمد معاویہ ہی ڈرائیور تھا۔ دشوار گزار راستے عبور کرتے ہوئے، الحمدللہ خیریت سے رات کو وہاں پہنچے۔ دوسرے دن جنازہ کے بعد واپسی سفر میں پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب کی بٹگرام رہائشگاہ پر کچھ دیر آرام کیا اور بڑی مشکل سے پیر صاحب کے برادر مکرم سے اجازت لے کر واپس ٹیکسلا روانہ ہوئے۔

ٹیکسلا میں دو جلسہ ہائے عام:۔

حضرت مولانا سید عبدالمجید ندیم صاحب نے 4 ستمبر کو جامع مسجد محلہ پھلائیاں میں اور امیر شریعتؒ کے مجاہد صاحبزادہ گرامی سید عطاء المومن شاہ صاحب نے 6 ستمبر کو مسجد قباء میں مجلس علمائے اسلام کے زیر اہتمام" دفاع پاکستان کانفرنس" سے خطاب فرمایا۔ موخر الذکر پروگرام میں علامہ شعیب ندیم صاحب بھی سٹیج پر تشریف فرما تھے اور شاہ صاحب کی بذلہ سنجیوں پر حاضرین میں سامنے بیٹھے، مجھ گنہگار سے مسکراہٹوں کا تبادلہ کرتے رہے۔ مجھے کیا علم تھا کہ شعیب صاحب کی یہ آخری زیارت اور آنکھوں ہی آنکھوں میں سوال وجواب ہوگا، اس لئے کہ برادر موصوف صرف سات دن بعد مظلومانہ شہادت کا اعزاز حاصل کر کے جنت مکین ہو جائیں گے، اور میں رات بھر لال مسجد کے باہر شہید کے پاس بیٹھا رہوں گا۔

مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی اور علامہ شعیب ندیم کی شہادت:۔

سپاہ صحابہؓ پاکستان کے ان دونوجوان قابل فخر قائدین کو، جو تحصیل ٹیکسلا کے اہل سنت کے ماتھے کا جھومر تھے، تحفظ ناموس صحابہؓ کے مشن پر سفر کے دوران 13 ستمبر کو اسلام آباد ایئرپورٹ سے مری جاتے ہوئے دن دیہاڑے مصروف ترین روڈ پر قاتلانہ حملے میں ڈرائیور سمیت انتہائی ظالمانہ طریقے سے شہید کر دیا گیا۔ اطلاع ملنے پر فوری طور پر احباب سمیت پمز ہسپتال اسلام آباد پہنچ گئے، جہاں پوسٹ مارٹم کے بعد ان کے اجساد مقدسہ وصول کیئے اور جلوس کی شکل میں لال مسجد لائے۔ ہزاروں سوگوار دھاڑیں مار کر روتے ہوئے اپنے رنج وغم کا اظہار کر رہے تھے اور "انتقام، انتقام" کے نعرے لگاتے ہوئے بے قابو ہوئے جا رہے تھے۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب شہید اور دوسرے علماء کرام نے بڑی مشکل اور حکمت سے اس بے قابو، مشتعل ہجوم کو پرامن رہنے پر آمادہ کیا۔

سپاہ صحابہ کی مرکزی قیادت نے اپنے پہنچنے تک جنازہ وغیرہ کا کوئی حتمی فیصلہ نہ کرنے کا حکم دیا، چنانچہ رات بھر انتظار کے بعد ان کی تشریف آوری پر راولپنڈی، اسلام آباد اور گرد و نواح کے علمائے کرام نے باہمی مشورہ سے فیصلہ کیا کہ پارلیمنٹ کے سامنے جنازہ ادا کر کے جلوس کی شکل میں واہ کینٹ جایا جائے اور وہاں دوبارہ جنازہ کی نماز پڑھ کر تدفین کی جائے۔ چنانچہ اسی ترتیب سے پرامن احتجاجی جلوس کی شکل میں شہداء کو طے شدہ جگہوں پر لایا گیا اور جنازے ادا کر کے رات گئے، تدفین کی کر دی گئی۔ راقم السطور احباب کے ہمراہ مسلسل تمام مراحل میں شریک رہا۔ واہ میں جنازہ کے بعد مشتعل کارکنوں اور مخالف فریق میں تصادم بھی ہوا۔ اسی طرح انتظامیہ کی غلط حکمت عملی اور جانبداری پر پولیس سے بھی ٹکراؤ ہو گیا۔

مقدمات وغیرہ کے اندراج کے لئے مسلسل دوڑ دھوپ:۔

مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی شہید کے مغموم برادر صغیر مولانا عمر فاروق صدیقی صاحب کے ساتھ راقم السطور چار، پانچ دن مسلسل دوڑ دھوپ میں مصروف رہا۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب کی وساطت سے اسلام آباد کی انتظامیہ کے اعلیٰ افسران سے ملاقاتیں بھی کیں۔ سپاہ صحابہ کے مرکزی قائدین بھی ان کاوشوں میں ہمراہ رہے، لیکن شدید بیرونی دباؤ کی وجہ سے حسب منشاء مقدمات درج نہیں ہو سکے اور پولیس افسران نے معذوری ظاہر کر دی۔ ادھر واہ کی مقامی پولیس نے بڑی تعداد میں علمائے کرام اور کارکنوں کو گرفتار کر لیا اور ان پر مخالف فریق کی عبادت گاہ جلانے کے مقدمات قائم کر دیئے۔

ٹیکسلا شہر میں کشیدگی:۔

علاقہ کی انتظامیہ کے مذکورہ جانبدارانہ رویے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، ٹیکسلا شہر میں، مخالف فریق نے شدید اشتعال انگیزی شروع کر دی اور ننگی جارحیت پر اتر آئے۔ اخباری بیانات کے ذریعے بھی دھمکیاں دینی شروع کر دیں۔ اس صورتحال کے پیش نظر، فوری طور پر احباب کے مشورہ سے ہم نے بھی مسلح مزاحمت کا فیصلہ کر لیا اور انتظامیہ کو آگاہ کر دیا کہ اگر تم نے مخالف فریق کو ان جارحانہ اقدامات سے نہ روکا تو ہم اپنی آبادی میں ان کی مداخلت پر مسلح مزاحمت کریں گے اور اس خونریزی کی ذمہ دار انتظامیہ پر ہو گی۔ چنانچہ متعلقہ پولیس افسران اور سول انتظامیہ نے فوری طور پر مناسب ایکشن لیا اور اس مسلح تصادم کو روکنے میں کامیاب ہو گئے۔

اسلام آباد کا سالانہ علاقائی، تبلیغی اجتماع:۔

حسب معمول ستمبر کی 19، 20 تاریخ کو اسلام آباد میں بہت بڑا علاقائی تبلیغی اجتماع ہوا، جس میں شرکت کی گئی۔

اہل سنت ایکشن کمیٹی ٹیکسلا:۔

مذکورہ شہادتوں اور مابعد واقعات کے تناظر میں 21 ستمبر کو مسجد قباء ٹیکسلا میں مولانا قاری عبدالخالق صاحب کی دعوت پر علماء و کارکنوں کے علاوہ ذمہ دار شہریوں کا بھرپور اجلاس منعقد ہوا اور ایکشن کمیٹی کی تشکیل کی گئی۔ اس کمیٹی کے 27 اور 30 ستمبر کو بھی اجلاس ہوئے۔ (تفصیل اس عنوان سے الگ درج ہو گی)۔

سید عبدالمجید ندیم صاحب کے پروگرام:۔

بہودی نزد حضرو میں 6 اکتوبر کو عزیزان احمد علی، میر اسامہ وغیرہ کے حفظ کے مدینہ مسجد اٹک کے استاد قاری محمد قاسم صاحب کے ولیمہ میں شرکت کے بعد، رات کو گڑھی افغاناں میں سید عبدالمجید ندیم صاحب کے جلسہ میں شرکت کی گئی اور پھر 9 اکتوبر کو راولپنڈی آریہ محلّہ میں سید ندیم صاحب سے تفصیلی ملاقات کر کے انہیں مقامی حالات سے آگاہ کیا۔ اسی دن لیاقت باغ میں جمعیت کے زیر اہتمام "آئین شریعت کانفرنس" سے شاہ صاحب نے بھی خطاب کیا۔ اس پروگرام میں بھی شرکت کی گئی۔

پاکستان شریعت کونسل کا اجلاس:۔

راولپنڈی میں 13 اکتوبر کو شریعت کونسل کا اجلاس منعقد ہوا، جس میں مولانا زاہد الراشدی صاحب اور دیگر علماء نے شرکت کی۔

مولانا محمد عبداللہ صاحب کی شہادت:۔

حکومت اور انتظامیہ نے گزشتہ ماہ کی شہادتوں کے مقدمات "اصل مجرموں اور سازشی ملک" کے خلاف درج نہ کر کے، ملت اسلامیہ کے سرمایہ، عظیم مجاہد اسلام مولانا محمد عبداللہ صاحب کو بھی شہید کرنے کا قاتلوں کو موقع فراہم کر دیا، چنانچہ حضرت مولانا کو بھی 17 اکتوبر کے دن مسجد سے گھر آتے ہوئے دن دیہاڑے شہید کر دیا گیا۔ آپ کی شہادت پورے عالم اسلام کے لئے ایک بہت بڑا نقصان تھا۔ پاکستان کے اہل حق تو اس شخصیت کی محرومی سے حقیقتاً یتیم ہو گئے، جبکہ ہم جیسے علاقائی غریب اور بے آسرا کارکن تو بالکل بے دست و پا ہو گئے۔ مولانا شہید تو حقیقی کامیابی سے ہمکنار ہو گئے اور قبر حسّی طور پر جنت کے باغ کا نمونہ بن گئی، جس سے کئی دن خوشبوئیں پھوٹتی رہیں لیکن اسلام آباد بالکل سنسان ہو گیا۔

براہمہ میں شہداء کانفرنس:۔

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی اور شہید ساتھیوں کی یاد میں 18 اکتوبر کو براہمہ میں "شہدائے ناموس صحابہ کانفرنس" منعقد ہوئی، جس میں علاقہ کے علمائے کرام کے علاوہ سپاہ صحابہؓ کے مرکزی رہنما بھی شریک ہوئے۔

نومبر، دسمبر کے اجتماعات اور علماء کی آمد:۔

مولانا زاہد الراشدی صاحب یکم نومبر کو ٹیکسلا تشریف لائے، 2 نومبر کو مولانا محمد عبداللہ شہید کی شہادت کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا۔ 5 نومبر کو مسجد امیر حمزہؓ میں مقامی علماء کا اجلاس ہوا، 28 نومبر کو مدینہ مسجد اٹک میں طلبہ کے والدین کا اجتماع منعقد ہوا اور وہیں 5 دسمبر کو عزیزم حافظ احمد علی سمیت حفاظ کی دستار بندی کی تقریب ہوئی، جس میں کثیر تعداد میں علمائے کرام، والدین اور متوسلین سلسلہ نے شرکت کی۔

مسجد امیر معاویہؓ ٹیکسلا میں تقریب تشکر:۔

عزیزم حافظ احمد علی کی حفظ قرآن کی تکمیل کے سلسلہ میں اظہار تشکر کے لئے 13 دسمبر کو اپنے محلّہ کی مسجد میں یہ تقریب منعقد کی گئی، جس میں پرانے دوست بریگیڈیئر فیوض الرحمٰن صاحب اور قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب کے علاوہ کثیر تعداد میں بیرونی و مقامی متوسّلین سلسلہ، علمائے کرام، شہر کے معززین، دوست احباب اور خاندانی اعزاء و اقارب نے شرکت کی۔

1999ء

رمضان المبارک اور اعتکاف:۔

حسب معمول عزیزان حافظ محمد معاویہ اور احمد علی نے مسجد بابا جیون میں تراویح کے اندر قرآن مجید سنایا اور بیسیویں شب تقریبِ تکمیل ہوئی۔ اس سال بوجہ خرابی صحت اپنے محلّہ مسجد امیر معاویہؓ میں ہی آخری عشرے کا اعتکاف کیا۔

سال کی پہلی سہ ماہی کے اسفار:۔

اٹک کے معمول کے اسفار کے علاوہ 24، 25 جنوری کو میانوالی، واں بچھراں کا تعزیتی سفر کیا، جہاں ایک قریبی دوست کے والد صاحب کے انتقال پر تعزیت کرنی تھی۔

30، 31 تاریخ کو عمر فاروق صدیقی صاحب کے حکم پر ان کے آبائی گاؤں میر پور (جھاری کس) کے قریب مسجد، مدرسہ کے لئے جگہ کی نشاندہی وغیرہ کے لئے جانا ہوا۔ 9 سے 13 فروری تک لاہور کا سفر کیا، جہاں سرکاری مصروفیت کے علاوہ شریعت کونسل پنجاب کے اجلاس میں شرکت کی اور علمائے کرام سے ملاقاتیں کیں۔ 21 فروری کو حضرو جناب حافظ نسیم صاحب کے پاس، ان کی ہمشیرہ اور بہنوئی کی وفات کی تعزیت کیلئے جانا ہوا۔ 28 تاریخ کو ڈھوک گجراں پنڈی میں بھی برائے تعزیت جانا پڑا۔ 6 تا 8 مارچ پھر لاہور اپنے ادارے کی طرف سے مفوّضہ کام کے لئے گیا، وہاں سے گجرانوالہ اور لاہور کا سفر کیا۔ 20 تا 22 مارچ ایک بار پھر لاہور، گجرانوالہ جانا پڑا۔ ان مواقع پر علماء و احباب سے بھی ملاقاتیں کیں۔

آزمائشیں اور مقدمات:۔

ایک قریبی دوست 28 جنوری کو جھگڑے میں زخمی ہوگیا، جانبین پر مقدمے بن گئے اور ایک مفسد خاندان نے یکم فروری کو عزیزم احمد علی پر بے بنیاد الزام لگا کر مقدمہ بنا دیا۔

مشائخ عظام اور اکابر علماء سے ملاقاتیں:۔

مارچ کے ابتدائی دنوں میں 8 تاریخ کو لاہور میں حافظ محمد یوسف عثمانی صاحب کی معیت میں، حضرت رائے پوریؒ کے خلیفہ مجاز، مخدوم العلماء حضرت نفیس الحسینی شاہ صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ دو دن بعد یعنی 10 مارچ کو راولپنڈی جامع اسلامیہ میں حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی، مولانا حسن جان، ڈاکٹر شیر علی شاہ، مولانا زاہد الراشدی، قاری سعید الرحمٰن صاحب کے علاوہ کثیر تعداد میں علماء کی زیارت اور ملاقات ہوئی۔ یہ تقریب دورہ حدیث کی ابتداء کے موقع پر منعقد کی گئی۔

جانشین امام الہدیٰ حضرت میاں صاحب کی تشریف آوری:۔

حضرت میاں محمد اجمل قادری صاحب 4 اپریل کو ٹیکسلا تشریف لائے، رات قیام فرمایا، دوسری صبح مسجد مین بازار میں خطاب فرمایا، دن دس بجے میری ذاتی رہائشگاہ "منزل انوار القرآن" میں مستورات کو پند و نصائح فرمائیں۔ فارغ ہو کر دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک تشریف لے گئے، جہاں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب سے ملاقات کی اور پھر وہیں، اکوڑہ

خٹک ڈاکٹر شیر شاہ صاحب کے گھر، اُن کی عیادت کی اور واپسی پر مسجد عائشہؓ ٹیکسلا میں مجلس ذکر کرائی۔ الحمدللہ اس سفر میں مصاحبت رہی۔ آپ نے دوبارہ 28 سے 30 مئی تک ٹیکسلا یونیورسٹی، مسجد عائشہؓ اور ماہانہ درس قرآن واہ کینٹ میں شرکت اور خطاب فرمائے۔

مولانا زاہدالراشدی صاحب کا دورہ:۔

مولانا زاہدالراشدی صاحب کے حکم پر راقم السطور 14 اپریل کو دفتر "حرکت المجاہدین" راولپنڈی ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ وہاں مولانا اللہ وسایا قاسم صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ مولانا کی معیت میں پنڈی سے ایچ ایم سی ٹیکسلا روانگی ہوئی، بعد عصر وہاں بیان ہوا اور بعد مغرب مسجد عثمان غنیؓ ٹیکسلا میں مولانا نے خطاب فرمایا۔ دوسرے دن صبح اسلامیہ سکول میں طلبہ کو پند ونصائح فرمائے۔ دوبارہ 29 اپریل کو آپ حضرت الامیر فداء الرحمٰن درخواستی صاحب کے ہمراہ تشریف لائے اور احباب سے خطابات فرمائے۔ امیر صاحب نے 30 اپریل کو حسن ابدال میں جمعہ پڑھایا۔

راولپنڈی، اسلام آباد کی تقریبات:۔

مرکزی مسجد اسلام آباد میں 15 اپریل کو پہلی عظیم الشان "محفل حمد ونعت" منعقد ہوئی، جس میں بہت سے نامور شعراء ونعت خواں شریک ہوئے۔ اسلام آباد میں یکم مئی کو امیر شریعت کونسل مولانا فداء الرحمٰن درخواستی صاحب اور مولانا زاہدالراشدی صاحب سے ڈریم لینڈ ہوٹل میں شریعت کونسل کے مجوّزہ سیمینار کے بارے میں مشاورت ہوئی۔ بعد میں دونوں بزرگوں کے ہمراہ مدرسہ محمودیہ کی تقریب میں شرکت کی۔ بعد مغرب جامعہ اسلامیہ راولپنڈی میں منعقد تقریب میں حضرت شاہ نفیس الحسینی صاحب، مولانا یوسف لدھیانوی صاحب اور دیگر علمائے کرام سے ملاقاتیں کیں۔

پاکستان شریعت کونسل کا سیمینار:۔

ڈریم لینڈ ہوٹل اسلام آباد میں پاکستان شریعت کونسل کے زیر اہتمام شریعت کے نفاذ کے حوالے سے ایک سیمینار منعقد کیا گیا، جس میں اسلام آباد، پنڈی اور گردونواح کے علمائے کرام کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

علمائے کرام کی گرفتاریاں:۔

مسلکی تنازعہ کے سلسلہ میں ایک مشہور کردار "ریاض بسرا" کو اپریل میں گرفتار کر لیا گیا اور اس کی گرفتاری کے بعد ٹیکسلا سے مسجد قباء کے خطیب قاری عبدالخالق صاحب اور واہ کینٹ کے علاقہ سے سپاہ صحابہ سے متعلق متعدد علماء اور کارکنوں کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔

مقامی وعلاقائی پروگرام اور مسائل:۔

سید عبدالمجید ندیم صاحب نے مدنی مسجد واہ کینٹ میں 16 مئی کو جمعہ پڑھایا۔ 18 اپریل کو تھانہ ٹیکسلا میں امن کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ عزیزم احمد علی کو جامعہ فریدیہ اسلام آباد میں 24 مئی کو حفظ کی دہرائی کے لئے بڑی مشکل سے داخل کرایا۔ 13 جون کو وحدت کالونی ٹیکسلا کی مسجد میں ایک تنازعہ پیدا ہو گیا، جس کے لئے مشاورت اور مداخلت کر کے فریقین میں صلح کرائی گئی۔ 26 جون کو مسجد قباء میں محمود الحسن توحیدی صاحب کا خطاب ہوا۔ 27 کو واہ میں حرکت الجہاد الاسلامی کے زیر اہتمام جلسہ سے سید عطاء المومن صاحب نے خطاب فرمایا۔ 17 جولائی کو مسجد صدیقیہ ٹیکسلا میں جلسہ منعقد ہوا جس میں مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی صاحب تشریف لائے۔

ختم المعصومین کانفرنس ٹیکسلا:۔

سپاہ صحابہ کے زیر اہتمام مرکزی مسجد ٹیکسلا میں 28 جولائی کو یہ سالانہ کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں خصوصی خطاب علامہ علی شیر حیدری صاحب کا ہوا۔ آپ کے قیام وطعام کا انتظام غریب خانہ پر ہی تھا۔

تفسیر وترجمہ قرآن مجید کی ترتیب کیلئے مشاورت:۔

اگرچہ 15 فروری 1998ء کو مذکورہ مقصد کے لئے ٹیپ ریکارڈ سے سن کر قرآن مجید کا ترجمہ وتفصیل لکھنا شروع کر دیا تھا، لیکن اس کی ترتیب کے حوالے سے حضرت قاضی صاحب کے جانشین صاحبزادہ قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب کی تجویز پر، تفسیر کو طباعت کے لئے "تفسیر عثمانی" کی طرز پر تدوین کے لئے اور اختصار کی خاطر، مشاورت کے لئے ایبٹ آباد میں صاحبزادہ صاحب موصوف، حافظ نثار احمد الحسینی اور حافظ محمود رفیق صاحب سے 31 جولائی کو ایک طویل نشست کی گئی، ان حضرات کو تحریر شدہ مسوّدات دکھائے گئے اور اس سلسلہ میں موخرالذکر دونوں حضرات سے عملی تعاون کی بھی درخواست کی گئی، اس لئے کہ ٹیپ سے سن کر من وعن لکھ دینا اور بات ہے، لیکن اس کا اختصار اور تفسیری نکات کو منتخب کر کے مرتب کرنا، بہت نازک اور پیچیدہ معاملہ ہوتا ہے۔ دوسرے دن بھی تفصیلی مشاورت کے بعد حتمی فیصلہ یہی ہوا کہ "تفسیر عثمانی" کے انداز میں ترتیب کی کوشش کی جائے۔ ترجمہ

کے لئے نظر ثانی پشاور کے پروفیسر سعید اللہ خان صاحب سے جو حضرت قاضی صاحب کے خلیفہ مجاز ہیں کرائی جائے اور تفسیر و تشریح احقر مرتب خود ہی مناسب انداز میں تحریر کر لے، بعد میں اس پر نظر ثانی طباعت سے پہلے کر لی جائے گی۔ مذکورہ دونوں حضرات نے وقت دینے سے معذرت کر لی تھی۔

محفل حمد و نعت و دیگر اجتماعات:۔

ایک سال کے وقفہ سے دوسری محفل حمد و نعت "مسجد خلفائے راشدین" اسلام آباد میں 2 ستمبر کو منعقد ہوئی اور دوسرے دن مسجد امیر معاویہؓ ٹیکسلا میں احقر نے حافظ محمد شریف صاحب منچن آبادی اور فلک شیر جھنگوی صاحب کو دعوت دے کر حمد و نعت کی محفل سجائی۔ 6 ستمبر کو لالہ رخ واہ کینٹ کی مرکزی مسجد میں "مجلس علمائے اسلام" کے زیر اہتمام حضرت مولانا سمیع الحق صاحب اور سید عطاء المومن شاہ صاحب بخاری نے "دفاع پاکستان کانفرنس" سے خطاب فرمایا۔ 26 ستمبر کو مذکورہ مسجد میں علاقہ بھر کے علماء و خطباء کا اجلاس ہوا اور متحد ہو کر کام کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ 27 اکتوبر کو مسجد عثمان غنیؓ ٹیکسلا میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا، جس میں مولانا زاہد الراشدی صاحب، قاضی ارشد الحسینی صاحب اور سید سلمان گیلانی صاحب نے شرکت کی، 29 نومبر کو حضرت میاں محمد اجمل قادری صاحب ٹیکسلا تشریف لائے اور بعد مغرب بیان فرمایا۔

سالانہ تبلیغی اجتماع رائے ونڈ:۔

حسب معمول 5 سے 8 اکتوبر تک یہ عالمی اجتماع منعقد ہوا اور اس میں جزوی شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔

رمضان المبارک کے معمولات:۔

عزیزان حافظ محمد معاویہ اور احمد علی نے مسجد بابا جیون میں ہی قرآن مجید سنایا بیسویں شب تکمیل کی تقریب ہوئی اور اس دفعہ والد صاحب نے بھی مسجد امیر معاویہؓ میں آخری عشرے کا اعتکاف فرمایا، راقم السطور بھی ہمراہ تھا۔

2000ء

مقامی و علاقائی پروگرام:۔

مدینہ مسجد اٹک میں ختم قرآن کی تقریب 8 جنوری کو منعقد ہوئی جس میں عزیزم حافظ محمد معاویہ و دیگر احباب نے شرکت کی۔ 6 فروری کو اسلام آباد میں مولانا اعظم طارق صاحب کا پروگرام ہوا۔ مولانا سید عطاء المومن شاہ صاحب بخاری نے 23 فروری کو لالہ رخ واہ کینٹ اور 25 فروری کو توحید آباد ٹیکسلا میں اجتماعات سے خطاب فرمایا۔ 20 مارچ کو مولانا زاہد الراشدی صاحب اور مولانا اللہ وسایا قاسم صاحب نے ایچ ایم سی میں جبکہ مولانا عطاء الرحمٰن شہباز صاحب نے یکم اپریل کو واہ کے اجتماعات میں شرکت کی۔

امن کمیٹی ٹیکسلا کا اجلاس:۔

تحصیل ٹیکسلا کے اے ایس پی صاحب اور تھانہ ٹیکسلا کے ایس ایچ او صاحب نے 30 مارچ کو تھانہ ٹیکسلا میں امن کمیٹی کا اجلاس منعقد کیا، جس میں آئندہ محرم الحرام کے دوران امن و امان کے بارے میں تجاویز طلب کیں اور تعاون کی اپیل کی۔

فاروق اعظم سیمینار راولپنڈی:۔

پریس کلب راولپنڈی میں 7 اپریل کو سید عبدالمجید ندیم صاحب اور دیگر علمائے کرام نے خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروقؓ کی یاد میں منعقد اس سیمینار سے خطاب فرمایا اور رات کو شاہ صاحب نے مسجد گل کرتار پورہ راولپنڈی میں بھی اسی موضوع پر تفصیلی تقریر فرمائی، ان دونوں پروگراموں میں شرکت کی گئی۔

عزیزم محمد نعمان کی حفظ کی تکمیل:۔

سب سے چھوٹے لخت جگر حافظ محمد نعمان کے حفظ کی تکمیل 17 اپریل کو ہوئی اور ایچ ایم سی میں قاضی ارشد الحسینی صاحب نے اس سلسلہ میں ہونے والی تقریب سے خطاب فرمایا۔

سید عبدالمجید ندیم صاحب کا خطبہ جمعہ:۔

مسجد امیر حمزہ ٹیکسلا میں جہاں اس دوران راقم السطور خطیب تھا، 21 اپریل کو نماز جمعہ سے قبل شاہ صاحب کا خطاب ہوا۔ ایک دن قبل مجھے اٹک خورد کے پروگرام میں شاہ صاحب کی ملاقات کے لئے جانا پڑا، جہاں آپ نے "شہدائے اسلام کانفرنس" سے خطاب کیا۔

"تحفظ دینی مدارس کنونشن" اکوڑہ خٹک:۔

دینی مدارس کے خلاف فوجی حکومت کے منفی اقدامات اور سازشوں کے پیش نظر، ملک بھر کے دینی مدارس کے مہتمم حضرات اور وفاق المدارس کے مرکزی عہدیداران نیز دینی

جماعتوں کے سربراہوں پر مشتمل ایک عظیم الشان اجتماع اس عنوان سے 30 اپریل کو دارالعلوم حقانیہ کے وسیع دارالحدیث میں منعقد ہوا۔اس اجتماع میں حکومت کو انتباہ کیا گیا کہ مدارس کے خلاف کسی قسم کے منفی اقدام کی بھرپور مزاحمت کی جائے گی اور ایسی سازشوں کو برداشت نہیں کیا جائیگا۔اس اجتماع میں شرکت کی گئی۔

خانقاہ اقبالیہ کا سالانہ اجتماع:۔

حسب معمول اس سال بھی پانچ مئی سے خانقاہ اقبالیہ کا سہ روزہ اجتماع شروع ہوا، جس میں سینکڑوں متوسلین نے ملک بھر سے شرکت کی۔

حضرت میاں اجمل قادری صاحب کی تشریف آوری:۔

مسجد شہداء اسلام آباد میں 8 مئی کو حضرت میاں صاحب تشریف لائے اور مجلس ذکر منعقد کی، جس میں شرکت کی گئی اور حضرت سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

روحانی کانفرنس ٹیکسلا:۔

مسجد عثمان غنیؓ ٹیکسلا میں، سالانہ روحانی کانفرنس 17 مئی کو منعقد ہوئی، جس میں حضرت میاں محمد اجمل قادری صاحب، مولانا زاہدالراشدی صاحب، مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب اور سید سلمان گیلانی صاحب نے خطاب فرمایا جبکہ صدارت حضرت قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب نے فرمائی۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب کی شہادت:۔

عالم اسلام کی عظیم شخصیت اور پاکستان کے نامور عالم دین، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب کو 18 مئی کو کراچی میں شہید کر دیا گیا، جس پر احتجاج کے لئے 19 مئی کو ٹیکسلا میں شٹر ڈاؤن ہڑتال کی گئی اور احتجاجی جلوس نکالا گیا۔

مولانا زاہدالراشدی صاحب کے بیانات:۔

ایچ ایم سی اور مسجد امیر حمزہؓ ٹیکسلا میں 17 جون کو سیرت النبی ﷺ کے پروگرام ہوئے جن میں حضرت مولانا زاہدالراشدی صاحب اور نعت حافظ محمد شریف منچن آبادی صاحب نے شرکت کی۔منچن آبادی صاحب کو اگلے دن راولپنڈی الٰہ آباد میں پیر طریقت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب کی دعوت پر ایک جلسہ میں شرکت کے لئے لے جایا گیا۔

خاتم المعصومین کانفرنس ٹیکسلا:۔

سپاہ صحابہ کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں سالانہ کانفرنس 25 جون کو ہوئی، جس میں سپاہ صحابہؓ کے جرنیل مولانا اعظم طارق صاحب نے مفصل خطاب فرمایا۔

سید عطاء المومن شاہ صاحب بخاری کا خطاب:۔

یکم جولائی کو پنڈ گوندل ٹیکسلا میں شاہ صاحب نے ایک تبلیغی جلسہ میں نہایت تفصیلی خطاب فرمایا۔

آل پاکستان علماء کنونشن اسلام آباد:۔

تحفظ مدارس کے سلسلہ میں جامعہ محمدیہ اسلام آباد میں وفاق المدارس کے عہدیداران اور ملک بھر کے ذمہ دار علمائے کرام کا ایک اجلاس اور کنونشن 2 جولائی کو منعقد ہوا، جس میں حالات کا تفصیل سے جائزہ لیا گیا اور حکومت سے مطالبات کے ساتھ ساتھ احتجاجی تحریک کو منظم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔راقم السطور بھی اس موقع پر شریک اجلاس ہوا۔

حضرت صوفی محمد اقبال مدنی صاحب کا انتقال:۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کے خادم خاص اور اجل خلیفہ مجاز پیر طریقت حضرت صوفی محمد اقبال صاحب مدنی 16 جولائی کو مدینہ منورہ میں انتقال کر گئے اور حسب خواہش جنت البقیع میں تدفین کی سعادت حاصل کی۔

مولانا زاہدالراشدی صاحب سے ملاقات:۔

اسلام آباد میں 20 جولائی کو مولانا کے حکم پر ان کے پروگرام میں شرکت کی اور ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

عزیزم محمد عثمان کے حفظ کی تکمیل:۔

تیسرے صاحبزادہ محمد عثمان کے حفظ کی تکمیل 24 جولائی کو ہوئی اور اس موقع پر مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن ایچ ایم سی میں مختصر تقریب منعقد کی گئی، جس میں حضرت قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔

مسجد قباء حسن ابدال میں ماہانہ مجلس ذکر کی ابتداء:۔

حضرت قاضی محمد راشد الحسینی صاحب پروفیسر کیڈٹ کالج حسن ابدال اور خلیفہ مجاز قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب نے ٹیکسلا کی ماہانہ مجلس ذکر میں شرکت کے ساتھ ساتھ، 17 اگست کو حسن ابدال میں بھی یہ سلسلہ شروع کیا، جس میں ہم ٹیکسلا کے متوسلین بھی شریک ہوتے تھے۔

ایبٹ آباد میں جہاد کانفرنس:۔

حضرت مولانا مسعود اظہر صاحب اور حنیف شاہد صاحب نے دوران اگست منڈیاں نزد ایبٹ آباد کے ہمارے روحانی مرکز میں، شاندار "جہاد کانفرنس" سے خطاب فرمایا، جس میں ہم سب نے شرکت کی۔

ایبٹ آباد میں سہ روزہ تبلیغی پروگرام:۔

محلّہ گنج جدید ایبٹ آباد کی جامع مسجد میں 22 تا 24 اگست سہ روزہ اجتماع منعقد ہوا، جن میں شرکت اور معاونت کے لئے عزیزم حافظ محمد معاویہ وہیں رہا اور خود راقم السطور بھی آخری دن شریک اجتماع ہوا۔ اس آخری نشست سے مولانا اعظم طارق صاحب نے خطاب فرمایا۔

مقامی وعلاقائی اجتماعات:۔

مدرسہ عربیہ حضرو نے، جہاں دو عزیزان حافظ احمد علی اور حافظ محمد نعمان زیر تعلیم تھے، 27 اگست کو والدین کا اجتماع منعقد کیا، 2 ستمبر کو ڈھوک دراب میں تبلیغی جلسہ ہوا، 16 ستمبر کو واہ میں مولانا اعظم طارق صاحب نے خطاب فرمایا، 16 سے 19 ستمبر اسلام آباد کا سالانہ علاقائی اجتماع منعقد ہوا، 21 ستمبر کو براہمہ میں مولانا حق نواز شہید کے صاحبزادہ اظہار الحق صاحب تشریف لائے، 4 اکتوبر کو ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب مسجد قباء ٹیکسلا میں خطاب کے لئے آئے، یکم نومبر کو گڑھی افغاناں میں اعزاز علی شہید کانفرنس منعقد ہوئی، حسن ابدال میں قاری زاہد صاحب کے مدرسہ کا جلسہ دستار بندی 15 اکتوبر کو منعقد ہوا۔ ان میں سے اکثر پروگراموں میں شرکت کی گئی۔

رائیونڈ کا سالانہ تبلیغی اجتماع:۔

نومبر کی 4، 5، 6 تاریخ کو رائے ونڈ میں سالانہ تبلیغی اجتماع حسب معمول منعقد کیا گیا، جس میں والد محترم اور صاحبزادگان کے ہمراہ شرکت کی گئی۔

ٹیکسلا ونواح میں جلسے:۔

مکی مسجد نزد پٹرول پمپ میں 9 نومبر کی رات تبلیغی جلسہ ہوا، جبکہ 10 نومبر کو گدوال واہ کینٹ میں سید عبدالمجید ندیم صاحب نے جمعہ کے موقع پر خطاب فرمایا، 17 نومبر کو مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں مدرسہ سراج المدارس کا سالانہ جلسہ ہوا، جس میں مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب اور قاضی عبدالرشید صاحب (راولپنڈی) نے شرکت کی۔ 22 نومبر کو مدینہ مسجد اٹک میں سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ ان تمام پروگراموں میں بھی شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔

سال بھر کے دیگر معمولات:۔

مقامی ہفتہ وار اور ماہانہ مجلس ذکر، اٹک، ایبٹ آباد میں نوچندی جمعرات کا ماہانہ ذکر مسجد خالد بن ولیدؓ واہ کی مجلس ذکر، ماہانہ درس قرآن واہ کینٹ، حسن ابدال کا اسی سال شروع کردہ ماہانہ ذکر، جیسے تمام معمولات الحمدللہ پورے ہوتے رہے۔

اس سال کی قابل ذکر اموات:۔

محلّہ کے مستقل نمازی اور قریبی بزرگ افضل اعوان صاحب 30 جنوری، پرانے جماعتی کارکن صوفی صدیق دکاندار 27 فروری، انجمن کے اساسی رکن شیخ عبدالعزیز صاحب کے والد 29 مارچ، خاندان کے یوسف جمیل کی ہمشیرہ 22 مئی، حافظ رفیق صاحب کے برادر نسبتی نور محمد 28 مئی، درس قرآن واہ کے مرتب قاضی عثمان غنی صاحب کی اہلیہ 30 مئی، عزیزم محمد معاویہ کی پہلی دختر 11 ستمبر، مولانا امین صفدر اوکاڑوی 30 اکتوبر، مولانا لقمان صاحب علی پوری 16 نومبر اور خاندان کی ہی ایک بزرگ خاتون اہلیہ بابا خان مرحوم 19 نومبر کو فوت ہوئیں۔ اپنے سلسلہ کے بہت ہی قیمتی نوجوان اور حضرت قاضی صاحب کے انتہائی قریبی سالک، ایبٹ آباد کے شیر افضل 20 نومبر کو داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔

دماغ کو نیم سرسام کا عارضہ:۔

نومبر کی 19 تاریخ کو سحری کے وقت شدید سردی میں خاندان کی بزرگ خاتون کی اطلاع دینے کے لئے آنے والوں عزیزوں نے جب دروازہ کھٹکھٹایا تو افراتفری میں اچانک بستر سے نکل کر باہر دروازے تک جانے میں دماغ کو ٹھنڈی ہوا لگنے سے نیم سرسام کی کیفیت ہوگئی، جس سے چند دن کافی تکلیف ہوئی البتہ اللہ تعالیٰ نے سرسام کی شدید تکلیف سے بچالیا۔ اس سے یہ سبق حاصل کرنا چاہئے کہ ایسے موسم میں احتیاط بہت ضروری ہے۔

رمضان المبارک اور اعتکاف:۔

حسب معمول عزیزم محمد معاویہ اور احمد علی نے مسجد بابا جیون میں قرآن مجید سنایا اور بیس راتوں میں مکمل کیا۔اس دفعہ بھی میں نے اعتکاف اپنے محلّہ کی مسجد امیر معاویہؓ میں ہی کیا۔

سال کے کچھ متفرق واقعات:۔

گجرانوالہ کے قریبی دوست حافظ محمد یوسف عثمانی کی دختر نیک اختر کی شادی 23 مارچ کو، حافظ محمد رفیق صاحب کی صاحبزادی کی شادی 5 اپریل کو، حضرت مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب کے صاحبزادہ مولانا محمد انس صاحب کا ولیمہ بہبودی میں 11 اپریل کو، قاری محمد سلیمان صاحب کی بیٹی کا نکاح 6 مئی کو، عزیزم حافظ محمد معاویہ کی پہلی دختر کی پیدائش 30 جولائی کو، میر سلیم اختر صاحب کے بڑے بیٹے میر شہزاد سلیم کی شادی 22 اکتوبر کو اور ماموں زاد وحید الدین کے صاحبزادے کی پیدائش 23 اکتوبر کو ہوئی۔اس سال 16 جولائی کو ہمارے قابل قدر مہربان سید امین گیلانی صاحب کے منجھلے صاحبزادے سید حسان گیلانی مع اہل وعیال غریب خانہ پر تشریف لائے اور عزت افزائی کی۔

2001ء

عزیزم محمد معاویہ بطور مستقل امام ومدرس:۔

جنوری کی ابتداء میں ہی عزیزم حافظ محمد معاویہ دینی خدمت کے لئے مسجد ابو ہریرہؓ نزد گلستان کالونی ٹیکسلا میں امام و مدرس مقرر ہو گیا۔

قاری سعید الرحمٰن صاحب کی تشریف آوری:۔

حضرت قاری صاحب 4 جنوری کو قاضی خلیل الرحمٰن کی مسجد محمدی محلّہ عید گاہ ٹیکسلا میں درس قرآن مجید کے لئے تشریف لائے۔

دفاع افغانستان کونسل اکوڑہ خٹک:۔

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے "بین الاسلامی کانفرنس" 10 جنوری کا دارالحدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں منعقد کرنے کا اعلان فرمایا۔حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب کے حکم پر 9 جنوری کو جامعہ اسلامیہ راولپنڈی میں، اُن سے ملاقات کی اور ان کے ہمراہ اکوڑہ خٹک روانگی ہوئی۔رات کو وہاں دیر تک مذکورہ کانفرنس کے لئے ایجنڈے اور قراردادوں کے علاوہ مشترکہ اعلامیہ تحریر کیا۔اتنے اہم کام میں معاونت میرے لئے بڑا اعزاز تھا۔

ملک بھر کی اہم مرکزی قیادت رات سے ہی پہنچنی شروع ہوگئی تھی اور اکابرین تادیر مشاورت میں مصروف رہے۔دوسرے دن صبح وسیع دارالحدیث میں یہ کانفرنس منعقد ہوئی، تمام اکابرین نے اظہار خیال کیا اور مشترکہ اعلامیہ جاری ہوا۔

مسجد عثمان غنیؓ ٹیکسلا میں پروگرام:۔

اکوڑہ سے واپسی پر 10 جنوری کو بعد عشاء، مولانا زاہد الراشدی صاحب نے اس مسجد میں تبلیغی اجتماع سے بصیرت افروز خطاب فرمایا۔

جہادی مرکز کا سفر اور حاضری:۔

اگلے دن یعنی 11 جنوری کو مولانا اللہ وسایا قاسم صاحب کی دعوت پر مولانا زاہد الراشدی صاحب کے ہمراہ راقم السطور اور عزیزم حافظ محمد معاویہ بڑاسی نزد بالاکوٹ کے جہادی مرکز میں حاضری کے لئے روانہ ہوئے۔مرکز میں امیر تنظیم مولانا فاروق کشمیری نے ساتھیوں سمیت خوش آمدید کہا۔بعد مغرب مجاہدین کے اجتماع سے مولانا زاہد الراشدی صاحب نے جہاد کے موضوع پر خطاب فرمایا اور ان کے خطاب سے پہلے عزیزم محمد معاویہ نے نظم پیش کی۔

اس پروگرام کے بعد مشاورتی اجلاس بھی ہوا، اس میں پیر طریقت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب بھی موجود تھے۔اس طرح اسلام کے اس عظیم رکن کی ادائیگی میں بھی ایک ادنیٰ درجے کی شرکت ہوگئی۔رات وہیں قیام ہوا اور صبح واپسی ہوئی۔

مولانا ضیاء القاسمی صاحب کا انتقال اور تعزیتی اجتماع:۔

پاکستان کے عظیم نامور خطیب مولانا ضیاء القاسمی صاحب کا اسی ماہ انتقال ہو گیا، ان کی یاد میں 24 جنوری کو تعلیم القرآن راولپنڈی اور 27 کو ٹیکسلا کی مرکزی جامع مسجد میں تعزیتی اجتماع ہوئے۔راولپنڈی میں مولانا اعظم طارق صاحب اور ضیاء القاسمی صاحب کے برادر خورد مولانا قاری عبدالحئی عابد صاحب نے خطاب فرمایا۔جبکہ ٹیکسلا میں مولانا عطاء الرحمٰن شہباز صاحب نے۔

حضرت قاضی صاحبؒ کے بھائی قاضی طاہر صاحب کا وصال:۔

ہمارے محسن ومشفق حضرت قاضی صاحب نوراللہ مرقدہ کے چھوٹے بھائی، قاضی محمد طاہر صاحب، جو پولیس لائن ایبٹ آباد میں خطیب تھے، 27 جنوری کو انتقال فرما گئے۔ان کے ایبٹ آباد میں ہونے والے جنازے میں شرکت کی گئی۔

ٹیکسلا کی مسجد میں جارحیت:۔

ٹیکسلا کی قدیم آبادی کے وسط میں بلند مقام المعروف ڈھکی کی اہل سنت کی مسجد میں 28 جنوری کو مخالف نوجوانوں نے مسلح ہوکر نمازیوں پر حملہ کر دیا اور سنی نوجوانوں کو زخمی کرنے کے علاوہ مسجد میں بہت توڑ پھوڑ کی۔نواحی محلوں کے ہم مسلک حضرات اطلاع ہونے پر مسجد میں پہنچ گئے،جس پر حملہ آور فرار ہوگئے اور ایک بڑا خونی تصادم ہوتے ہوتے رہ گیا۔ انتظامیہ نے بھی مطلع ہونے پر بروقت مداخلت کی اور فسادات کا سلسلہ بڑھنے سے روک دیا۔

فوری طور پر ٹیکسلا و گردونواح کے علمائے کرام اور ذمہ دار شہریوں نے باہمی رابطہ کر کے "سنی سپریم کونسل" کے نام سے ایک فورم قائم کیا تا کہ متحد ہوکر ایسے اقدامات کا دفاع کیا جائے۔(اس کونسل کی تفصیلات الگ تحریر کی جائیں گی)۔

غازی عبدالعزیز صاحب کی تشریف آوری:۔

شہید اسلام مولانا محمد عبداللہ صاحب کے جانشین مولانا عبدالعزیز صاحب 28 جنوری کو مدنی مسجد ٹیکسلا میں تبلیغی جلسہ سے خطاب کے لئے تشریف لائے۔

دفاع افغانستان کونسل کے اجلاس:۔

جنوری میں قائم کردہ اس کونسل کا ایک اجلاس 12 فروری کو اسلام آباد میں منعقد ہوا،جس میں بطور نمائندہ شرکت کی۔دوسرا اجلاس 17 فروری کو جامعہ اسلامیہ راولپنڈی میں ہوا، جس میں مرکزی حضرات نے شرکت فرمائی اور راقم السطور بھی شریک اجلاس ہوا۔

پاکستان شریعت کونسل کا اجلاس:۔

مولانا زاہدالراشدی صاحب اور پر مذکور اجلاس کے بعد راقم السطور کی دعوت پر ٹیکسلا تشریف لائے اور رات قیام فرمایا۔دوسرے دن یعنی 18 فروری کو راولپنڈی میں "پاکستان شریعت کونسل" کا اجلاس منعقد کیا۔راولپنڈی روانگی سے پہلے غریب خانہ پر مقامی صحافیوں کو ناشتہ پر بلا کر پریس کانفرنس کا اہتمام بھی کیا گیا۔

اسلام آباد ہوٹل میں "اُمہ تعمیر نو" کا سیمینار:۔

پاکستان کے نامور سکالر ڈاکٹر سلطان محمود صاحب نے 2 مارچ کو ہالی ڈے اِن اسلام آباد میں "اُمہ تعمیر نو" کے عنوان سے ملکی سطح کا سیمینار منعقد کیا،جس میں ان کی دعوت پر راقم السطور نے بھی شرکت کی۔

ٹیکسلا میں مولانا عبدالحمید وٹو صاحب کا خطاب:۔

مشہور نوجوان خطیب مولانا عبدالحمید وٹو صاحب نے نہر کے کنارے بنی مسجد میں 14 مارچ کو ایک تبلیغی جلسہ سے موثر خطاب فرمایا۔

علماء کونسل پاکستان کا اجلاس:۔

علمائے دیوبند پر مشتمل " آل پاکستان علماء کونسل " نے ،جس کے سربراہ سید عطاء المومن صاحب تھے، 21 مارچ کو تعلیم القرآن راولپنڈی میں اجلاس منعقد کیا،جس میں کثیر تعداد میں ملک کے اکابر علماء نے شرکت کی۔راقم السطور بھی اجلاس میں شریک ہوا اور مولانا قاری عبدالحئی عابد صاحب سے خصوصی ملاقات کی۔

ایک ذاکر کی قابل اعتراض تقریر:۔

ایک ذاکر نے 28 مارچ کو فقہ جعفریہ کی عبادت گاہ ٹیکسلا میں نہایت قابل اعتراض تقریر کی،جس پر سپاہ صحابہؓ کے عہدیدار حافظ محمد رمضان صاحب نے انتظامیہ کو تحریری درخواست دی۔اسی طرح شہر کی مشرقی آبادی کی مدنی مسجد کے محلّہ میں دیواروں پر اشتعال انگیز تحریریں بھی کی گئیں،جس پر مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں 5 اپریل کو بہت بڑا احتجاجی جلسہ کیا گیا اور متفقہ طور پر،ان مسلسل اشتعال انگیزیوں کے ردعمل میں،اس کمیونٹی کے سوشل بائیکاٹ کا اعلان کر دیا گیا،اس لئے کہ اس فرقہ کے ذمہ دار حضرات حالات کو کنٹرول نہیں کر رہے تھے،اور یہ سلسلہ دو،تین ماہ سے جاری تھا۔

پشاور کی عالمی دیوبند کانفرنس:۔

جمعیت علمائے اسلام (ف) کے زیر اہتمام سہ روزہ عالمی کانفرنس میں "پاکستان شریعت کونسل" کے وفد نے ایک نمائندہ کے طور پر 10 اپریل کو امیر مرکزیہ حضرت فداء الرحمٰن

درخواستی صاحب کے ہمراہ شرکت ہوئی۔ مذکورہ کانفرنس میں بہت سے اکابر علماء سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت کے ہی ہمراہ 12 اپریل کو پارلیمنٹ لاجز میں مولانا محمد تقی عثمانی صاحب اور اراکین پارلیمنٹ سے ملاقاتیں کی گئیں۔

اسلام آباد کے اعلیٰ پولیس افسر سے رابطہ:۔

حضرت درخواستی کی وساطت سے اگلے دو دن یعنی 13، 14 اپریل کو ٹیکسلا کے مقدمات وحالات کے ضمن میں اے، آئی، جی اسلام آباد راؤ اقبال صاحب سے ملاقاتیں کی گئیں۔

پاکستان شریعت کونسل کی مرکزی شوریٰ کا اجلاس:۔

امیر مرکزیہ نے مرکزی شوریٰ کا اجلاس 29، 30 اپریل کو گجرانوالہ میں طلب فرمایا، جس میں شرکت کے لئے روانگی ہوئی۔ اجلاس کے بعد رات کو جلسہ عام بھی ہوا۔ اگلے دن یعنی یکم مئی کو حضرت الامیر کے ہمراہ گجرات اور جہلم میں قیام کرتے ہوئے، اسلام آباد تک سفر کی سعات حاصل ہوئی۔

مولانا خبیب احمد جہلمی کا خطاب:۔

تحریک خدام اہل سنت پاکستان کے مرکزی رہنما اور جامعہ تعلیم الاسلام جہلم کے مہتمم حضرت مولانا خبیب احمد صاحب جہلمی، 2 مئی کو گدوال کے مدرسہ میں تشریف لائے اور خطاب فرمایا۔ اس اجتماع میں شرکت اور حضرت سے ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی۔

ٹیکسلا کی روحانی کانفرنس:۔

مسجد عثمان غنیؓ ٹیکسلا سالانہ روحانی کانفرنس 5 مئی کو منعقد ہوئی، جس میں مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب اور نعت خواں حنیف شاہد صاحب شریک ہوئے۔ حضرت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی نے اس کانفرنس میں شرکت کا وعدہ فرمایا تھا، لیکن اچانک علالت کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے۔

مقامی وعلاقائی پروگرام:۔

مدینہ مسجد اٹک میں 6 مئی کو سالانہ جلسہ منعقد ہوا، جس میں افغان سفیر مولانا عبدالسلام ضعیف صاحب، مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب ودیگر اکابر علماء نے خطاب فرمایا۔ مولانا مکی صاحب 10 مئی کو ٹیکسلا، واہ اور 11 مئی مسجد خالد بن ولیدؓ لالہ رخ میں بھی مجالس ذکر واجتماعات میں شریک ہوئے۔

جانشین امام الہدیٰ حضرت میاں صاحب کی تشریف آوری:۔

حضرت ڈاکٹر میاں محمد اجمل قادری صاحب 13 مئی کو واہ کینٹ کے ماہانہ درس قرآن مجید میں شرکت کے لئے تشریف آور ہوئے۔

حافظ شریف منچن آبادی کے پروگرام:۔

ملک کے مقبول ترین، نابینا نعت خواں حافظ محمد شریف منچن آبادی صاحب پہلے 17 مئی کو راولپنڈی اور مضافات کے دورہ پر آئے اور پھر 22 جون کو مسجد امیر معاویہؓ ٹیکسلا میں محفل حمد ونعت میں بھی شریک ہوئے۔ اس محفل میں جھنگ کے نعت خواں حافظ فیاض جھنگوی صاحب نے بھی اپنے مخصوص انداز میں نعتیں پیش کیں۔ اس موقع پر قاضی محمد راشد الحسینی صاحب اور قاری محمد سلیمان صاحب نے بھی شرکت کی۔ یہ پروگرام بہت زیادہ، مقبول ہوا۔

مدرسہ سراج المدارس کا سالانہ جلسہ:۔

مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں مدرسہ کا سالانہ جلسہ 24 جون کو خواجہ خواجگان پیر طریقت حضرت خواجہ خان محمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا، جس میں حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب کے علاوہ پنڈی، اسلام آباد کے علماء کرام نے بھی خطاب فرمایا۔

مولانا قاری عبدالحئی عابد صاحب کے خطاب:۔

جامع مسجد فاروق اعظم ایچ ایم سی روڈ ٹیکسلا میں قاری صاحب موصوف نے 27 جون کو تبلیغی جلسہ سے خطاب فرمایا اور دوبارہ 11 جولائی کو مکّی مسجد نزد پٹرول پمپ ٹیکسلا میں بھی تشریف لائے، اور جلسہ سے خطاب کیا۔

سالانہ خاتم المعصومین کانفرنس:۔

سپاہ صحابہ ٹیکسلا کے زیر اہتمام یہ کانفرنس، 28 جون کو جامع مسجد امیر حمزہؓ ایچ ایم سی روڈ میں منعقد ہوئی۔

مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کی تشریف آوری:۔

پاکستان کے نامور مصنف اور خطیب حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب حقانی، برادر محترم قاضی ثاقب الحسینی صاحب کے ہمراہ 12 جولائی کو غریب خانہ پر تشریف لائے اور میزبانی کا شرف بخشا۔

پاکستان شریعت کونسل کا اجلاس اور مری، ایبٹ آباد کا سفر:۔

امیر مرکزیہ حضرت درخواستی دامت برکاتہم نے بھوربن مری میں کونسل کا مرکزی اجلاس 21، 22 جولائی کو طلب فرمایا، اس سے قبل گلہڑہ گلی کے پرانے جماعتی احباب کئی بار اپنے ہاں مع اہل خانہ آنے کی دعوت دیتے رہے تھے، چنانچہ دونوں مقاصد کیلئے 21 کو روانگی ہوئی، اہل خانہ کو گلہڑہ گلی اتار کر خود اور عزیزان بھوربن اجلاس کے لئے روانہ ہوئے۔ملک بھر سے نمائندگان نے اجلاس میں شرکت کی اور جماعتی امور پر غور کر کے اہم فیصلے کئے، تفصیلی کاروائی "نوائے شریعت" میں چھاپ دی گئی تھی۔دوسرے دن براستہ نتھیا گلی ایبٹ آباد روانگی ہوئی جہاں اپنے سلسلہ کے گرمائی مرکز میں حضرت قاضی ارشد الحسینی صاحب کی خدمت میں حاضری دی اور واپس ٹیکسلا روانہ ہو گئے۔

مولانا زاہد الراشدی صاحب کی تشریف آوری:۔

مرکزی جامع مسجد لالہ رخ واہ میں تقریب ختم بخاری میں خطاب کیلئے یکم اگست کو مولانا زاہد الراشدی تشریف لائے۔

قاری سعید الرحمٰن صاحب سے ملاقات:۔

قاری صاحب 16 اگست کو عزیزم معاویہ کی خواہر نسبتی کے نکاح کی تقریب کیلئے ٹیکسلا تشریف لائے اس موقع پر ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

پولیس افسر سے علماء کی ملاقات:۔

تھانہ ٹیکسلا میں "طالبان" نامی ایس ایچ او کی خواہش پر 12 اور 14 ستمبر کو راقم السطور نے الگ بھی اور علمائے کرام کے وفد کے ہمراہ بھی ملاقاتیں کیں اور شہری مسائل کی طرف ان کی توجہ دلائی، اس موقع پر مختلف تجاویز پر بھی تبادلہ خیال ہوا۔

دفاع پاکستان کونسل کا اجلاس اور مظاہرہ:۔

ملک کے دوسرے شہروں کی طرح ٹیکسلا میں بھی کونسل کی تشکیل کی گئی۔ 27 ستمبر کو تحصیل بھر کے علماء، مکی مسجد سرائے کالا میں جمع ہوئے، عہدیداروں کا انتخاب کیا گیا اور 19 نومبر کو مرکزی تنظیم کے فیصلہ کے مطابق مظاہرہ کرنے کا بھی فیصلہ کیا، چنانچہ اس دن جی۔ٹی۔روڈ پر زبردست مظاہرہ اور احتجاجی تقریریں کی گئیں۔

مدنی مسجد ٹیکسلا میں تنازعہ:۔

ٹیکسلا کے پہلے شعلہ بیان خطیب مفتی شبیر احمد عثمانی صاحب مذکورہ مسجد میں امامت وخطابت کا فریضہ خوش اسلوبی سے انجام دے رہے تھے اور گزشتہ مسلکی تنازعہ میں بھی اہم کردار ادا کیا تھا، اچانک متنازعہ قرار دیئے گئے اور مسجد انتظامیہ سے عدم اتفاق ہو گیا، اس سلسلہ میں 18 نومبر کو مسجد کے اندر فریقین میں جھگڑا ہو گیا اور بڑی ناخوشگوار صورتحال پیدا ہو گئی جو بہت افسوسناک تھی، اسلئے کہ جانبین پوری طرح ہم خیال اور ہم مسلک تھے۔بہرحال شہر کے ذمہ دار علماء ومشاہیر نے مداخلت کر کے معاملے کو مزید بگڑنے سے بچالیا اور فریقین کی رضامندی سے چند شرائط پر صلح کرادی۔

رمضان المبارک کے معمولات:۔

عزیزم حافظ محمد معاویہ نے اپنی مسجد ابوہریرہؓ میں ہی تراویح میں قرآن مجید سنایا اور آخری عشرے سے قبل مکمل کر لیا، راقم السطور نے اس دفعہ بھی اپنی محلّہ کی مسجد امیر معاویہؓ میں اعتکاف کیا۔

سال کے متفرق واقعات ومعمولات:۔

عزیزان احمد علی اور محمد نعمان جامعہ عربیہ حضرو میں زیر تعلیم رہے۔عزیزم محمد عثمان کو مدینہ مسجد اٹک میں داخل کرایا گیا۔معروف جماعتی دوست علامہ غلام مصطفیٰ صاحب زرگر 20 مارچ کو وفات پا گئے۔اٹک، ایبٹ آباد، اور ٹیکسلا کی ماہانہ مجالس ذکر ہوتی رہیں، حضرو مدرسہ کے بھی کئی سفر کرنے پڑے، اکتوبر میں چند دن مسلسل بخار میں بھی مبتلا رہا۔

سید عبدالمجید ندیم صاحب کا پروگرام:۔

گدوال واہ کینٹ میں شاہ صاحب 19 فروری کو تشریف لائے اور جمعہ کے اجتماع سے خطاب فرمایا۔

جانشین امام الہدیٰ حضرت میاں صاحب کی تشریف آوری:۔

حضرت میاں محمد اجمل قادری صاحب 18 مارچ کو لوسر شرفو اور ریاست آباد تشریف لائے اور مجلس ذکر میں بیان فرمایا۔

محافل حمد و نعت اسلام آباد، اٹک:۔

سالانہ محافل 13 اپریل کو اسلام آباد اور 14 اپریل کو مدینہ مسجد اٹک میں انعقاد پذیر ہوئیں جن میں ملک کے نامور شعراء اور نعت خواں حضرات نے شرکت کی اور مشہور علماء خطباء نے تقاریر فرمائیں، حاضری کے لحاظ سے بہت بھرپور اجتماعات ہوئے۔ اسی انداز کی ایک محفل 23 مئی کو خیابان سرسید راولپنڈی کی مسجد میں بھی منعقد ہوئی۔

مولانا زاہد الراشدی کا خطاب:۔

حضرت مولانا 16 اپریل کو مسجد عثمان غنیؓ اسلام آباد میں تشریف لائے اور دینی اجتماع سے خطاب فرمایا۔

پاکستان شریعت کونسل کا اجلاس:۔

کونسل کا مرکزی اجلاس 9 مئی کو مسجد سلمان فارسیؓ اسلام آباد میں منعقد ہوا، جس میں مرکزی قائدین سمیت بہت سے علماء کرام نے شرکت کی۔

مدینہ مسجد اٹک میں تبلیغی جلسہ:۔

اٹک کی مدینہ مسجد میں، 16 مئی کو ملک کے مقبول خطیب مولانا اسماعیل شاہ کاظمی اور نعت خواں صفی اللہ بٹ صاحب نے تبلیغی جلسہ سے خطاب فرمایا۔

ٹیکسلا میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام:۔

مجلس کے مرکزی مبلغ مولانا اسماعیل شجاع آبادی اور اسلام آباد کے ذمہ دار 17 مئی کو ٹیکسلا تشریف لائے اور مرکزی جامع مسجد میں خطاب کے بعد احباب کو ٹیکسلا میں تنظیم قائم کرنے پر آمادہ کیا، چنانچہ اسی وقت تشکیل ہوگئی۔ شجاع آبادی صاحب نے 19 مئی کو واہ اور 20 مئی کو مسجد ابو ہریرہؓ ٹیکسلا میں بھی خطاب کیا۔

سیرت النبی ﷺ کے مقامی و علاقائی پروگرام:۔

واہ کے قریب بوہٹی پنڈ میں 18 مئی کو تحریک خدام اہل سنت کے مبلغ مولانا عبد الغفور قاسمی صاحب اور حافظ رفیع الحسینی صاحب، 25، 29 مئی کو قاضی ارشد الحسینی صاحب نے ایچ ایم سی، ٹیکسلا یونیورسٹی اور مسجد ابو ہریرہؓ ٹیکسلا میں، 9 جون کو سید عبد المجید ندیم صاحب نے مسجد نمرہ نزد مذبحہ خانہ ٹیکسلا میں جلسہ ہائے سیرت سے خطاب فرمایا۔ مسجد ابو ہریرہؓ میں حافظ محمد شریف منچن آبادی صاحب نے بھی اپنی مخصوص آواز میں نعتیں پیش کیں اور 30 سال قبل کی یادوں کو تازہ کر دیا۔

مجلس ختم نبوت کا استقبالیہ اور کانفرنس:۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی طرف سے 11 جون کو اسلام آباد میں مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے اعزاز میں استقبالیہ دیا گیا اور رات کو تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی میں عظیم الشان کانفرنس منعقد کی گئی، جس میں مولانا موصوف، مولانا محمد اکرم طوفانی، مفتی جمیل خان صاحب کے علاوہ مقامی علماء کرام نے خطاب فرمائے۔

ایبٹ آباد میں سیرت کانفرنس:۔

ایبٹ آباد کے مرکز میں 7 اگست کو مولانا عبد القیوم حقانی اور مشہور نعت خواں حنیف شاہد نے کانفرنس سے خطاب فرمایا۔

اسلام آباد کی محفل حمد و نعت:۔

مرکزی جامع مسجد اسلام آباد میں 15 اگست کو عظیم الشان محفل حمد و نعت منعقد ہوئی جس میں بزم حسانؓ پاکستان کے تمام مرکزی شعراء اور نعت خواں شریک ہوئے۔

مسجد عمر فاروقؓ ٹیکسلا کا جلسہ:۔

محلّہ مکراں کی مسجد میں 8 اکتوبر کو سید عطاء المومن شاہ صاحب بخاری اور امیدوار صوبائی اسمبلی جناب حافظ محمد سعد صاحب نے تبلیغی جلسہ سے خطاب فرمایا۔

قومی و صوبائی انتخابات:۔

ملک بھر میں 10 اکتوبر کو قومی و صوبائی اسمبلیوں کیلئے انتخابات منعقد ہوئے۔

حضرت خواجہ خواجگان محمد صاحب سے ملاقات:۔

سید عبد المجید ندیم صاحب کے ہاں، راولپنڈی میں 18 اکتوبر کو دورہ تفسیر کے افتتاح کے موقع پر حضرت خواجہ صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

مدینہ مسجد اٹک کا سالانہ جلسہ:۔

مدینہ مسجد اٹک میں حسب معمول شعبان المعظم میں 3 نومبر کو سالانہ جلسہ منعقد ہوا جس میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب کے فرزند ارجمند سید عطاء المہیمن شاہ صاحب بخاری نے شرکت فرمائی اور بصیرت افروز خطاب فرمایا۔

صدیقیہ مسجد ٹیکسلا میں پروگرام:۔

ذاتی نگرانی میں قائم کردہ مسجد صدیقیہ ٹیکسلا میں 2 نومبر کو ایک عظیم الشان تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔

مقدمات کا ایک اور سلسلہ:۔

اکتوبر، نومبر میں پہلی بار ذاتی مقدمات کا سامنا کرنا پڑ گیا، جب کہ اس سے پہلے الحمدللہ سارے کے سارے چھوٹے بڑے مقدمات صرف اور صرف مذہب کے حوالے سے تھے۔ یہ مقدمہ زمین کے ایک کھاتہ شریک نے محض پیسے بٹورنے کیلئے قائم کیا، جو اللہ کے فضل سے جلد ہی انجام کو پہنچ گیا اور سول مقدمات کے سلسلہ کی طرح شیطان کی آنت کی طرح لمبا نہیں ہوا۔ اسی طرح ایچ ایم سی کا ایک محکمانہ کیس بھی ذمے لگ گیا، کچھ عرصہ دونوں مقدمات کے سلسلہ میں ٹیکسلا کی عدالتوں میں تھوڑے تھوڑے وقفہ سے پیشیاں ہوتی رہیں۔

رمضان المبارک اور اعتکاف:۔

اس دفعہ بھی عزیزم محمد معاویہ نے اپنی مسجد میں قرآن مجید سنایا اور راقم السطور نے بھی اعتکاف اپنی مسجد سیدا میر معاویہؓ میں ہی کیا۔

سال رواں کے دیگر قابل ذکر واقعات:۔

شیخ طریقت حضرت قاضی صاحبؒ کے بھانجے اور لاہور مسجد پٹولیاں کے سابق خطیب مولانا محمد الیاس صاحبؒ کی اہلیہ 10 فروری کو فوت ہوئیں، مرحومہ مولانا حافظ رفیع الحسینی صاحب کی ہمشیرہ تھیں۔ گدوال مدرسہ حق چار یار میں 3 اکتوبر کو سالانہ جلسہ ہوا۔

2003ء

براہمہ میں مولانا اعظم طارق صاحب کا خطاب:۔

مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی شہیدؒ کی براہمہ والی مسجد میں 4 جنوری کو جرنیل صحابہؓ مولانا اعظم طارق صاحب نے خطاب فرمایا۔

قریبی علمائے کرام کا انتقال:۔

سموں کے مولانا حکیم عبدالرشید صاحب 12 جنوری کو اور اسی ماہ میں مولانا قاری سعید الرحمٰن ساحب کے برادر گرامی انتقال فرما گئے۔ جنازہ اور تعزیت کیلئے دونوں مقامات یعنی سموں اور بہبودی حاضری ہوئی۔ حضرو میں 31 مارچ کو حافظ زبیر صاحب کا انتقال ہوا، جنازہ میں شرکت کی گئی۔

عزیزم حافظ محمد نعمان کے بے اعتدالیاں:۔

سب سے چھوٹا صاحبزادہ حافظ محمد نعمان پہلے 14 جنوری کو مدرسہ سے بلا اطلاع کراچی اپنے حفظ کے استاد صاحب کے پاس چلا گیا، ہفتہ بھر کے بعد واپسی ہوئی، 19 فروری کو پھر انہی استاد محترم کے گاؤں بالاکوٹ بغیر بتائے روانہ ہو گیا۔ یہاں سے اس کی بدقسمتی کی ابتداء ہو گئی اور ہماری بدنصیبی اور پریشانی کی۔

حافظ الحدیث حضرت درخواستیؒ کی یاد میں شائع نمبر کی تقریب رونمائی:۔

حضرت کے جانشین حضرت مولانا فداء الرحمٰن درخواستی صاحب نے اپنے مدرسہ کے ماہنامہ جریدہ "انوار القرآن" کا ایک ضخیم نمبر حافظ الحدیث حضرت درخواستیؒ کی یاد میں شائع فرمایا، جس کی رونمائی کی تقریب 5 مارچ کو اسلام آباد کے ڈریم لینڈ ہوٹل کے وسیع ہال میں منعقد ہوئی، جس میں ملک کے نامور علمائے کرام، دانشوروں اور سیاسی رہنماؤں نے خطاب فرمایا۔

اسلامیہ سکول کے انتظام کی واپسی:۔

اپنی عدیم الفرصتی کی وجہ سے ذاتی سکول کا انتظام اپنے ہونہار شاگرد اقبال فاروقی کے حوالے کیا تھا، جو بدلتے ماحول اور عوامی رجحان میں تبدیلی کی وجہ سے وہ میری شرائط کے مطابق خوش اسلوبی سے نہ چلا سکے۔ ان کی مجوّزہ تبدیلیاں میرے لئے قابل قبول نہ تھیں اور وہ علیٰ حالہٖ چلانے سے معذور تھے اسلئے تعلیمی سال کے اختتام پر مارچ میں سکول کا نظم خود سنبھالنا پڑا۔

مقامی وعلاقائی پروگرام:۔

مولانا محمد اعظم طارق صاحب اورممبر قومی اسمبلی غلام سرور خان صاحب نے نواب آباد گراؤنڈ میں 11 مئی کو منعقدہ "نفاذ آئین شریعت کانفرنس" سے خطاب کیا، 13 مئی کو مسجد البدر ماڈل ٹاؤن ٹیکسلا میں مولانا عبدالحمید وٹو اور قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب نے تبلیغی جلسہ میں شرکت کی، 15 مئی کو ڈھیاں میں مولانا عبدالحمید وٹو اور مولانا محمد رفیق جامی صاحب نے خطاب کیا۔ مکی مسجد اٹک میں 24 مئی کو سالانہ پروگرام ہوا اور 5 جون کو اسلام آباد کے ایک وسیع گراؤنڈ میں محفل حمد ونعت منعقد ہوئی، جس میں ملک کے نامور شعراء اور نعت خوانوں کے علاوہ مولانا محمد اعظم طارق صاحب نے ولولہ انگیز خطاب فرمایا۔ ان تمام پروگراموں میں شرکت کی گئی۔

ذاتی پھیپھڑے پھر متاثر:۔

پھیپھڑے کا موروثی مرض مسلسل مصروفیات اور بے آرامی کی وجہ سے کچھ عرصہ بعد پھر جاگ اٹھتا ہے، چنانچہ جولائی میں تکلیف بڑھی، تو ایبٹ آباد کے ماہر امراض سینہ ڈاکٹر تاج صاحب سے رابطہ کر کے دوائیں تجویز کرائیں اور علاج شروع کر دیا۔ لیکن سیمابی فطرت نے آرام نہ کرنے دیا، جس کی وجہ سے ستمبر کو اواخر سے اکتوبر کے پہلا ہفتہ تک بخار اور درد گردہ کا شدید حملہ سہنا پڑا۔

پاکستان شریعت کونسل کا سالانہ اجلاس:۔

حسب معمول اس سال بھی بھوربن مری میں 23، 24 جولائی کو سالانہ اجلاس منعقد ہوا، جس میں ملک بھر سے نمائندہ علماء کرام اور مرکزی قائدین نے شرکت فرمائی۔ اجلاس میں قراردادوں کے ذریعے اہم مطالبات حکومت کو پیش کئے گئے۔

مولانا زاہد الراشدی صاحب کی آمد:۔

مری اجلاس سے فارغ ہوکر، 24 جولائی کو مولانا راقم السطور کے ہمراہ ٹیکسلا تشریف لائے اور بعد مغرب ایچ ایم سی ٹیکسلا میں خطاب فرمایا۔ بیان کے بعد کئی احباب کے سوالات کا اطمینان بخش جواب دے کر انہیں مطمئن کیا۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول ٹیکسلا کے خلاف سازشوں کی ابتداء:۔

اگست کے مہینے میں سکول اور اس کے ہیڈ ماسٹر حافظ محمد رفیق کے معاندین نے، ان کو ہدف بنا کر بے بنیاد گمنام اشتہار گلیوں میں لگانے شروع کر دیئے اور ان کی جگہ کسی ماہر تعلیم کو سکول کا سربراہ بنانے کا مطالبہ بھی کیا۔ یہ سلسلہ تقریباً دو، تین ماہ تک چلتا رہا۔ اس دوران "انجمن تعلیم القرآن ٹیکسلا" کی طرف سے وضاحتی اشتہار بھی لگائے گئے اور ممکنہ فریق سے رابطے بھی کئے گئے۔ میری وضاحتی اور مصالحتی کوششوں پر مجھے بھی گمنام خط لکھے گئے اور دھمکیاں بھی دی گئیں۔ بہرحال آخر تک کوئی مدعی خود منظر عام پر نہیں آیا، لیکن اس مہم کے منفی اثرات مہلک ثابت ہوئے اور سکول اپنی پچیس سال کی طبعی عمر پوری ہونے کے قریب محاورۃً مرض الوفات میں مبتلا ہو گیا اور بالآخر 2005ء میں یہ سکول ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس معاملے میں میرا تبصرہ صرف یہی ہے ؎

کج شہر دے لوک وی ظالم سن   کج سانوں مرن دا شوق وی سی

سالانہ خاتم المعصومین کانفرنس:۔

سپاہ صحابہ کے زیر اہتمام یہ کانفرنس اس سال ایک وسیع جگہ "ڈیرہ حاجی بابر" ٹیکسلا میں منعقد ہوئی، جس میں مولانا علی شیر حیدری صاحب نے مفصل ومؤثر خطاب فرمایا۔ حاضری کے اعتبار سے یہ بڑا پرہجوم اجتماع تھا۔

مولانا اعظم طارق صاحب کی شہادت:۔

روایتی دشمنوں نے سپاہ صحابہ پاکستان کے مرکزی قائد مولانا اعظم طارق صاحب کے دن دیہاڑے اسلام آباد ٹول پلازہ کے بالکل قریب 6 اکتوبر کو ظالمانہ طریقے سے شہید کر دیا اور موقع سے فرار ہو گئے۔ جس پر ملک بھر میں احتجاجی جلوس، مظاہرے، تعزیتی پروگرام ہوئے اور شدید احتجاج کیا گیا۔ 9 اکتوبر کو مدینہ مسجد اٹک میں تعزیتی جلسہ ہوا جس میں مقامی علمائے کرام کے علاوہ مولانا اسماعیل شاہ کاظمی صاحب نے خطاب فرمایا۔ 26 تاریخ کو ٹیکسلا کی مرکزی جامع مسجد میں بھی اسی موضوع پر ایک بہت بڑا اجتماع منعقد ہوا۔

محافل حمد ونعت:۔

اسلام آباد میں حسب معمول 14 اکتوبر کو عظیم الشان محفل حمد ونعت منعقد ہوئی اور 26 تاریخ کو واہ کینٹ میں بھی اسی طرز کی محفل کا انعقاد کیا گیا۔ دونوں پروگراموں میں ملک کے نامور شعراء اور نعت خواں حضرات نے شرکت کی۔

رمضان المبارک اور اعتکاف:۔

حسب معمول عزیزم محمد معاویہ نے اپنی مسجد ابو ہریرہؓ نزد گلستان کالونی میں تراویح کے اندر قرآن مجید سنایا اور میں نے اپنی مسجد امیر معاویہؓ میں آخری عشرے کا اعتکاف کیا۔

عزیزم حافظ احمد علی کی سعادت کا آغاز:۔

شوال میں درس نظامی کے باقی درجوں کے لئے اپنا ارادہ عزیزم احمد علی کے "جامعہ فریدیہ اسلام آباد" میں داخلہ کا تھا، اس کے لئے بڑی کوشش کی، مہتمم جامعہ مولانا عبدالعزیز کی بہت منت سماجت کی، سابقہ 30 سالہ تعلقات کے حوالے دیئے لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ اگرچہ ناکامی پر بہت دلی صدمہ ہوا، مگر اللہ تعالیٰ نے ایسا متبادل انتظام فرمایا کہ مولانا کا یہ انکار، مستقبل کی بڑی سعادتوں کے حصول کا ذریعہ بن گیا۔ میں نے وقت کے ولی کامل اور شیخ طریقت سید شاہ نفیس الحسینی صاحب کی گاہے گاہے صحبت و زیارت حاصل ہو سکنے کی نیت سے عزیزم احمد علی کو اسی وقت اسلام آباد سے ہی لاہور جامعہ مدنیہ راوی روڈ میں داخلے کے لئے بھجوا دیا اور اپنے دیرینہ مہربان دوست حافظ محمد یوسف عثمانی صاحب (گجرانوالہ) کو تعاون کیلئے فون کر دیا۔ یوں وہاں احمد علی کا داخلہ ہو گیا اور گاہے گاہے کی بجائے، اللہ تعالیٰ نے اُسے، ان بزرگوں کی، تاحیات صحبت و خدمت کی سعادت نصیب کر دی اور اس حوالے سے ہمارے پورے گھر کو قرب اور حصول فیض و شفقت کی سعادت مل گئی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

عالمی مفکر علامہ خالد محمود صاحب کا خطاب:۔

پاکستان کی وفاقی شرعی عدالت کے جج اور عالمی سطح کے مفکر اسلام و مناظر علامہ خالد محمود صاحب جو تنظیم اہل سنت پاکستان اور جمعیت کے مرکزی عہدیدار بھی رہے، 19 دسمبر کو مسجد صدیقیہ لالہ رخ واہ کینٹ تشریف لائے اور جمعہ کے اجتماع سے نہایت عالمانہ خطاب فرمایا۔

سال رواں کی قابل ذکر اموات:۔

سموں گاؤں کے علمی خاندان اور علاقہ کے محسن حضرت مولانا محمد جان صاحبؒ کے تینوں صاحبزادے جنوری، جولائی اور اکتوبر میں یکے بعد دیگرے انتقال فرما گئے۔ حکیم عبدالرشید صاحب پہلے، حکیم عبدالرحمٰن صاحب 15 جولائی اور حافظ عزیز الرحمٰن صاحب 24 اکتوبر کو فوت ہوئے۔ 9 دسمبر کو ہمارے مربی و محسن مولانا حامد علی رحمانی صاحب (حسن ابدال) بھی طویل علالت کے بعد وفات پا گئے۔

2004ء

عظیم نقصان سے سال کی ابتداء:۔

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنیؒ کے خلیفہ مجاز اور ہر باطل فرقہ و نظریہ کے بلا خوف لومۃ لائم نقاد و مقابل، جرات و استقامت کا بے مثال نمونہ اور مسلک حقہ کے لئے ہر وقت جان قربان کرنے کے جذبہ کے حامل، تحریک خدام اہل سنت کے امیر حضرت قاضی مظہر حسین صاحب (چکوال) 26 فروری کو انتقال فرما گئے اور اسی دن چکوال میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ الحمدللہ زیارت و جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس سفر میں حضرت مولانا قاری محمد سلیمان صاحب بھی ہمراہ تھے۔

محفل حمد و نعت حضرو:۔

اٹک میں 28 جنوری کو شیخ طریقت حضرت قاضی صاحبؒ کے نواسے محمود الحسن کا نکاح اور 29 کو ولیمہ تھا۔ ولیمہ کے دن حضرو میں محفل حمد و نعت بھی تھی، جس میں بزم حسانؓ کے مرکزی شاعر اور نعت خواں بلائے گئے تھے۔

مولانا زاہد الراشدی صاحب کی آمد اور بیان:۔

حضرت مولانا حسب معمول عید الاضحیٰ کے تیسرے دن 4 فروری کو غریب خانہ پر تشریف لائے۔ مغرب کے بعد ایچ ایم سی میں بیان فرمایا، احباب کے سوالات کے جوابات دیئے، اور رات قیام فرما کر، صبح اگلے پروگرام کے لئے روانہ ہو گئے۔

مسجد امیر معاویہؓ میں ماہانہ مجلس ذکر:۔

ذاتی رہائش منزل انوار القرآن میں ماہانہ مجلس ذکر کے لئے جگہ کم پڑ جانے کی وجہ سے، محلّہ کی مسجد میں حضرت قاضی محمد راشد الحسینی صاحب نے 5 فروری کو ماہانہ ذکر کی مجلس سے خطاب فرمایا۔

مرکز اصلاح و ارشاد ٹیکسلا میں پروگرام:۔

مدرسہ سراج المدارس کے مہتمم اور مرکزی جامع مسجد کے خطیب حضرت مولانا عبدالغفور صاحب نے ،شہر سے باہر کھلی جگہ پر، اہلاں والے قبرستان کے قریب وسیع قطعہ زمین میں مدرسہ ومسجد کی تعمیر شروع کر رکھی تھی ،جس کا سنگ بنیاد خواجہ خواجگان حضرت خان محمد صاحب نے اپنے دست مبارک سے مارچ 1995ء میں رکھا تھا اب یہاں مدرسہ بھی مصروف عمل تھا اور مسجد بھی زیر استعمال تھی ۔اس عمارت میں 20 مارچ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ اور روح رواں مولانا اللہ وسایا صاحب نے اجتماع سے خطاب فرمایا۔

پاکستان شریعت کونسل کا صوبائی اجلاس:۔

شریعت کونسل کی پنجاب مجلس عاملہ وشوریٰ کا اجلاس 25 مارچ کو گجرانوالہ میں منعقد ہوا۔

ناظم یونین کونسل گھیلا خورد کا ضمنی انتخاب:۔

اس یونین کونسل کے ناظم کے انتقال کی وجہ سے 28 مارچ کو ضمنی انتخاب ہوا، جس میں جناب حافظ محمد رفیق صاحب اور جناب نور الٰہی اعوان صاحب کا مقابلہ تھا۔ دلچسپ امر یہ تھا کہ حافظ صاحب موصوف اسی سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے جو انجمن تعلیم القرآن کے زیر اہتمام 22 سال سے چل رہا تھا اور اس انجمن کے صدر جناب نور الٰہی اعوان صاحب تھے۔ بڑے سخت مقابلہ کے بعد موخر الذکر ناظم منتخب ہو گئے ۔ اگر چہ انتخابی مہم میں مخالفانہ الزام تراشی نہیں ہوئی ، نہ ہی مقابل امیدواروں نے اسے روایتی دشمنی کا درجہ دیا، لیکن معاونین نے آنے والے دنوں میں، دو، تین ایسے اقدام کئے، جو شہری مذہبی وروحانی ماحول پر شدید اثر انداز ہوئے اور ان اقدامات نے ہمارے روحانی مرکز کو، جس سے بیسیوں نوجوان 20 سال سے وابستہ تھے، اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ یوں اس گناہ بے لذت نے نظریاتی اور روحانی ماحول کو اس درجے کا نقصان پہنچایا، جس کی تلافی برسوں میں بھی ممکن نہیں تھی ۔تفصیل سے گریز کرتے ہوئے اس بات پر اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں کہ میں ان سرگرمیوں سے الگ اور گریز پا رہا۔ الحمدللہ علی ذالک ۔

ڈھیباں میں ماہانہ مجلس ذکر کی ابتداء:۔

ڈھیباں کے پرانے جماعتی دوست، محمد رفیق بٹ صاحب کی خواہش پر ان کی رہائش گاہ پر بھی ماہانہ مجلس ذکر 14 اپریل کو شروع کی گئی، جس میں حضرت قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب نے شرکت فرمائی۔

علاقائی ومقامی پروگرام:۔

مدینہ مسجد اٹک میں 28 اپریل کو مولانا اسماعیل شاہ کاظمی ،مولانا زاہد الراشدی اور مولانا جمیل الرحمٰن اختر صاحب (لاہور) نے دینی اجتماع سے خطاب فرمایا۔ 30 اپریل کو قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب نے سنٹرل پارک واہ کینٹ کی مسجد کے پروگرام میں شرکت فرمائی ۔ یکم مئی کو مدنی مسجد واہ میں سید عبد المجید ندیم صاحب نے خطاب فرمایا، جبکہ 3 مئی کو ایچ ایم سی کا سالانہ جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا، جس میں قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب کا خطاب ہوا۔ ٹیکسلا کی مسجد محلّہ موچیاں میں 13 مئی کو" محفل حمد ونعت" منعقد ہوئی اور اسی دن خواجہ مارکیٹ اسلام آباد میں عظیم الشان سالانہ محفل حمد ونعت منعقد کی گئی ۔ 20 مئی کو گولڑہ موڑ کے قریب جہادی مرکز میں بھی اسی انداز کی محفل منعقد کی گئی ۔ 23 مئی کو مرکزی جامع مسجد حضرو میں مولانا زاہد الراشدی صاحب کا بیان ہوا۔ ان سب پروگراموں میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی ۔

مدرسۃ البنات مارگلہ کینٹ میں تقریب:۔

جناب حافظ محمد یونس صاحب جو ایچ آئی ٹی میں آفیسر ہیں اور تبلیغی جماعت کے فعال بزرگ ہیں، انہوں نے اپنے ادارے کے قریب آبادی میں طالبات کے لئے "مدرسۃ البنات" قائم کیا ہوا ہے ۔اس کی سالانہ تقریب سے خطاب کے لئے مولانا زاہد الراشدی صاحب، 23 مئی کو حضرو سے واپسی پر ہماری ہمراہی میں ہی ٹیکسلا تشریف لائے اور تقریب میں شرکت کی۔

ٹیکسلا کی روحانی کانفرنس:۔

مسجد عثمان غنیؓ ٹیکسلا میں حسب معمول 19 جون کو اس کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، جس میں قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب، ان کے برادران کے علاوہ مولانا عبد القیوم حقانی صاحب (اکوڑہ خٹک) نے خطاب فرمایا۔

مرکز اصلاح وارشاد ٹیکسلا میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس:۔

مذکورہ مرکز میں 18 جولائی کو پہلی فقید المثال کانفرنس منعقد ہوئی جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکثر مرکزی عہدیدار شریک ہوئے ۔ صدارت مجلس کے امیر حضرت خواجہ خواجگان خان محمد صاحب نے فرمائی اور خطاب مجلس کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا صاحب، مولانا اکرم طوفانی صاحب اور دیگر علاقائی مبلغین و علمائے کرام نے فرمایا۔

علاقہ ٹیکسلا کے محسنوں میں کمی:۔

بھوئی گاڑ کے قدیم علمی خاندان کے فرد فرید، حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب، جو تبلیغی جماعت کے مرکزی بزرگوں میں سے تھے، خانقاہ سراجیہ کندیاں کے فعال متوسلین میں بھی شامل تھے، علاقہ بھر کے دینی مسائل میں دلچسپی بھی رکھتے تھے اور عملی کردار بھی ادا کرتے تھے، ہم جیسے کم علم ناسمجھ کارکنوں کی سرپرستی اور رہنمائی بھی بڑی شفقت سے کرتے تھے، غرضیکہ علاقہ بھر کے عظیم محسن علماء میں سے تھے۔ آپ یکم جون کو ہری پور میں انتقال فرما گئے، جہاں عرصہ دراز سے ٹیلی فون فیکٹری کی کالونی میں مسجد ومدرسہ میں خدمات انجام دے رہے تھے اور وہیں قیام پذیر تھے۔ آپ کی وفات بہت بڑا نقصان تھا۔ الحمد للہ جنازہ میں شرکت کا موقع نصیب ہو گیا۔

ان مقامی محسن بزرگ کے علاوہ، ہمارے اور علاقہ کے سرپرست شاہین ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب بھی 27 جون کو چنیوٹ میں انتقال فرما گئے۔ ہمارے علاقہ میں ختم نبوت کے موضوع پر آپ کی مسلسل تقریریں بہت موثر کردار ادا کرتی رہیں۔

واہ میں محفل حمد ونعت اور جلسہ:۔

سپاہ صحابہ کے زیر اہتمام 3 جون کو واہ میں ایک جلسے کا انعقاد کیا گیا اور 12 تاریخ کو 22 ایریا کی مسجد میں محفل حمد ونعت منعقد کی گئی، جس میں ملک بھر کے نعت خوان جناب حنیف شاہد صاحب، عزیز الرحمٰن شاہ صاحب اور طاہر بلال چشتی صاحب نے شرکت فرمائی اور خوبصورت انداز میں حمد ونعت پیش کی۔

میری بدقسمتی کی ابتداء:۔

میرے دیرینہ رفیق کار اور عمر بھر کے دوست جناب حافظ محمد رفیق صاحب کی گزشتہ چند سالوں کی حکمت عملی، چونکہ میری سمجھ سے باہر تھی اور اسے اختیار کرنا میرے لئے ناممکن تھا، اس لئے بھی اور اپنے مربی ومحسن حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب نور اللہ مرقدہ کی ہدایات پر میں نے تدریجاً خود کو بہت سے سرگرمیوں سے عملاً الگ کر دیا تھا اور اجتماعی کاموں میں تقریباً غیر فعال ہو گیا تھا۔ اس طرح رفیق موصوف سے دوری ہو گئی تھی۔

اس دوری کو ختم کرنے کے لئے مجھے پیشگی اطلاع کے بغیر، میرے مخدوم زادہ صاحب زادگان حضرت قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب اور قاضی محمد راشد الحسینی صاحب، اپنے خصوصی خادم حافظ منور صاحب کے ہمراہ 27 جون کو ناشتہ کے وقت غریب خانہ پر تشریف لائے۔ اس موقع پر جناب حافظ محمد رفیق صاحب بھی تشریف لے آئے۔ اختلاف اور دوری کی وجوہات مجھ سے پوچھے بغیر، مخدوم زادہ صاحب نے حکم فرمایا کہ آپ حضرات صلح کر لیں اور آئندہ کے لئے حسب سابق مل جل کر سارے کام کریں۔ چونکہ ان بزرگوں کو ٹیکسلا کے تفصیلی حالات سے آگاہی نہیں تھی اور انہیں یک طرفہ معلومات ہی فراہم کی گئی تھیں، اس لئے ان کا یہ حکم بالکل صحیح اور مناسب تھا۔ میں نے جواباً ادب سے عرض کیا کہ جہاں تک اپنے سلسلہ کی سرگرمیوں اور معمولات کا تعلق ہے، ان میں انشاء اللہ دل وجان سے پورا تعاون کروں گا، لیکن جہاں تک حسب سابق مل جل کر سارے کام کرنے کا تعلق ہے، وہ موجودہ صورتحال میں میرے لئے ممکن نہیں۔ بہرحال اس جواب کو حکم عدولی تصور کر لیا گیا اور میری بدقسمتی ومحرومی کی ابتداء ہو گئی۔ اس پر اپنے بارے میں بھی اب یہی کہا جا سکتا ہے کہ

کج شہر دے لوک وی ظالم سن   کج سانوں مرن دا شوق وی سی

لاہور کا سفر:۔

کافی وقفہ کے بعد 13 اگست کو عزیزم محمد معاویہ کے ہمراہ گجرانوالہ اور لاہور کا سفر کیا، رات عزیزم احمد علی کے ہمراہ جو جامع مدنیہ میں زیر تعلیم تھا، قیام کیا۔ اگلے دن حضرت رائے پوریؒ کے اجل خلیفہ مجاز حضرت شاہ نفیس الحسینی صاحب کی خدمت میں حاضری دی اور آپ کی شفقت اور دعاؤں سے فیضیاب ہوئے۔ جامعہ مدنیہ کے عزیزم احمد علی کے مشفق اساتذہ سے بھی ملاقاتیں اور واپس روانہ ہو گئے۔

مولانا قاری عبدالحئی عابد صاحب کے پروگرام:۔

حضرت قاری صاحب موصوف جو 30 سال سے شفقت فرماتے چلے آ رہے تھے، 16 جولائی کو ٹیکسلا مسجد امیر معاویہؓ سرائے کالا میں خطاب کے لئے تشریف لائے اور پھر دوبارہ 27 تاریخ کو گڑھی افغاناں کی اس مسجد میں تقریر کے لئے آئے، جو جمعیت کے پرانے کارکن اور سرپرست مولانا قاضی منور صاحبؒ کی اولاد نے از سر نو تعمیر کی تھی۔ ان مواقع پر قاری صاحب کی خدمت میں حاضری ہوئی۔

ہمارے حضرت قاضی صاحب کے انتہائی قریبی خادم اور خلیفہ مجاز کا انتقال:۔

ایبٹ آباد کے حاجی عبدالعزیز صاحب، جو ہمارے مربی ومحسن حضرت قاضی صاحب کے خلیفہ مجاز اور دیرینہ خادم تھے، طویل علالت کے بعد 21 اگست کو انتقال فرما گئے۔ ان کے

جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی گئی۔

جامعہ زاہدیہ ایبٹ آباد کا پروگرام:۔

ایبٹ آباد کے ہی اپنے سلسلہ کے مرکز" جامعہ زاہدیہ" میں روحانی پروگرام یکم ستمبر کو منعقد کیا گیا۔جس میں دور دراز سے متوسلین نے شرکت کی۔

پاکستان شریعت کونسل کا اجلاس اور ختم بخاری شریف:۔

شریعت کونسل کا مرکزی اجلاس 8 ستمبر کو اسلام آباد میں ہوا،جس میں شرکت کی گئی اور اکابر سے ملاقات کا شرف بھی حاصل کیا۔اسی دن بعد مغرب جامعہ اسلامیہ راولپنڈی میں " ختم بخاری شریف" کی پرہجوم مبارک تقریب میں شرکت کی،اس موقع پر بھی بہت سے اکابر علماء اور جماعتی احباب سے ملاقات کا موقع ملا۔

اسلام آباد کا تبلیغی اجتماع:۔

حسب معمول اسلام آباد کا علاقائی سالانہ اجتماع 3، 4 اکتوبر کو منعقد ہوا،ایک بیان اور اختتامی دعا میں حاضری ہوسکی۔

سید امین گیلانی صاحب کا آخری علاقائی دورہ:۔

پاکستان کے مشہور انقلابی اور مذہبی شاعر،سید امین گیلانی صاحب 26 ستمبر کو ضلع ہزارہ کے دورہ پر تشریف لائے۔تقریباً چالیس سالہ تعلق اور قربت کی وجہ سے اور اپنے بیٹوں، بھتیجوں کو ان سے متعارف کرانے کے لئے ان کی مصاحبتِ سفر کی۔ہری پور میں ملاقات کے بعد گیلانی صاحب کے ہمراہ ایبٹ آباد روانہ ہوئے،وہاں کے پروگرام میں سارا کلام آپ نے عجیب ہی کیفیت اور انداز میں پڑھا۔خود بھی بار بار آبدیدہ ہوجاتے اور کلام سمجھنے والے بھی اپنے جذبات قابو میں نہ رکھ سکتے۔پروگرام کے بعد قیام گاہ پر رات کو دیر تک اپنی ظریفانہ گفتگو سے اہل مجلس کو محظوظ کیا اور ساتھ ہی عبرت آموز ذاتی قربانی کے کچھ واقعات بھی سنائے۔

مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کا بیان:۔

ماڈل ٹاؤن واہ میں 7 اکتوبر کو مولانا عبدالقیوم صاحب حقانی نے تبلیغی جلسہ سے خطاب فرمایا،جس میں شرکت کی گئی۔

انتخابی رنجش کے بدلے کا ذلیل انداز:۔

جیسا کہ پہلے اجمالاً اشارہ کیا جاچکا ہے،حالیہ ناظم کے ضمنی انتخاب میں،مخالف عام معاونین نے امیدوار کے علم میں لائے بغیر،ایک انتہائی گھناؤنی سازش کی اور ایک فاحشہ عورت کو ہمارے روحانی مرکز کے ایک پیشوا کو بدنام کرنے کے لئے استعمال کیا۔تنازعہ حالانکہ مالی لین دین کا تھا اسے غلط رنگ دے کر حافظ رفیق صاحب کا تعاون اور ان کی سرپرستی کی سزا دینے کے لئے موقع ہاتھ آنے پر خوب گندا چھالا گیا۔

اس صورتحال کے علم ہونے پر راقم السطور نے فوری طور پر حافظ محمد رفیق صاحب اور دیگر متعلقہ افراد سے رابطہ کیا۔معاملہ چونکہ بہت پیچیدہ اور گمبھیر تھا اور یہ جال گولڑہ موڑ پنڈی کے ایک ڈیرے سے لے کر واہ لوسر شرفو اور ایبٹ آباد تک ایک جال کی طرح پھیلا ہوا تھا۔موضوع بھی بہت نازک تھا،اس لئے یہ گتھی سلجھانے اور باعزت انجام تک پہنچنے کے لئے ،رمضان المبارک کے دوران تقریباً آخری پندرہ دن شبانہ روز دوڑ دھوپ کی گئی۔چند مہربان بااثر دوستوں نے بھرپور تعاون کیا،اپنی تمام صلاحتیں استعمال کیں اور اس تنازعہ کو بخوبی نمٹا دیا۔اس ضمن میں وفاقی وزیر غلام سرور خان صاحب سے بھی ایک دو ملاقاتیں ہوئیں،تحصیل ناظم صدیق خان سے بھی کچھ تعاون حاصل کیا۔اور شیخ صوفیان مسعود نے تو رات دن ایک کر کے تعاون کا حق ادا کر دیا۔

ان حالات کا اثر مسجد خالد بن ولیدؓ لالہ رخ واہ پر بھی پڑا،جس کی انتظامیہ میں شامل چند افراد نے اور مخالف مسلک کے نمازیوں نے موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے،اپنے سیاسی اثر و رسوخ کو استعمال کر کے مسجد میں بھی تنازعہ پیدا کر دیا اور پولیس کی مدد سے قبضہ کرلیا۔3 دسمبر کو جمعہ کے موقع پر جانبین نے نماز کے بعد پولیس افسر اور مقامی سیاسی بااثر شخص کی موجودگی میں ایک تحریری تصفیہ کیا،لیکن اس میں بھی فریق ثانی نے پولیس افسر کے ذریعے اپنی مرضی کے الفاظ شامل کرالئے۔چونکہ نماز کے لئے جماعت کھڑی ہوگئی تھی،دستخط لینے کے بعد یہ بد یانتی کرلی گئی۔اس پر تھانہ واہ کینٹ میں درخواست دے دی گئی،لیکن بااثر سیاسی شخصیات کی مخالفانہ دلچسپی سے مسئلہ حل نہ ہوسکا۔

سال رواں کے متفرق واقعات:۔

عزیزم محمد معاویہ کے تراویح میں ختم قرآن کی تکمیل کی تقریب میں مولانا قوی اللہ صاحب نے خطاب فرمایا۔راقم السطور اس بار مذکورہ مصروفیت کی وجہ سے اعتکاف نہ کرسکا۔عید کے بعد عزیزم محمد نعمان نے پھر ایک فضول حرکت کی اور اسے لاہور بڑے بھائی کے ساتھ جامعہ مدنیہ لاہور میں داخلہ کے لئے بھجوا دیا۔

2005ء

جانشین امام الہدیٰ حضرت میاں صاحب کی تشریف آوری:۔

حضرت میاں ڈاکٹر اجمل قادری صاحب 9 جنوری کو لوسر شرفو تشریف لائے اور پھر حویلیاں، ایبٹ آباد روانہ ہوئے۔ واپسی پر ٹیکسلا میں 10 تاریخ کو مسجد عائشہؓ محلہ پڑی میں مجلس ذکر منعقد کرائی۔

علاقائی ومقامی پروگرام:۔

ٹمبر مارکیٹ ٹیکسلا کی مسجد میں قاضی ارشد الحسینی صاحب 5 مارچ کو، مسجد ابو ہریرہؓ اور ایچ ایم سی میں مولانا زاہد الراشدی صاحب 14 مارچ کو، مکی مسجد اٹک میں مولانا عبدالقیوم حقانی 17 مارچ کو، پنڈ بوہٹی میں مولانا عبدالحق خان بشیر 24 مارچ کو، ایچ ایم سی میں قاضی ارشد الحسینی 24 اپریل کو، مسجد ابو ہریرہؓ میں مولانا ابوبکر رمز صاحب 30 اپریل کو مدینہ مسجد اٹک میں علامہ خالد محمود صاحب یکم مئی کو، اور واہ کینٹ کی مسجد 26 ایریا میں قاضی ارشد الحسینی صاحب 8 مئی کو خطابات کے لئے تشریف لائے۔ اکثر پروگراموں میں شرکت کی گئی۔ واہ کے قریب قصبہ بوہٹی پنڈ میں 16 مئی کو جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا، جس میں مولانا عبدالسلام شاکر صاحب نے خطاب فرمایا۔ اس پروگرام میں بھی شرکت ہوئی۔

وفاق المدارس پاکستان کا کنونشن:۔

دیوبندی مکتب فکر کے "وفاق المدارس" کے زیر اہتمام ملکی سطح کا ایک کنونشن 15 مئی کو اسلام آباد میں منعقد کیا گیا۔

لاہور، رائے ونڈ کا سفر:۔

عزیزان حافظ احمد علی اور محمد نعمان، جامعہ مدنیہ لاہور میں زیر تعلیم تھے ان سے ملاقات اور دیگر اکابر علمائے کرام کی خدمت میں حاضری کے لئے، ذاتی گاڑی میں عزیزم محمد معاویہ کے ہمراہ، 21 مئی کو لاہور روانگی ہوئی۔ جامعہ مدنیہ راوی روڈ میں حضرت محمود میاں صاحب، مولانا نعیم صاحب، مولانا رشید کشمیری صاحب و دیگر علماء و اساتذہ سے ملاقاتیں کیں اور حضرت شاہ نفیس الحسینی صاحب کی خدمت میں حاضری دی۔ پھر جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ میں مولانا محمد حسن صاحب سے دعائیں لیں اور رائے ونڈ تبلیغی مرکز میں، اپنے تقریباً چالیس سال پرانے استاد محترم حضرت مولانا نذر الرحمٰن صاحب کی خدمت میں حاضری دی اور دعائیں لیں۔

حافظ محمد ابوبکر کی دستار بندی:۔

مسجد قباء سرائے کالا ٹیکسلا میں 31 مئی کو حفاظ کی دستار بندی کے سلسلہ میں ایک تقریب منعقد ہوئی، جس میں قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب نے خطاب فرمایا۔ اس موقع پر اپنے بھتیجے، برادرم رفیع الدین صاحب کے صاحبزادے، محمد ابوبکر کی بھی دستار بندی ہوئی اور الحمدللہ ذاتی خاندان میں پانچواں حافظ قرآن بھی شامل ہوگیا۔ الحمد علیٰ ذالک۔

اٹک مرکز کی قاضی برادران کی نانی صاحبہ کا انتقال:۔

ہمارے محسن و مربی حضرت قاضی صاحبؒ کی خوش دامن اور ان کے صاحبزادگان محترم کی نانی صاحبہ موضع پنیدہ نز دحضرو میں اپنے آبائی گاؤں میں انتقال فرما گئیں۔ جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔

ہفتہ بھر کی شدید علالت:۔

جون کے آخری ہفتے میں ایک بار پھر شدید درد گردہ اور بخار وغیرہ کی وجہ سے سات، آٹھ دن بستر علالت پر رہنا پڑا۔

لاہور کا ایک اور سفر:۔

کچھ سرکاری اور کچھ ذاتی کام کے لئے 30 جولائی کو پھر لاہور جانا پڑا۔ صاحبزادوں سے ملاقات کے علاوہ حضرت شاہ نفیس الحسینی صاحب و دیگر علمائے کرام کی خدمت میں حاضری اور ملاقات کا موقع نصیب ہوا۔

پاکستان شریعت کونسل کا اجلاس:۔

اسلام آباد میں پاکستان شریعت کونسل کے مرکزی قائدین اور مجلس شوریٰ کا اجلاس 3 اگست کو منعقد ہوا، جس میں شرکت کی گئی۔

سید امین گیلانی صاحب کا انتقال:۔

برصغیر پاک و ہند میں تحریک آزادی، تحریک ختم نبوت اور پاکستان میں تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ و نفاذ شریعت میں اپنی ولولہ انگیز انقلابی نظموں اور نعتوں سے اجتماعات کو شعلہ جوالہ بنانے والے شاعر سید امین گیلانی صاحب 4 اگست کو لاہور میں انتقال فرما گئے۔

راولپنڈی اور واہ میں ختم بخاری شریف:۔

جامع اسلامیہ راولپنڈی میں اس موضوع پر سالانہ تقریب 23 اگست کو منعقد ہوئی، جس میں مولانا حمید اللہ جان صاحب، سید عبدالمجید ندیم صاحب اور مولانا زاہد الراشدی صاحب کے علاوہ ضلع اٹک، اسلام آباد اور راولپنڈی کے کثیر علمائے کرام نے شرکت فرمائی۔ 8 ستمبر کو جامع محمدیہ اے سی واہ میں بھی ختم بخاری کی تقریب منعقد ہوئی۔ ان تقریبات میں شرکت کا موقع ملا۔

اہلیہ کے گردہ کا آپریشن:۔

اہلیہ کے گردہ کا دوسرا آپریشن (ریڈیائی) سی ایم ایچ راولپنڈی میں، سابقہ سرجن ہی سے 18، 19 اگست کو داخل رہ کر کرایا گیا۔

انتخاب ناظم یونین کونسل گھیلا خورد:۔

اپنے حلقہ کی یونین کونسل کے ناظم کا انتخاب 25 اگست کو ہوا، جس میں شیخ صوفیان مسعود صاحب کامیاب ہوئے۔

سالانہ تبلیغی اجتماع اسلام آباد:۔

حسب معمول اسلام آباد کا علاقائی تبلیغی اجتماع، ستمبر کے آخری دنوں میں منعقد ہوا۔ اختتامی دعا 30 ستمبر صبح کو ہوئی۔

تباہ کن تاریخی زلزلہ:۔

رمضان المبارک کے دوران مظفر آباد، بالاکوٹ وغیرہ میں، 8 اکتوبر کو شدید ترین زلزلہ آیا، جس کے اثرات اسلام آباد تک ہوئے۔ بہت زیادہ انسانی جانیں ضائع ہوئیں اور سینکڑوں املاک ملیا میٹ ہوگئیں۔ 16 اکتوبر اور 5 نومبر کو بالاکوٹ، گڑھی حبیب اللہ اور مظفر آباد کا دورہ کیا گیا اور حتی الوسع زلزلہ زدگان کو امداد فراہم کی۔ اس سفر میں صاحبزادگان بھی ہمراہ تھے۔

رائے ونڈ سالانہ اجتماع کے لئے سفر:۔

چند سرکاری امور نمٹانے اور سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے 17 تا 20 نومبر لاہور، رائے ونڈ کا سفر کیا۔ 17 ستمبر کو لاہور میں حضرت شاہ نفیس الحسینی صاحب کی خدمت میں حاضری دی۔

سال رواں کے دیگر اہم واقعات:۔

راولپنڈی چوہڑ ہڑپال کے قریبی عزیز میر محمد دین اور ایک مقامی رشتہ دار خاتون جون کے آخری ہفتہ میں فوت ہوگئے۔ اٹک میں قاضی ثاقب الحسینی صاحب کی کم عمر دختر بھی اگست میں انتقال کر گئیں۔ کچھ عزیزوں محمد سلیم ولد حاجی احمد، مولوی عبدالقوی ولد مولانا مسعود الرحمٰن صاحب، ذیشان صدیق بٹ ولد داؤد بٹ اور آصف اعوان ولد بشیر احمد کی مارچ، نومبر اور دسمبر میں شادیاں ہوئیں۔ برادر خورد رفیع الدین اپنے نو تعمیر شدہ مکان میں 12 فروری کو منتقل ہوا اور آبائی مکان میں سے اسے حصہ کی رقم 13 دسمبر کو ادا کردی گئی۔ 23 اپریل کو محلہ میں میر سلیم اختر کی رہائش گاہ پر خالص زنانہ مجلس ذکر منعقد کی گئی، جس میں قاضی ارشد الحسینی اور راشد الحسینی صاحب شریک ہوئے۔

میرے قریبی میانوالی کے دوست ملک امیر عبداللہ صاحب کے سات سال سے جاری جھگڑے کے مقدمہ میں فریق ثانی کا استغاثہ منظور ہونے پر، ان کے خلاف بھی جوابی مقدمہ درج ہوگیا جس کے لئے ذاتی ضمانت دے کر 11 اپریل کو ان کی عبوری ضمانت کرائی گئی اور 18 تاریخ کو ضمانت کی توثیق بھی کرائی۔ 27 اپریل کو ان کی طرف سے غلط بیانی پر مشتمل، بیان حلفی دینے سے انکار پر وہ ناراض ہوگئے اور یک طرفہ طور پر قطع تعلق کر لیا۔ حق پرستی پر یہ ایک اور آزمائش پیش آ گئی۔

2006ء

بالاکوٹ کا سفر:۔

بالاکوٹ کے زلزلہ سے متاثر علاقے کا جنوری میں پھر سفر کیا اور عزیزان کے استاد محترم قاری وقار احمد سعیدی صاحب اور ان کے والد ماجد سے بھی ملاقات کر کے ان کے جوان صاحبزادے کی زلزلہ میں شہادت پر تعزیت کی۔

اٹک کی تقریبات میں شرکت:۔

حضرت قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب کے صاحبزادہ گرامی کی شادی کے موقع پر 4 اور 5 مارچ کو اٹک جانا ہوا۔

لاہور کا سفر:۔

سرکاری کام اور صاحبزادگان کی ملاقات کے لئے 20 مارچ کو لاہور روانگی ہوئی اور 3 دن تک وہیں رہنا پڑا۔ان دنوں میں حضرت شاہ نفیس الحسینی صاحب اور دیگر علماء کرام کی خدمت میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔

مذہبی مخالف طبقہ کی ہنگامہ آرائی:۔

مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا کے خطیب حضرت مولانا عبدالغفور صاحب کی 8 اپریل کو جمعہ کی تقریر میں، حضورﷺ کے چچا حضرت ابوطالب کے بارے میں اہل سنت کا اجماعی عقیدہ بیان کرنے پر مخالف مذہبی طبقہ نے شدید ہنگامہ آرائی کی اور مولانا کو قتل تک کی دھمکیاں دیں، جس پر اہل سنت کے نوجوان اور علمائے کرام مذکورہ مسجد میں فوری طور پر جمع ہو گئے اور انتظامیہ سے کاروائی کرنے کا مطالبہ کیا۔دوسرے دن بھی علاقہ بھر کے علماء وخطباء کا بھرپور نمائندہ اجلاس ہوا اور وفد کی صورت میں انتظامیہ اور ذمہ دار افسران سے ملاقات کرنے کا فیصلہ ہوا۔

ایچ ایم سی ٹیکسلا کا جلسہ سیرت النبیﷺ:۔

حسب معمول سالانہ جلسہ سیرت النبیﷺ 13 اپریل کو مکی مسجد میں منعقد ہوا،جس میں حضرت قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب نے خطاب فرمایا۔

فیصل مسجد اسلام آباد میں عالمی محفل قرات:۔

مذکورہ مسجد میں 14 اپریل کو عظیم الشان "عالمی محفل قرات" ہوئی، جس میں مصر، ایران، افغانستان اور پاکستان کے نامور قراء حضرات نے اپنے اپنے مخصوص انداز میں تلاوت فرما کر حاضرین کے ایمان کو تازہ کیا۔اس تقریب میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔

لاہور آمدورفت برائے نکاح اولاد:۔

حضرت شاہ نفیس الحسینی صاحب نے صاحبزادگان ودختران کے نکاح کے لئے 25 اپریل کو ٹیکسلا تشریف لانا منظور فرمالیا تھا،لیکن عین وقت پر علالت کی وجہ سے تشریف نہ لاسکے۔ چنانچہ ان کی خواہش کے مطابق 28 اپریل کو لاہور روانگی ہوئی اور خانقاہ سید احمد شہید میں حضرت شاہ صاحب نے میرے 3 بیٹوں، ایک بیٹی، ایک بھتیجے اور دو بھتیجیوں کا نکاح پڑھوایا اور اپنی دعاؤں سے نوازا۔والد محترم اور ماموں بھی اس سفر میں شریک تھے۔

جانشین حافظ الحدیث حضرت درخواستی کی تشریف آوری:۔

پاکستان شریعت کونسل کے مرکزی امیر حضرت مولانا فداء الرحمٰن درخواستی صاحب یکم مئی کو میرے بھتیجے اور داماد کی دعوت ولیمہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے اور ہماری عزت افزائی فرمائی۔5 مئی کو اسلام آباد کے ڈریم لینڈ ہوٹل میں "شریعت کونسل" کے سلسلہ میں ہنگامی اجلاس ہوا جس میں ملکی صورتحال اور جماعتی معاملات پر غور کیا گیا۔

مرکز اصلاح وارشاد میں محفل حمد ونعت:۔

مدرسہ سراج المدارس کی طرف سے اس مرکز میں 6 مئی کو شاندار محفل حمد ونعت منعقد کی گئی، جس میں ملک کے نامور شعراء ونعت خواں شریک ہوئے۔

ترجمہ وتفسیر کی تکمیل وحوالگی:۔

اللہ تعالیٰ نے انتہائی فضل وکرم فرمایا کہ مجھ ضعیف وناتواں اور ایک کم علم بندے سے اپنے کلام مجید کی کسی نہ کسی درجے میں خدمت لے لی اور یہ سارے کا سارا کام میرے محسن و مشفق، مفسر قرآن حضرت قاضی زاہد الحسینی صاحب نور اللہ مرقدہ کی کرامت ہے۔آپ نے اپنی حیات میں اس کام کا، مجھ ناکارہ کو حکم فرمایا تھا، جس کی تعمیل آپ کے وصال کے 9 سال بعد ہوگئی۔آپ کے شمسی سال کے حساب سے ماہ وصال مئی کی 21 تاریخ کو یہ مکمل ترجمہ وتفسیر آپ کے جانشین صاحبزادہ قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب کے حوالہ کر دی گئی۔

حافظ الحدیث حضرت درخواستی صاحب کے صاحبزادہ گرامی کی آمد:۔

مدرسہ مخزن العلوم خانپور (رحیم یار خان) کے مہتمم حضرت مولانا فضل الرحمٰن درخواستی صاحب 5 جون واہ کینٹ کی ایک مسجد میں تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے، جہاں شرکت وملاقات کی سعادت حاصل کی گئی۔

واہ میں محفل حمد ونعت:۔

گول مارکیٹ لالہ رخ واہ میں سالانہ محفل حمد ونعت 15 جون کو عظیم الشان انداز میں منعقد کی گئی، جس میں "بزم حسان پاکستان" کے مرکزی شعراء ونعت خواں حضرات نے شرکت

کی۔علاقہ بھر سے کثیر تعداد میں حاضرین محفل میں موجود تھے۔

لاہور آمدورفت:۔

جولائی میں صاحبزادگان کی ملاقات اور بزرگوں کی زیارت کے لئے لاہور آمدورفت ہوئی۔اکابر علماء کرام بالخصوص حضرت شاہ نفیس الحسینی صاحب کی دعائیں لی گئیں۔

جامعہ ابوہریرہؓ خالق آباد نوشہرہ کا دورہ:۔

ملک کے نامور خطیب ومصنف حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب سے ملاقات، ان کے کتب خانہ سے استفادہ اور مدرسہ کا انتظام دیکھنے کے لئے 20 جولائی کو خالق آباد نزد نوشہرہ روانگی کی اور دن بھر قیام کر کے مذکورہ مقاصد حاصل کئے۔

پاکستان شریعت کونسل کا سالانہ اجلاس:۔

حسب معمول کونسل کا سالانہ اجلاس یکم اور دو اگست کو نتھیا گلی نزد مری میں منعقد ہوا، اجلاس میں شرکت کے لئے روانگی براستہ ایبٹ آباد، نتھیا گلی ہوئی اور دو دن اجلاس میں شرکت کی گئی۔واپسی کا سفر براستہ مری، پنڈی کیا گیا۔

جامعہ مدنیہ لاہور روانگی:۔

چھوٹے صاحبزادہ حافظ محمد نعمان کے ہمراہ 5 اگست کو لاہور روانہ ہوا، جہاں مدرسہ میں اس کا ایک طالب سے شدید قسم کا جھگڑا ہو گیا تھا۔دو دن مدرسہ میں قیام کر کے بڑی مشکل سے قضیہ کو نمٹایا، اس لئے کہ دوسرا طالب علم کا لاہور کا مقیمی تھا۔دوران قیام حضرت شاہ نفیس الحسینی صاحب، مولانا زاہدالراشدی صاحب، مولانا جمیل الرحمٰن اختر صاحب اور دیگر اکابر علمائے کرام سے بھی ملاقاتیں کی گئیں۔

علاقائی ومقامی پروگراموں میں شرکت:۔

مدرسہ حق چار یار گدوال واہ میں 10 اگست اور مسجد عثمان غنیؓ ٹیکسلا میں 11 اگست کو مولانا محمد اکرم طوفانی اور مفتی شاہد مسعود صاحب نے پروگراموں سے خطاب فرمایا، ان ہی حضرات نے 12 اگست کو مرکز اصلاح وارشاد کے جلسہ میں بھی شرکت کی۔16 اگست کو جامعہ اسلامیہ راولپنڈی میں سالانہ تقریب ختم بخاری منعقد ہوئی، جس میں حضرت مولانا حسن جان صاحب (پشاور)، مولانا سید عبدالمجید ندیم صاحب اور مولانا زاہدالراشدی صاحب نے خطاب فرمایا۔اسی ماہ 24 کو مدینہ مسجد اٹک میں سالانہ جلسہ ہوا، جس میں مولانا زاہدالراشدی صاحب، مولانا عبدالحق خان بشیر صاحب اور مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب شریک ہوئے۔28 اگست کو گدوال کے مدرسہ میں مفتی انوار اوکاڑوی صاحب تشریف لائے اور یہاں ہی یکم ستمبر کو تحریک خدام اہل سنت پاکستان کے امیر مولانا ظہور حسین صاحب نے جمعہ کے اجتماع میں خطاب کیا اور 3 ستمبر کو مولانا خبیب احمد جہلمی صاحب اور 8 تاریخ کو مفتی منیر احمد صاحب (کہروڑپکا)، حافظ رفیع الحسینی صاحب (حضرو) نے اجتماعات میں شرکت کی۔

اسلام آباد کا تبلیغی اجتماع:۔

حسب معمول اسلام آباد میں علاقائی تبلیغی اجتماع 2، 3 ستمبر کو منعقد ہوا، جس میں جزوی شرکت کی گئی۔

ایبٹ آباد مرکز میں روحانی جوڑ:۔

زاہد آباد منڈیاں نزد ایبٹ آباد میں خانقاہ اقبالیہ ٹیکسلا کی طرز پر، یکم اور 2 ستمبر کو روحانی اجتماع منعقد کیا گیا، جس میں اٹک، ٹیکسلا وغیرہ اور گردونواح کے متوسلین سلسلہ حضرت قاضی زاہدالحسینی صاحبؒ شریک ہوئے۔

مدنی مسجد بھڑ درگئی کا افتتاح:۔

ٹیکسلا کے مشرق میں واقع دیہات بھڑ درگئی میں میر سلیم اختر صاحب نے، اپنی نو تعمیر شدہ رہائش گاہ کے قریب، مسجد کے لئے بھی جگہ مختص کی، جہاں 8 ستمبر کو "مدنی مسجد" کے نام سے عمارت کا افتتاح، حضرت قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب اور قاضی راشد الحسینی صاحب نے اپنے دست ہائے مبارک سے فرمایا۔

ٹیکسلا میں دو محافل حمد ونعت:۔

مسجد عائشہؓ محلہ بڑی کے نزدیک وسیع میدان میں "جیش محمد" کے تعاون سے 14 ستمبر کو اور مرکز اصلاح ارشاد ٹیکسلا میں 18 ستمبر کو عظیم الشان محافل حمد ونعت منعقد ہوئیں۔جن میں کراچی کے مشہور نعت خواں حضرات شریک ہوئے اور قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب نے خطاب فرمایا۔

پیر طریقت مولانا عبدالغفور صاحب سے ملاقات:۔

حضرت مولانا کے حکم پر 19 ستمبر کو مدرسہ سراج المدارس میں ان کی خدمت میں حاضری ہوئی اور شہر کے موجودہ حالات پر تفصیل سے مشاورت ہوئی، حضرت نے بڑی شفقت فرماتے ہوئے مذہبی معاملات بالخصوص مسئلہ حیات النبی ﷺ کے ضمن میں فعال کردار ادا کرنے کا حکم دیا اور بھرپور تعاون و سرپرستی کا یقین دلایا۔

رمضان المبارک میں ایک محلّہ دار سے تنازعہ:۔

محترم والد صاحب نے محلّہ کے ایک خاندان کو، جن سے کسی درجہ میں قرابت داری بھی تھی، بعض غیر مناسب اشغال کی طرف متوجہ کیا، جوان کی بیٹھک میں ہوتی دیکھی جاتی تھیں اور ازراہ ہمدردی انہیں انسداد کرنے کا مشورہ دیا، جس پر ان کے ایک بھائی نے بڑے نامناسب اور اشتعال انگیز انداز میں نماز فجر کے مجمع سے جھگڑا کیا، جو طول پکڑ گیا۔ اس پر میں نے اپنے استاذزادگان یعنی مسجد کے امام وخطیب بھائیوں سے عرض کی کہ معمول کے مطابق آئندہ ہم آپ کی عدم موجودگی میں نمازوں کی امامت نہیں کرائیں گے، آپ کوئی اور انتظام کر لیں۔ تنازعہ کا تصفیہ تو خاندان کے ذمہ دار بزرگوں اور محلّہ کے معزز نمازیوں کی مداخلت سے ہوگیا، لیکن والد صاحب کی طبیعت پر نہایت منفی اثر ہوا جو میں خیال میں جان لیوا ثابت ہوا۔

آخری عشرے کا اعتکاف اور والد صاحب کا سانحہ ارتحال:۔

خلاف معمول اس بار والد محترم نے بھی اعتکاف میں بیٹھنے کا فیصلہ کیا اور محلّہ کی مسجد میں دیگر احباب کے ہمراہ ہم باپ بیٹا بھی اس سنت کو ادا کرنے کے لئے بیٹھ گئے۔ جمعۃ الوداع کو بارش ہوئی، جس سے مسجد کے صحن کی دیواروں کا ماربل شدید سرد ہوگیا۔ والد صاحب اس ماربل کے ساتھ ٹیک لگا کر اس دن لمبے وقت تک تلاوت کرتے رہے، جس سے آپ کو سخت قسم کا نمونیہ ہوگیا، جو بروقت سمجھ میں نہ آسکا۔ افطاری کے بعد بڑی مشکل سے والد صاحب کو اعتکاف چھوڑنے اور علاج پر آمادہ کیا۔ دو تین دن زیر علاج رہ کر آپ 28 رمضان المبارک بمطابق 22 اکتوبر کو بوقت ظہر انتقال فرما گئے۔ انتیسویں رات بعد تراویح جنازہ اور تدفین ہوئی۔ یوں دعاؤں کا آخری سہارا اور سائبان سر سے اٹھ گیا، دنیا اندھیر ہوگئی اور آنے والے مصائب کا دروازہ کھل گیا۔

جنازہ کا کثیر اجتماع اور صلحاء کی شرکت:۔

باوجود رمضان کی آخری طاق رات، ختم قرآن کی تقریبات، اکثر متعلقین کے اعتکاف کے ہونے، رات دیر کا وقت ہونے کے، والد صاحب کے جنازہ میں بہت زیادہ تعداد میں صلحاء، علماء، حفاظ، قراء، نمازی، اہل شہر اور علاقہ بھر کے متعلقین نے شرکت کی اور خوش نصیب داد کے، ایک حافظ پوتے نے امامت کی، جبکہ چار دوسرے حفاظ پوتوں نے پہلی صف میں جنازہ پڑھا، جنازہ کے بعد، ان پوتوں نے اپنے ہاتھوں سے مرقد میں اتار کر رب العالمین کے حضور پیش کر دیا۔

تعزیتی پروگرام مسجد ابوہریرہؓ ٹیکسلا:۔

والد صاحب مرحوم کے سب سے بڑے پوتے اور خاندان کے پہلے سعادت مند حافظ قرآن عزیزم محمد معاویہ پانچ سال سے اس مسجد میں امامت و تدریس کی خدمات انجام دے رہے تھے، لہٰذا اس مناسبت سے اسی مسجد میں 28 اکتوبر کو تعزیتی پروگرام منعقد کیا گیا، جس میں مقامی علمائے کرام کے علاوہ حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب، مولانا جمیل الرحمٰن اختر صاحب (لاہور)، پروفیسر مطیع الرحمٰن صاحب اور جناب صفی اللہ بٹ صاحب نے شرکت فرمائی۔

سالانہ اجتماع رائے ونڈ:۔

حسب معمول سالانہ تبلیغی اجتماع، 10 سے 12 نومبر تک رائے ونڈ میں منعقد ہوا۔ اس میں شرکت کے علاوہ لاہور میں حضرت شاہ نفیس الحسینی صاحب سے ملاقات اور ان کی مجلس میں شرکت کی، عزیزم حافظ احمد علی کے جامعہ اشرفیہ لاہور میں دورہ حدیث کے داخلہ کی کوشش کی، جو الحمدللہ کامیاب ہوگئی۔ راوی روڈ سے جامعہ تک سفر کے لئے اسے ایک موٹر سائیکل بھی خرید کر دیا۔

مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں محفل حمد و نعت:۔

ٹیکسلا کی ایک نوزائدہ تنظیم "غلامان اصحاب رسول" کے زیر اہتمام 14 دسمبر کو مرکزی مسجد میں یہ محفل منعقد ہوئی، جس میں ملک کے چوٹی کے مقبول و مشہور شعراء اور نعت خواں شریک ہوئے، بالخصوص سلمان گیلانی صاحب نے خوب رنگ جمایا۔

سال رواں کے متفرق واقعات و معاملات:۔

عزیزم حافظ محمد نعمان نے اس سال ضمنی امتحان میں بقایا مضامین پاس کر کے میٹرک کر لیا۔ جون میں موصوف بلا اطلاع سوات کی سیر کو چلا گیا اور دادا جان کی وفات کے بعد لاہور

مدرسہ بھی نہ گیا، تو شوال میں اسے جامع محمدیہ اسلام آباد میں داخل کرا دیا۔ راولپنڈی چوہڑ ہڑپال کے عزیزوں کے مکانوں کے تنازعہ میں مارچ، اپریل کے مہینوں میں مداخلت کی اوران کی والدہ کو شریعت کے مطابق جائیداد کی تقسیم پر آمادہ کر کے ایک تحریر لکھوالی، تاکہ آئندہ تنازعہ نہ پیدا ہو۔ ایچ ایم سی کے سرکاری مقدمہ کی پیشیاں بھی بھگتیں۔ قاضی ارشد الحسینی صاحب ایک متوسل، وقار اعوان کے والد صاحب کا جنازہ پڑھانے 24 نومبر کو ٹیکسلا تشریف لائے، ماہانہ ذکر سے خطاب فرمایا اور مسجد عثمانیہ منظور آباد ٹیکسلا کے پروگرام میں شرکت فرمائی۔ نوجوان ماموں زاد بھائی ظہیر الدین 10 جولائی کو ایک سڑک کے حادثہ میں وفات پا گیا۔ یوں ماموں کا دوسرا بیٹا بھی عین عنفوان شباب میں داغ مفارقت دے گیا۔ اہلیہ پاؤں کے زخم کی وجہ سے 27 نومبر سے 6 دسمبر تک ایچ آئی ٹی ہسپتال میں داخل رہیں، جہاں پاؤں کے انگوٹھے کا کچھ حصہ کاٹ کر الگ کر دیا گیا۔

2007ء

سال کی پہلی سہ ماہی کے پروگرام:۔

سید عبدالمجید ندیم صاحب 7 جنوری کو دفتر جمعیت میں اور قاضی ثاقب الحسینی صاحب 4 فروری کو غریب خانہ پر تشریف لائے۔ لال مسجد کے قضیہ پر غور کرنے کے لئے، 23 فروری کو جامعہ اسلامیہ راولپنڈی میں، مقامی علماء اور مولانا زاہد الراشدی صاحب کا مشاورتی اجلاس ہوا، جس میں راقم السطور نے بھی شرکت کی۔ 24، 25 تاریخ کو مولانا کے ساتھ ہری پور، مانسہرہ، اچھڑیاں کے پروگراموں میں شرکت کی۔ 3 مارچ کو مسجد ابو ہریرہؓ ٹیکسلا میں قاضی ثاقب الحسینی صاحب کا بیان ہوا۔ 22 مارچ کو مدینہ مسجد اٹک میں بزرگ عالم دین حضرت مولانا عبدالکریم صاحب کلاچوی اور مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب نے خطاب فرمایا۔

اہلیہ کی علالت اور ہسپتال داخلہ:۔

مارچ کے مہینہ میں 3 دن کے لئے دوبارہ اہلیہ کو پاؤں کے آپریشن کے لئے ہسپتال داخل کرانا پڑ گیا۔

اپریل کے پروگرام:۔

پنڈ بہوٹی میں 9 اپریل کو اور ماڈل ٹاؤن ٹیکسلا کی مسجد میں 16 اپریل کو پروگرام ہوئے۔ مدینہ مسجد اٹک میں محفل حمد و نعت 20 اپریل کو منعقد ہوئی۔ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے 27 اپریل کو مسجد بابا قلندر رلو سر شرفو میں جمعہ کے اجتماع میں خطاب فرمایا۔ ان پروگراموں میں شرکت کی گئی۔

عزیزم مولانا احمد علی کی شادی:۔

موصوف کا نکاح تو اس کے شیخ و مخدوم حضرت شاہ نفیس الحسینی صاحب نے باقی بہن بھائیوں کے ساتھ ہی گزشتہ سال اپریل میں پڑھا دیا تھا، شادی، رخصتی اور ولیمہ 5، 6 مئی کو ہوا، جس میں لاہور کے احباب نے بھی شرکت فرمائی۔

روحانی کانفرنس ٹیکسلا:۔

مسجد عثمان غنیؓ میں سالانہ روحانی کانفرنس 9 مئی کو منعقد ہوئی، جس میں مناظر اہل سنت مولانا اسماعیل محمدی صاحب اور قاضی ارشد الحسینی صاحب نے خطاب فرمایا۔ گردونواح کے متوسلین سلسلہ نے بطور خاص اس پروگرام میں شرکت کی۔

مرکز اصلاح وارشاد میں ختم نبوت کانفرنس:۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اہم مرکزی قائدین مولانا سعید احمد صاحب جلال پوری اور مولانا اللہ وسایا صاحب 20 مئی کو اس کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لائے اور اہم خطاب فرمایا۔ ان کے علاوہ شاعر ختم نبوت سید سلمان گیلانی صاحب اور نعت خواں سید عزیز الرحمٰن شاہ صاحب نے بھی اپنے مخصوص انداز میں نعتیہ کلام اور نظمیں پیش کیں۔

گجرانوالہ، لاہور کا سفر:۔

اپنے دیرینہ جماعتی دوست حافظ محمد یوسف عثمانی صاحب کی اہلیہ کی وفات پر 26 مئی کو مع اہل خانہ گجرانوالہ روانگی ہوئی۔ جنازہ میں شرکت اور تعزیت کے بعد لاہور کریم پارک، راوی روڈ میں اپنے مہربان بزرگ جناب منیر صاحب کے ہاں چلے گئے۔ اگلے دن حضرت شاہ نفیس الحسینی صاحب کی قیام گاہ پر، ان کی صحبت و زیارت نصیب ہوئی اور اہل خانہ نے بیعت کی سعادت بھی حاصل کی۔ میانی شریف میں اپنے شیخ امام الہدیٰؒ اور دادا پیر حضرت امام لاہوریؒ کے مزارات پر حاضری کے بعد واپسی سفر شروع کیا۔

عزیزم محمد معاویہ اور اہلیہ کی عمرہ پر روانگی:۔

عمرہ کی سعادت کے حصول کے لئے ماں، بیٹا، یکم جولائی کو سعودیہ روانہ ہوئے اور اس مبارک سفر سے بخیر و عافیت 16 جولائی کو ٹیکسلا واپس آ گئے۔

جامعہ حفصہ لال مسجد اسلام آباد کا سانحہ:۔

فوجی آمر کی رعونت کی وجہ سے یہ تنازعہ، باوجود ملک بھر کے معزز علمائے کرام وسیاسی قائدین کی مصالحتی کوششوں کے، 10 جولائی کو غازی عبدالرشید، اس کی والدہ، بھتیجے، بیسیوں طالبات اور طلبہ کی المناک شہادت پر انجام پذیر ہوا، جو اسلام کے نام پر بنائے اس ملک کی بدقسمتی اور زوال کی ابتداء ثابت ہوا۔ تب سے اب تک جاری تباہ کن خونریزی و بدامنی اس کے سبب سے ہے۔

مناظر اہل سنت مولانا علی شیر حیدری کی تشریف آوری:۔

سپاہ صحابہ کے زیر اہتمام منعقدہ پروگرام میں خیر پور سندھ سے ملک کے نامور اور جری مناظر اور مشہور عالم دین مولانا علی شیر حیدری 15 جولائی کو ٹیکسلا تشریف لائے اور کھلے میدان میں بہت بڑے اجتماع سے خطاب فرمایا۔

لاہور، گجرانوالہ ہنگامی روانگی:۔

عزیزم احمد علی کی طرف سے حضرت شاہ نفیس الحسینی صاحب کی شدید علالت کی اطلاع پر، فوری طور پر 26 جولائی کو لاہور روانگی ہوئی، رات خانقاہ سید احمد شہید میں، جہاں حضرت صاحب فراش تھے، قیام کیا۔ حضرت کی عیادت وصحبت کا اچھا موقع مل گیا۔ اس وقت آپ کی طبیعت سنبھل چکی تھی اور مولانا سید عطاء المومن شاہ صاحب بخاری ودیگر اہم خلفاء و متوسلین بھی کمرہ علالت میں موجود تھے۔ الحمد للہ دونوں صاحبزادگان عزیزم احمد علی اور حافظ نعمان خدمت میں مصروف تھے۔ صبح الوداعی ملاقات پر اجازت لے کر واپسی سفر کیا۔ گجرانوالہ اور گکھڑ میں مولانا زاہد الراشدی صاحب اور ان کے صاحب فراش والد محترم، امام اہل سنت، حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب کی زیارت، عیادت اور ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ذاتی علالت:۔

شدید گرمی کے ان مہینوں میں ملازمت کے ساتھ ساتھ مذکورہ مصروفیات اور اسفار کی وجہ سے جولائی کے آخر میں خود بھی شدید بیمار ہوگیا اور چند دن بستر علالت پر رہنا پڑا۔

ناران میں محفل قرات، حمد ونعت:۔

عزیزان حافظ محمد عثمان اور محمد نعمان کے مشفق ومحبوب استاد حفظ قاری وقار سعیدی صاحب نے اپنے ناران کے مدرسہ اور مسجد میں 30 جولائی کو اس محفل کا انعقاد کیا۔ جس میں دونوں مذکورہ بھائیوں نے شرکت کی۔

واہ اور راولپنڈی میں ختم بخاری کی تقریبات:۔

یکم اگست کو واہ اور جامع اسلامیہ راولپنڈی میں ختم بخاری کی تقریبات ہوئیں۔ مولانا زاہد الراشدی صاحب دونوں تقریبات میں شریک ہوئے، جبکہ راولپنڈی کے پروگرام میں ان کے علاوہ مولانا حمید اللہ جان اور مولانا سید عبدالمجید ندیم ودیگر اکابر علماء نے بھی شرکت کی۔ اگست کے دوسرے ہفتے میں مدنی مسجد ماڈل ٹاؤن واہ میں بھی تبلیغی پروگرام ہوا۔

رمضان المبارک اور اعتکاف:۔

عزیزم محمد معاویہ نے، اپنی مسجد ابوہریرہؓ میں اور دوسرے بھائیوں نے لاہور اور گھر میں قرآن مجید سنایا۔ راقم السطور نے محلّہ کی مسجد امیر معاویہؓ میں ہی اعتکاف کیا۔

پاکستان شریعت کونسل کا اجلاس:۔

شریعت کونسل کا سالانہ اجلاس 22 اکتوبر کو اسلام آباد میں منعقد ہوا۔ اس سے قبل مولانا زاہد الراشدی صاحب کے ہمراہ فیصل مسجد میں قائم ادارہ میں چند اہم افراد سے ملاقاتیں کیں، کونسل کے اجلاس میں مرکزی قائدین کے علاوہ، پنڈی اسلام آباد کے متعدد علماء کرام نے شرکت فرمائی۔

مولانا فضل الرحمٰن درخواستی کی تشریف آوری:۔

حافظ الحدیث حضرت عبداللہ درخواستی صاحب کے صاحبزادہ، دیرینہ جماعتی رفیق حافظ یوسف عثمانی صاحب کے ہمراہ 28 اکتوبر کو ٹیکسلا تشریف لائے اور پھر ان کے ہمراہ پنڈی، اسلام آباد میں احباب سے ملاقاتیں کی گئیں۔

مولانا سید اسماعیل کاظمی صاحب کا پروگرام:۔

پنڈ بہوٹی نزد واہ میں مولانا ناصر صاحب کی دستار بندی کی تقریب میں مولانا کاظمی صاحب نے 29 اکتوبر کو خطاب فرمایا۔ جہاں حاضری کی توفیق حاصل ہوئی۔

خانقاہ اقبالیہ ٹیکسلا کا اجتماع:۔

وسط نومبر میں خانقاہ اقبالیہ میں میں سلسلہ چشتیہ کے خلفائے مجاز اور متوسلین کا سالانہ سہ روزہ اجتماع منعقد ہوا، 17 تاریخ کو اختتامی دعا ہوئی۔

لیاقت باغ راولپنڈی میں بے نظیر کا قتل:۔

پیپلز پارٹی کے بانی ذوالفقار علی بھٹو کی صاحبزادی بے نظیر بھٹو کو مذکورہ باغ میں جلسہ عام میں خطاب کے بعد، روانگی کے وقت 27 دسمبر کو قتل کر دیا گیا۔

سال کے دیگر واقعات:۔

عزیزم محمد نعمان کو عیدالاضحیٰ کے بعد جامع مدنیہ لاہور میں دوبارہ داخل کرایا اور وہ اپنے معمول کے مطابق پھر دوستوں کے ساتھ غیر ضروری کاموں میں مصروف ہو گیا۔عزیزم محمد معاویہ کو اللہ تعالیٰ نے تین صاحبزادیوں کے بعد 14 اپریل کو بیٹا عطا فرمایا۔عزیزم محمد عثمان کے ہاں بھی پہلا بیٹا 16 اگست کو پیدا ہوا۔محمد نعمان کے لئے نومبر، دسمبر میں مناسب رشتہ کی تلاش میں سرگرداں رہے۔30 نومبر کو پہلا نواسہ محمد طلحہ پیدا ہوا۔قریبی لوگوں میں سے حافظ محمد سعد صاحب 15 اپریل، شیخ گلفام صاحب 14 مئی، والدہ صہیب معاویہ 24 جون، اپنی ممانی 25 نومبر اور والدہ الیاس صادق 5 دسمبر کو وفات پا گئیں۔

2008ء

شہباز خطابت مولانا عطاء الرحمٰن شہباز کی تشریف آوری:۔

سپاہ صحابہ کے زیر اہتمام پروگرام کے لئے، مولانا 11 جنوری کو ٹیکسلا تشریف لائے۔خطاب کے بعد غریب خانہ پر خطاب پر قیام فرمایا اور دوسرے دن صبح دیر تک تشریف فرما رہ کر تفصیل سے تبادلہ خیال کیا۔

حضرت شاہ نفیس الحسینی صاحب کا وصال:۔

طویل علالت کے بعد، حضرت شاہ صاحب 5 فروری کو وصال فرما گئے۔اسی دن لاہور شاہی مسجد کے پہلو میں جم غفیر نے جنازہ ادا کیا۔دوبارہ خانقاہ سید احمد شہید نز دسگھیاں پُل میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور وہیں خانقاہ کے قریب تدفین ہوئی۔ان سارے مراحل میں اللہ تعالیٰ نے شرکت کا موقع فراہم کیا۔

تمام سایوں سے محرومی:۔

بچپن کے روحانی مربی مولانا محمد داؤد صاحب کی 1989ء میں جدائی ،1985ء میں اپنے شیخ طریقت امام الہدیٰ مولانا عبیداللہ انور صاحب کے وصال اور 1997ء میں اپنے محسن و مشفق اور مربی حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحبؒ کی روحانی سرپرستی سے محرومی اور والد محترم کی 2006ء میں وفات کے بعد، اللہ تعالیٰ نے اس وقت کے عظیم پیر طریقت اور یادگار اسلاف حضرت شاہ نفیس الحسینی صاحب کا سایہ شفقت نصیب فرمادیا تھا اور احساس محرومی کافی حد تک کم ہو گیا تھا۔آج کے دن یہ سایہ عاطفت ختم ہو جانے سے طبیعت شدید مضمحل ہو گئی اور اپنا روحانی مستقبل تاریک نظر آنے لگا، لیکن انسان تقدیر کے فیصلوں کے آگے بے بس ہے۔

ذاتی شدید علالت:۔

سینہ کی امراض چالیس سال قبل شروع ہو گئی تھیں، بار ہا وقفے وقفے سے پھیپھڑے متاثر ہوتے، علاج کیا جاتا، پھر سے میدان عمل میں انتھک مصروفیات شروع کر دیتا۔اب کی بار جسمانی مشقت کے ساتھ ساتھ ذہنی پریشانی اور احساس محرومی کی شدت نے فوری اثر کیا اور لاہور میں حضرت شاہ صاحب کے جنازہ سے واپسی کے بعد چھاتی کا شدید انفیکشن شروع ہو گیا اور پھر ہفتہ بھر بستر علالت پر رہا۔علاج بھی کرایا، دعائیں بھی کرائیں تو اللہ تعالیٰ نے فضل فرمادیا، مرض نے شدت اختیار نہیں کی اور پھر معمول کی سرگرمیاں اور ملازمت کی ذمہ داریاں ادا کرنی شروع کر دیں۔الحمدللہ علیٰ ذالک۔

پاکستان شریعت کونسل کا مرکزی اجلاس:۔

کونسل کا مرکزی اجلاس اسلام آباد میں 3 مارچ کو زیر صدارت امیر مرکزیہ مولانا فداء الرحمٰن درخواستی صاحب منعقد ہوا، جس میں مرکزی عہدیداران کے علاوہ ملک بھر سے نمائندہ علمائے کرام نے شرکت فرمائی۔اس موقع پر حضرت الامیر نے آگاہی دی کہ حسن ابدال کے گردونواح میں مرکز درخواستی قائم کرنے کے لئے جگہ خریدی جا رہی ہے اور انشاء اللہ یہاں مدرسہ، مرکز اور پاکستان شریعت کونسل کا دفتر قائم کریں گے۔

مرکز درخواستی کی مجوزہ جگہ کا دورہ:۔

حضرت الامیر کے حکم کے مطابق 9 مارچ کو عزیزم حافظ محمد معاویہ اور حسن ابدال کے جماعتی رفیق ملک شاہد صاحب کے ہمراہ حسن ابدال سے کچھ آگے، اٹک کی جانب منوں نگر کے عقب میں مجوزہ پلاٹ کا دورہ کیا اور ضروری معلومات حاصل کیں۔ یہ جگہ اس لحاظ سے مناسب لگی کہ شہری آبادی سے کافی ہٹ کر واقع ہے اور مدرسہ و مسجد کے لئے موزوں ہے۔ آب و ہوا کے لئے بھی کھلی فضا ہے جو آلودگی سے محفوظ ہے۔

مولانا زاہد الراشدی صاحب کی آمد:۔

مولانا زاہد الراشدی صاحب 16 مارچ کو تشریف لائے اور ایچ ایم سی بعد مغرب بیان فرمایا۔ اسی مسجد میں عزیز محمد نعمان کی قاری محمد سلیمان صاحب کی بھتیجی کی دختر سے منگنی کی دعا بھی ہوگئی۔

پھر ایک بار شدید مرض:۔

چند دن کے وقفہ سے 19 مارچ کو رات کے وقت پھر شدید درد کی تکلیف ہوئی۔ ڈاکٹروں سے چیک کرانے پر پتہ کا آپریشن تجویز ہوا، لیکن اپنے استاد حکیم مسعود الرحمٰن صاحب اور حکیم طیب صاحب کے مشورہ سے روغن زیتون چائے میں استعمال کیا، جس سے الحمد للہ پتے کا کولیسٹرول تحلیل ہوگیا اور الٹراساؤنڈ کے بتائے ہوئے پتھر، منظر سے غائب ہوگئے۔

عالمی انجمن خدام الدین کا لاہور میں اجلاس:۔

جانشین امام الہدیٰ، مولانا ڈاکٹر میاں محمد اجمل قادری صاحب نے شیرانوالہ مرکز لاہور میں ملک بھر سے پرانے جماعتی رفقاء اور اہم متوسلین کو 27 مارچ کے دن بلوایا۔ میں بوجہ مذکورہ علالت سفر نہ کرسکا، البتہ عزیزم مولوی احمد علی نے اجلاس میں شرکت کر کے نمائندگی کر دی اور حضرت میاں صاحب کی دعائیں حاصل کیں۔

امیر مرکزیہ شریعت کونسل سے ملاقات:۔

حضرت مولانا فداء الرحمٰن درخواستی صاحب کے حکم پر 28 مارچ کو اسلام آباد میں ان سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا اور مرکز درخواستی کے لئے مجوزہ جگہ و دیگر ضروری امور کے لئے مشاورت میں حصہ لیا۔

اٹک کی سالانہ محفل حمد و نعت:۔

مدینہ مسجد اٹک میں حسب معمول یہ محفل 5 اپریل کو تزک و احتشام سے منعقد ہوئی اور بہت کامیاب رہی۔

گجرانوالہ، لاہور کا ایک اہم سفر:۔

عزیزم حافظ محمد عثمان کے ہمراہ، 19 اپریل کو گجرانوالہ روانگی ہوئی، جہاں عزیزان مولوی احمد علی اور حافظ محمد نعمان بھی آملے۔ سب سے پہلے حضرت امام الہدیٰؒ اور حضرت شاہ نفیس الحسینیؒ کے اجلٰی خلیفہ مجاز، حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب سے ملاقات اور ان کی مجلس ذکر میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ اسی پروگرام والی مسجد میں اپنے پرانے مہربان مولانا قاری محمد حنیف ملتانی (نابینا) کے صاحبزادہ طاہر حنیف ملتانی اور پرانے جماعتی فعال کارکن اور بزرگ سید عبدالمالک شاہ صاحب سے ملاقات ہوئی۔ مجلس ذکر کے بعد حضرت جاوید شاہ صاحب نے شفقت فرماتے ہوئے، شریک سفر کرلیا۔ ان کی معیت میں استاذ العلماء حضرت مفتی عیسیٰ گورمانی صاحب کی خدمت میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ رات کا قیام بھی حضرت شاہ صاحب کے کمرہ استراحت میں ہی ہوا۔

حضرت سید شاہ سید نفیس الحسینی صاحب کے وصال پر، پتہ نہیں کیسی حسرت بھری آہ دل سے نکلی کہ اللہ تعالیٰ نے بہت سے اکابرین تصوف سے تربیت یافتہ اور اُن سب کی عظیم نسبتوں کے حامل، حضرت سید جاوید حسین شاہ صاحب کے دل میں، مجھ دل شکستہ کے لئے شفقت و محبت ڈال دی۔ بڑے شاہ صاحب کے وصال کے بعد اس نسبتاً تفصیلی ملاقات و مصاحبت میں شاہ صاحب موصوف نے اتنی عزت و اہمیت دی کہ میں شرم سے زمین میں گڑا جاتا تھا۔ اس ملاقات سے پہلے بڑے شاہ صاحب کے وصال کے دن عزیزم مولوی احمد علی کے ہمراہ لاہور میں، ہی مختصر ملاقات ہوئی تھی اور میں نے اپنی بیعت کا تعلق حضرت امام الہدیٰ حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انورؒ سے ہونے کا بتایا، تو حضرت بڑے خوش ہوئے تھے اور فرمایا تھا کہ پھر تو ہم پیر بھائی ہیں۔

دوسرے دن صبح ناشتہ کے بعد حضرت سفر پر روانہ ہوگئے اور ہم نے گجرانوالہ کے احباب سے ملاقات کر کے لاہور روانگی کی۔ جہاں میانی شریف اور جامعہ اشرفیہ میں حاضری کے بعد رات کو اپنے پیرخانہ شیرانوالہ مرکز میں حضرت میاں محمد اجمل قادری صاحب سے طویل مصاحبت و مشاورت کا موقع ملا۔

شیخ الہند کانفرنس لاہور میں شرکت:۔

شیرانوالہ مرکز میں حضرت میاں محمد اجمل قادری صاحب نے 27 اپریل کو شیخ الہند کانفرنس کے انعقاد کا پروگرام منعقد کرنے کا اعلان فرمایا ہوا تھا اور پچھلے ہفتے حاضری کے موقع پر

تاکیداً شرکت کی ہدایت فرمائی تھی ۔ چنانچہ عزیزم محمد معاویہ کے ہمراہ 26 تاریخ کو لاہور روانگی ہوئی، رات کریم پارک میں عزیزان احمد علی اور نعمان کے پاس قیام کیا اور اگلے دن مذکورہ کانفرنس میں شرکت کی ۔ اس کانفرنس میں خصوصی مہمان کی حیثیت سے خانقاہ پیر جھنڈا کے سجادہ نشین تشریف فرما تھے ۔ خود حضرت میاں صاحب نے تفصیلی مقالہ پیش فرمایا اور پھر سید جاوید حسین شاہ صاحب، مولانا محمد احمد لدھیانوی صاحب، مولانا زاہد الراشدی صاحب، مولانا عبدالرؤف فاروقی صاحب ودیگر علمائے کرام نے اظہار خیال کیا۔

علاقائی ومقامی پروگرام:۔

لالہ رخ واہ میں حسب معمول سالانہ محفل حمد ونعت 8 مئی کو منعقد ہوئی، 10 مئی کو حافظ محمد معاویہ کے برادر نسبتی مفتی حیدر علی کے نکاح کی تقریب میں علامہ علی شیر حیدری اور مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی شریک ہوئے ۔ 11 مئی کو اسلام آباد میں مولانا فداء الرحمٰن درخواستی صاحب سے ملاقات کی گئی ۔ 25 مئی کو واہ کے سالانہ درس میں حضرت میاں محمد اجمل قادری صاحب تشریف لائے ۔ 29 مئی کو مرکز اصلاح وارشاد میں محفل حمد ونعت منعقد ہوئی، جس میں ملک کے دیگر نامور نعت خوانوں کے علاوہ حافظ محمد شریف منچن آبادی (نابینا) نے بھی شرکت کی۔

انجمن خدام علمائے دیوبند ٹیکسلا کا قیام:۔

حضرت قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب کی صدارت میں 15 جون کو مسجد البدر ماڈل ٹاؤن ٹیکسلا میں، علاقہ بھر کے ہم خیال خطباء وعلمائے کرام اور جماعتی کارکنوں کا اجلاس منعقد ہوا، جس میں اکابر علماء دیوبند کے صحیح عقائد کی ترویج اور ان کے مقابل دیوبند مسلک سے منسوب غلط عقائد کی نشاندہی کرنے کے لئے یہ تنظیم قائم کرنے کا فیصلہ ہوا۔ (تفصیل الگ تحریر کی جائے گی)۔

راولپنڈی کے دو اجتماعات میں اکابر سے ملاقاتیں:۔

دارالعلوم زکریا نزد ترنول میں ملک کے یادگار اسلاف، استاذ العلماء مولانا عبدالمجید صاحب کے علاوہ، دیگر علمائے کرام سے 16 جون کے اجتماع میں ملاقاتیں ہوئیں اور اسی دن بعد مغرب جامعہ اسلامیہ راولپنڈی میں بہت سے علمائے کرام کی زیارت وملاقات کے علاوہ استاذ المجاہدین قاری سیف اللہ اختر سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

خانقاہ وجامعہ عبیدیہ فیصل آباد میں حاضری:۔

پیر طریقت، مشفق ومحترم حضرت سید جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم کی فیصل آباد میں خانقاہ اور جامعہ میں حاضری کیلئے برادرم رفیع الدین اور صاحبزادگان کے ہمراہ 25 جون کو صبح سویرے روانگی ہوئی اور دن بھر حضرت کی خدمت میں گزار کر شام کو واپسی ہوئی ۔ حضرت شاہ صاحب نے حسب سابق بہت زیادہ شفقت واحترام کا سلوک کیا اور خوب دعاؤں سے نوازا۔ الحمدللہ یہ سفر روحانی طور پر بہت مبارک ثابت ہوا اور حوصلہ افزائی کا سبب بنا۔

شہدائے لال مسجد کانفرنس اسلام آباد:۔

لال مسجد کے شہداء کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے، 6 جولائی کو اسلام آباد میں اس عنوان سے عظیم الشان کانفرنس منعقد کی گئی۔

شیخ العرب والعجم حضرت مدنیؒ کے صاحبزادہ صاحب سے ملاقات:۔

حضرت مدنیؒ کے صاحبزادہ گرامی سید ارشد مدنی صاحب دامت برکاتہم کی لاہور تشریف آوری کے پروگرام کی اطلاع پر، 11 جولائی کو لاہور روانگی ہوئی ۔ رات صاحبزادگان کے پاس قیام ہوا اور اگلے دن حضرت شاہ نفیس الحسینی صاحب نور اللہ مرقدہ کے دولت خانہ پر صاحبزادہ موصوف سے ملاقات اور ان کی صحبت میں بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوئی ۔ دن بھر لاہور میں شدید بارش کے باوجود ان کی رفاقت میں جامعہ مدنیہ کی ختم بخاری کی تقریب، جامعہ اشرفیہ میں ان کے خطاب اور ائیر پورٹ سے الوداع تک پُر سعادت وقت گذرا۔ اس سفر میں بہت سے اکابر علماء کی زیارت وملاقات ہوئی۔

انجمن تحفظ عقائد علماء دیوبند کی سرگرمیاں:۔

اس انجمن کے تنظیمی اجلاس 13 جولائی کو مسجد عثمان غنیؓ اور 10 اگست کو مسجد ابو ہریرہؓ میں منعقد ہوئے ۔ اُس کے زیر اہتمام 21 جولائی کو محلّہ پڑی کے وسیع میدان میں محفل حمد ونعت منعقد ہوئی ۔ 26 اکتوبر کو غالباً آخری اجلاس منعقد ہوا، اس دوران محلّہ پڑی کے پروگرام میں ہونے والے تنازعے اور اس کے بعد، باہمی مصالحت کی غرض سے 21 جولائی کو تھانہ ٹیکسلا میں "حیات النبی ﷺ" کے موضوع پر فریقین کا سمجھوتہ بھی ہوا۔

ختم بخاری اور دیگر تقریبات:۔

جامع اسلامیہ راولپنڈی میں حسب معمول 21 جولائی کو ختم بخاری کی تقریب ہوئی جس میں دیگر علمائے کے علاوہ مولانا زاہد الراشدی بھی شریک ہوئے ۔ دوسرے دن حضرت

مولانا حضرو کی ایسی ہی تقریب میں شرکت کے لئے ذاتی ہمراہی میں تشریف لے گئے۔اس تقریب میں دیرینہ مہربان حافظ نسیم صاحب سے بھی ملاقات کا شرف نصیب ہوگیا۔ اسی رات قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب ایچ ایم سی میں خطاب کے لئے تشریف لائے۔27 تاریخ کو بہوٹی پنڈ میں بھی قاضی صاحب موصوف اور مشہور خطیب سید اسماعیل کاظمی صاحب نے بھی تبلیغی جلسہ سے خطاب فرمایا۔

عزیزم حافظ محمد نعمان کی شادی:۔

استاذ المجاہدین، خلیفہ مجاز حضرت شاہ نفیس الحسینی مرحوم، جناب قاری سیف اللہ اختر صاحب نے 23 اگست کو، ملہوڈھیری میں عزیزم محمد نعمان کا نکاح پڑھوایا۔ بعد میں غریب خانہ پر ٹیکسلا بھی تشریف لائے۔اسی دن دلہن کی رخصتی بھی ہوئی اور دوسرے دن 24 اگست کو سنت ولیمہ ادا کی گئی۔عزیزم موصوف اس سال پنڈی کے مدرسہ "جامعہ اسلامیہ" میں سادسہ درجہ میں زیر تعلیم تھا۔

رمضان المبارک اور اعتکاف:۔

رمضان شریف میں صاحبزادگان میں سے مولوی احمد علی نے، مدرسہ زید بن علی لاہور میں، محمد معاویہ نے اپنی مسجد ابوہریرہؓ نے، محمد عثمان اور محمد نعمان نے گھر میں قرآن مجید سنایا۔ میں نے اس سال بھی اعتکاف مسجد امیر معاویہؓ میں کیا۔

مسجد محلّہ موچیاں میں محفل قرات ونعت:۔

رمضان المبارک کے آخری عشرے میں 29 ستمبر کو، مذکورہ مسجد میں محفل قرات اور حمد ونعت منعقد کی گئی۔

حافظ الحدیث حضرت درخواستی کے صاحبزادگان سے ملاقاتیں:۔

مرکز درخواستی حسن ابدال میں 16 اکتوبر کو، جانشین حافظ الحدیث مولانا فداء الرحمٰن صاحب درخواستی اور مولانا زاہد الراشدی صاحب سے ملاقات ومشاورت ہوئی۔19 تاریخ کو دوبارہ مرکز میں حاضری دی۔28 اکتوبر کو حضرت درخواستی کے دوسرے صاحبزادہ گرامی مولانا فضل الرحمٰن درخواستی ٹیکسلا تشریف لائے، رات قیام فرمایا اور اگلے دن ان کے ہمراہ حسن ابدال کے مرکز درخواستی سے ہوتے ہوئے، اسلام آباد تک سفر کیا اور وہاں سے اجازت لے کر واپسی ہوئی۔

محسن خاندان اور استاد مکرم کی ناراضگی:۔

محلّہ کے بعض ناعاقبت اندیش معاندین نے، استاد مکرم حضرت مولانا مسعود الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم کو ان کے خانقاہ اقبالیہ میں رمضان المبارک کے ماہانہ اعتکاف کے دوران، غلط اطلاعات فراہم کر کے شکر رنجی پیدا کر دی، جس کا اظہار انہوں نے عید الفطر کے بعد، 27 اکتوبر کو مسجد میں نماز فجر کے بعد کیا اور یوں مجھے ایک نا کردہ گناہ کی سنگین سزا دلوادی گئی۔ والی اللہ المشتکی۔تقریباً اڑھائی سال بعد 30 مارچ 2011ء کو استاذ محترم نے معافی کی درخواست پر اعتراف فرمایا کہ مجھ سے زیادتی ہوگئی تھی۔الحمدللہ کہ زندگی میں ہی یہ غلط فہمی دور ہوگئی اور جانبین نے معافی تلافی کا معاملہ کر دیا۔

اولاد کو بھی خدمت قرآن کی سعادت کا حصول:۔

حضرت مولانا فداء الرحمٰن درخواستی کے حکم پر عزیزم محمد معاویہ 25 نومبر کو جامعہ انوار القرآن کراچی روانہ ہوا اور چند دن قیام کر کے حافظ الحدیث مولان عبداللہ درخواستی نوراللہ مرقدہ کے ٹیپ شدہ دورہ تفسیر قرآن کی کمپیوٹر پر منتقل کیا اسی طرح اس کی سی ڈیز بھی بنائیں اور یوں قرآن مجید کی خدمت کی سعادت سے بہرہ ور ہوا الحمدللہ ذالک۔

مولانا زاہد الراشدی کے ہمراہ پُر سعادت سفر:۔

عید الاضحیٰ کے بعد 12 دسمبر کو حضرت مولانا ٹیکسلا تشریف لائے، رات قیام فرمایا اور صبح چارسدہ وغیرہ کے علاقے میں جانے کا پروگرام بنایا، تو راقم السطور مع اولاد اپنی گاڑی لے کر ہمراہ ہولیا۔طوطائی کے مقام پر ایک مدرسہ میں بڑی پُر ہجوم تقریب تھی، وہاں جا کر علم ہوا کہ قریب ہی پنجتار کا مقام ہے، جہاں قافلہ سید احمد شہیدؒ کا سکھوں سے مقابلہ ہوا، کئی شہداء کے مزارات اور قدیمی مسجد بھی ہے، چنانچہ مقامی ساتھی کے ہمراہ وہاں گئے اور ان تاریخی مقامات کی زیارت کی، شہداء کے مزارات پر حاضری دی اور یوں یہ سفر بڑا سعادت مند ثابت ہوا۔ واپسی پر مولانا مرکز درخواستی حسن ابدال بھی تشریف لے گئے اور پھر گوجرانوالہ روانہ ہوئے۔

تقریبِ افتتاح تعمیر، مرکز درخواستی مسجد ومدرسہ:۔

مجوزہ جگہ پر 21 دسمبر کو تعمیر کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی، جس میں امیر محترم حضرت مولانا فداء الرحمٰن درخواستی ودیگر علماء واحباب شریک ہوئے۔

لاہور کا سفر:۔

دسمبر کے آخر میں 26 تا 28 تاریخ تک اولاد کے ہمراہ ذاتی سواری میں لاہور کا سفر کیا جہاں مولانا فضل الرحمٰن درخواستی، حافظ یوسف عثمانی، سلمان وحسان گیلانی سے ملاقاتیں ہوئیں۔ سید امین گیلانی کی قبر پر فاتحہ خوانی کی ختم نبوت کنونشن میں شرکت کی، جامعہ اشرفیہ اور میانی شریف حاضری دی، کریم پارک میں مدرسہ زید بن علی میں قیام بھی کیا اور حضرت شاہ صاحب کے جانشین اور قریبی متعلقین وخلفاء سے بھی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

2009ء

پینتالیس سالہ ملازمت کے بعد ریٹائرمنٹ:۔

تقریباً 45 سال قبل شروع کی گئی، پرائیویٹ اور سرکاری ملازمت کے بعد 60 سال عمر مکمل ہونے پر، 28 جنوری کو آخری دن ڈیوٹی کی اور اگلے دن سے باعزت ریٹائر ہوگیا۔

لاہور، گجرانوالہ، اکوڑہ خٹک کے اسفار:۔

جنوری کے آخر میں اپنی گاڑی کے ذریعے لاہور، گجرانوالہ کا سفر کیا۔ واپسی پر مولانا زاہد الراشدی کو بھی ساتھ لیا اور "ہالیڈے اِن" ہوٹل اسلام آباد کے ایک سیمینار میں شرکت کے بعد اکوڑہ خٹک، وفاق المدارس کے دستور میں مجوزہ ترامیم کے سلسلہ میں ہونے والے اجلاس میں شرکت کی گئی، جس میں دارالعلوم حقانیہ کے نائب مہتمم مولانا انوارالحق صاحب، مفتی کفایت اللہ صاحب (مانسہرہ) اور مولانا ثناء اللہ غالب صاحب (گلگت) نے بھی شرکت فرمائی۔ رات دیر سے اجلاس کے اختتام پر واپسی ہوئی۔ مارچ میں پھر لاہور، جہلم کا سفر ہوا۔

سکول عمارت کرایہ پر:۔

اسلامیہ سکول جیون روڈ کی ذاتی عمارت "ویلکن سکول" کے مالک سفیر عالم صاحب کو مارچ کے مہینہ میں کرایہ پر دی تاکہ اس جگہ تعلیمی سرگرمی ہی جاری رہے۔ انہوں نے یہاں پرائمری حصہ شروع کیا، لیکن کچھ عرصہ بعد معاہدہ ختم کر کے عمارت خالی کر دی۔

ملتان اور لاہور کا سفر:۔

ملازمت سے فارغ ہوکر، دل میں ارادہ تھا کہ کسی دینی خدمت میں، باقی زندگی صرف کردوں۔ ایسی مصروفیت ہو کہ گزراوقات کے لئے کچھ آمدن بھی ہوتی رہے اور کام بھی مذہبی و دینی ہو۔ مشاورت کے بعد بالخصوص مولانا زاہد الراشدی صاحب کی تجویز پر، وفاق المدارس کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا حنیف جالندھری صاحب سے فون پر رابطہ کیا، جو اسلام آباد میں وفاق کا ایک دفتر بنانے کی تجویز پر غور کر رہے تھے۔ انہوں نے لاہور، اپنے جامعۃ الخیر جوہر ٹاؤن میں ملاقات کے لئے بلوایا۔ وہاں ملاقات کی تو فرمایا کہ سرِ دست اسلام آباد دفتر کی تجویز حتمی شکل اختیار نہیں کرسکی، البتہ یہاں لاہور اس جامعہ میں آپ ذمہ داری سنبھال لیں، تو ہمیں آپ جیسے آدمی کی ضرورت ہے۔ چنانچہ مشورہ کے لئے مہلت لے کر، پھر ان کی ہدایت پر ملتان خیر المدارس میں ملاقات اور کام کا جائزہ وغیرہ لینے کے لئے جانا پڑا۔ بہرحال معاملات طے کر کے یہ ذمہ داری لے لی۔

جامعۃ الخیر جوہر ٹاؤن لاہور میں تین چلّے:۔

یکم اپریل سے مذکورہ ادارہ میں بطور ناظم دفتر کام شروع کر دیا، اور چار ماہ بعد خرابی صحت اور گھریلو حالات کے، مستعفی ہوگیا۔

قاری سعید الرحمٰن صاحب کا سانحہ ارتحال:۔

تقریباً گزشتہ 40 سال سے مسلسل سرپرستی اور تعاون کرنے والے، حضرت قاری سعید الرحمٰن صاحب مہتمم جامعہ اسلامیہ راولپنڈی 6 جولائی کو انتقال فرما گئے۔ میں لاہور ہونے کے باوجود اور وسائل نہ ہونے اور وقت کی کمی کے، اللہ تعالیٰ کی مدد سے قاری صاحب کے گاؤں بہبودی نزد حضرو ان کے جنازہ پر پہنچ گیا۔

سال رواں کے دیگر واقعات:۔

عزیزم محمد نعمان کی خوش دامن، 7 اپریل کو گھر کے باورچی خانہ میں آگ لگنے سے جھلس گئیں، یکم مئی کو اہلیہ ہسپتال داخل ہوئیں، 5 مئی کو امام اہلسنت مولانا سرفراز خان صاحب صفدر کا وصال ہوا، جن کے جنازہ میں گکھڑ جا کر شرکت کی۔ 12 جون کو مرکز درخواستی حسن ابدال جانا ہوا، 13 جون کو مولانا محمد صدیق شہیدؒ کی بیوہ انتقال کر گئیں، 16 جون کو خانپور (ضلع ہری پور) میں مولانا زاہد الراشدی صاحب نے ختم مشکوٰۃ شریف کی تقریب میں شرکت کی۔ 8 نومبر کو مرکز درخواستی میں مولانا موصوف اور حضرت الامیر مولانا فداء الرحمٰن درخواستی صاحب سے ملاقات کی اور 20 نومبر کو عزیزم محمد معاویہ کے برادرِ نسبتی کو ایجنسیاں اٹھا کر لے گئیں اور تقریباً ایک ہفتہ بعد رہا کیا۔

اسلامیہ سکول کے اجراء کی ناکام کوشش:۔

اگست کے اوائل میں لاہور سے واپسی پر، جب "ویلکن سکول" کی انتظامیہ نے معائدہ کو یک طرفہ طور پر قبل از وقت اپنے طور پر ختم کر دیا، تو راقم السطور نے، سابق شاگردان عزیز کو بلوا کر مشورہ کیا اور اپنی ذاتی سربراہی میں "اسلامیہ سکول" کو ہی دوبارہ شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس مقصد کے لئے پرائمری تک مفت تعلیم وغیرہ کی مراعات کا اعلان کر کے اکتوبر سے کلاسیں شروع کرنے کا اعلان کر دیا۔ لیکن نامعلوم وجوہات کی بناء پر لوگوں کا رجحان نہیں بن سکا۔ بہرحال اپنے مہربان علم دوست، محلّہ دار جناب اختر عالم صاحب کے تعاون سے تعلیمی سال کے اختتام یعنی مارچ 2010ء تک یہ سلسلہ جاری رکھا اور پھر مجبوراً عمارت اپنے دور رفقاء کی صاحبزادی اور بہو کو تعلیمی ادارے کے لئے تھوڑے سے کرایہ پر دے دی، جس میں اب تک اس کا ادارہ تعلیمی خدمات انجام دے رہا ہے۔

2010ء

ایک نئی ملازمت کی شروعات:۔

اس سال کی ابتداء میں ایچ ایم سی کے راقم السطور کے افسر، مذہبی و دینی دوست نے رابطہ کیا کہ ایک سابقہ سپلائر کمپنی کے مالک ٹیکسلا میں اپنا ذیلی دفتر بنانا چاہتے ہیں جس کے لئے اس نے ان سے رابطہ قائم کیا ہے اور وہ اسے ملنے کیلئے لاہور جا رہے ہیں لہٰذا آپ بھی ساتھ چلیں۔ چونکہ میرے دونوں صاحبزادے لاہور مدرسہ میں زیر تعلیم تھے، لہٰذا میں ان کا رفیق سفر ہو گیا۔ مذکورہ آدمی سے ملاقات پر، اس نے میری موجودگی کو غنیمت جانا اور مجھے بھی اس سلسلہ میں تعاون کرنے پر آمادہ کرنے کی کوشش کی، اس لئے کہ وہ مجھے دوران ملازمت بھی ایسی پیش کش کر چکا تھا۔ چونکہ میں اپنا زندگی کا باقی حصہ اسی دینی و فلاحی کام میں گزارنا چاہتا تھا، اس لئے میں نے فوری طور پر آمادگی ظاہر نہ کی۔ ادھر سکول کا سلسلہ نہ چل سکنے کی وجہ سے، اولاد نے مجبور کیا کہ فارغ رہنے کی بجائے، آپ یہ پیش کش قبول کر لیں۔ چنانچہ میں نے اپنی شرائط پر مذکورہ شخص سے معائدہ کر لیا اور یکم اپریل سے اس کے ٹیکسلا دفتر میں کام شروع کر دیا۔

سال کی پہلی سہ ماہی کے ملکی حالات:۔

پورے ملک میں امن وامان کی حالت گزشتہ سال کے آخری حصہ سے بہت مخدوش چلی آ رہی تھی محرم کے مہینے میں کراچی میں دو بڑے سنگین واقعات ہوئے جن میں بیسیوں لوگ مارے گئے۔ ملک کے باقی حصوں میں بھی دہشت گردی کے پے در پے واقعات ہونے لگے۔ مذہبی بنیاد پر باہمی تصادم اور قتل وغارت کا سلسلہ بڑھ گیا، سیاسی طور پر بڑے اہم اور متنازعہ فیصلے ہونے لگے۔ دینی مدارس کے خلاف بھی حکومتی اقدامات شروع ہو گئے، جن پر مدارس کے وفاقوں کے سربراہان اور وزیر داخلہ کے درمیان مذاکرات کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ لاہور میں ایک مسیحی ملازمہ کو اس کے مالک نے جو ایک وکیل تھا قتل کر دیا۔ اس طرح بین المذاہب کشیدگی بھی شروع ہو گئی اور تحفظ ناموس رسالت کے قانون کی تبدیلی کے لئے بھی ایک حکومتی اقلیتی وزیر نے قانون میں تبدیلی کی کوشش شروع کر دی۔ بالائی سطح پر صدر پاکستان اور چیف جسٹس کے درمیان بھی کشمکش پیدا ہو گئی۔ ربیع الاول کے مہینہ میں ڈیرہ اسماعیل خان اور فیصل آباد میں دینی مدارس پر مخالف مکتب فکر کی طرف سے مسلح حملے کئے گئے۔ غرضیکہ ہمہ نوع ابتری، لاقانونیت، قتل وغارت، باہمی منافرت اور کشمکش ملک کا مقدر بن گئی۔

کراچی میں علماء کی شہادت:۔

کراچی شہر میں ملک کے نامور عالم دین مولانا سعید احمد جلال پوری صاحب اور مولانا عبدالغفور ندیم صاحب کو، بیٹے اور ساتھیوں سمیت دو الگ الگ واقعات میں قاتلانہ حملوں میں شہید کر دیا گیا اور کراچی میں پہلے ہونے والے بم دھماکوں اور خودکش حملوں کا الزام لشکر جھنگوی پر لگا دیا گیا۔ اس وجہ سے فرقہ وارانہ کشیدگی اپنے انتہا کو پہنچ گئی۔

لاہور میں علمائے دیوبند کا عظیم الشان سہ روزہ اجتماع (13 تا 15 اپریل):۔

مذکورہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے مسلک علمائے دیوبند کے تمام عمائدین نے جامعہ اشرفیہ میں ملک بھر کے چاروں صوبوں، شمالی علاقہ جات، کشمیر، گلگت اور قبائلی علاقہ کے تقریباً دو سو علماء کا ایک عظیم الشان اجتماع منعقد کرایا۔ اس اجتماع میں نہایت تفصیل کے ساتھ حالات، اسباب، نتائج اور اس کے سدباب کیلئے اقدامات پر غور کیا گیا۔ اجلاس کے آخری دن اجلاس نے متفقہ طور پر اس مسئلہ کے حل کیلئے 7 اقدامات تجویز کئے اور 16 قراردادیں منظور کیں۔ ان اقدامات اور قراردادوں کو ملک کے تمام ذرائع ابلاغ میں شائع کرایا گیا۔ اس طرح علمائے دیوبند نے بروقت اپنی ملی و دینی فریضہ ادا کر دیا۔ اس موقع پر راقم السطور بھی ایک دو دن لاہور قیام پذیر رہا اور علمائے کرام سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

پہلی سہ ماہی کی مقامی وعلاقائی صورتحال:۔

پی او ایف واہ کے ماہانہ جریدہ "واہ کاریگر" کے مارچ کے شمارہ میں ایک "گستاخانہ ٹائٹل" شائع کیا گیا جس پر علاقہ بھر میں شدید احتجاج کیا گیا۔ ادارہ کی انتظامیہ اور سول حکام

سے ملاقاتیں بھی کی گئیں اور مشتعل مسلمانوں کے جذبات سے ان کو آگاہ کر کے مطالبات تسلیم کرنے پر مجبور کیا۔ 10 مارچ کو مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں سالانہ "خاتم المعصومین کانفرنس" بھی منعقد کی گئی جس میں مولانا محمد احمد لدھیانوی صاحب نے خطاب کیا اور مذکورہ مسئلہ پر احتجاج بھی کیا گیا۔

دوسری سہ ماہی کے حالات:۔

جامع مدنیہ اٹک میں 3 اپریل کو سالانہ محفل حمد و نعت منعقد ہوئی۔ اسی ماہ میں مختلف مقامات پر عالم محافل حسن قرات بھی منعقد ہوئیں۔ اپریل میں خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب شدید علیل ہوگئے۔ ٹیکسلا کے نواع میں پنڈ گوندل اور ایک دیہات میں دو جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ منعقد ہوئے۔ اسی سہ ماہی میں حسن ابدال میں "پاکستان شریعت کونسل" کا مشاورتی اجلاس بھی منعقد ہوا جس میں شرکت اور اکابرین سے ملاقات اور مشاورت ہوئی۔ اسلام آباد کا سالانہ سہ روزہ تبلیغی اجتماع بھی منعقد ہوا۔

امت مسلمہ کا عظیم نقصان:۔

عالمی سطح پر ہزارہا متوسلین کے پیر طریقت اور روحانی و دینی رہنما حضرت خواجہ خان محمد صاحب قدس سرہٗ، 5 مئی کو وصال فرما گئے جن کا جنازہ خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف ضلع میانوالی میں اگلے دن یعنی 6 مئی کو ہزارہا سوگواروں نے آپ کے صاحبزادہ اور جانشین مولانا خلیل احمد صاحب کی امامت میں ادا کیا۔ اس طرح پوری ملت اسلامیہ اس عظیم نقصان سے دوچار ہوگئی۔ اس سے پہلے 15 اپریل کو پاکستان کے ایک مشہور مذہبی دانشور اور نظام خلافت کے نظام کے علمبردار، مفکر اسلام ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کا بھی انتقال ہوا، جو باوجود اپنے تفردات کے، ملت اسلامیہ کے لئے ایک مفید سرمایہ تھے۔

مذہبی جماعتوں کے اتحاد کے لئے اجلاس:۔

اپریل کے مذکورہ علماء دیوبند کے اجلاس کے بعد، دینی حلقوں کے اتحاد کو وسعت دینے کے لئے حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے، 6 مئی کو تمام مسالک کی ملک بھر کی دینی جماعتوں کے نمائندوں کا اجلاس بلایا اور متحد ہو کر کام کرنے کی طرف توجہ دلائی، تاکہ دینی شعائر، مدارس، اور آئین کی اسلامی دفعات کے خلاف کی جانے والی سازشوں کا مقابلہ کیا جاسکے۔

سال کی دوسری ششماہی کی کیفیت:۔

حکومتی اقدامات اور تمام سیاسی و دینی طبقات کی مساعی سے، پہلی سہ ماہی کے دوران پیدا شدہ حالات میں کچھ بہتری آگئی۔ لیکن یکم جولائی کو لاہور میں دربار علی ہجویریؒ میں ایک خودکش دھماکہ ہوا، جس میں تقریباً پچاس مسلمان شہید ہوئے۔ اسی طرح جولائی کے آخر میں شمالی علاقہ جات اور آزاد کشمیر میں، تقریباً اسی سال بعد شدید سیلاب آگیا، جس کا پھیلاؤ صوبہ بلوچستان تک ہوگیا۔ تقریباً دو کروڑ انسان اس سے شدید متاثر ہوئے۔ اس طرح گزشتہ قتل و غارت، ظلم و بربریت، خلاف اسلام اقدامات کے نتیجہ میں، الٰہی انتقام بھی اس عذاب کی صورت میں ظاہر ہوا اور یوں یہ سال اجتماعی طور پر قابل عبرت حیثیت اختیار کر گیا۔

چند اکابر علمائے کرام اور ذاتی رشتہ دار کی رحلت:۔

جمعیت علمائے اسلام کے رہنما اور شریعت بل کے محرک، سابق سینیٹر حضرت مولانا قاضی عبدالطیف کلاچوی صاحب، مولانا عبدالحلیم کلاچوی صاحب، مولانا نور محمد صاحب آف وانا اور ڈاکٹر محمود احمد غازی صاحب جیسے اساطین امت اس سال رحلت فرما گئے اور مسلمانوں کو اپنے فیوضات سے محروم کر گئے۔ ذاتی طور پر میرے والد صاحب کی پھوپھی اور میرے سگے ماموں بھی انتقال کر گئے اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے۔

حج بیت اللہ کی سعادت:۔

بظاہر مالی حالات بہتر نظر آنے کے باوجود، اپنے روحانی مربی و رہنما حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب قدس سرہٗ نے، اپنے لازمی ضروریات کی تکمیل سے قبل حج کی اجازت نہ دی۔ چنانچہ دوران ملازمت اپنے بچوں کی شادیوں اور ان کے لئے رہائش کے انتظامات مکمل کرنے کے بعد، اللہ تعالیٰ نے اس سال حج بیت اللہ کی سعادت نصیب فرمائی۔ اس سفر میں اپنے عالم دین صاحبزادے مولوی احمد علی صاحب بھی ہمراہ تھے۔

سفر حج اور مکہ مکرمہ میں قیام:۔

اس سفر کا انتظام پرائیویٹ آرگنائزر کی وساطت سے کیا گیا۔ پروگرام کے مطابق ماہ ذیقعد کی ابتداء میں 11 اکتوبر کو، اسلام آباد ائیرپورٹ سے سفر حج کا آغاز ہوا۔ دوسرے دن فجر کے وقت مکہ مکرمہ میں پہنچے اور چاشت کے وقت عمرہ کی تکمیل کی، مکہ مکرمہ میں یکم نومبر تک قیام رہا (تفصیلات الگ تحریر کرنے کی کوشش کروں گا)۔

مدینہ منورہ روانگی اور قیام:۔

مدینہ منورہ کے لئے 2 نومبر کو بعد ظہر روانگی طے ہوئی، جو بوجہ بارش عشاء کے بعد ہوسکی۔ دوسرے دن فجر کے وقت مدینہ منورہ میں پہنچے اور 11 نومبر تک وہاں قیام رہا۔ الحمدللہ دلجمعی سے تمام معمولات پورے ہوئے اور 5 ذوالحج یعنی 11 نومبر کو چاشت کے وقت مکہ مکرمہ کے لئے روانگی ہوئی اور رات بعد عشاء گیارہ بجے مکہ مکرمہ میں "عزیزیہ" کے علاقہ میں طے شدہ رہائش گاہ پہنچے اور صبح نماز جمع کے بعد بیت اللہ شریف حاضر ہو کر عمرہ کی تکمیل کی۔

ایام حج:۔

اپنی قیام گاہ سے 7،8 ذوالحج کی درمیانی رات کو "منیٰ" روانگی ہوئی۔ اگلی رات کو پھر "میدان عرفات" کیلئے بذریعہ بس روانہ ہوئے اور بوقت سحر وہاں پہنچ کر طے شدہ کیمپ میں ڈیرہ لگایا۔ نماز فجر سے نماعصر تک وقوف عرفات کیا اور قبل مغرب مزدلفہ کے لئے پیدل سفر شروع کیا اور غروب آفتاب پر، عرفات کی حدود سے نکل کر رات کو "مسجد مشعر حرام" کے قریب سڑک کے کنارے قیام کیا۔ 10 ذوالحج کو نماز فجر پڑھ کر، منیٰ روانگی کیلئے چل پڑے اور طلوع آفتاب کے بعد "مزدلفہ" کی حدود سے نکلے اور تقریباً سوا گھنٹہ پیدل چل کر منیٰ میں اپنے کیمپ میں پہنچ گئے۔ 10 سے 12 ذوالحج تک رمی جمرات، قربانی، طواف زیارت، طواف وداع وغیرہ ارکان ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس طرح حج کے ارکان مکمل ہوگئے۔ منیٰ سے 12 ذوالحج کو ظہر عصر کے دوران، اپنی "عزیزیہ" کی قیام گاہ کیلئے بسوں کے ذریعے روانگی ہوئی، بعد مغرب ہوٹل پہنچے۔

واپسی سفر:۔

ہمارا واپسی کا دن 15 ذوالحج یعنی 21 نومبر تھا جس کے لئے رات سے ہی تیاری کرنی پڑی اور فجر کی نماز کے بعد جدہ کیلئے سفر کا آغاز ہوا۔ تقریباً ساڑھے نو بجے دن "حدودِ حرم" سے نکلے اور 11 بجے تقریباً ایئر پورٹ پہنچ گئے۔ دن بھر کے قیام کے بعد رات کو، مقامی وقت کے مطابق تقریباً ساڑھے نو بجے جہاز نے پرواز شروع کی اور پاکستان کے وقت کے مطابق بوقت سحر تقریباً 3 بجے اسلام آباد ائیر پورٹ پہنچا۔ یہاں کی مصروفیات سے فارغ ہو کر 16 ذوالحج یعنی 22 نومبر کو صبح 6 بجے بخیر وعافیت اپنے گھر پہنچ گئے۔
الحمدللہ حج کی سعادت حاصل ہوگئی اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔ (اس سارے سفر کے دوران کے حالات وواقعات، تاثرات وغیرہ انشاءاللہ الگ قلمبند کئے جائیں گے)۔

2011ء

عزیزم حافظ محمد نعمان کی علالت:۔

جنوری، فروری میں حافظ محمد نعمان بوجوہ وقفے وقفے سے ذہنی طور پر غیر متوازن ہوتا رہا۔ مدرسہ میں ایک استاد سے جھڑپ کی، حالانکہ انہوں نے مزاح کیا تھا۔ ایک قریب ترین دوست سے لڑائی کی۔ چنانچہ راولپنڈی جنرل ہسپتال اور دیگر سپیشلسٹ ڈاکٹروں سے علاج کرایا، جس سے کچھ افاقہ ہوا۔ پھر 2 اور 4 مارچ کو دورہ کی کیفیت ہوئی اور ایک دن وقفہ سے 6 مارچ کو دوبارہ۔ بہرحال کچھ افاقہ ہونے پر مدرسہ میں بھجوادیا۔

مشفق ومحترم سید جاوید حسین شاہ صاحب کی تشریف آوری:۔

حضرت شاہ صاحب 4 جنوری کو اسلام آباد تشریف لائے۔ اولاد کے ہمراہ ان کی خدمت میں حاضری ہوئی۔ عزیزم محمد نعمان کو اُن کے ساتھ ہی لاہور روانہ کیا اور حضرت سے اس کی کیفیت عرض، کر کے دعا اور نصیحت کرنے کی درخواست کی۔

پرانے جماعتی رفیق کا انتقال:۔

انجمن شبان اسلام کے پرانے جماعتی دوست جناب عبدالرؤف عباسی صاحب، طویل علالت کے بعد یکم مارچ کو انتقال کر گئے۔ اسلام آباد میں ہی جنازہ اور تدفین ہوئی۔

مدینہ مسجد اٹک میں عالمی محفل قرات:۔

مدینہ مسجد اٹک میں 5 مارچ کو مصر، ایران، افغانستان اور پاکستان کے مشہور قراء نے محفل قرات میں تلاوتیں فرمائیں۔

عالم شباب کے پرانے رفقاء کا اکٹھ:۔

انجمن شبان اسلام کے اساسی اراکین اور پرانے جماعتی احباب کو، 29 مارچ کو، سید محمود حسین شاہ صاحب کی رہائش گاہ پر دعوت عصرانہ میں جمع کیا گیا اور برادرم حافظ محمد رفیق صاحب اور راقم السطور نے، جو اس اکٹھ کے محرک تھے، تمام احباب سے اپنی لغزشوں، کوتاہیوں اور حق تلفیوں کی غیر مشروط، معافی طلب کی، تاکہ آخرت کی جواب طلبی سے بچ سکیں۔ باقی تمام شریک احباب نے بھی ان ہی جذبات کا اظہار کیا اور عجیب رقت آمیز ماحول بن گیا۔ مرحومین اراکین کے لئے مغفرت وایصال ثواب کے لئے دعا کی گئی اور اچھے خوشگوار ماحول میں یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

مولانا فداء الرحمٰن درخواستی سے ملاقاتیں:۔

پاکستان شریعت کونسل کے مرکزی امیر حضرت درخواستی دامت برکاتہم کی خدمت میں یکم اپریل کو مرکز درخواستی حسن ابدال میں حاضری ہوئی۔اگلے دن عزیزم محمد معاویہ ان کے حکم پر اسلام آباد حاضر ہوا، پھر 8 اور 10 مئی کو بھی مرکز میں ملاقاتیں کی گئیں۔

روحانی کانفرنس ٹیکسلا:۔

مسجد عثمان غنیؓ ٹیکسلا میں معمول کے مطابق 16 اپریل کو سالانہ روحانی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔

جامعہ اسلامیہ پنڈی کی تقریب ختم بخاری اور نعمان کی دستار بندی:۔

سالانہ تقریب ختم بخاری وتقسیم اسناد، 23 جون کو جامعہ اسلامیہ راولپنڈی میں منعقد ہوئی، جس میں عزیزم حافظ محمد نعمان کی بھی دورہ حدیث کی تکمیل پر دستار بندی ہوئی۔اس تقریب سے مولانا زاہد الراشدی صاحب اور سید عبدالمجید ندیم صاحب کے علاوہ اکابر علمائے کرام نے خطاب فرمایا۔

لاہور آمد ورفت:۔

عزیزم مولوی احمد علی نے مدرسہ زید بن علی لاہور میں، تراویح میں قرآن مجید سنایا، جس کی تکمیل 20 اگست کی رات ہوئی۔اس موقع پر اولاد سمیت شرکت کی۔حضرت مولانا عبدالحلیم چشتی صاحب، مولانا محمد حسن صاحب اور دیگر اکابر علمائے کرام نے اس تقریب میں خطاب فرمایا۔

جانشین امام الہدیٰ حضرت میاں صاحب کی تشریف آوری:۔

حضرت میاں محمد اجمل قادری دامت برکاتہم، 6 ستمبر کو لوسر شرفو میں تشریف لائے، مجلس ذکر سے خطاب فرمایا، خوش نصیب افراد کو بیعت کیا اور متوسلین کے اسباق سن کر ہدایات فرمائیں

محبوب العلماء وطلباء مولانا محمد حسن صاحب کی آمد:۔

جامعہ مدنیہ جدید لاہور کے استاد الحدیث وامام الصرف، حضرت مولانا محمد حسن صاحب، 15 ستمبر کو علاقہ چھچھ کے دورہ پر تشریف لائے۔وہاں دو، تین جگہ پروگرام تھے، جن میں حاضری ہوئی اور حضرت سے واپسی سفر میں چند منٹ کے لئے غریب خانہ پر تشریف لانے کی درخواست پیش کی، جو حضرت نے شفقت فرماتے ہوئے قبول فرمالی۔حضرت نے کچھ وقت کے لئے ٹیکسلا تشریف لاکر دعاؤں سے نوازا۔اس طرح اپنے وقت کے اللہ کے انتہائی مقبول بندے کی یہ تشریف آوری، باعث برکت واعزاز ہوئی۔

لاہور آمد ورفت:۔

بارہ اکتوبر کو لاہور کا سفر درپیش ہوا۔ذاتی کام کے علاوہ اکابر علماء واحباب سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

حفاظ کی دستار بندی:۔

مسجد جبل رحمت ٹیکسلا میں، 19 اکتوبر کو حفاظ کی دستار بندی کی تقریب منعقد ہوئی، جس میں جماعتی احباب محمود اختر فاروقی، اقبال اعوان صاحب کے صاحبزادگان بھی شامل تھے۔

2012ء

مکی مسجد اٹک کا سالانہ پروگرام:۔

اپنے محسن ومربی حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب نے یہ مسجد خود ہی تعمیر کروائی تھی، جو مدینہ مسجد سے شمال مغرب میں تھوڑے ہی فاصلے پر نئی آبادی میں ہے۔آپ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے قاضی محمد ابراہیم ثاقب الحسینی صاحب 1990ء کی ابتداء سے حضرت کے حکم پر وہاں ہمہ وقتی امامت، تدریس اور خطابت فرمارہے ہیں۔انہوں نے اس مسجد میں بعد نماز فجر، اباجان کی طرز پر ہی درس قرآن مجید کا سلسلہ شروع فرمادیا تھا اور اسی کے ضمن میں سالانہ ایک پروگرام، منعقد کرتے رہتے ہیں۔اس سال یہ تقریب 8 جنوری کو منعقد ہوئی، جس میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب، مولانا عبدالرؤف فاروقی صاحب (لاہور) اور دیگر بہت سے علمائے کرام نے شرکت فرمائی۔

عزیزم مولوی حافظ محمد نعمان کی بے اعتدالی:۔

سال بھر سے ذہنی مرض میں مبتلا، یہ صاحبزادہ جو، اب فارغ التحصیل عالم بھی بن چکا تھا، تھوڑے تھوڑے وقفے سے کوئی نہ کوئی نیا مسئلہ ضرور پیدا کردیتا تھا۔دورہ حدیث کے دوران ہی، سسرال کے پڑوسی گاؤں، کامرہ کے امام وخطیب مفتی عبدالشکور صاحب سے دانستہ یا نادانستہ ایک تنازعہ کھڑا کر بیٹھا، جس کے ڈانڈے ایجنسیوں تک مل گئے۔بڑی مشکل سے بھائیوں نے معاملے کو نمٹایا۔میری نسبت معلوم ہوجانے پر، مفتی صاحب مذکور نے مجھے تحریراً اپنے موقف کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔بہر حال زیادہ گہرائی تک جائے بغیر میں نے

ان سے معذرت کر لی اور مطمئن ہو گیا۔

اس دوران مذکورہ مفتی صاحب اور ان کی مسجد انتظامیہ میں ایک شدید نوعیت کا تنازعہ پیدا ہو گیا۔ پورا گاؤں دو گروہوں میں تقسیم ہو گیا اور لڑائی، جھگڑے، مقدمات تک نوبت پہنچ گئی۔ بدقسمتی سے مفتی صاحب مذکور کے مخالفین تک، ہمارے گزشتہ مناقشے کی خبریں پہنچ گئیں، تو انہوں نے بڑی گہری سازش تیار کی، اِس لئے کہ نعمان کے سسرال والے مفتی صاحب کے ایک سرگرم حمایتی کے ہاں، جو نعمان کے سسر کے بہت قریبی دوست تھے، اپنے بیٹے کا رشتہ طے کر چکے تھے۔ اس منصوبے کے تحت ان میں ایک سرکردہ شخص نے عزیزم محمد نعمان کو مفتی صاحب والی مسجد میں امامت وغیرہ کا لالچ دے کر، مفتی صاحب کے خلاف مہرے کے طور پر استعمال کر لیا، جس سے صورتحال بہت زیادہ پیچیدہ ہو گئی۔ بہرحال علم ہونے پر جلد ہی اپنے احباب کی مشاورت سے معاملے کو سلجھا دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے زیادہ آزمائش سے بچا لیا۔

ناقابل برداشت نقصانوں کا آغاز:۔

ابھی اپنے لخت جگر مذکورہ بیٹے کی ذہنی بیماری، بے اعتدالیوں، نافرمانیوں اور آئے دن کی پیدا کردہ پریشانیوں اور آزمائشوں کا سلسلہ جاری تھا، جو بہرحال 1989ء سے روحانی و صلبی سایوں کے اٹھ جانے کی وجہ سے اور دعاؤں کی محرومی سے شروع ہونا ہی تھا۔ اس محرومی کے ساتھ ساتھ اپنی بداعمالیوں کے اثرات بدایک مستزادوجہ بھی تھی۔ اپنے محسن و مشفق مربی حضرت قاضی صاحبؒ کی 1997ء میں جدائی کے بعد اور والد محترم کا 2006ء میں سایہ اٹھ جانے پر، جن سرپرستوں سے، میں دینی و دنیاوی معاملات میں رہنمائی لے لیا کرتا تھا، اب کبھی کبھار اپنے بچپن کے دوست محترم حافظ محمد رفیق صاحب سے، باوجود درمیانی عرصہ میں بوجوہ دورہ ہو جانے کے، ایسے معاملات میں رہنمائی کے لئے رابطہ کر لیا کرتا تھا۔ اب فروری کی ابتداء میں ہی یہ آخری سہارا بھی ختم ہونے کے آثار نظر آنے لگے۔

جناب حافظ محمد رفیق صاحب کی رحلت:۔

جناب حافظ محمد رفیق صاحب کو، 2 فروری کی رات دل کا شدید دورہ پڑا، فوری طور پر ہسپتال لے جائے گئے، صبح علم ہونے پر وہاں ایمرجنسی وارڈ میں حاضری ہوئی۔ بات کرنے پر پابندی کی وجہ سے، نظروں ہی نظروں میں الوداعی ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بڑی محبت سے ہاتھ ملایا، مسکرائے اور کچھ کہنے کی کوشش کی لیکن میں نے ڈاکٹروں کی طرف سے سخت پابندی کو مدنظر رکھا اور نظری گفتگو کو ہی کافی سمجھا۔ بہرحال مشیت کے فیصلوں پر انسان بے بس ہوتا ہے۔ میری اس الوداعی ملاقات کے وقت برادرم کی طبیعت کافی بحال اور بہتر تھی، لیکن کچھ دیر بعد ہی طبیعت بگڑ گئی اور آکسیجن وغیرہ لگا دی گئی۔ صبح پھر حاضر ہوا، لیکن ہوش نہ تھا، صرف زیارت کی اور واپس لوٹ آیا۔ البتہ عزیزم نعمان کو وہی چھوڑ دیا، جس نے گھنٹہ بھر بعد اطلاع دی کہ وہ ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئے ہیں۔ فوراً ہسپتال پہنچا اور دیگر اعزاء واقرباء کے ہمراہ جسد خاکی لے کر ٹیکسلا آ گیا۔ (تفصیل اپنی پہلی کتاب میں آپ کے حالات زندگی میں تحریر کر دی ہیں۔)

مسجد عثمان غنیؓ میں تعزیتی پروگرام:۔

محترم حافظ محمد رفیق صاحب کی یاد میں، 11 فروری کو ان کی مسجد میں ہی تعزیتی پروگرام منعقد ہوا، جس میں دیگر علمائے کرام کے علاوہ قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب نے خطاب فرمایا

ٹیکسلا میں منعقد مذہبی اجتماعات:۔

مسجد "البدر" ٹیکسلا میں 27 فروری کو "ختم نبوت کانفرنس" منعقد کی گئی، جس میں مولانا الیاس گھمن صاحب کے علاوہ علاقائی ومقامی علمائے کرام نے خطاب فرمایا۔ 4 مارچ کو مسجد عمر فاروق محلہ مکراں میں، مولانا سید اسماعیل کاظمی صاحب کا خطاب ہوا۔ مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں 30 مارچ کو وفاق المدارس پاکستان کے ناظم اعلیٰ قاری محمد حنیف جالندھری صاحب ودیگر اکابر علماء کرام تشریف لائے۔ سب کا موضوع ختم نبوت اور جھوٹے مدعیان نبوت کی تردید تھا، اس لئے کہ گزشتہ سال اکتوبر میں نواحی علاقے میں ایک بدبخت نے نبوت کا دعویٰ کر دیا تھا، جو، اب پابند سلاسل ہو کر پاگل خانے داخل ہونے والا تھا۔

پیر طریقت سید جاوید حسین شاہ صاحب کی تشریف آوری:۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 4 سال قبل ایک نیا روحانی سہارا حضرت سید جاوید حسین شاہ صاحب کی شکل میں میسر آ گیا تھا۔ اپنی روایتی سستی اور بدقسمتی سے خاطر خواہ فائدہ نہ اٹھا سکا، ورنہ ۔ وہ تو مائل بہ کرم تھے، میں تو سائل ہی نہ تھا، کا مصداق بنا رہا۔ بہرحال کبھی کبھار ملاقات ہو جاتی۔ خوش قسمتی سے حضرت شاہ صاحب، نزدیکی روحانی مرکز براہمہ میں، مانسہرہ کے ایک مشہور روحانی رہنما حضرت پیر عبدالحئی صاحب (گیروال) سے ملاقات کے لئے 22 مارچ کو، مذکورہ مرکز میں تشریف لائے، جہاں کچھ سالوں سے سالانہ سہ روزہ روحانی اجتماع منعقد ہوتا ہے۔ ہم سب وہاں حاضر ہوئے، الحمدللہ تفصیلی ملاقات ہوگئی، عزیزم محمد نعمان کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست کی، اس لئے کہ موصوف کو بھی حضرت سے انس تھا اور کئی بار ہمیں بتائے بغیر فیصل آباد چلا جاتا تھا۔ حضرت کی معیت میں ہی حضرت پیر عبدالحئی صاحب سے خصوصی ملاقات بھی ہوگئی اور دعائیں لینے کا موقع ملا۔

عزیزم مولوی حافظ محمد نعمان کے مرض الوفات کی ابتداء:۔

باوجود اپنی ناسمجھی کی وجہ سے بے اعتدالیوں کے، عالم بن جانے کے بعد، عزیز موصوف، مسجد یا مدرسہ میں مصروفیت کے لئے، مسلسل بھاگ دوڑ کرتا رہا۔ چونترہ کے علاقہ میں ایک ایسے ادارے کا علم ہونے پر، شدید سردی کے مہینہ میں، ہمارے علم میں لائے بغیر، ایک دوست کے ہمراہ موٹر سائیکل پر تقریباً ڈیڑھ سو کلومیٹر سفر کیا۔ جس سے غالباً چھاتی اور پھیپھڑے متاثر ہو گئے، لیکن جوانی کی عمر کی وجہ سے فوری اثرات محسوس نہیں ہوئے اور ہم اس بے احتیاطی سے لاعلم بھی تھے۔

اسی دوران اس کی ایک اور بدقسمتی بھی منتظر تھی۔ کسی دوست کی معرفت ایک جعلی عامل، جو بظاہر مدرسہ کا طالب علم تھا اور وسطی پنجاب سے تعلق رکھتا تھا، کے ہتھے چڑھ گیا۔ مسجد، مدرسہ کی مصروفیت حاصل نہ ہونے کی ناکامیوں وغیرہ کے حل کے لئے اس سے کوئی عمل کرائے، معاوضہ دیا اور پھر اپنے ایک قریبی دوست کے کسی کام کے لئے اس سے کوئی معاہدہ کرایا، جس کے ضمن میں مذکورہ عامل سے بعد میں نعمان نے تلخ کلامی کردی۔ اس عامل نے انتقام لینے کے لئے غالباً کسی عیسائی عامل سے جادو وغیرہ کرادیا، جس کا اظہار نعمان کی بیماری کے دوران، خود اس عامل نے بطور اپنے انتقام و بدلہ کے اس کے دوست کو فون کر کے کیا، کہ اب اس بڑبولے کا حال معلوم کرو۔ اس بات پر ہمیں اس لئے یقین کرنا پڑا کہ ہمارے محسن و محترم استاد حکیم مسعود الرحمٰن صاحب نے خصوصی طور پر نعمان کو دوا تیار کر کے دی، لیکن خاطر خواہ اثر نہ ہوا۔ انہوں نے بھی تصدیق کی کہ وجہ، وہی منفی عمل کے اثرات ہیں۔ بہرحال فروری سے ہی، ماہر ترین ڈاکٹروں سے علاج شروع تھا اور اس عمل کے توڑ کے لئے روحانی علاج بھی ہم مسلک ماہرین سے شروع کرادیا تھا۔ مذکورہ عامل کی تلاش کی، اس کے اساتذہ کے ذریعے اس سے رابطہ بھی ہو گیا، معافی تلافی کی کوشش بھی کسی حد تک کامیاب ہو گئی لیکن مشیت کا فیصلہ نہ ٹل سکا اور نعمان کے لئے یہ بیماری اور تکلیف "مرض الوفات" بن گئی۔

عزیزان کی حضرت جاوید شاہ صاحب کی خدمت میں حاضری:۔

عزیزم مولوی احمد علی اس دوران 6 اپریل کو اپنے برادر خورد محمد نعمان کو ساتھ لے کر فیصل آباد حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا، صورتحال عرض کر کے دعاؤں کی درخواست کی اور یوں اس کی اپنی شیخ طریقت سے، جن سے وہ بیعت بھی تھا اور بڑی دلی عقیدت بھی رکھتا تھا، تکوینی طور پر آخری ملاقات کرادی۔ شاید آخرت میں یہ کام آجائے۔

اجلاس متوسلین سلسلہ:۔

حافظ محمد رفیق صاحب کی وفات کے بعد متوسلین سلسلہ میں سے اہم افراد کے اجلاس منعقدہ یکم اپریل میں شرکت کی اور بعض امور میں مشاورت میں حصہ لیا، تاکہ جاری معمولات میں تعطل نہ ہو۔

عزیزم مولوی حافظ محمد نعمان کا روحانی علاج:۔

عملیات کا اثر ہونے کا علم ہونے پر، اپنے مسلک کے قریبی عاملین، مولانا طیب مدنی صاحب کے بھائی، قاری طاہر صاحب اور مفتی شبیر احمد عثمانی صاحب سے مذکورہ اثرات زائل کرانے کے لئے، صاحبزادے کا روحانی علاج 4 اپریل سے شروع کرایا اسی طرح حضرت مولانا عبدالغفور صاحب سے بھی رابطہ رکھا۔ حضرت شاہ نفیس الحسینی صاحبؒ کے ایک متوسل سے بھی، جو اُچ شریف کے ایک مدرسہ کے مہتمم تھے، جوابی روحانی عمل کرایا، تاکہ مبینہ اثرات ضائع کرائے جائیں لیکن ؎

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

نئی اہم ذمہ داریوں کا بوجھ:۔

حافظ محمد رفیق صاحب مرحوم ہنجیرہ قبرستان ٹیکسلا اور مرکزی عیدگاہ کی انتظامیہ کمیٹیوں کے جنرل سیکرٹری بھی تھے۔ ان کی وفات کے فوراً بعد، کئی اراکین کمیٹی نے مجھے یہ ذمہ داریاں سنبھالنے کے لئے تجویز کیا، لیکن میں نے بڑی مشکل سے خود کو 25 سال کی بتدریج کوشش سے اس قسم سے کے کاموں سے الگ کیا ہوا تھا۔ اب تو یہ ناممکن تھا کہ خود کو دوبارہ ایسی دلدل میں پھنسالوں، لیکن حضرت مولانا عبدالغفور صاحب اور حضرت مولانا مسعود الرحمٰن صاحب نے حکماً مجھے یہ ذمہ داری لینے پر مجبور کردیا، جسے ٹالنا میرے لئے ممکن نہ رہا۔ چنانچہ پہلے 8 اپریل کو مجھے ہنجیرہ قبرستان کیلئے اور پھر 14 جولائی کو مرکزی عیدگاہ کمیٹی کے لئے، جنرل سیکرٹری کا عہدہ قبول کرنا پڑا، جو بہت اہم، نازک اور مشقت عہدہ تھا بہرحال ؎

حکم حاکم مرگ مفاجات

خانقاہ اقبالیہ میں اکابر کی تشریف آوری:۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب نوراللہ مرقدہ کے صاحبزادہ گرامی، مولانا محمد طلحہ صاحب و دیگر بھارت کے اکابر علماء پاکستان کے جید علمائے کرام کے ہمراہ، 14 اپریل کو

خانقاہ اقبالیہ میں تشریف آور ہونے اور حاضرین سے خطاب فرمایا۔الحمدللہ اس موقع پر ان کے ارشادات سننے اور ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی۔

ختم نبوت کانفرنس ڈھبیاں:۔

اسی دن یعنی 14 اپریل بعد مغرب ڈھبیاں میں، پرُ ہجوم ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔

ختم نبوت ایکشن کمیٹی علاقہ ٹیکسلا کا اجلاس:۔

چھ، سات ماہ قبل قریبی آبادی، احاطہ کے ایک بد بخت عابد نامی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا، جس پر علاقہ بھر کے علماء نے یہ کمیٹی تشکیل دی۔ اس کمیٹی میں تمام مسلمان مکاتیب فکر کے علماء کرام کے علاوہ ذمہ دار شہریوں اور سیاسی عمائدین کو نمائندگی دی گئی۔ مذکورہ مدعی نبوت پر مقدمہ قائم ہوا اور وہ پابند سلاسل ہوگیا، لیکن انتظامیہ کا رویہ مثبت نہیں تھا، اس لئے مذکورہ کمیٹی کا اجلاس 18 اپریل کو منعقد کیا گیا، جس میں مجھے شرکت کا موقع ملا۔ چونکہ حافظ محمد رفیق صاحب مرحوم اس کمیٹی میں فعال کردار ادا کر رہے تھے، ان کی کمی پوری کرنے کے لئے ذمہ دار حضرات نے مجھے عملی کردار ادا کرنے کا حکم دیا، جو ماننا پڑا۔

مرکز درخواستی میں حاضری:۔

امیر مرکز یہ مولانا فداء الرحمٰن درخواستی کے حکم پر 20 اپریل کو مرکز درخواستی میں جمعہ کے موقع پر ملاقات کے لئے حاضری دی۔

روحانی کانفرنس ٹیکسلا:۔

مسجد عثمان غنیؓ میں حسب معمول روحانی کانفرنس، 30 اپریل کو اپنی سابقہ روایات کے مطابق منعقد ہوئی۔

ماہ اپریل کی دیگر مصروفیات:۔

حافظ محمد نعمان کے روحانی و ڈاکٹر علاج کے ساتھ ساتھ، ملعون عابد کذاب کی پیشیوں پر بھی جانا ہوا اور ہنجیرہ قبرستان کی حد بندی وغیرہ بھی کرائی گئی۔

مرکزی جامع مسجد میں پروگرام:۔

حضرت مولانا عالم طارق صاحب نے 5 مئی کو مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں درس قرآن ارشاد فرمایا۔

عزیزم مولوی حافظ محمد نعمان کا انتقال:۔

مئی کے مہینہ میں دوبار، ملک کے بڑے مشہور معالج امراض سینہ جنرل عظمت رشید کے پاس محمد نعمان کو لے گئے، پہلی بار انہوں نے ایکسرے صاف بتایا لیکن چند دن بعد ہی، دوسرے موقع پر ٹی بی کا مرض تشخیص کردیا اور اس بیماری کی دوائیں تجویز کیں۔ بہر حال دونوں علاج "روحانی اور ایلوپیتھی" اپنی استطاعت کے مطابق، اچھے سے اچھے معالجوں سے کرائے گئے، لیکن مشیت کے فیصلوں کو ٹالا نہیں جا سکتا۔ موت کا ایک وقت معین ہے اور یہ سب بیماریاں، جادو، عملیات صرف ایک بہانہ ہیں، البتہ اصل چیز ایمان پر خاتمہ ہے۔

اللہ کا شکر ہے کہ موصوف نے یوم وفات سے دو، تین دن قبل مجھے کہا کہ میرے ذمہ بہت سے قضا نمازیں ہیں، ان کا فدیہ ضرور دیں اور میرے بیٹے کی، جو اس وقت تقریباً دو سال کا تھا، صحیح تربیت کریں۔ اسی طرح وہ بار بار دعائیں کرتا کہ یا اللہ! مجھے اپنے ان مقبول بندوں کے طفیل جن سے میرا روحانی تعلق رہا، معاف فرما۔ آخری دنوں میں تکلیف کی شدت بہت زیادہ ہوگئی، جس کی وجہ سے مجھے اپنے پاس سے اٹھنے نہیں دیتا تھا۔ ہم بیماری کو قابل علاج سمجھ کر تسلیاں دیتے تھے اور ہمیں بظاہر محسوس ہی نہیں ہوتا تھا کہ شاید یہ بیماری جان لیوا ثابت ہو۔ جیسا پہلے لکھا جا چکا ہے کہ وفات سے دو دن قبل عمل کرنے والے شخص سے بھی رابطہ ہوگیا تھا اور اس نے حسب وعدہ توڑ کا عمل بھی شروع کردیا تھا، مذکورہ ڈاکٹر بھی پرامید تھا، لیکن 13 مئی کی صبح برخوردار نے چارپائی صحن میں نکلوائی، تازہ ہوا کا جھونکا آیا تو کہنے لگا سبحان اللہ! کتنا پیارا موسم ہے۔ تھوڑی دیر بعد چارپائی کمرے کے اندر کرا کر مجھے بلوایا اور دائیں کروٹ پر پہلو بدلا۔ بہت زیادہ کمزوری دیکھ کر میں نے نبض پر ہاتھ رکھا تو مجھے ڈوبتی محسوس ہوئی۔ فوراً میں نے بیٹوں کو بلوایا اور ایک بیٹے کو ڈاکٹر لانے کو بھیجا۔ نعمان کی والدہ، اہلیہ و دیگر اہل خاندان نے قرآن مجید، سورۃ یٰسین وغیرہ پڑھنی شروع کردی اور ڈاکٹر کی آمد سے چند لمحے قبل انتہائی پرسکون انداز میں اس کی روح پرواز کرگئی۔ کسی کو روح نکلنے کا احساس ہی نہ ہوسکا۔ میں نے نبض رک جانے پر سب کو یہ روح برسا خبر سنائی، تقریباً صبح 8 بجے کا وقت تھا، ڈاکٹر نے بھی آکر موت کی تصدیق کردی۔ یہ امانت دینے والے خالق نے واپس لے لی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جنازہ اور تدفین:۔

دور ونزدیک متعلقین کو فوراً اطلاع دے دی گئی اور اسی دن مغرب سے قبل، نماز جنازہ ادا کر کے مرحوم کو اپنے دادا جان کے قدموں اور نانی مرحومہ کی پہلو میں تدفین کردی گئی، عجیب

اتفاق ہوا کہ بڑے بھائی مولوی احمد علی نے قبر میں رکھ کر نکلتے ہوئے دعا کی کہ اے اللہ! اسے عقیدہ حیات النبی ﷺ سے والہانہ تعلق اور اس کے تحفظ کیلئے مجاہدانہ کوششوں کے طفیل بخش دے۔

سلسلہ عالیہ، قادریہ، راشدیہ کے ماہانہ ذکر کی ابتداء:۔

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے مسند نشین، جانشین امام الہدیٰ حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور، حضرت میاں ڈاکٹر محمد اجمل قادری صاحب دامت برکاتہم کے حکم پر ان کے خادم خاص جناب ریاض قادری صاحب (جھنگ) نے، پرانے متعلق بزرگ حاجی کریم حیدر صاحب مرحوم کے دولت خانہ پر ماہانہ مجلس ذکر کا سلسلہ، 21 مئی سے شروع فرمایا۔ الحمدللہ یہ سلسلہ بلاناغہ جاری ہے اور خود حضرت میاں صاحب بھی سال میں ایک دو، بار تشریف آور ہوتے ہیں۔ حاجی صاحب کا دولت خانہ مسجد نفیس گلی لوہسریاں بالمقابل مغل مارکیٹ ٹیکسلا کے قریب واقع ہے۔

جامعہ عبیدیہ فیصل آباد آمدورفت:۔

حالیہ روحانی سرپرست حضرت سید جاوید حسین شاہ صاحب کے مدرسہ عبیدیہ کی سالانہ ختم بخاری شریف کی تقریب میں شرکت کے لئے برادرم رفیع الدین اور اولاد کے ہمراہ 26 مئی کو فیصل آباد آمدورفت ہوئی۔ اس موقع پر کئی اکابر علمائے کرام بالخصوص حضرت میاں اجمل قادری صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی اور حضرت عبداللہ بہلویؒ کے جانشین خواجہ عزیز احمد صاحب بہلوی (شجاع آباد) باقاعدگی سے اس موقع پر شریک اجتماع ہوتے ہیں، ان کی زیارت وملاقات کا موقع بھی ملا۔

سہ روزہ تعزیتی پروگرام:۔

عزیزم مولوی حافظ محمد نعمان مرحوم کی جدائی کے سلسلہ میں، 8 سے 10 جون تک 3 تعزیتی پروگرام منعقد کرائے گئے۔ پہلا پروگرام 8 جون کو مسجد حنفیہ منظور آباد میں منعقد ہوا، جس میں قاضی ثاقب الحسینی صاحب اور ایوارڈ یافتہ شاعر اعجاز حسین کاظمی نے خطاب فرمایا، 9 جون کو ڈیرہ حاجی بابر کے وسیع پروگرام میں عالمی شہرت یافتہ خطیب اور اپنے چالیس سالہ کرم فرما، حضرت مولانا سید عبدالمجید ندیم صاحب، قاری محمد طیب مدنی صاحب اور سید سلمان گیلانی صاحب نے شرکت فرمائی۔ 10 جون کو مسجد خاتم النبیین ﷺ مرکز اصلاح ارشاد میں مولانا زاہدالراشدی صاحب اور سید سلمان گیلانی صاحب نے یادگار بیان اور نعتیں پیش کیں۔

پاکستان شریعت کونسل کا سالانہ اجلاس:۔

حسب معمول کونسل کا سالانہ اجلاس بھوربن مری میں 17 جون کو منعقد ہوا۔ جس میں حضرت الامیر مولانا فداء الرحمٰن درخواستی، مولانا زاہدالراشدی اور دیگر مرکزی عہدیداران و اراکین نے دوردراز سے تشریف لاکر شرکت فرمائی۔

پیر طریقت، محسن ومشفق حضرت جاوید حسین شاہ صاحب سے ملاقات:۔

مری سے واپسی سے پر شام کو حضرت شاہ صاحب سے اسلام آباد سے ملاقات کرنے اور صحبت میں بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ نے حسب معمول بہت زیادہ شفقت و احترام کا معاملہ فرمایا اور بیٹے کی جدائی پر تعزیت کرتے ہوئے تسلی وتشفی فرمائی۔

علاقائی پروگرام اور سفر:۔

حضرت مولانا استاد محمد جان صاحبؒ (سمّوں) کی صاحبزادی اور حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب مرحوم کی اہلیہ، جون کے تیسرے ہفتے میں ہری پور انتقال فرماگئیں۔ جنازہ میں تو بوجوہ شرکت نہ ہوسکی، البتہ دوسرے دن 18 جون کو تعزیت کے لئے وہاں جانا ہوا اور صاحبزادہ گرامی ودیگر اعزاء واقرباء سے ملاقات کرکے تعزیت کی۔ یکم جولائی کو اٹک پیر طریقت حضرت قاضی صاحب نوراللہ مرقدہ کے نواسے کا ولیمہ تھا، وہاں حاضری ہوئی۔ 2 جولائی کو عثمان کھٹڑ میں سید عطاء المومن شاہ بخاری کے پروگرام میں اور 6 جولائی تحریک خدام اہلسنت پاکستان کے گدوال مرکز کے پروگرام میں شرکت کی۔

عالمی انجمن خدام الدین کے بھوربن سالانہ پروگرام میں شرکت:۔

کافی عرصہ سے بھوربن میں ہی یہ، پروگرام بھی ہر سال منعقد ہوتا ہے، سلسلہ کے متوسلین دوردراز سے تین دن کیلئے یہاں کے روحانی اجتماع میں شرکت کیلئے تشریف لاتے ہیں ، امسال بھی حسب معمول 22 تا 24 جون یہ اجتماع منعقد ہوا آخری دن، مع اولاد واحفاد شرکت ہوئی اور حضرت میاں محمد اجمل قادری صاحب دامت برکاتہم سے ملاقات کا اور دعائیں لینے کا شرف حاصل ہوا۔

قبرستان وعیدگاہ کمیٹی کی مصروفیات:۔

اپریل میں قبرستان اوراب جولائی میں عیدگاہ کے جنرل سیکرٹری کی ذمہ داریاں سنبھالتے ہوئے، گزشتہ پندرہ سال کا ریکارڈ، آمدن وخرچ کے حسابات، حدود کی نشاندہی وغیرہ کی بے پناہ مصروفیات جوناگزیرتھیں، اختیارکرناپڑیں اورالحمدللہ کافی حدتک اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل کرلی۔عیدگاہ کی توسیع کیلئے جناب چوہدری نثارعلی خان ممبرقومی اسمبلی و قائدحزب اختلاف کی منظورکردہ گرانٹ سے، مذکورہ کام بھی متعلقہ ٹھیکیدارنے شروع کردیاتھااس کے متعلق ضروری معلومات کاحصول اورنگرانی کا کام خاصہ مشقت طلب اورتھکا دینے والاتھا، بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی حدتک نباہ لیا۔

رمضان المبارک کی کیفیت:۔

عزیزم مولوی احمدعلی، لاہورمسجدزیدبن علی میں تراویح پڑھانے کے لئے گیا،عزیزم محمدمعاویہ اپنی مسجدمیں حسب معمول اورعزیزم حافظ محمدعثمان کچہری ٹیکسلا کی مسجدمیں تراویح پڑھانے میں مصروف رہااورمیں موخرالذکرکے ساتھ جاتارہا۔بوجوہ اس دفعہ اعتکاف کی سنت ادانہ ہوسکی۔

شیخ الحدیث مولاناعبدالسلام صاحب کاسانحہ ارتحال:۔

علاقہ کی مشہورعلمی شخصیت، گڑھی افغاناں کے رہائشی اورمدرسہ اشاعت القرآن حضروکے مہتمم اورشیخ الحدیث مولاناعبدالسلام صاحب 14 اگست کوانتقال فرماگئے، اسی دن آبائی گاؤں میں نمازجنازہ اداکی گئی جس میں علاقہ چھچھ، راولپنڈی، ٹیکسلااورگردونواح کے ہزاروں علماء، مشائخ، طلباءاورسیاسی لوگوں نے شرکت کی۔آپ کی وفات صرف علاقہ ہی نہیں، بلکہ پورے ملک کے مسلک دیوبندکے پیروکاروں کے لئے عظیم نقصان تھا۔

مولانازاہدالراشدی صاحب کی تشریف آوری:۔

عیدکے دنوں میں، 22 اگست کومولاناموصوف غریب خانہ پرتشریف لائے، رات قیام فرمایا، اورفجرکی نمازگڑھی افغاناں میں اداکرکے شیخ الحدیث مولاناعبدالسلام صاحب کاذکر خیرکرتے ہوئے مختصردرس دیا۔پھرایک پرانے ساتھی کے ہاں ناشتہ کرکے شیخ الحدیث صاحب کے صاحبزادگان اورساتھیوں سے تعزیت کے لئے رکھے رجسٹرپراپنے تاثرات قلمبندکئے، جس کے بعدواپسی ہوئی۔

مہربان رب کی شان عطاء:۔

مرحوم صاحبزادہ تقریباًایک سال مسجدومدرسہ کی تلاش کے لئے بھاگ دوڑکرتارہا، اسی مقصدکے لئے شدیدسردی میں موٹرسائیکل کے طویل سفراختیارکئے، اس دوران مہلک بیماری کوگلے لگایا۔ظاہری کامیابی نہ ملنے کے باوجود، میں سمجھتاہوں کہ اخروی لحاظ سےضروری کامیاب ہوگیاہوگا، اس لئے کہ نیت کااخلاص حاصل تھااورتگ ودوبھی کی۔خالق کی مصلحت یہی ہوگی اورہمارے لئے بھی اسی میں بہتری ہوگی، اسلئے کہ قرآن مجیدمیں فرمایاگیاہے کہ "عسیٰ ان تکرہواشیئاًوھوخیرٌلکم" اس پرہماراایمان ہے۔مرحوم والی اپنی دی ہوئی نعمت واپس لے کر، مہربان رب نے تقریباًتین چار مارہ بعدمسجدومدرسہ کے لئے جگہ عطافرمادی۔ایک مہربان دوست نے آٹھ مرلہ جگہ وقف کی، جوبعدمیں کرتے کراتے تقریباً23 مرلےتک وسیع ہوگئی۔الحمدللہ علیٰ ذالک۔شوال میں ارادے کااظہارہوا،محرم میں سنگ بنیادرکھاگیا، ربیع الاول میں نماز، درس قرآن، تدریس ناظرہ، ہفتہ وارگشت اور روزانہ کی تعلیم شروع ہوگئی۔یہ ہے رؤف الرحیم کی شان عطا، بندہ صبرکرکےاورتوکل کرکےتودیکھے، سینکڑوں ایسے مناظردیکھ سکتاہے۔اللھم وفقنا۔

دارالعلوم زکریامیں اکابرسےملاقاتیں:۔

ترنول کے قریب روحانی مرکزومدرسہ "دارالعلوم زکریا" میں سالانہ اجتماع کے موقع پر، 6 ستمبرکواکابرکی زیارت اورملاقات نصیب ہوئی، بالخصوص استاذالعلماءاورعالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر، مولاناعبدالمجیدلدھیانوی صاحب سے ملاقات کاشرف حاصل کیا۔اسی طرح محبوب المشائخ والعلماءوالطلباءحضرت مولانامحمدحسن صاحب (لاہور) سے دعائیں لینےکاموقع بھی ملا۔

لاہورآمدورفت:۔

اپنی موجودہ ملازمت والےادارے (ناردرن ٹولنگ ملز) کے مالک کے والدصاحب 14 ستمبرکوفوت ہوئے، ان کی نمازجنارہ اورتدفین بھی شرکت کے لئے، لاہورروانگی ہوئی۔ وہاں سے فارغ ہوکرکریم پارک میں شاہ نفیس الحسینی صاحبؒ کے پوتےاوراجل خلیفہ وخادم ودیگرمتوسلین سلسلہ سے ملاقات کی۔اسی طرح جامعہ محمدیہ نزدچوبرجی میں حضرت مولاناحسن صاحب کی خدمت میں حاضری ہوئی اوردعائیں وشفقتیں حاصل ہوئیں۔

پیرطریقت سیدجاویدحسین شاہ صاحب سےاجازت:۔

چار، ساڑھے چار سال سے حضرت شاہ صاحب سے وقفے، وقفے سے تھوڑا بہت رابطہ ہوتا رہا اور دو سال قبل، حج کے دوران مسجد حرام اور مسجد نبوی ﷺ میں کچھ اوقات اکٹھے گزارنے کا باسعادت موقع حاصل ہو گیا تھا۔ دونوں مساجد میں سلسلہ قادریہ کے آخری اسباق بھی حضرت نے بتلائے تھے۔ اگرچہ میں حسب عادت، حکم کی تعمیل میں پورا عمل نہ کر سکا، البتہ عزیزم مولوی احمد علی، غالباً فرمودہ معمولات پورے کرتا رہا ہوگا۔ 16 ستمبر فیصل آباد حاضری کے موقع پر، موصوف کو مشفق و محترم شاہ صاحب نے، اصاغر نوازی فرماتے ہوئے اجازت عطا فرما دی اور اسی کی وساطت سے راقم السطور کو بھی، بلا طلب و توقع یہ غیر مترقبہ نعمت حاصل ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ اسے مغفرت کا سبب بنا دیں اور اس کی لاج رکھنے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ ورنہ ۔ کہاں میں اور کہاں یہ نکہتِ گل نسیم صبح تیری مہربانی

مرکز درخواستی میں سالانہ پروگرام:۔

حسن ابدال کے مذکورہ مرکز میں، 16 ستمبر کو ادارے کا سالانہ پروگرام منعقد ہوا، جس میں مدرسہ و مسجد کے بانی، حضرت مولانا فداء الرحمٰن صاحب درخواستی اور دیگر اکابر علمائے کرام نے شرکت اور خطاب فرمایا۔ ہمیں بھی اس اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔

جانشین امام الہدیٰ حضرت میاں صاحب کی تشریف آوری:۔

شیرانوالہ مرکز کے موجودہ سجادہ نشین، حضرت ڈاکٹر میاں محمد اجمل قادری صاحب، لالہ رخ واہ کینٹ کے سالانہ درس میں تقریب میں شرکت کے لئے، 30 ستمبر کو تشریف لائے۔ اپنے ارشادات سے حاضرین کو مستفیض فرمایا۔ بعد مغرب لوسر شرقو، مدینہ مسجد میں مجلس ذکر کرائی۔ اور متوسلین سلسلہ کو اسباق دیئے کئی سعادت مندوں کو بیعت فرما کر شریک سلسلہ کیا اور واپسی سفر میں ہماری زیر تعمیر، مسجد نفیس کے محلّہ میں اپنے جانثار مرید محمد صدیق اعوان صاحب کے گھر میں تشریف لائے جو پرانے بزرگوں کے خادم حاجی کریم حیدر صاحب مرحوم کے پوتے ہیں۔

پاکستان شریعت کونسل کا اجلاس:۔

امیر مرکزیہ مولانا فداء الرحمٰن درخواستی صاحب نے 6 اکتوبر کو مرکز درخواستی حسن ابدال میں کونسل کے ذمہ دار حضرات کا اجلاس طلب فرمایا جس میں حسب الحکم شرکت کی گئی۔

بابرکت اجتماعات میں شرکت:۔

اسی دن یعنی 6 اکتوبر کو کیڈٹ کالج حسن ابدال کی مسجد میں، ہمارے مخدوم زادہ پروفیسر قاضی محمد راشد الحسینی صاحب کی دختر کا بعد ظہر نکاح ہوا۔ دولہا بھی بڑے مخدوم زادہ قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب کے صاحبزادے تھے۔ اس مبارک تقریب میں مشائخ، علماء و صالحین شریک تھے۔ ہمیں بھی حاضری کا موقع مل گیا۔ اگلے دن یعنی 7 اکتوبر دولہا صاحب کے دعوت ولیمہ کے اٹک میں ہونے والے اجتماع میں بھی حاضری کی یہی نوعیت تھی، وہاں بھی شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس موقع پر تو جانشین امیر شریعتؒ، سید عطاء المہیمن صاحب عرف پیر جی زیارت اور ان کے ارشادات عالیہ سننے کا شرف بھی حاصل ہوا۔

اکتوبر میں ایک اور سعادت کا حصول:۔

مشفق و مربی، محسن اور روحانی سرپرست، پیر طریقت سید جاوید حسین شاہ صاحب دام ظلہم نے شفقت فرمائی اور 8 اکتوبر کو غریب خانہ پر تشریف لائے، رات قیام بھی فرمایا اور مدتوں سے حاصل، حافظ الحدیث حضرت درخواستی قدس سرہ کے معمول کی یاد تازہ کر دی، جو اسی طرح دوران سفر، اس چھوٹے سے کارکن کی حوصلہ افزائی کیلئے تشریف لاتے، قیام فرماتے، دعاؤں سے نوازتے اور ہماری جھولی میں آخرت کا کچھ نہ کچھ سرمایہ ڈال جاتے۔ اللہ تعالیٰ ان اکابر کا سایہ تا دیر سلامت رکھیں۔

مرکزی عیدگاہ کی افتتاحی تقریب:۔

حلقہ سے قومی اسمبلی کے رکن اور قائد حزب اختلاف، چوہدری نثار علی خان صاحب کی منظور کردہ گرانٹ سے توسیع کا کام شروع ہو گیا تھا۔ اس سلسلہ میں اکتوبر کو عیدگاہ پر افتتاحی تقریب منعقد کی گئی، جس میں جناب چوہدری صاحب موصوف نے تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور پرہجوم اجتماع سے خطاب بھی فرمایا۔ راقم السطور نے کمیٹی کی طرف سے موصوف کا شکریہ ادا کیا اور چند مزید ضروری امور کی طرف توجہ دلائی، جس پر چوہدری صاحب نے مالی تعاون فرماتے ہوئے، مزید تعاون کا وعدہ کیا۔ ہنجیرہ قبرستان کی چار دیواری کے لئے فوری طور پر مطلوبہ فنڈ کی منظوری دے دی اور دیگر ضروری کاموں کے لئے بھی، متعلقہ سرکاری اہلکاروں کو ہدایات جاری کر دیں۔ اسی موقع پر جناب فرخ محمود مغل صاحب نے بھی خطاب فرمایا اور چودھری صاحب کی خدمات اور جذبے کو خراج تحسین پیش کیا۔

مولانا زاہد الراشدی صاحب کی آمد:۔

مولانا زاہد الراشدی صاحب، 22 اکتوبر کو پروگراموں میں شرکت کے لئے، پنڈی، اسلام آباد تشریف لائے۔ عزیزم حافظ محمد معاویہ کے ہمراہ حاضری ہوئی۔ پروگراموں میں

شرکت کے علاوہ ملکی حالات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ 31 اکتوبر کو مولانا دوبارہ ایچ ایم سی ٹیکسلا میں خطاب کے لئے تشریف آور ہوئے، جہاں درس قرآن کی تکمیل کی تقریب تھی۔

مجاہد ختم نبوت مولانا اکرم طوفانی صاحب کا خطاب:۔

مسجد خاتم النبین ﷺ، مرکز اصلاح وارشاد میں 27 اکتوبر کو مولانا موصوف کا خطاب ہوا۔

پاکستان شریعت کونسل کا اجلاس:۔

حضرت امیر مرکزیہ نے 8 نومبر کو ماڈل ٹاؤن ہمک اسلام آباد میں، کونسل کے مرکزی عہدیداران اور جڑواں شہر کے علماء وخطباء کا اجلاس طلب فرمایا، جس میں چند اہم درپیش آمدہ مسائل کے بارے میں کونسل کی پالیسی اور لائحہ عمل پر غور کیا گیا۔ کونسل کے ناظم اعلیٰ مولانا زاہدالراشدی صاحب نے تفصیل سے معاملات پر روشنی ڈالی اور خاص طور پر پنڈی، اسلام آباد کے علمائے کرام کو متحرک ہونے کا مشورہ دیا اور اپنے پورے تعاون کا یقین دلایا۔

جانشین حافظ الحدیث حضرت درخواستی کی تشریف آوری:۔

حضرت مولانا فداء الرحمٰن درخواستی صاحب، 10 نومبر کو غریب خانہ پر تشریف لائے، اپنی دعاؤں سے نوازا، جملہ اہل خانہ کی تسلی وتشفی کے لئے ارشادات بھی فرمائے اور مشکلات کے لئے وظائف بھی بتائے۔

سالانہ تبلیغی اجتماع رائے ونڈ میں شرکت:۔

حسب معمول 26، 27 اکتوبر کو آخری دو دن، مذکورہ اجتماع میں شرکت کے لئے سفر کیا گیا۔ لاہور میں کریم پارک کے مدرسہ زید بن علی میں ساتھیوں سے ملاقات کی گئی۔ آخری اجتماع دعا میں، رائیونڈ قبل از وقت پہنچ کر یہ سعادت حاصل کی اور صاحبزادگان ودیگر ساتھیوں کے ہمراہ، واپسی سفر میں "الشریعہ اکیڈمی گجرانوالہ" میں حضرت مولانا زاہدالراشدی صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

سال رواں کی دیگر مصروفیات، تقریبات اور اہم واقعات:۔

والدمحترم کے قریبی دوست، پیر بھائی وہم پیشہ جناب حاجی اقبال صاحب 14 فروری کو اور پھوپھی 15 اپریل کو امّ بابر ڈھوک گجراں پنڈی میں وفات پا گئیں۔ اکلوتی صاحبزادی 6 مارچ کو خاوند کے پاس سعودیہ چلی گئی اور لاڈلے بھائی کے وفات کے بعد 17 اگست کو وطن واپس آئی۔ عابد کذاب کے مقدمے کی دو، تین پیشیوں پر حاضری ہوئی اور اس کی میڈیکل رپورٹوں کے ضمن میں چند دن راولپنڈی کے چکر لگے۔ مرحوم صاحبزادے کی بیوہ عدّت پوری ہونے پر بچے کولیکر والدین کے گھر چلی گئی۔ 15 اپریل کو پہلی نواسی کی پیدائش ہوئی۔

قبرستان اور عیدگاہ میں محکمہ مال کے گرداور اور پٹواری سے نشاندہی کرائی گئی۔ اسی حوالے سے پھر چوہدری نثار علی خان صاحب کے منظور کردہ فنڈ 40 لاکھ روپے سے قبرستان کی چار دیواری کی تعمیر کا کام شروع کرایا جاسکا۔ شدید گرمی میں ان کاموں کی مصروفیات کے دوران لُو لگنے سے تین، چار دن بستر علالت پر بھی رہنا پڑا۔ ایک آدھ کیس ماموں زاد کا بھی، چوکی پولیس کی حد تک بھگتنا پڑا۔ مرحوم بیٹے کے برادر نسبتی کے نکاح اور ولیمہ میں بھی اکتوبر کے مہینہ میں شرکت کی گئی۔

2013ء

پاکستان شریعت کونسل کا اجلاس:۔

کونسل کا سالانہ اجلاس 16 مارچ کو مرکز درخواستی حسن ابدال میں، امیر مرکزیہ مولانا فداء الرحمٰن درخواستی صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا، جس میں مولانا زاہدالراشدی صاحب کے علاوہ اکابر علماء اور نمائندگان نے شرکت کی۔

جانشین امام الہدیٰ حضرت میاں صاحب کی تشریف آوری:۔

مخدوم زادہ حضرت میاں محمد اجمل قادری صاحب، 19 مارچ کو ٹیکسلا تشریف لائے۔ ہماری زیر تعمیر مسجد نفیس اور مدرسہ عبیدیہ زاہدیہ میں دعا اور متوسلین سے ملاقات کے بعد، اپنے خادم خصوصی محمد صدیق اعوان کے دولت خانہ پر تشریف لے گئے اور حاضرین سے خطاب فرمایا۔

مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں جلسہ سیرت النبی ﷺ:۔

ٹیکسلا کی مرکزی مسجد میں، 28 مارچ کو سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر جلسہ کا انعقاد ہوا۔

ہری پور اور مرکز درخواستی میں آمدورفت:۔

مرکز درخواستی حسن ابدال میں 24 اور 31 مارچ کو حضرت الامیر کے حکم کی تعمیل میں، کچھ ریکارڈ تیار کرنے کے لئے حاضری دی اور 31 کو ہی ہریپور میں اپنے پرانے عالم دوست حافظ محمد یونس صاحب کی عیادت کے لئے جانا ہوا۔ حافظ صاحب موصوف نے ٹیکسلا میں طویل عرصہ دینی خدمات انجام دیں ہیں اور اب بھی باوجود معذوری اور علالت کے ٹیکسلا تشریف لاتے رہتے ہیں۔

جامعہ عبیدیہ فیصل آباد حاضری:۔

حسب معمول اپنے مربی و مشفق، استاذ العلماء، حضرت سید جاوید حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی کے مدرسہ و خانقاہ کے سالانہ پروگرام میں شرکت کے لئے، آخری دن 5 اپریل کو صاحبزادگان کے ہمراہ، صبح سحری کے وقت روانگی ہوئی اور دن بھر کے پروگراموں اور حضرت سے ملاقات اور دعاؤں کے حصول کے بعد قبل مغرب واپس روانہ ہوئے۔ اس موقع پر بہت سے مشائخ اور اکابر کی زیارت و ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی اور قیمتی ارشادات بھی سماعت کئے۔

ملک بھر میں قومی و صوبائی عام انتخابات:۔

یکم مئی کو ملک میں عام انتخابات ہوئے۔ اپنے حلقہ سے چوہدری نثار علی خان صاحب کامیاب نہ ہو سکے اور دونوں سیٹیں تحریک انصاف کے امیدواروں غلام سرور خان اور ان کے بھائی صدیق خان نے جیت لیں۔ چوہدری صاحب نے مرکز اور صوبے میں اپنی جماعت کی حکومتیں بن جانے پر، بعد میں خصوصی نشست پر اپنے قریبی جماعتی عہدیداروں کی بیویوں کی قومی اور صوبائی اسمبلی کے لئے نامزدگی کرادی اور یوں نقصان پورا کر دیا۔

اکابر علمائے کرام کی تشریف آوری اور مسلسل پروگرام:۔

حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب 25 مئی کو احباب کے ہمراہ، دو، تین دن کے علاقہ میں پروگراموں کے لئے مصروف سفر ہوئے۔ ٹیکسلا تشریف لا کر ہماری زیر تعمیر مسجد میں دعا فرمائی اور راقم السطور کو بھی ہمراہ لے کر، ہری پور کے قریب موضع پنیاں کے مدرسہ "عبداللہ بن مسعود" میں کچھ دیر قیام اور طلباء سے خطاب کر کے، ایبٹ آباد کے لئے روانہ ہوئے۔ وہاں کے مدرسہ فاطمہؓ للبنات میں منعقدہ سالانہ جلسہ میں بعد عشاء خطاب فرمایا اور رات وہیں قیام ہوا۔

دوسرے دن ناشتہ کے بعد، مدرسہ اشاعت القرآن حضرو میں ختم بخاری کی تقریب میں شرکت کے لئے روانگی ہوئی۔ راستہ میں مرکز درخواستی حسن ابدال میں کچھ دیر، ناظم مدرسہ و دیگر احباب سے ملاقات اور تبادلہ خیال کے بعد، حضرو روانہ ہوئے۔ وہاں کے پُر ہجوم اجتماع میں بخاری شریف کی آخری حدیث مبارک، طلباء دورہ حدیث کو پڑھا کر تفصیلی خطاب فرمایا اور اجازت لے کر دوبارہ ایبٹ آباد کے مغرب والے پروگرام کے لئے راونہ ہو گئے۔ راقم السطور نے حسن ابدال پہنچ کر رخصت لے لی۔

اسی دن یعنی 28 مئی کو مسجد عثمان غنیؓ ٹیکسلا میں "روحانی کانفرنس" کا پروگرام تھا، جس میں شرکت کے لئے لاہور کے مولانا محمد حسن صاحب نے بھی تشریف لانا تھا۔ بعد ظہر چالیس سالہ مہربان، عالمی شہرت یافتہ خطیب، حضرت مولانا سید عبدالمجید ندیم صاحب کی طرف سے ملاقات کا پیغام ملا، جو اس دن ٹیکسلا میں ہی تشریف فرما تھے۔ چنانچہ حکیم اسعد صاحب کے ہاں ان کی خدمت میں بعد عصر حاضری دی اور اگلی صبح تفصیلی ملاقات کا پروگرام طے کر کے اجازت لے کر، مذکورہ بزرگ کے استقبال کے لئے سراپا انتظار بن گیا۔ آپ کی تشریف آوری پر زیر تعمیر "مسجد نفیس" میں دعا کے لئے درخواست پیش کی، جو آپ نے شفقت فرماتے ہوئے قبول کر لی، بلکہ روحانی کانفرنس میں جانے سے پہلے کچھ دیر کے لئے برادرم رفیع الدین کے گھر تشریف فرما ہوئے اور دعاؤں سے نوازا۔

مولانا موصوف نے مذکورہ پروگرام میں شرکت سے قبل "مدرسہ سراج المدارس" میں پیر طریقت حضرت مولانا عبدالغفور صاحب دامت برکاتہم سے تفصیلی ملاقات بھی کی۔ اس موقع پر بھی مصاحبت کا شرف حاصل رہا اور پھر کانفرنس میں بھی تا اختتام شرکت رہی۔ واپسی بھی اپنی ہی گاڑی میں کرائی اور الوداع تک دعائیں لینے کا موقع مسلسل ملتا رہا۔ الحمدللہ علی ذالک۔

مذکورہ پروگرام میں حضرت قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب و دیگر علماء کرام نے شرکت فرمائی۔ اور متوسلین بھی کافی تعداد میں شریک مجلس تھے۔ حاضرین کی کثیر تعداد نے مولانا محمد حسن صاحب سے بیعت کی۔

اگلے دن حسب وعدہ سید عبدالمجید ندیم صاحب کی خدمت میں حاضری ہوئی اور کافی تفصیل سے تبادلہ خیال ہوا۔ شاہ صاحب کی طبیعت ان دنوں علیل تھی اور اسی ضمن میں یہاں حکیم صاحب کے ہاں مقیم اور زیر علاج تھے، باوجود اس کے مجھ ناچیز کو بہت وقت دیا، حوصلہ افزائی فرمائی اور اپنی دعاؤں سے نوازا۔

مسجد خاتم النبیین ﷺ میں اجتماع:۔

حسب معمول مرکز اصلاح ارشاد کی مذکورہ مسجد میں 18 جنوری کو سالانہ پروگرام منعقد ہوا۔

محمدی مسجد شہزاد ٹاؤن اسلام آباد میں اجلاس:۔

وفاق المدارس پاکستان کی طرف سے، آئندہ سال عالمی پروگرام کے انعقاد کے سلسلہ میں، ذرائع ابلاغ سے رابطے اور ان سے کام لینے کی غرض سے ایک کمیٹی، مولانا زاہد الراشدی صاحب کی سربراہی میں بنائی گئی تھی۔ اس کمیٹی کا اجلاس مولانا موصوف نے مذکورہ مسجد میں 19 اگست کو طلب فرمایا، جس میں شرکت کے لئے مجھے بھی حکم فرمایا۔ چنانچہ عزیزم محمد معاویہ کے ہمراہ اس اجلاس میں شرکت کی گئی۔ مولانا عبدالقدوس محمدی، جو اس مسجد کے خطیب اور روزنامہ "اسلام" کے کالم نگار بھی ہیں، وہ اور دیگر صحافی حضرات، کالم نگار بھی موجود تھے۔ کافی تفصیل سے ایجنڈے پر تبادلہ خیال ہوا۔

پاکستان شریعت کونسل کا اجلاس:۔

مرکز درخواستی حسن ابدال میں، 12 ستمبر کو پھر کونسل کا اجلاس ہوا، جس میں امیر مرکزیہ کے علاوہ مولانا زاہد الراشدی اور دیگر علمائے کرام، عہدیداران اور ذمہ دار حضرات نے شرکت کی۔

خانقاہ اقبالیہ ٹیکسلا کا سہ روزہ اجتماع:۔

خانقاہ اقبالیہ کا سالانہ سہ روزہ اجتماع اس سال بھی، 25 تا 27 ستمبر منعقد ہوا جس میں خلفائے کرام اور سلسلہ کے متوسلین حسب معمول شریک ہوئے۔ آخری دو دن جزوی طور پر شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔

اکابرین علماء کرام کی آمد اور ملاقاتیں:۔

لوسر شرفو کے، یادگار اسلاف، پرانے جماعتی رہنما، مولانا خاکی جان کی اہلیہ، 9 اکتوبر کو وفات پا گئیں، تو استاذ العماء و مجاہدین مولانا سمیع الحق صاحب تشریف لائے۔ جنازہ سے قبل حضرت مولانا سے ملاقات ہوئی تو بڑی شفقت فرمائی اور رابطہ نہ رکھنے پر گلہ بھی کیا۔ جنازہ پر بہت سے دیگر اکابر اور علمائے کرام سے ملاقاتیں ہوئیں۔ 24 اکتوبر کو حضرت الامیر مولانا درخواستی صاحب نے اسلام آباد طلب فرمایا، جہاں مولانا زاہد الراشدی صاحب بھی موجود تھے، پنڈی و اسلام آباد کے علماء کرام بھی بلائے گئے تھے۔ اس موقع پر پیش آمدہ معاملات پر اجلاس منعقد ہوا اور لائحہ عمل تیار کیا گیا۔ اجلاس کے بعد مولانا زاہد الراشدی صاحب ہمارے ہمراہ ٹیکسلا تشریف لائے اور میرے ذمہ کچھ عرصہ قبل لگائے گئے کام یعنی ریکارڈ درستگی و دستاویزات کی ترتیب کے کام کا جائزہ لیا۔ الحمدللہ آپ نے کافی پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور دعائیں دیں۔ 7 نومبر کو مخدوم زادہ قاضی ثاقب الحسینی صاحب اٹک سے تشریف لائے اور زیر تعمیر مسجد نفیس میں کام کی پیش رفت پر خوشی کا اظہار فرمایا اور حوصلہ افزائی کیلئے دعاؤں سے نوازا۔

مسجد و مدرسہ تعلیم القرآن راولپنڈی پر مخالف مسلک کا حملہ اور قتل عام:۔

راجہ بازار راولپنڈی کے اپنے مسلک کے مضبوط مرکز اور تمام مذہبی تحریکوں کیلئے استعمال ہونے والے مدرسہ و مسجد پر 15 نومبر کو عین جمعہ کی تقریر اور خطبہ کے دوران مخالفین کے جلوس کے شرکاء نے باقاعدہ منصوبہ بندی سے مسلح حملہ کر کے درجنوں نمازیوں اور طلباء کو شہید اور شدید زخمی کر دیا، املاک تباہ کر دیں، قرآن مجید کے نسخے، احادیث کے مجموعے اور درس نظامی کی کتابیں وغیرہ جلا دیں، مسجد کے بڑے حصے کو شہید کر دیا، مدینہ مارکیٹ کی تمام دکانوں کو نذر آتش کر دیا اور گھنٹوں اس عمل میں آزادی سے مصروف رہے، تمام عمارات اور مسجد، مدرسے کو کھنڈر بنا دیا اور موقع سے فرار ہو گئے، سانحہ لال مسجد کے بعد، ایک اقلیتی مسلک کے لوگوں کی طرف سے یہ روح فرسا سانحہ، بہت بڑا عبرتناک اور فکر انگیز حادثہ تھا جس پر جڑواں شہروں میں شدید احتجاج ہوا۔

اس پر مستزاد اگلے دن احتجاجی مظاہرے پر، پولیس کا بہیمانہ تشدد اور علمائے کرام کی گرفتاریاں، ایک اور ظالمانہ کاروائی تھی، جس نے جلتی پر تیل کا کام کر دیا۔ ملک بھر میں احتجاجی مظاہرے ہوئے، انتقاماً اس مسلک کی عبادت گاہوں پر حملے ہوئے اور شدید ترین فرقہ وارانہ فسادات کا خطرہ پیدا ہو گیا، تو ملک بھر کے علماء اور قائدین نے پنڈی، اسلام آباد پہنچ کر حالات کو کنٹرول کیا۔ حکومتی عمائدین سے رابطے کئے، پے در پے اجلاس منعقد کر کے ملک کو مزید بدامنی سے بچانے کی کوشش کی اور اس طرح پاکستانیوں کو خانہ جنگی میں مبتلا کرنے کی بین الاقوامی سازش کو ناکام بنایا۔

سال رواں کے دیگر واقعات و معاملات:۔

مرکزی عیدگاہ ٹیکسلا کی توسیع کے لئے زیر تعمیر ہال کا 12 ہزار مربع فٹ چھت، 16 اور 17 مارچ کو ڈالا گیا۔ حسن ابدال میں حضرت مولانا قاضی شمس الدین احمد قریشی صاحب مرحوم کی بیوہ 24 اپریل کو وفات پا گئیں، عزیزم احمد علی کے ہاں تیسری دختر 21 ستمبر کو تولّد ہوئی، بیوہ عزیزم نعمان کا جہیز کا سامان 24 اکتوبر کو اس کے والدین کے گھر منتقل کیا گیا۔

اٹک میں ہمارے شیخ طریقت حضرت قاضی صاحبؒ کے داما کی والدہ 15 دسمبر کو فوت ہوئیں اور 16 کو تعزیت کے لئے جانا ہوا۔

2014ء

سالانہ درس واہ میں حضرت میاں صاحب کی تشریف آوری:۔

اس سال بھی 26 جنوری کو جانشین امام الہدیٰ حضرت ڈاکٹر محمد اجمل قادری صاحب درس قرآن کی سالانہ تقریب میں شریک ہوئے اور اسی دن بعد مغرب ریاست آباد (لوسر شرفو) کی مسجد میں خطاب فرمایا۔

مسجد نفیس کے تہہ خانہ کا چھت:۔

مسجد کی پختہ تعمیر کے پہلے مرحلے میں تہہ خانہ کا چھت 9 فروری کو ڈالا گیا، جس کا سائز 40x30 فٹ تھا۔

ختم نبوت کانفرنس اٹک:۔

جامعہ مسجد ختم نبوت اٹک میں، 3 مارچ کو سالانہ کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں مولانا اللہ وسایا صاحب اور سید امین گیلانی صاحب نے شرکت فرمائی۔ اس کا اہتمام قاضی ثاقب الحسینی صاحب نے فرمایا۔ علاقہ بھر سے متوسلین واحباب نے شرکت فرمائی۔

رہبر کالونی میں محفل حمد ونعت:۔

ایچ ایم سی کے نواح میں واقع رہبر کالونی میں 29 مارچ کو شاندار محفل حمد ونعت منعقد ہوئی، جس میں ملک کے نامور نعت خوانوں نے شرکت فرمائی، خصوصاً سید عزیز الرحمٰن شاہ، اعجاز حسین کاظمی، عثمان قصوری نے اپنے مخصوص انداز میں کلام پیش کیا۔

پاکستان شریعت کونسل کا اجلاس:۔

امیر مرکزیہ نے 3 اپریل کو اسلام آباد میں کونسل کا اجلاس طلب فرمایا، جس میں مولانا زاہد الراشدی، ڈاکٹر احمد خان ، مولانا عبدالمجید ہزاروی صاحب کے علاوہ پنڈی، اسلام آباد کے علماء وخطباء نے شرکت فرمائی۔ تازہ ترین اہم معاملات کے بارے میں غور کر کے، ایک یاداشت پارلیمنٹ کے ارکان ودیگر عمائدین حکومت کو پیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

جامعہ عبیدیہ فیصل آباد کا سالانہ اجتماع:۔

حسب معمول امسال بھی جامعہ کا ختم بخاری کا پروگرام اور سہ روزہ سالانہ روحانی اجتماع 2 سے 4 اپریل تک منعقد ہوا۔ آخری دن سحری کے وقت روانگی ہوئی۔ سفر میں اولاد ہمراہ تھی ۔حضرت سید جاوید حسین شاہ صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل کیا، اکابر علمائے کرام کے خطابات سماعت کئے اور مشائخ کی زیارت بھی کی اور قبل مغرب واپس روانگی ہوئی۔

ایک مقبول روحانی رہنما کی زیارت وملاقات:۔

چند سالوں سے کشمیر اور ملحقہ اضلاع کے مسلمانوں اور علاقائی ہم مسلک لوگوں میں، مقبول روحانی رہنما حضرت پیر مسعود الحسن مسعودی صاحب، 10 اپریل کو نواحی محلّہ ڈھبیاں کی مسجد میں، بنات کے تقسیم اسناد کے جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے اور بڑا اصلاحی وبصیرت افروز خطاب فرمایا۔ علاقہ پنج کٹھہ اور موہڑہ شاہ ولی شاہ کے کافی حضرات و متوسلین بھی پروگرام میں شامل ہوئے، اس مبارک مجلس میں شرکت اور بزرگوں کی ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی۔

محبوب العلماء والطلباء مولانا محمد حسن صاحب کی تشریف آوری:۔

ہمارے خاندان بالخصوص صاحبزادگان مولوی احمد علی اور حافظ محمد نعمان مرحوم پر شفیق اور مہربان، صلحاء، علماء، طلباء اور عام مسلک لوگوں کے محبوب بزرگ مولانا محمد حسن صاحب دامت فیوضہم، واہ کینٹ کی مسجد نور الاسلام لالہ رخ میں 24 اپریل کو تشریف لائے۔ حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے پندونصائح فرمائے۔ اس موقع پر ہمیں بھی ملاقات و زیارت کا اعزاز حاصل ہوا اور دعائیں ملیں۔

امیر شریعتؒ کے پوتے، نواسے کی زیارت وملاقات:۔

مسلک دیوبند کے ماتھے کا جھومر، برصغیر کا مجاہد خاندان، جس پر اس خطے کی تاریخ ناز کرے گی، آج بھی اپنے آباؤ اجداد کی فضیلتوں اور روایات کا امین ہے۔ الحمدللہ 26 اپریل کو حضرت امیر شریعت کے نواسے، سید کفیل شاہ صاحب بخاری اور پوتے سید عطاء اللہ شاہ بخاری (جو سید عطاء المومن شاہ صاحب بخاری کے جواں سال فرزند ہیں) نواحی گاؤں عثمان کھٹڑ کی قدیم شاہی مسجد میں اپنے دیرینہ نیازمند، عطاء اللہ شاہ صاحب ہاشمی کی دعوت پر تشریف لائے۔ مسجد میں دینی اجتماع سے خطاب فرمایا اور بعد میں قیام گاہ پر

احباب سے تبادلہ خیال بھی کیا۔ان مواقع پر شرکت کا موقع ملا اور تعارف ہونے پر بہت زیادہ شفقت ومحبت کا اظہار فرمایا گیا۔الحمد للہ دیر تک مصاحبت جاری رہی۔

جامعہ اسلامیہ راولپنڈی میں ختم بخاری کی تقریب:۔

معمول کے مطابق کے اس سال بھی 15 مئی کو جامعہ اسلامیہ میں ختم بخاری کی شاندار تقریب منعقد ہوئی،جس میں قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن صاحب،سید عبدالمجید ندیم صاحب،مولانا زاہدالراشدی صاحب کے علاوہ پنڈی،اسلام آباد،اٹک،حضرو،واہ وملحقات کے بیسیوں علمائے کرام اور ہزاروں متعلقین نے شرکت کی۔راقم السطور مولانا زاہد الراشدی صاحب کو ہمراہی میں ٹیکسلا لایا اور کچھ دیر آرام وقیام کے بعد ان کے ساتھ ایبٹ آباد روانگی ہوئی،جہاں بعد مغرب شیخ البانڈی کے مدرسہ للبنات کا ختم بخاری کا پروگرام تھا۔وہاں بھی بہت سے علمائے کرام بالخصوص مولانا قاضی مشتاق صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا،جو حضرت شاہ نفیس الحسینی صاحب کے خلیفہ مجاز بھی ہیں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلع راولپنڈی کے ذمہ دار بھی۔آپ بھی چند سالوں سے پنڈی اور ملحقہ اضلاع میں اصلاحی بیانات اور عالم باعمل ہونے کی وجہ سے بہت مقبول ہیں۔

مرکزی مسجد میں ختم نبوت کانفرنس:۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد میں،19 مئی کو عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی،جو ظہر سے رات گئے تک جاری رہی۔اس میں جمعیت کے ناظم اعلی سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری صاحب،مجاہد ختم نبوت مولانا اکرم طوفانی صاحب،صوبہ سرحد کے مولانا شہاب الدین پوپلزئی صاحب،پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب،مولانا محمد عمر صاحب،مفتی اسامہ رضوان صاحب،قاضی ثاقب الحسینی صاحب اور دیگر بیرونی علمائے کرام کے علاوہ نعت خوانوں پروفیسر مطیع الرحمٰن،اطہر ہاشمی،ناصر اور پنجاب کے دو مشہور برادران نے خطاب کیا۔

مکّی مسجد اٹک میں درس قرآن کی تقریب تکمیل:۔

مخدوم زادہ قاضی ثاقب الحسینی صاحب نے ساتویں بار،درس قرآن کی تکمیل کے موقع پر اپنی مسجد میں،28 مئی کو اس بابرکت تقریب کا انعقاد کیا۔آپ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع اٹک کے امیر اور اٹک کی مسجد ختم نبوت کے ذمہ دار بھی ہیں،اس لئے اپنی جماعت کے مرکزی ناظم اعلیٰ،اسلاف کی روایات کے امین اور اکابرین دیوبند کے صحیح عقائد کے محافظ اپنے والد گرامی مولانا محمد علی صاحب جالندھریؒ کی خصوصیات کے حامل،حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری صاحب کو بطور مہمان خصوصی تشریف لانے کی دعوت دی،جو باوجود پیرانہ سالی اور معذوری کے موصوف نے قبول فرمائی اور تشریف آور ہوئے۔آپ کے علاوہ ملک کے نامور مصنف وخطیب مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب،صوبہ سرحد کے مجاہد ختم نبوت مولانا شہاب الدین صاحب پوپلزئی،حضرت قاضی صاحبؒ کے خلفائے مجاز قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب،قاضی محمد راشد الحسینی صاحب،قاری محمد سلیمان صاحب وغیرہ علمائے کرام نے بھی تقریب سے خطاب فرمایا۔مجھے صاحبزادگان اور برادرم رفیع الدین کے ہمراہ شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔

مولانا زاہدالراشدی صاحب کی تشریف آوری:۔

میرے نصف صدی کے مہربان جن کا بار بار تذکرہ ہو رہا ہے یعنی حضرت مولانا زاہدالراشدی صاحب ٹیکسلا تشریف لائے اور مختلف موضوعات پر تبادلہ خیال فرمایا اور اپنی مصروفیات کے حوالے سے رہنمائی بھی فرمائی۔

ٹیکسلا سے کراچی تک کا تاریخی،روحانی سفر:۔

مدتِ مدید سے دل میں یہ خواہش تھی کہ اپنے روحانی سلسلہ قادریہ،راشدیہ کے شجرہ روحانی کے مطابق پاکستان میں موجود مشائخ عظام کے مزارات اور مقامات کی زیارت کی جائے۔اللہ تعالیٰ نے اس سال یہ خواہش پوری کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ایک پرانی گاڑی اچھی حالت میں رمضان المبارک سے پہلے مل گئی۔اسے رمضان المبارک کے دوران لاہور تک روحانی سفر میں آزمایا اور ارادہ کرلیا کہ عیدالفطر کی چھٹیوں کو مذکورہ مقصد کے لئے استعمال کرلیا جائے۔چونکہ عیدگاہ کی انتظامیہ کمیٹی کا ناظم اعلیٰ ہونے کی وجہ سے انتظامات میرے ذمہ تھے،اس لئے اُن سے عہدہ برآ ہو کے نماز عید کے بعد سفر پر،صاحبزادگان کے ہمراہ روانگی ہوگئی۔یہ مئی کی 29 تاریخ تھی اور شدید گرمی کا موسم۔بہرحال عصر کے قریب فیصل آباد اپنے شیخ حضرت سید جاوید حسین شاہ صاحب کی خدمت میں دعاؤں کے لئے حاضری دی اور کچھ دیر قیام کر کے اگلا سفر شروع کر دیا۔مغرب کی نماز جھنگ میں،مولانا حق نواز شہید جھنگوی صاحب کی مسجد ومدرسہ میں ادا کی،شہدائے ناموس صحابہؓ کے مزارات پر حاضری دی اور ایک مہربان کے پاس کچھ دیر قیام کر کے ملتان کے لئے روانہ ہو گئے۔رات ملتان قیام کر کے،فجر کی نماز مہربان کالونی میں امیر شریعتؒ کے صاحبزادگان اور نواسوں پوتوں کے ہمراہ ادا کی۔نماز کے بعد ان سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا اور پھر حضرت شاہ صاحب کے مزار پر حاضری دی۔اس کے بعد ملتان کے پرانے روحانی شیوخ کے مزارات پر بھی دعا کیلئے حاضر ہوئے جو قلعہ پر واقع ہیں۔اس کے بعد خیر المدارس ملتان میں علماء سے ملاقاتیں کی،اسی طرح ایک ختم نبوت کے مجاہد،جو ایچ ایم سی میں میرے شریک کار تھے،ان کے گھر کچھ دیر آرام کیا اور ناشتہ کر کے شجاع آباد روانہ ہوگئے۔وہاں

شیخ طریقت حضرت عبداللہ بہلوی صاحب کے جانشین خواجہ عزیز احمد صاحب بہلوی اوران کے صاحبزادگان ہمارے لئے چشم براہ تھے۔انہوں نے بہت عزت افزائی فرمائی، خصوصی شفقتوں سے نوازا، دوپہر کے پرتکلف کھانے سے تواضع کی اور بڑی مشکل سے اگلے سفر کی اجازت دی۔

اُچ شریف کے بہت بڑے روحانی مقام پر حاضری:۔

مذکورہ شہر کے ایک پیر بھائی مولانا عبداللہ صاحب، جو حضرت شاہ نفیس الحسینی صاحب اور سید جاوید شاہ صاحب کے سلسلہ میں منسلک ہیں، وہ آئندہ سفر کے لئے ہماری راہنمائی کا وعدہ کر چکے تھے، چنانچہ راستہ میں انہوں نے ہمارا استقبال کیا اور علاقہ کے ایک عظیم ولی اللہ، فقیر عبداللہ صاحب، جو سلسلہ نقشبندیہ کے انتہائی اونچے درجے کے خلیفہ تھے، باوجود ان کی علالت کے، دو، تین جگہوں پر انہیں تلاش کر کے ہماری ان سے ملاقات کرائی۔ یہ بھی ہمارے لئے ایک بہت بڑی سعادت تھی۔انہوں نے بھی ہمارے ساتھ بہت شفقت، محبت اور احترام کا معاملہ فرمایا اور ہمیں اپنی خصوصی دعاؤں سے نوازا۔ان سے رخصت ہو کر بڑی مشکل سے مغرب سے کچھ قبل، اچ شریف پہنچے اور وہاں اپنے سلسلہ کے نو بزرگوں کے ایک ہی جگہ پر واقع مزارات پر حاضری دی۔اس کے علاوہ بھی وہاں بہت بڑے بڑے بزرگوں کے مزارات تھے، ان پر بھی حاضری کی توفیق ہوئی۔رات کو اپنے میزبان کے ہاں قیام کیا۔اور سحری کے وقت اگلا سفر شروع کرنے کا ارادہ کر کے سو گئے۔

دین پور شریف کے اپنے روحانی مرکز میں حاضری:۔

حسب ارادہ فجر کی نماز کا وقت داخل ہونے پر نماز ادا کر کے، اپنے رہنما کے ہمراہ اگلا سفر شروع کر دیا۔ پہلے مخزن العلوم خانپور میں، اپنے مشفق و مہربان حافظ الحدیث حضرت درخواستیؒ کے صاحبزادہ گرامی سے ملاقات کی اور پھر خانقاہ دین پور شریف حاضری دی۔خانقاہ کے قریب واقع اولیاء کرام کے پرنور، مزارات پر حاضری اور دعا کے بعد اگلا سفر شروع کر دیا۔

سلسلہ قادریہ کے اوپر کے شیوخ کے مزارات پر حاضری:۔

حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ کو دین پور کے خلیفہ غلام محمد صاحب اور حضرت سید تاج محمود امروٹیؒ سے خلافت حاصل تھی اور انہیں حافظ محمد صدیق بھر چونڈی اور انہیں شاہ حسن جیلانی، جبکہ شاہ حسن جیلانیؒ کو سید محمد راشد صاحب (پگاڑا شریف) سے اجازت بیعت تھی۔ہم نے سفر میں ان حضرات کے تمام مزارات پر حاضر ہو کر، حسب توفیق فیوضات کا حصول کیا۔

کراچی روانگی:۔

وقت میں گنجائش ہونے کی وجہ سے، یہ ارادہ کر لیا کہ پہلی دفعہ ملک کے مشہور ترین شہر، کراچی کا دورہ بھی کر لیا جائے۔ چنانچہ ایک رات سکھر میں قیام کر کے، کراچی کے لئے روانہ ہوئے اور وہاں کے مشہور مدارس میں حاضر ہو کر رات کو، مدرسہ انوار القرآن میں قیام کیا۔فجر کے بعد، ساحل سمندر کی سیر کر کے، کراچی کے سب سے بڑے مدرسہ دار العلوم کراچی میں حاضری دی۔مفتی پاکستان، مفتی محمد شفیع صاحب و دیگر بزرگوں کے مزارات پر حاضری دی اور پھر گاڑی میں ایک نقص کی مرمت کرا کر اور ایک دو عزیزوں سے ملاقات کے بعد واپس مدرسہ انوار القرآن میں، حضرت مولانا فداء الرحمٰن صاحب درخواستی کی خدمت میں حاضری دی۔انہوں نے حسب روایت بڑی شفقت کا مظاہرہ فرمایا، پرتکلف ظہرانہ دیا، اپنی دعاؤں سے نوازا اور بڑی مشکل سے واپسی سفر کی اجازت دی۔

کراچی سے واپسی کا سفر:۔

2 اگست کو تقریباً ظہر کے بعد، واپسی سفر شروع کیا اور رات سکھر میں قیام کر کے، فجر کی نماز پڑھ کر سفر شروع کر دیا۔واپسی پر پھر اچ شریف اپنے رہنما کے ہمراہ ظہر کو پہنچے، وہاں مختصر ظہرانہ کیا اور ان کی معیت میں ہی پھر اگلا سفر شروع کر دیا۔ملتان تک کے درمیانی مشہور شہروں سے گزرتے ہوئے، مظفر گڑھ کے ایک باغ سے وہاں کا تحفہ "آم" بھی خریدے اور اپنے رہنما کو رستے میں ایک شہر میں اتار کر مغرب کے قریب ملتان پہنچے۔وہاں کی سوغات بھی لی اور مغرب کے بعد براستہ جھنگ، فیصل آباد وغیرہ ٹیکسلا کے لئے روانہ ہوئے۔بہرحال مسلسل، بلا تعطل سفر کر کے اگلے دن صبح خیریت سے گھر پہنچ گئے۔

مولانا زاہد الراشدی صاحب کی آمد اور دورہ سرحد:۔

حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب 12 اگست کو ٹیکسلا تشریف لائے، رات غریب خانہ پر قیام فرمایا اور صبح میری ہمراہی میں چارسدہ وغیرہ کے تبلیغی دورہ پر روانہ ہوئے۔اس دن یعنی 13 اگست کو مختلف مقامات پر خطاب فرما کر رات کو، قریبی قصبہ میں قیام فرمایا اور اگلے دن چارسدہ کے ایک تعلیمی ادارہ میں اور دینی مدرسہ میں بھی منعقد تقریبات میں اہم خطابات فرمائے۔اور بعد مغرب بھی ایک مسجد میں تقریر فرما کر رات کو یہیں قیام فرمایا۔اس دوران ٹیکسلا سے میرے صاحبزادگان بھی اپنی گاڑی لے کر، پروگراموں میں شریک

ہوگئے تھے۔اگلی صبح یعنی 14 اگست کو حضرت مولانا کے ہمراہ شبقدر روانہ ہوئے، جہاں ختم نبوت کے موضوع پر خطاب تھا۔ہمیں پہلی دفعہ اس سفر میں قبائلی علاقے سے گزرنے کا بھی اتفاق ہوا۔ بہرحال عشاء کے بعد مولانا اور میزبانوں سے اجازت لے کر ہماری گھر واپسی ہوئی۔

ڈھوک مغلاں نزد گجر خان کا تعزیتی سفر:۔

چوہڑ ہڑپال راولپنڈی کے ہمارے عزیزوں کی صاحبزادی کے سسرال میں ایک قریبی رشتہ دار وفات پا گئے تھے، جو خود تو کراچی میں مقیم تھے، جہاں ہم نے دوران سفران کے گھر عشائیہ میں شرکت کی تھی، ان کا آبائی گاؤں گجر خان کے قریب ڈھوک مغلاں ہے، ان کے ہاں تعزیت کے لئے 16 اگست کو سفر کرنا پڑا۔

مرکز درخواستی میں دورہ حدیث کا افتتاح:۔

حسن ابدال کے مرکز درخواستی میں دورہ حدیث کی افتتاحی تقریب 23 اگست کو منعقد ہوئی، جس میں جانشین حافظ الحدیث حضرت درخواستیؒ، مولانا فداء الرحمٰن صاحب خود تشریف لائے اور پہلی حدیث پڑھا کر اس دورہ کا افتتاح کیا۔اس موقع پر علمائے کرام کی کثیر تعداد شریک تقریب تھی۔ہمیں بھی سعادت کے حصول کا موقع مل گیا۔

کارکنان جمعیت علاقہ ٹیکسلا کا اجتماع:۔

جمعیت علمائے اسلام علاقہ ٹیکسلا کے کارکنوں کی ذہنی تربیت کے لئے، حضرت شیخ الہندؒ کی شخصیت اور مشن کے متعلق، خطاب کے لئے حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب کو دعوت دی گئی۔ چنانچہ آپ 30 اگست کو تشریف لائے اور اس تقریب میں بصیرت افروز خطاب فرمایا۔آپ نے 1952ء میں حضرت مولانا محمد داؤد صاحبؒ کے زیر اہتمام "مدرسہ تعلیم القرآن ٹیکسلا" کے قیام، اس کے نصاب، اغراض ومقاصد اور مطلوبہ ہدف کی تفصیل بیان کر کے، تبصرہ فرمایا کہ دینی وعصری تعلیم کے امتزاج پر مشتمل نصاب کا سلسلہ اگر چلتا رہتا تو وہ حضرت شیخ الہندؒ کے خواب کی تعبیر ہوتا اور اگر اسے "قومیا" نہ لیا جاتا تو وہ آج کا "جامعۃ الرشید" ہوتا۔اس پروگرام کے بعد مولانا گڑھی افغاناں تشریف لے گئے اور ایک تبلیغی اجتماع سے خطاب فرمایا۔وہاں بھی حضرت کی مصاحبت کا شرف حاصل رہا۔رات کو حضرت نے غریب خانہ پر ہی قیام فرمایا۔

مولانا زاہد الراشدی صاحب کا تبلیغی دورہ:۔

مولانا موصوف، اگلے دن 31 اگست کو ہماری ہی گاڑی میں مرکز درخواستی حسن ابدال سے ہوتے ہوئے، مدرسہ اشاعت القرآن حضرو، اسکے بعد دارالعلوم حقانیہ میں مولانا سمیع الحق صاحب کی ملاقات، واپسی پر بہودی میں ایک مدرسہ کی تقریب میں شرکت اور تبلیغی جماعت کے حضرو والے، مدرسہ میں حاضری کے بعد رات کو واپس گجرانوالہ تشریف لے گئے۔

حافظ نعمان کی بیوہ کے نانا کا انتقال:۔

حافظ نعمان مرحوم کی بیوہ، امّ احمد کے نانا جان اور حضرت قاری محمد سلیمان صاحب کے برادر اکبر، ہری پور میں 2 ستمبر کو انتقال فرما گئے، چنانچہ اہل خانہ کے ہمراہ وہاں حاضری ہوئی اور جنازہ کے بعد واپس ٹیکسلا آئے۔

حافظ نعمان کے سسر کی گرفتاری:۔

خاندان کی زمین کے تنازعات اور جھگڑوں کے بعد حافظ نعمان کے سسر، بصیر الدین صاحب کو مخالفین نے ایک مقدمہ میں 18 ستمبر کو بے گناہ ملوث کر کے گرفتار کرا دیا۔تقریباً پانچ، چھ دن بعد آپ کو ضمانت پر رہائی ملی۔

بڑے پوتے محمد حسن کی تکمیل ناظرہ:۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے سب سے بڑے پوتے، حافظ محمد معاویہ صاحب کے اکلوتے صاحبزادے "محمد حسن" نے یکم اکتوبر کو ناظرہ قرآن مجید کی تعلیم مکمل کی اور اس موقع پر ایک مختصر سی خوشی کی تقریب منعقد کی گئی۔

پرانے ملازمت کے ساتھیوں کا اجتماع:۔

ایچ ایم سی ٹیکسلا میں ٹیکنیکل ٹریننگ کے لئے بطور اپرنٹس 1968ء میں ملازمت کے بعد، جو ساتھی ہمراہ تھے، انہوں نے علاقہ اور دور دراز کے ان ہم جولیوں کو جو رابطے میں رہتے تھے، سال میں ایک دفعہ، اکٹھا کر کے پرانے یادیں تازہ کرنے کا سلسلہ شروع کیا۔ان مواقع پر خصوصیت سے اس وقت کے ٹریننگ سکول کے پرنسپل جناب عبداللطیف ناطق صاحب کو خصوصی طور پر شرکت کی دعوت دی جاتی۔اس سال گیارہ اکتوبر کو حسن ابدال کے قریب مشہور ہوٹل میاں جی میں اس دعوت کا اہتمام کیا گیا۔

شریعت کونسل کا اجلاس:۔

پاکستان شریعت کونسل کے امیر حضرت مولانا فداء الرحمٰن صاحب درخواستی کی صدارت میں، مسجد عثمان غنیؓ اسلام آباد میں 14 اکتوبر کو کونسل کا اجلاس ہوا، جس میں حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب کے علاوہ جماعت کے بہت سے علماء اور اراکین نے شرکت کی۔

مسجد ابو ہریرۃؓ کے قریب تبلیغی جلسہ:۔

مسجد ابو ہریرۃؓ نزد گلستان کالونی ٹیکسلا، جہاں عزیزم حافظ محمد معاویہ اور حافظ محمد عثمان، امامت و تدریس کی ذمہ داریاں ادا کر رہے ہیں، کے سامنے سپاہ صحابہؓ کے زیر اہتمام ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔

وسطی پنجاب کا سفر:۔

اپنے صاحبزادہ گان کے ہمراہ 3 نومبر کو فجر سے لے کر رات گئے تک لاہور، رائے ونڈ اور فیصل آباد کا دورہ کیا گیا، جس میں بزرگ علمائے کرام خصوصاً اپنے پیر طریقت سید جاوید حسین شاہ صاحب، مولانا محمد حسن صاحب اور اپنے بہت پرانے استاد مولانا نذر الرحمٰن صاحب سے ملاقات کر کے دعائیں لی گئیں اور سحری کے وقت 2 بجے گھر واپسی ہوئی۔

علاقہ کے علمی خانوادہ کے ایک وارث سے ملاقات:۔

چونکہ راقم السطور علاقہ کے محسنین علمائے کرام کی سوانح تحریر کرنے کا ارادہ رکھتا تھا، اس سلسلہ میں ٹیکسلا کے سب سے پہلے محسن عالم دین، حکیم مولانا محبوب عالم صاحبؒ کے پوتے حکیم اسعد صاحب سے مرحوم کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے، ان کے ڈیرہ نزد براہمہ، باہتر میں تفصیلی ملاقات کی۔

مقامی، مذہبی تنظیموں کے اتحاد کے لئے کاوش:۔

ٹیکسلا کے مذہبی طبقوں نے، اپنے اپنے اہداف کے حصول کے لئے، مذہبی تنظیمیں قائم کی ہوئی تھیں، جو اپنے اپنے طور پر، مقاصد کے حصول کے لئے مصروف عمل تھیں، لیکن باہمی اتحادِ عمل نہیں تھا۔ ملکی اور مقامی حالات کی پیچیدگی کی وجہ سے ضرورت سمجھی گئی کہ تمام جماعتوں کے ذمہ داروں کو ایک جگہ جمع کر کے، باہمی اتحاد قائم کرنے کی ضرورت کی طرف متوجہ کیا جائے۔ چنانچہ سید محمود حسین شاہ صاحب کی طرف سے احباب کو دعوت دے کر 11 نومبر کو ایک اجلاس منعقد کیا گیا اور مطلوبہ مقصد کے لئے کچھ فیصلے بھی کئے گئے اور رابطہ کمیٹی بھی بنائی گئی۔ اسی طرح مقاصد کا تعین بھی کیا گیا۔

ملکی سطح پر آل پاکستان اجتماع (علمائے دیوبند):۔

حضرت امیر شریعتؒ کے صاحبزادہ گرامی، سید عطاء المومن شاہ صاحب دامت برکاتہم نے 18 نومبر کو اسلام آباد میں، ملکی سطح کی دیوبند مکتب فکر والی قیادت کو جمع فرمایا۔ اس موقع پر تمام قابل ذکر قائدین شریک تھے۔ ابتدائی اجلاس میں "پاکستان شریعت کونسل" کی طرف سے راقم السطور نے نمائندگی کی، جبکہ دوسرے اجلاس میں مولانا زاہد الراشدی صاحب خود بھی شریک ہو گئے تھے۔ ان دو اجلاسوں میں تفصیل سے غور و فکر کے بعد آئندہ متحد ہو کر کام کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

مقامی سطح پر بھی اتحاد کے لئے اجلاس:۔

اگرچہ 11 نومبر کو مقامی سطح کا اجلاس منعقد ہو چکا تھا، اس ملکی سطح کے فیصلہ کے بعد، علماء کی ہدایات کے مطابق 23 نومبر کو دوبارہ ایسا ہی اجلاس منعقد کر کے، مرکزی اجلاس کے فیصلوں اور صورتحال سے شرکاء کو آگاہ کیا گیا۔ تمام حضرات نے مرکز کی ہدایات کے مطابق مل کر کام کرنے کا فیصلہ کیا۔

مولانا زاہد الراشدی صاحب کی تشریف آوری:۔

حضرت مولانا موصوف اور راقم السطور میں کافی دنوں سے مشاورت چل رہی تھی کہ پرانے جماعتی ہفتہ وار و ماہوار جریدوں کی قدیم فائلیں کہیں سے تلاش کی جائیں، تاکہ ریکارڈ مرتب کرنے میں آسانی ہو۔ اس سلسلہ میں حضرو کے دیرینہ ساتھی مولانا صالح محمد حضروی صاحب کے والد گرامی کا قائم کردہ کتب خانہ ہمارا پہلا ہدف ٹھہرا۔ چنانچہ 13 دسمبر کو مولانا مذکور اور راقم السطور حضرو میں ان کی قیام گاہ پر اکٹھے ہوئے۔ رات کو وہیں قیام کیا، خدام الدین اور ترجمان اسلام کی پرانی فائلوں سے کچھ فہرستیں بنائیں۔ مولانا صالح محمد حضروی اور ان کے برادر مکرم راشد علی زہی صاحب نے آئندہ بھی بھرپور تعاون کا یقین دلایا اور اس طرح ہمارا یہ عزم پختہ ہو گیا۔

ایک بڑے عالم اور محدث کی تشریف آوری:۔

مدینہ منورہ میں مقیم مشہور عالم دین، مولانا عاشق الٰہی بلند شہری کے صاحبزادہ گرامی حضرت عبدالرحمٰن کوثری صاحب مدرسہ سراج المدارس ٹیکسلا تشریف لائے اور ایک مبارک

تقریب میں حاضرین کو احادیث کی سند عطا فرمائی۔

لاہور کا سفر:۔

اپنی ملازمت کے حوالے سے 20 دسمبر کو لاہور روانہ ہوا، اپنے ادارے کے ڈائریکٹر سے ملاقات کے بعد حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب، مولانا ملک عبدالرؤف صاحب اور مولانا جمیل الرحمٰن اختر صاحب سے ملاقات اور موخرالذکر کی مسجد میں منعقدہ پروگرام میں شرکت کے بعد رات لاہور میں ہی قیام کیا اور دوسرے دن صبح قبرستان میانی شریف میں اپنے شیوخ کے مزارات پر حاضری، خانقاہ سید احمد شہید کے قریب شاہ نفیس الحسینی صاحب کی قبر پر فاتحہ خوانی، خانقاہ میں شاہ صاحب کے پوتے سید زید شاہ صاحب اور چوبرجی کے قریب حضرت مولانا حسن صاحب سے ملاقاتوں کے بعد واپسی کا سفر کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایچ ایم سی ٹیکسلا میں تبلیغی سرگرمیاں اور انجمن محبان رسول ﷺ کی کارکردگی

راقم السطور صلاح الدین فاروقی نے ، جون 1968ء سے ایچ ایم سی میں بطور اپرنٹس ٹرینی نوکری شروع کی ۔ انجمن شبان اسلام کا کام تو ، 1965ء سے جاری تھا اور راقم بطور ناظم نشر و اشاعت و ناظم اعلیٰ مصروف عمل رہا تھا۔ انجمن کی شاخیں قائم ہونے کے بعد ستمبر ، 1968ء میں انجمن مذکور کا تعارف پمفلٹ کی شکل میں شائع کیا گیا ، تو اسے اپنے ادارہ میں بھی ہم خیال دوستوں میں تقسیم کیا گیا ، جس پر انفرادی طور پر چند ساتھی مالی تعاون اور تبلیغی کام کرنے لگے ۔ 1970ء کے انتخابات میں "جمعیت" کے حصہ لینے پر ، تعارف کو وسعت ملی اور ہم عقیدہ و مسلک لوگ زیادہ دلچسپی سے رابطہ کرنے لگے ۔ ورکشاپس اور دفاتر میں باجماعت نمازوں کا سلسلہ شروع تھا اور عارضی مسجد بھی قائم کردی گئی تھی ۔

ماہانہ درس قرآن مجید کا آغاز :-

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے خلیفہ مجاز ، مفسر قرآن حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب ، واہ کینٹ میں جو مہینہ کے آخری جمعہ یا اتوار کو درس قرآن ارشاد فرماتے تھے ، اس میں چند افسران اور ساتھیوں کو دعوت دے کر شریک کیا گیا ، تو انہیں بھی شوق پیدا ہو گیا کہ ایچ ایم سی میں بھی یہ سلسلہ شروع کیا جائے ، حالانکہ ابھی مسجد بھی تعمیر نہیں ہوئی تھی ۔ دفاتر کے افسران و عملہ دفتروں کے درمیان ایک عارضی تھڑے پر باجماعت نماز ادا کرتے تھے ۔ بہرحال ان افسران کا وفد ، میری ہمراہی میں حضرت قاضی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور مذکورہ خواہش کا اظہار کیا ۔ چونکہ راقم السطور پہلے ہی حضرت سے درخواست کر چکا تھا ، حضرت نے ان کی خواہش کو قبول فرمایا اور واہ کے درس والے دن ہی ، ظہر کے بعد ایچ ایم سی میں درس دینے پر آمادگی ظاہر کر دی ۔ چنانچہ 30 مئی 1971ء سے یہ سلسلہ شروع ہو گیا جو الحمد للہ طویل عرصہ جاری رہا ۔

ہم مسلک امام و خطیب کا تقرر :-

مسجد کی تعمیر کی ابتداء ہوتے ہی ، مسجد کے لئے موذن اور امام ، ایک ہم مسلک قاری محمد اسحٰق صاحب کو مقرر کرایا گیا اور کالونی کی مسجد کی تعمیر کے بعد باقاعدہ ، امام و خطیب کے طور پر دسمبر 1971ء سے حضرت قاضی صاحب کے بھانجے ، نوجوان عالم دین حافظ محمد نسیم صاحب امام و خطیب کے طور پر مقرر ہو گئے اور ماہانہ درس بھی اسی مسجد میں ہونے لگا ۔ اس مسجد کا نام انتظامیہ نے مکی مسجد A4 کالونی تجویز کیا ۔ کالونی کا یہ حصہ افسروں کے لئے مخصوص تھا اور کالونی کے شمال میں تعمیر کیا گیا تھا ۔

قادیانیوں کے خلاف سرگرمیاں :-

چونکہ ملازمتوں کے حوالہ سے ، کافی قادیانی افسر اور ورکر ، اس ادارہ میں بھرتی ہو گئے تھے اور انہوں نے اپنی سرگرمیاں شروع کر دی تھیں ، اس لئے ان کے بارے میں مسلمانوں کو ان کے حقیقی عقائد و عزائم سے آگاہ کرنے کے لئے ، طبع شدہ لٹریچر تقسیم کرنا شروع کیا گیا اور خطبات جمعہ کے علاوہ تبلیغی اجتماعات منعقد کرا کے ، مثبت انداز میں مسلمانوں کی ذہن سازی بھی کی جانے لگی ۔

اپرنٹسز ایکشن کمیٹی :-

ادارہ میں ٹریننگ کے لئے ، 1968ء میں بھرتی کئے گئے ، تقریباً دو سو نوجوانوں کو بھرتی کے وقت ، بہت سے سہانے خواب دکھائے گئے تھے ، جن پر تربیت مکمل ہونے کے بعد عمل نہیں کیا گیا ۔ ان سے ٹیکنیکل کام لینے کے بجائے ، مزدوروں اور خلاصیوں کا کام لیا جانے لگا ۔ اس صورتحال سے یہ نوجوان بہت دلبرداشتہ ہوئے اور چونکہ 1970ء میں پیپلز پارٹی کی حکومت روٹی ، کپڑا ، مکان کے نعرہ پر بھاری اکثریت سے کامیاب ہو گئی تھی اور مزدور طبقہ اپنی خوشحالی کی توقع لیئے بیٹھا تھا ۔ چنانچہ اس پارٹی کی حکومت سے خوش فہمی کی بنیاد پر باقاعدہ جلسے اور جلوس کر کے احتجاج کرتے ہوئے اپنے مطالبات پورے کرنے کی اپیل کرنے لگے ۔ ظاہر ہے کہ فیکٹری انتظامیہ ان چیزوں سے مثبت اثر نہیں لیتی اور ٹال مٹول ہی کرتی ہے ، اس بناء پر ان اپرنٹسز نے اپنے مطالبات پورے کرانے کے لئے ایکشن کمیٹی تشکیل دی ، جس میں راقم السطور بھی فعال کردار ادا کرنے لگا ۔ اس کمیٹی نے اسلام آباد میں وفاقی وزراء کے دفاتر کے سامنے جا کر ، پرجوش احتجاجی مظاہرے کئے ، وزراء سے ملاقاتیں کیں اور اس طرح ادارہ میں بھی ہلچل پیدا کر دی ۔ اس مہم کے دوران قائدانہ کردار ادا کرنے کی وجہ سے ، راقم کا تعارف اور تعلقات کا حلقہ وسیع ہو گیا ، جو آنے والے دنوں میں مذہبی تحریکات میں مفید اور ممد ثابت ہوا ۔

ادارہ کے قادیانی سربراہ کا تقرر اور مخالفانہ احتجاجی تحریک :-

ایچ ایم سی سے ملحق ، وزارت پیداوار نے ہیوی فورج اور فاؤنڈری (ایچ ایف ایف) کے نام سے ایک اضافی یونٹ بنایا ، تو اس کے جنرل منیجر کے طور پر 1972ء میں ، ایک قادیانی افسر کو سربراہ متعین کرنے کا فیصلہ کیا ۔ اس اطلاع پر تمام مسالک کے مسلمانوں نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور اس اقدام کو رکوانے کی کوشش کرنے کا فیصلہ کیا ۔ چنانچہ ہر مسلک کے ذمہ دار ، حساس مسلمانوں نے 28 مارچ 1972ء کو ایک اجلاس منعقد کر کے " تحریک ختم نبوت کمیٹی ٹیکسلا " تشکیل دینے کا فیصلہ کیا ، جس میں تمام مسالک کی نمائندگی

تھی۔اس کمیٹی کے زیر اہتمام ہر قسم کی اور سطح کی متنوع کوششیں فوری طور پر شروع کر دی گئیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

"تحریک ختم نبوت کمیٹی ٹیکسلا" کے زیر اہتمام احتجاجی تحریک (اپریل 1972ء)

کمیٹی کا لائحہ عمل اور طریق کار:۔

کمیٹی کا پہلا اجلاس، مذکورہ تاریخ کو منعقد ہوا تھا اور اس کے فیصلوں کیمطابق، دوسرے دن ہی فونڈری ورکس کے مزدور نمائندہ سید منظور حسین شاہ اور راقم السطور راولپنڈی میں جمعیت علمائے اسلام پاکستان کے مرکزی رہنما مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی صاحب سے ملے اور انہیں صورتحال بتا کر رہنمائی کی درخواست کی، کہ اس کام کو کس انداز سے کیا جائے، جو موثر ثابت ہو اور بدامنی بھی نہ ہو۔ان سے یہ بھی درخواست کی گئی کہ وہ حکومتی اعلیٰ حلقوں میں اپنے اثر ورسوخ کو استعمال کر کے، اس معاملے میں تعاون فرمائیں۔انہوں نے مدد کرنے کا وعدہ بھی فرمایا اور طریق کار کے بارے میں بھی بڑے مفید مشورے دے کر رہنمائی کی۔

ان کی ہدایات کے مطابق متعلقہ اداروں کو درخواستیں بھجوانے کیلئے، دستخطی مہم شروع کر دی گئی، علاقہ بھر کی مساجد میں جمعہ کے مواقع پر مطالبات کے لئے قراردادیں منظور کرائی گئیں، اسی طرح اپنے مطالبات کو سائیکلوسٹائل کر کے عوام وخواص میں تقسیم کیا گیا اور متعلقہ حکام کو بھی بذریعہ ڈاک بھجوائے گئے۔ہیڈ آفس کو بذریعہ ٹیلی گرام وغیرہ پیغامات دے کر اپنا احتجاج ریکارڈ کرایا گیا۔

روزانہ کی بنیاد پر کمیٹی کی کارکردگی:۔

مذکورہ بالا تمام کام، مارچ کے آخری دو دنوں سے شروع کر دیئے گئے تھے اور روزانہ کی بنیاد پر، کمیٹی کے اجلاس بھی منعقد کئے جانے لگے۔ان مصروفیات کے اخراجات پورے کرنے کیلئے، تمام مزدوروں سے ایک روپیہ چندہ فی فرد جمع کرنا شروع کر دیا گیا۔چند باحیثیت اور حساس اشخاص نے چار، پانچ روپے تک بھی بطور چندہ دیئے۔اس کام کے لئے تمام شاپوں اور دفاتر میں نمائندے مقرر کر دیئے گئے تھے۔الحمدللہ ہر مسلمان نے اس کار خیر میں حصہ لیا۔دو اپریل کو راولپنڈی جا کر، علمائے کرام سے رابطوں کے علاوہ، چندہ کے لئے باقاعدہ رسید بکیں اور خط وکتابت کے لئے لیٹر پیڈ چھپوانے کا آرڈر دیا۔یہ چیزیں اگلے تین چار دن میں تیار ہوگئیں۔3 اپریل کو بھی راولپنڈی میں علماء سے ملاقاتیں کی گئیں۔اسی طرح "مرزائیت" کے عقائد وعزائم سے مسلمانوں کو آگاہی دینے کیلئے طبع شدہ کتابچے وغیرہ بھی خرید کر مفت تقسیم کئے گئے۔

اپریل کے پہلے ہفتے میں کمیٹی نے فیصلہ کیا، کہ متعلقہ اداروں پر عوامی دباؤ ڈالنے اور وسیع بنیاد پر، علاقہ بھر کے مسلمانوں کو مسئلہ سے آگاہ کر کے، احتجاج میں تعاون حاصل کرنے کے لئے، جلد از جلد ایک "وسیع البنیاد اور کل جماعتی ختم نبوت کانفرنس" کسی چھٹی کے دن منعقد کرائی جائے، جس میں ہر مسلک کے نامور اور مقبولِ عوام، خطبائے عظام کو خطاب کی دعوت دی جائے۔چنانچہ اس مقصد کے لئے، راقم السطور نے تمام مسالک کی، اس موضوع پر کام کرنے والی جماعتوں، شخصیتوں، اداروں اور خطباء کو مکتوبات لکھے اور تعاون کے علاوہ کانفرنس کیلئے وقت دینے کی درخواست کی۔مثلاً مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، مجلس احرار اسلام پاکستان، جمعیت علمائے اسلام پاکستان، ادارہ دعوت وارشاد چنیوٹ، جماعت اسلامی پاکستان، خطیب مدنی مسجد مصطفیٰ آباد لاہور، مدرسہ نصرت العلوم گجرانوالہ وغیرہ۔اہل حدیث مسلک کی نمائندگی کے لئے، ٹیکسلا کے خطیب مولانا عبداللہ صاحب، کو علامہ احسان الٰہی ظہیر صاحب سے رابطہ کرنے کے لئے کہا، اسی طرح راولپنڈی، ٹیکسلا، ہری پور، حضرو، اٹک وغیرہ کے بریلوی، دیوبندی، شیعہ مسلک کے علماء کے پاس وفود بھیجنے کا فیصلہ ہوا۔

چنیوٹ، لاہور، گجرانوالہ کا چار روزہ سفر:۔

مذکورہ فیصلہ کے مطابق، براہ راست رابطہ کر کے بالمشافہ گفتگو اور وقت فارغ کرانے کی غرض سے، جماعتی معاون حافظ محمد ممتاز احمد صاحب اور راقم السطور، 3، 4 اپریل کی درمیانی رات، چناب ایکسپریس کے ذریعے چنیوٹ روانہ ہوگئے۔وہاں اس موضوع پر کام کرنے والے، عالمی مجاہد ختم نبوت، مولانا منظور احمد چنیوٹی سے ملاقات کر کے 23 اپریل بروز اتوار کا وقت فارغ کرایا۔دوسرے دن وہاں سے شیخوپورہ جا کر فدائے ختم نبوت، شاعر انقلاب سید امین گیلانی صاحب سے ملے اور ان سے بھی وقت طے کرا لیا۔وہاں سے فارغ ہو کر لاہور روانگی ہوئی، لاہور میں جمعیت طلبائے اسلام کے صدر محمد اسلوب قریشی صاحب سے اپنے مقصد کی خاطر ملاقات کی اور پھر جمعیت علمائے اسلام پاکستان کے مرکزی دفتر میں حاضری دی۔وہیں قیام کے دوران فون پر علماء سے رابطے بھی کیئے اور رات وہیں قیام کر کے دوسرے دن بروز جمعرات یعنی 6 اپریل کو بھی، لاہور کے علماء سے ملاقاتیں کیں اور بعد مغرب، مسجد شیرانوالہ میں امام الھدیٰ حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب کی مجلس ذکر میں شرکت کے بعد، اُن سے اور اُس مجلس میں شریک، پہلے سے جاننے والے علمائے کرام سے بھی ملاقاتیں کیں اور تبادلہ خیال کیا۔یہاں سے فارغ ہو کر، رات کو ہی مصطفیٰ آباد لاہور میں واقع، مولانا قاری عبدالحیٔ عابد صاحب کی مدنی مسجد میں چلے گئے۔اُن سے ملاقات کے بعد رات وہیں قیام کیا اور صبح کانفرنس کے لئے وقت متعین کرا کے، جمعۃ المبارک کی نماز وہیں پڑھی اور پھر اُن سے اجازت لے کر گجرانوالہ کے لئے روانہ ہو

گئے۔ یہاں حضرت مولانا محمد زاہد الراشدی صاحب سے تفصیلی ملاقات کی اور ان سے بھی رہنمائی لے کر، تعاون کی بھی درخواست کی۔ اس کے بعد ٹیکسلا کے لئے روانہ ہو گئے اور رات کو اپنے مقام پر پہنچ گئے یعنی چار دن کے دورہ کے بعد 7 اپریل کو واپسی ہوئی اور تازہ دم ہو کر دوسرے دن پھر مقامی سطح پر صبح سے ہی سرگرمیاں شروع کر دیں۔

کانفرنس میں شرکت کے لئے علماء کی آمادگی:۔

ہمارے مجوزہ علماء کی اکثریت نے کانفرنس کے دن تشریف آوری کا وعدہ فرمالیا۔ علاقائی سطح پر، ہمارے نمائندوں کے رابطہ پر، ضلعی خطیب راولپنڈی مولانا اسرار الحق صاحب (بریلوی مسلک)، علامہ ناصر کاظمی (شیعہ مسلک)، خطیب ہزارہ، مولانا عبدالقیوم ہزاروی صاحب ہری پور (جماعت اسلامی) نے بھی، اس دن آنے کی دعوت قبول کر لی اور اس سے پہلے مولانا عبداللہ صاحب کی وساطت سے عالمی شہرت یافتہ خطیب شعلہ بیان حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیر صاحب (اہلحدیث مسلک) نے بھی شفقت فرماتے ہوئے دعوت قبول کر لی تھی۔ صرف ٹیکسلا شہر کے نامور شیعہ خطیب علامہ بشیر انصاری نے، اپنی پہلے سے طے شدہ مصروفیت کی مجبوری کی بناء پر، تحریراً معذرت کی اور اپنے تعاون کا یقین دلایا۔ اس موقع پر اپنی نمائندگی کے لئے سید سخی حسین شاہ صاحب آف ٹیکسلا کو مقرر فرمایا۔ اسی طرح اسی مسلک کے شہر کے سماجی و سیاسی رہنما سید رضا حسین شاہ نے بھی بذریعہ مکتوب اپنے ہر قسم کے تعاون کی پیش کش کی۔

مزید علماء و مشائخ سے رابطے اور کانفرنس کی تیاریاں:۔

سفر سے واپسی پر، 8 اپریل کو کمیٹی کے اجلاس میں دورہ کی رپورٹ پیش کی گئی اور کانفرنس کے حوالہ سے تیاریاں شروع کرنے کا فیصلہ کرایا گیا۔ مشورہ کے مطابق اگلے دن راولپنڈی جا کر۔ مزید علماء سے ملاقاتیں کی گئیں اور انہیں بھی کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ کانفرنس کے انتظامات کے بارے میں، ابتدائی مشاورت کر لی گئی اور اگلے دن سے، ان پر مرحلہ وار عمل بھی شروع کر دیا گیا۔

ایمپلائز یونین کی بھرپور احتجاجی گیٹ میٹنگ (10 اپریل):۔

تقریباً دو ماہ سے، فیکٹری میں اپرنٹسز نے احتجاجی تحریک شروع کی ہوئی تھی اور ایمپلائز یونین بھی، اپنے مطالبات کی منظوری کے لئے متحرک تھی۔ اس ماحول میں یہ مذہبی تحریک، زور و شور سے شروع ہو گئی، تو ادارے میں خوب ہنگامہ خیز ماحول بن گیا۔ مذہبی مقصد کو تو بہر حال ترجیح حاصل ہوتی ہے اور اس مسئلہ پر مخلصانہ اتحاد از خود ہی وجود میں آجاتا ہے۔ چنانچہ بہترین متحدہ ماحول بن گیا اور اس مسئلہ پر احتجاج کے لئے، 10 اپریل کو چھٹی کے بعد، یونین کی طرف سے پر ہجوم گیٹ میٹنگ کی گئی۔ اس اجتماع میں یونین کے عہدیداروں جناب ملک مقبول صاحب اور ملک خالد امیر صاحب نے انتہائی پرجوش اور جذباتی خطاب کیا۔ حاضرین نے فلک شگاف نعرے لگا کر، اپنے جذبات کا اظہار کیا، بالخصوص مرزائی سربراہ کی تبدیلی کے مطالبہ پر۔ الحمد للہ ادارے کی سطح پر یہ فقید المثال اجتماع اور کمیٹی کے مقصد کے حصول کے لئے یہ بہت مفید اور موثر پروگرام تھا۔ اس کے اثرات بھی بہت مثبت ثابت ہوئے۔ اس کے فوراً بعد یونین کے صدر، اعلیٰ افسروں سے ملاقات کے لئے پنڈی روانہ ہو گئے۔

ملک کی اعلیٰ مذہبی شخصیت سے ملاقات:۔

حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستی صاحب، جو اس وقت کی بہت بڑی مذہبی و سیاسی جماعت یعنی جمعیت علمائے اسلام پاکستان کے مرکزی امیر تھے اور جن کی جماعت نے قومی انتخابات میں، کل ووٹوں کے حصول کے تناسب سے، پیپلز پارٹی کے بعد، سب جماعتوں سے زیادہ ووٹ لئے تھے، اُن سے راقم السطور نے 11 اپریل کو کمیٹی کے وفد کے ہمراہ ملاقات کی اور تعاون کے علاوہ استقامت و قبولیت کی دعا کرائی۔ حضرت نے بہت شفقت اور محبت کا سلوک فرمایا اور دعاؤں سے نوازا۔

یونین کی دوبارہ گیٹ میٹنگ:۔

ایمپلائز یونین نے، دوسرے دن پھر چھٹی کے بعد، مزدوروں کو جمع کر کے، اپنے احتجاج اور مطالبات کو دہرایا۔ یونین کے مرکزی عہدیداروں نے انتظامیہ اور ملکی سطح پر متعلقہ وزارت کے ذمہ داروں کو دھمکی دی کہ اگر مطالبات مان کر، اس قادیانی سربراہ کو عہدے سے نہ ہٹایا گیا، تو پھر ادارے میں ہڑتال کر کے، تالہ بندی بھی کر دی جائے گی اور اس مقامی احتجاج کو ملکی سطح تک پھیلا دیا جائے گا۔

ملکی ضلعی اور علاقائی علماء سے رابطے:۔

مجوزہ "آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس" میں شرکت کا وعدہ کر لینے والے علماء و خطباء سے، بذریعہ خطوط اور تار، توثیق و آمد و رفت وغیرہ کے نظام الاوقات کے لئے، راقم السطور نے، اگلے دو دن میں رابطہ جاری رکھا۔ اسی طرح 12، 13 اپریل کو دو رکنی وفد، اسی مقصد کے لئے راولپنڈی بھجوایا گیا۔ 14 اپریل کو علامہ احسان الٰہی ظہیر صاحب سے رابطہ کے لئے اہل حدیث عالم مولانا عبداللہ صاحب سے راولپنڈی جانے کی درخواست کی۔ چنانچہ وہ دو دن وہاں جاتے رہے، علامہ صاحب سے رابطہ کیا اور لاہور سے آمد و رفت کے لئے

کرایہ وغیرہ بھی ادا کر دیا۔اسی طرح 15 اپریل کو راولپنڈی اور واہ کے علماء سے ملاقات کے لئے ،3، 4 دورکنی وفد بھیجے گئے۔حضرو کے مرکزی جامع مسجد کے خطیب صاحب سے ملاقات کرنے اور دعوت دینے کے لئے وہاں بھی ایک وفد گیا۔

کانفرنس کی تشہیراور دعوت ناموں کی تیاری:۔

علاقہ بھر کے عوام کو، کانفرنس کے انعقاد سے مطلع کرنے کے لئے اور اس میں شرکت کی باضابطہ دعوت دینے کی غرض سے، 17 اپریل سے اشتہارات ودعوت ناموں کی طباعت کرانے کا سلسلہ شروع کیا گیا۔راولپنڈی سے اشتہار کی کاتب سے، پریس والوں کیلئے کتابت کرائی اور کافی تعداد میں کپڑوں کے بینر اور دعوت نامے تیار کرائے گئے۔دودن بعد طبع شدہ اشتہارات بھی مل گئے، جنہیں اگلے دودن میں، فیکٹری، ٹیکسلا شہر، واہ کینٹ کے علاوہ علاقہ بھر کے ملحقہ قصبوں اور دیہاتوں میں، کارکنوں کے ذریعے چسپاں کرادیا گیا۔اس طرح علاقہ کے عمائدین، شرفاء، علمائے کرام اور معززین وغیرہ کو دعوت نامے بھی پہنچائے گئے۔

علاقہ کی مشہور شخصیات وعمائدین سے وفود کی ملاقاتیں:۔

کانفرنس میں شرکت کی دعوت دینے اور تعاون کی درخواست کرنے کے لئے، کانفرنس سے قبل والے ایک مہینہ کے، دوران وفود نے ان منتخب افراد سے ذاتی ملاقاتیں کیں اور مذکورہ مقصد کے متعلق بات چیت کی۔تمام شخصیات نے مثبت اور ہمدردانہ ردعمل ظاہر کیا۔بالخصوص، واہ گارڈن کے مشہور تاریخی خاندان کے اس وقت کے سربراہ، جناب سردار غیرت حیات خان صاحب اور ٹیکسلا شہر کی نامور شخصیت، سابق چیئرمین یونین کونسل جناب حاجی شیخ کرم الٰہی صاحب نے مالی تعاون بھی فرمایا، شرکت کا وعدہ کیا۔اور خوشی کا اظہار بھی فرمایا۔وفد نے سردار صاحب موصوف سے کانفرنس کی صدارت کرنے کی بھی درخواست کی، جوانہوں نے قبول فرمالی اور اس وعدہ کو نبھایا بھی۔بوجہ مجبوری جلسہ کے آخر تک شریک نہ رہنے سکنے پر کانفرنس کے چند دن، میرے شکریہ کے خط کے جواب میں بڑا عجیب مکتوب بھجوایا، جوانکی عالی ظرفی، مذہب سے محبت اور اتحاد امت کے لئے فکر کا ثبوت ہے۔

ملک کی عظیم شخصیت کی طرف سے حوصلہ افزائی:۔

جیسا کہ ابتدا میں گذر چکا ہے، راقم السطور نے پاکستان کے بڑے بڑے علماء کرام وشیوخ الحدیث کو عریضے بھجوائے تھے۔کئی شخصیات نے جوابات دے کر حوصلہ افزائی کی، دعاؤں سے نوازا اور تعاون کا یقین دلایا۔سب سے زیادہ شفقت ومحبت اور سرپرستی کا مظاہرہ، پاک وہند، بلکہ ملحقہ اسلامی ممالک کے ہزارہا علماء ومجاہدین کے استاد گرامی، اور پاکستان میں "دارالعلوم دیوبند ثانی" مدرسہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مہتمم اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب نوراللہ مرقدہ نے اپنے جوابی مکتوب میں فرمایا، جو ہمارے لئے دنیا میں حوصلہ افزائی اور کامیابی کا سبب بنا اور آخرت میں انشاءاللہ مغفرت کا ذریعہ بنے گا۔

کانفرنس کے انتظامات کے لئے پُر مشقت کارکردگی:۔

چونکہ یہ کانفرنس دن کے اوقات میں، گرمی کے موسم، سڑک کے کنارے، کھلے میدان میں منعقد ہونی تھی، اس کے لئے ہمہ قسم کی ضروریات، مثلاً لاؤڈ سپیکر کا انتظام، سٹیج کی تیاری، حاضرین کے بیٹھنے اور دوسری ضروریات کے لئے سہولتوں کی فراہمی، مہمان علمائے کرام خطباء عظام اور معززین مہمانوں کے شایان شان نظم، غرضیکہ مختلف نوعیت کے کاموں کے لئے، بہت وسیع تیاری لازمی تھی اور جلدی بھی۔چنانچہ 23 اپریل سے دودن قبل مختلف ذیلی کمیٹیاں بنا کر، ان میں کام کو تقسیم کیا گیا۔ہر کمیٹی کا ایک ذمہ دار متعین ہوا اور علاقہ کے مذہبی کارکنوں کو بھی تعاون کیلئے بلوایا گیا، جو اس قسم کے پروگراموں کا انعقاد کرنے کے عادی تھے۔بالخصوص ٹیکسلا کی منظم جماعت "انجمن شبان اسلام" کے تجربہ کار عہدیداروں اور متعلقین سے مدد طلب کی گئی۔چنانچہ ان سب پرجوش کارکنوں نے ہر قسم کے انتظامات کو سنبھالا، 22، 23 اپریل کی پوری درمیانی رات کو پنڈال اور سٹیج کی تیاری وغیرہ میں صرف کیا، یہ سارا کام انتہائی محنت طلب اور پرمشقت تھا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کارکنوں کو اپنی شان کے مطابق اجر عطا فرمائیں اور اپنے حبیب خاتم النبین ﷺ کی ختم نبوت کے ڈاکوؤں کے خلاف جذبات کے اظہار اور جانی ومالی قربان کو، شرف قبولیت عطا کر کے، ان کو دارین کی سعادتیں نصیب فرمائیں۔

ٹیکسلا وعلاقہ کی فقید المثال ختم نبوت کانفرنس (23 اپریل 1972ء):۔

تمام مسالک کی متفقہ، ملکی سطح کی " تحریک ختم نبوت 1953ء" کے بعد، غالباً علاقہ میں یہ پہلی اس نوعیت کی " کل جماعتی کانفرنس" تھی، جو تقریباً دوسال بعد تشکیل پانے والی " آل پاکستان مجلس عمل ختم نبوت " کے زیراہتمام منعقد ہونے والے ایسی کانفرنسوں کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔" مقامی تحریک ختم نبوت کمیٹی ٹیکسلا" کے کارکنوں کے خلوص اور جدوجہد کو اللہ تعالیٰ نے یوں شرف قبولیت بخشا، کہ صرف 20 دن قبل رابطہ کرنے کے نتیجہ میں عالمی سطح کے اس موضوع پر کرنے والے اور بے مثل پُرجوش، مقبول ومشہور، مجاہد خطباء، علامہ احسان ظہیر صاحب اور مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب کو کانفرنس میں خطاب پر آمادہ کر دیا۔اسی طرح مجاہد ختم نبوت اور انقلابی شاعر سید امین گیلانی صاحب کو بھی مسلمانوں کے دلوں کو گرمانے کے لئے بھجوادیا، جنہوں نے برصغیر میں ملک کی آزادی، ختم نبوت کے تحفظ کیلئے کام کرنے والی نامور جماعت "احرار اسلام" کے ساتھ مذکورہ مقاصد

کے لئے جدوجہد کی تھی اور قید و بند کی صوبتوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتے ہوئے، باطل کو للکارنا نہ چھوڑا، ان عظیم شخصیات کے علاوہ بھی، دوسرے مقبول و مشہور خطباء و مقررین نے کانفرنس سے خطاب فرمایا، جن میں قابل ذکر علماء مولانا اسرار الحق صاحب، علامہ ناصر کاظمی صاحب، مولانا عبدالقیوم صاحب، مولانا قاری عبدالحئی عابد صاحب اور مولانا سعید الرحمٰن علوی ہیں۔ البتہ پہلے مذکورہ عالمی شہرت یافتہ، پُرجوش خطیب علامہ احسان الٰہی ظہیر صاحب نے اپنے پُر دلائل، انقلابی، دلکش اور دبنگ آواز کے موثر خطاب سے مجمع کو لوٹ لیا اور حاضرین کے دلوں میں ختم نبوت کے باغیوں کے خلاف انتقام کی آگ بھڑکا دی۔ ساتھ ہی حکومت و متعلقہ اداروں کے سربراہوں کو مطالبات تسلیم نہ کرنے پر، ملک بھر میں احتجاج کر کے سبق سکھانے کی دھمکی بھی دی۔

الحمدللہ یہ کانفرنس حاضری، خطابات و انتظامات کے حوالہ سے فقید المثال ثابت ہوئی، جو مدتوں تک، دل و دماغ کو تر و تازہ کر کے، جذبات سے بھرتی رہے گی۔ تمام مسالک کے اتفاق و اتحاد اور جذبہ ایمانی کا یہ بے مثالی عملی مظاہرہ تھا، جو آئندہ برپا ہونے والی ملک گیر تحریک میں بھی دیکھا گیا۔

یک ماہی مخلصانہ جدوجہد کا مثبت نتیجہ:۔

اللہ جل شانہ نے صرف 28 دن کی اس مسلسل، ہمہ جہت جدوجہد کو قبول فرمایا اور کانفرنس کے انعقاد کے بعد، فرعون صفت نوکر شاہی، اپنے احکامات واپس لینے پر مجبور ہو گئی اور مذکورہ قادیانی سربراہ ادارہ کو ٹرانسفر کر کے، اس کی جگہ ایک نیک صفت، باشرع، دیانتدار افسر کو متعین کر دیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے بہترین نعم البدل عطا فرما دیا، جنہوں نے یہاں اپنے فرزند کو حفظ کرانا شروع کیا، مسجد و مدرسہ و دیگر مذہبی سرگرمیوں میں خاطر خواہ تعاون بھی کیا اور ملک کے مشہور مفکر و محقق جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کو، دو، چار دفعہ بلوا کر ان کے فکر انگیز اور پُر عزم معلومات دروس قرآن منعقد کرائے۔

تحریک کی کامیابی کے بعد کچھ ردعمل اور ہماری جدوجہد کا نیا رخ:۔

ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ قادیانیوں اور بعض بے دین افسرانِ ادارہ کیلئے، ناقابل برداشت و ناقابل ہضم تھا۔ چنانچہ کانفرنس کے فوراً بعد قادیانیوں نے "مذبوحی حرکات" شروع کر دیں جو اشتعال انگیزی تھی اور کسی وقت بھی تصادم ہو سکتا تھا۔ اس مخالفانہ سازش کو نازک محسوس کرتے ہوئے، راقم السطور نے ادارہ کے سربراہ کو، قادیانیوں کے قائد کی منفی سرگرمیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے درخواست دے دی کہ بروقت اس قسم کی خطرناک حرکات کا تدارک کر لیا جائے۔ اِس طرح ہم نے پیش بندی کرتے ہوئے، انتظامیہ کو آنے والے حالات کی نزاکت کی طرف متوجہ کر دیا۔ خود راقم السطور تبلیغی سرگرمیوں، بالخصوص ماہانہ دروسِ قرآن و حدیث، اکابر کے مسجد میں اصلاحی بیانات اور خطباء کی مختلف موضوعات پر تقاریر کے انتظام وغیرہ میں مصروف ہو گیا۔ تحریک کی تفصیلی تذکرہ کے بعد باقی مصروفیات کو بیان کیا جاتا ہے۔

دروس قرآن و حدیث اور تبلیغی اجتماعات کا انعقاد:۔

جیسا کہ ابتداء میں تحریر کیا جا چکا ہے، حضرت قاضی صاحب کا درس، مئی 1971ء میں شروع ہو گیا تھا، جو بلا ناغہ ماہانہ بنیاد پر ہونے لگا تھا اور اس سے کالونی کے رہائش پذیر مسلمان بہت متاثر ہو کر، مذہبی معمولات پورے کرنے لگے تھے اور ان کی زندگیوں میں مثبت انقلاب پیدا ہونا شروع ہو گیا تھا۔ دسمبر 1974ء سے، جب مزدوروں کے جنوبی حصہ والی کالونی مکمل ہونے پر، وہاں بھی آبادی ہو گئی، تو ان لوگوں کی مذہبی، اصلاح و تربیت کے لئے وہاں بھی، مرکزی جامع مسجد اسلام آباد کے خطیب، حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب کا درس حدیث شروع کرا دیا گیا، جو کافی عرصہ جاری رہا۔ یہ درس بھی ماہانہ بنیاد پر ہوتا تھا۔ ان دو مستقل سلسلوں کو تاریخ وار بیان کر دیا جائے گا، البتہ دیگر مذہبی و تبلیغی سرگرمیوں اور پروگراموں کی تفصیل ہر سال کے عنوان سے درج کی جا رہی ہے۔

1972ء

امام الہدیٰ حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور کی تشریف آوری:۔

حضرت قاضی صاحب کے پیر و مرشد، شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری کے جانشین، امام الہدیٰ 23 مئی کو مکی مسجد میں تشریف لائے اور حاضرین کو اپنے پُر معارف اور دلنشین درس قرآن مجید سے مستفیض فرمایا۔

جلسہ معراج النبی ﷺ:۔

رجب کے مہینہ کی مناسبت سے، ایک تبلیغی جلسہ، دو ستمبر کو مذکورہ مسجد میں منعقد کرایا گیا، جس میں لاہور کی مسجد پٹولیاں کے خطیب حضرت مولانا محمد الیاس صاحب اور جامع اسلامیہ راولپنڈی کے مہتمم قاری سعید الرحمٰن صاحب نے خطاب فرمایا۔

متبادل امام و خطیب کا عارضی تقرر:۔

مکی مسجد کے مستقل امام وخطیب حضرت مولانا حافظ محمد نسیم صاحب کی، ماہ نومبر سے کچھ عرصہ کی طویل رخصت کے دوران، ان کے فرائض کی ادائیگی کے لئے، حضرت قاضی صاحب نے اپنے بااعتماد خادم وتربیت یافتہ عالم دین حضرت قاری محمد سلیمان صاحب کو اٹک سے یہاں بھجوایا، جنہوں نے بحسن وخوبی ان فرائض کو انجام دیا، بلکہ بچوں کی ناظرہ قرآن مجید کی باتجوید تدریس اس محنت اور خوبی سے کی کہ کالونی کے رہائش پذیر آپ کے گرویدہ ہوگئے، یہاں سے جانے سے کچھ پہلے، قاری صاحب نے بچوں کی ایک تقریب منعقد کی، جس میں، ان طلباء کی کارکردگی دیکھ کر لوگ، بہت زیادہ متاثر ہوئے۔ تقریباً دو سال بعد، جب مذکورہ حافظ محمد نسیم صاحب، مستقل طور پر یہاں سے مستعفی ہوکر، بیرون ملک چلے گئے تو محترم قاری صاحب موصوف کو، حضرت قاضی صاحب سے درخواست کرکے مکی مسجد میں فرائض کی ادائیگی کے لئے لایا گیا اور اگست 1974ء سے آپ ملازمت سے ریٹائرمنٹ تک، اس مسجد کے امام وخطیب اور مسجد میں قائم دینی مدرسہ برائے حفظ، ناظرہ، تجوید، درس نظامی کے مہتمم کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔ اور اب اُن کے صاحبزادہ گرامی جو خود بھی جید عالم دین ہیں، ان ہی فرائض کو انجام دے رہے ہیں۔ جبکہ قاری صاحب ریٹائرمنٹ کے بعد، ریلوے لائن کے پار، رہبر کالونی میں مدرسہ قائم کر کے، انہی خدمات کو وہاں انجام دے رہے ہیں۔

1973ء

دینی معلومات کی اشاعت:۔

انتظامیہ نے مسجد کے معاملات کے لئے کمیٹی تشکیل دی تھی، جس میں ہم خیال دین دار افسران وغیرہ نامزد ہوئے تھے۔ درس قرآن کو باقاعدہ ٹیپ ریکارڈ کی مدد سے محفوظ کیا جاتا اور اس میں سے کچھ اقتباسات "سائیکلوسٹائل" کرکے نمازیوں اور عام مسلمانوں میں تقسیم کئے جاتے، تاکہ درس میں شریک نہ ہوسکنے والے بھی مستفید ہوسکیں۔

تبلیغی جلسہ:۔

ملک کے مشہور اور نامور خطیب، حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری، جو علاقہ میں اپنی علمی تقاریر کی وجہ سے بہت مقبول تھے، ان کے فیوضات سے کالونی کے مسلمانوں کو بھی آگاہی دینے کے لئے، 17 مارچ کو بلا کر ایک تبلیغی جلسہ، مکی مسجد میں منعقد کرایا گیا۔ چنانچہ اُن کے علمی اور موثر خطاب سے، کالونی بلکہ علاقہ بھر کے مسلمان مستفیض ہوئے۔ اور لوگوں میں اس قسم کے خطابات سننے کا شوق پیدا ہوگیا۔

مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب کی تشریف آوری:۔

پاکستان میں اسلامی نفاذ کی جدوجہد کے حوالے سے، جو اس ملک کے قیام کا مقصد وحید تھا، ملکی سطح پر، اس مقصد کیلئے کام کرنے والی جماعت کے مرکزی رہنما اور بے باک خطیب حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو مکی مسجد میں خطاب کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ آپ 11 مئی کو تشریف لائے اور اپنے خیالات سے حاضرین کو بہرہ یاب کیا۔ قیام پاکستان کے بعد سے، اب تک، علماء ومشائخ کی انفرادی واجتماعی کوششوں کا تفصیل سے تذکرہ کیا اور ساتھ ہی برسر اقتدار طبقہ کی رکاوٹوں اور بہانہ سازیوں کو بھی طشت ازبام کیا۔ آپ نے خاص طور پر اسلامی نفاذ کی رکاوٹ کا ذمہ دار، حکومتی عہدوں پر فائز قادیانی افسروں کو ٹھہرایا۔ آپ نے یہ بھی واضح کیا کہ یہ طبقہ پاکستان کے ساتھ مخلص نہیں ہے اور خفیہ طور پر ملک کو ہر قسم کا نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ اگرچہ وہ بظاہر بڑے ماہرین اور قابل افسر ہوتے ہیں اور سب کو اپنی وطن دوستی باور بھی کراتے ہیں لیکن اندرونی طور پر وہ اپنی اس قابلیت کو ملکی مفاد کے خلاف استعمال کرتے ہیں، اس لئے آپ حضرات اپنے ادارے میں موجود ایسے افراد پر کڑی نظر رکھیں۔ مولانا کے خطاب سے حاضرین میں موجود، ہر درجہ کے مسلمان بہت متاثر ہوئے اور ان میں یہ احساس ذمہ داری پیدا ہوا، جس کا مظاہرہ آنے والی تحریک ختم نبوت میں بھی ہوگیا۔

قادیانیوں کے عقائد وعزائم کی آگاہی کے لئے لٹریچر کی تقسیم:۔

جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے، مذکورہ مقصد کے حصول کے لئے، راقم السطور اور معاون دوستوں نے "انجمن شبان اسلام" کی طرف سے ماہانہ بنیادوں پر شائع کئے جانے والے کتابچوں کی تقسیم کا سلسلہ شروع کیا۔ یہ کتابچے راقم السطور ہی مرتب کرکے چھپواتا تھا۔ چنانچہ اگست کے مہینہ میں پہلا پمفلٹ "اسلام اور مرزائیت" کے عنوان سے سینکڑوں کی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ قادیانیوں کے خلاف فضاء، چونکہ 1972ء کی ہماری تحریک کی وجہ سے بنی ہوئی تھی، اس وجہ سے مسلمانوں نے اس سلسلہ کو پسند کیا اور بلاتفریق مسلک، تمام ملازمین نے دلچسپی لی اور یہ تحریریں پڑھ کر اپنی معلومات میں اضافہ کیا۔

قادیانیوں کا ردعمل:۔

تبلیغی جلسہ یا احتجاجی تحریک تو وقتی اثرات مرتب کرتی ہے، جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ عموماً کم ہوجاتے ہیں، لیکن تحریر دیرپا اثر رکھتی ہے اور مدتوں موجود رہتی ہے۔ اس وجہ سے قادیانیوں کو اب شدید تشویش لاحق ہوگئی، ان کے ساتھ کام کرنے والے ملازمین اور کالونی میں رہائش پذیر پڑوسی، ان سے سوالات کرنے لگ پڑے۔ اس طرح ان کا، اب تک کا

پیدا کردہ "فسوں" ٹوٹنا شروع ہوا، تو انہوں نے فیکٹری کی ورکشاپوں میں، راقم السطور اور میرے معاونین کے ساتھ "کھٹ مٹ" شروع کر دی۔ بالخصوص نماز کی ادائیگی کے حوالہ سے، انتظامیہ کو اکتوبر کے مہینے میں تحریری شکایت کی، کہ ہمیں مسلمان اپنی صفوں پر نماز نہیں پڑھنے دیتے۔ اسی طرح مجھے گمنام طریقوں سے "اغوا" کرنے کی دھمکیاں بھی دینی شروع کر دیں، تاکہ میں اس دینی فریضہ سے رک جاؤں۔

فیکٹری کے اندر باہمی پرُتشدد تنازعات کی شروعات:۔

ہلکی پھلکی کشیدگی تو دو سال پہلے شروع ہو چکی تھی، لیکن قادیانیوں کی اشتعال انگیز کاروائیوں کی وجہ سے، جو وہ اپنے ہم عقیدہ افسروں کی اشیر آباد پر کرتے تھے، اب تنازعات، باہمی جھگڑوں اور مار پیٹ کی شکل اختیار کر گئے۔ نومبر کے مہینے میں پہلی بار، ملتان کے ایک مجاہد ختم نبوت نے، ایک قادیانی ورکر کو پیٹا اور اسی طرح کی ایک کاروائی 17 نومبر کو میں نے بھی کر دی۔ دونوں واقعات کی رپورٹ متاثرین نے انتظامیہ کو مقامی پولیس کے پاس درج کرا دی۔ پھر 12 دسمبر کی رات کو ایک قادیانی کے گھر چوری ہو گئی، تو وہ مقدمہ بھی ہمارے ایک ساتھی کے خلاف درج کرا دیا گیا، لیکن ثابت نہ ہونے پر یہ مقدمات ختم ہو گئے۔

1974ء

انجمن محبان رسول ﷺ کی تشکیل:۔

اب تک کی یہ سرگرمیاں، کافی حد تک انفرادی یا جزوی طور پر کچھ گروپوں کی طرف سے جاری تھیں۔ مذکورہ صورتحال کی وجہ سے یہ ضرورت محسوس کی گئی، کہ ادارہ کی سطح پر ایک "تنظیم" بنا دی جائے، تاکہ ایسے معاملات سے منظم طور پر نمٹا جائے اور اپنی تبلیغی سرگرمیوں کو بھی باقاعدہ شکل دے دی جائے۔ دروس و جلسے وغیرہ بھی، اس تنظیم کے تحت ہی ہوں، چنانچہ 18 جنوری کو مذکورہ نام سے ایک جماعت بنا دی گئی جس کے ابتدائی طور پر درج ذیل عہدیدار منتخب کئے گئے:

صدر: جناب عبدالرب صاحب، جنرل سیکرٹری: حافظ محمد ممتاز احمد صاحب، خازن: صوفی عبدالغفور صاحب

اس تنظیم کے مقاصد، مسلک اہل سنت والجماعت کے مطابق صحیح عقائد کی اشاعت اور مسلمانوں کے اندر احکامات خداوندی اور سنت نبوی پر عمل پیرا ہونے کا جذبہ پیدا کرنے کی مثبت سعی و کوشش قرار دئے گئے اور پروگرام اسلامی لائبریری کے قیام، تبلیغی اجتماعات کے انعقاد اور لٹریچر کی اشاعت و تقسیم کا بنایا، چنانچہ بہت سے دوستوں نے اس انجمن کی رکنیت حاصل کر لی اور اپنی استطاعت کے مطابق ماہانہ چندہ اور عندالضرورت ہنگامی مالی امداد فراہم کرنی بھی شروع کر دی۔ جس سے مذکورہ مقاصد کے حصول کے لئے اخراجات کئے جاتے۔ اس سال سے تبلیغی اجتماعات اور دروس قرآن و حدیث اس تنظیم کے زیر اہتمام ہونے لگے، مکی مسجد میں لائبریری اور کتب خانہ بھی جلد ہی قائم کر دیا گیا اور نمازیوں کو دینی کتب مطالعہ کے لئے دی جانے لگیں۔

ربیع الاول میں جلسہ سیرت النبی ﷺ:۔

ربیع الاول کے مہینہ میں، انتظامیہ کی طرف سے مکی مسجد میں 27 اپریل کو مکی مسجد میں پہلا جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کرایا گیا، جس میں اہل سنت کے دونوں مکاتیب فکر کے نامور خطباء کو خطاب کیلئے بلوایا گیا یعنی ملک کے نامور خطیب مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری اور ڈسٹرکٹ خطیب مولانا عارف اللہ شاہ صاحب، ہم نے بہترین نعت خواں بھی بلوائے اور الحمدللہ بہت عظیم الشان پروگرام منعقد ہوا۔ دونوں مقررین کے خطاب واقعی بے مثال تھے اور علمی، ادبی لحاظ سے شاہکار تھے، دونوں حضرات نے ایک دوسرے کو دوران خطاب خوب داد دی۔ حاضرین جو علاقہ بھر، بلکہ دور دراز سے تشریف لائے تھے، بہت زیادہ متاثر ہوئے۔

ملک کے نامور مفکر اسلام کی تشریف آوری:۔

قرآنی علوم و معارف کی ترویج کیلئے ملکی سطح کی معروف شخصیت، ڈاکٹر اسرار احمد صاحب، جو کہ ایک مخصوص فکر کے حامل اور دور مند دل کے ساتھ اپنے خیالات کو بڑے موثر و مدلل انداز میں حاضرین کے دل و دماغ میں اتارتے تھے، وہ ایچ ایف ایف کے جنرل مینیجر ترین صاحب کی دعوت پر، یکم مئی کو ایچ ایم سی تشریف لائے (یہ وضاحت ضروری ہے کہ ترین صاحب اس مرزائی سربراہ کی ٹرانسفر کے بعد متعین ہوئے تھے، جو ہماری تحریک کے نتیجہ میں یہاں سے تبدیل کر دیا گیا تھا)، ڈاکٹر صاحب موصوف نے مکی مسجد میں اپنے پسندیدہ موضوع "سورۃ العصر" کی تفسیر پر تفصیلی خطاب فرمایا۔ اگرچہ اس عنوان پر ان کے اپنے "تفردات" ہیں، جو جمہور مفسرین قرآن، جید علماء وفقہاء کے موقف سے مطابقت نہیں رکھتے، لیکن بحیثیت مجموعی ڈاکٹر صاحب کا ہر موضوع پر خطاب دلائل سے مزیّن اور پُر اثر ہوتا ہے۔ راقم السطور کو کئی دفعہ لاہور میں بھی اور چند ملکی سطح کے "اتحادی" اجلاسوں میں بھی انہیں سننے کا موقع ملا۔ اس لئے یہ رائے قائم کر رہا ہوں۔ واقعہ کربلا کے بارے میں بھی موصوف کا اپنا ایک الگ موقف و نظریہ ہے، جس کی تفصیل سے صرف نظر کرتا ہوں۔

کالونی کے دوسرے حصہ میں جلسہ سیرت النبی ﷺ:۔

جیسا کہ ذکر کیا جاچکا ہے کہ مکی مسجد، کالونی میں افسروں والی رہائش کے لئے بنے ہوئے حصہ میں واقع تھی، اس لئے کالونی کے مزدوروں والی رہائش کے جنوبی حصہ میں، ایک ہم مسلک مذہبی ساتھی، جناب ذوالفقار صاحب کی رہائش گاہ پر، حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب خطیب مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا اور مدنی مسجد واہ کینٹ کے مہتمم مولانا سید لعل شاہ صاحب بخاری کو دعوت دے کر، جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا، اس لئے کہ اس وقت تک وہاں مسجد کی تعمیر نہیں ہوئی تھی۔ اس پروگرام سے وہاں کے رہائشیوں کو بہت فائدہ پہنچا اور وہ بھی ایسی مذہبی وتبلیغی سرگرمیوں میں حصہ لینے لگے۔

عالمی شخصیت حافظ الحدیث حضرت درخواستی کی تشریف آوری:۔

پوری دنیائے اسلام میں ہزار ہا حدیثوں کے حفاظ میں سے، بے مثال اولین شخصیت، حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی، جو جمعیت علمائے اسلام پاکستان کے مرکزی امیر بھی ہیں اور ہزار ہا علماء ومحدثین کے کے استاد و مربی، انہوں نے راقم السطور کی درخواست پر شفقت فرمائی، اور 24 مئی کو، ٹیکسلا کے بعد عشاء ہونے والے جلسہ عام سے قبل، مکی مسجد میں درس قرآن ارشاد فرمایا اور حاضرین کے قلوب کو روحانی توجہ سے جلا بخشی۔ ساتھ ہی مسلمانوں کو قادیانیوں کے عزائم سے خبردار کرتے ہوئے، بیدار رہنے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے حاضرین کو یہ بتایا کہ حال ہی میں وہ عمرہ کے لئے حرمین شریفین گئے اور وہیں رک جانے کا ارادہ کر لیا، لیکن خاتم النبین ﷺ نے خواب میں ارشاد فرمایا کہ واپس پاکستان جاؤ اور میری ختم نبوت ﷺ کے باغیوں کے خلاف جدوجہد کرو، اب تمہیں پاکستان کے بوڑھے، جوان اور بچے مایوس نہیں کریں گے۔ اس بیان کا حاضرین نے بہت اثر لیا اور سات، آٹھ دن بعد شروع ہونے والی ملکی سطح کی "تحریک ختم نبوت" میں پُر جوش حصہ لے کر اُن کے حکم کی تعمیل کی۔ یہ وہی تحریک ہے جس کے نتیجہ میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانوں کو قانونی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔

مکی مسجد میں تبلیغی جلسہ:۔

تبلیغی جلسوں کے شروع کردہ سلسلہ میں، 25 مئی کو مکی مسجد میں ایک وسیع البنیاد پروگرام منعقد کرایا گیا، جس کا اہتمام سال کی ابتداء میں قائم کردہ تبلیغی انجمن نے کیا۔ اس جلسہ میں ملک کے مشہور ومعروف، خوش بیان، نابینا خطیب، جناب مولانا قاری محمد حنیف ملتانی صاحب اور نوجوان پُر جوش مقرر اور ادیب حضرت مولانا سعید الرحمٰن علوی صاحب (جو ہفت روزہ خدام الدین لاہور کے مدیر بھی رہے) اور شاعر ونعت خواں سید امین گیلانی صاحب و نابینا خوش الحان حافظ محمد شریف مچن آبادی صاحب نے اپنے اپنے انداز میں نعتیں اور نظمیں پیش کیں۔ اس پروگرام میں بھی زیادہ توجہ قادیانیوں کے مسئلہ پر دی گئی۔ الحمدللہ یہ پروگرام علاقہ بھر میں سالوں تک یاد کیا جاتا رہا۔

تحریک ختم نبوت 1974ء:۔

قادیانیوں کے عالمی مرکز، ربوہ کے ریلوے سٹیشن پر، کالج کے مسلمان طلباء پر بذریعہ ریل سفر کے دوران، قادیانیوں نے شدید ترین تشدد کر کے جارحیت کا ارتکاب کیا، یہ واقعہ 30 مئی کو ہوا۔ اس کی اطلاع ہونے پر اگلے دن یعنی 31 مئی سے ملک بھر میں شدید احتجاج شروع ہو گیا اور مسلمانوں کے تمام مسالک کے قائدین علماء ومشائخ نے ملکی سطح پر "مجلس عمل ختم نبوت پاکستان" تشکیل دے کر، اس واقعہ کے خلاف احتجاجی تحریک شروع کر دی۔ یہ تحریک دیکھتے ہی دیکھتے، ملک کے کونے کونے تک پھیل گئی اور مسلمان قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ اور اس کے ساتھ متعلقہ دیگر مطالبات کے حوالہ سے مختلف پروگرام منعقد کرنے لگے۔

ایچ ایم سی میں چونکہ، 1972ء سے اس موضوع پر بہت کام ہو چکا تھا اور اب تک تقریباً دس کتابچے بھی مسلمانوں میں تقسیم ہو گئے تھے، جو ہر ماہ چھپتے تھے۔ اس کے علاوہ جمعہ کے اجتماعات اور تبلیغی جلسوں میں بھی، اس عنوان سے ذہن سازی کی جارہی تھی، جس کے نتیجہ میں ادارہ کے ملازمین، جو پہلے ہی اس معاملے میں پر جوش تھے، فوراً حرکت میں آ گئے اور 31 مئی کو ہی چھٹی کے بعد ایک بہت بڑا احتجاجی جلوس نکالا، جس کی قیادت یونین کے عہدیداروں اور راقم السطور نے کی۔

اگلے دنوں میں، یہاں کے مشتعل مسلمانوں نے بالترتیب 2، 5، 9 جون کو مختلف مقامات پر قادیانیوں پر حملے کئے۔ ایک، دو کے گھر جلا دیئے گئے۔ قادیانیوں نے بھی کچھ مسلمانوں سے ٹکراؤ کیا اور بزعم خویش انتظامیہ کی سرپرستی کو اپنا محافظ سمجھتے ہوئے، ورکشاپوں کے اندر اپنے مقامی سربراہ کی قیادت میں، گروہوں کی شکل میں چکر لگانے شروع کر دیئے اور تحریک میں حصہ لینے والے، ورکروں کے قریب سے گزرتے ہوئے طنزیہ نظریں اور مسکراہٹیں بکھیرنی شروع کر دیں، جس سے مسلمان آگ بگولا ہو گئے، لیکن خود کوئی رد عمل ظاہر نہ کیا جس سے ادارہ کا امن متاثر ہو۔

اس صورتحال میں مزدوروں کی "ایمپلائز یونین" نے چھٹی کے بعد 11 جون کو، گیٹ پر بہت بڑا احتجاجی جلسہ منعقد کیا، جس سے یونین کے اس وقت کے صدر مقصود عباس شاہ صاحب اور انفارمیشن سیکرٹری صابر حسین شاہ صاحب نے خطاب کیا۔ ان مقررین نے تفصیل سے مرزائیوں کی اشتعال انگیزی پر روشنی ڈالی اور اسے ملک کے خلاف گھناؤنی سازش قرار دیا۔ اس اشتعال انگیزی کی سخت مذمت کرتے ہوئے، انتظامیہ سے مطالبہ کیا گیا کہ ان لوگوں کو آئندہ فیکٹری کی حدود کے اندر داخل نہ ہونے دیا جائے۔ اور جب تک

حکومت کی طرف سے اس مسئلہ کوحل نہیں کر دیا جاتا، ہم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ انہیں ہم ورکشاپوں کے اندر اِن کو برداشت نہیں کریں گے۔ اب تک ہم نے بہت برداشت کا مظاہرہ کرلیا ہے۔ اگر انتظامیہ نے ہمارا مطالبہ تسلیم نہ کیا تو کسی بھی ناخوشگوار واقعہ کی ذمہ داری اُس پر ہوگی۔

اگلے دنوں میں، قادیانیوں نے اپنے سابقہ معمول کو ہی دوہرایا اور انتظامیہ کے بعض، ناعاقبت اندیش افسر بھی معاملہ کی نزاکت کو نہ سمجھ سکے اور یہ خیال کیا کہ مزدور اپنی نوکری کے تحفظ کو ترجیح دیں گے اور فیکٹری کے اندر، امن وامان کا کوئی مسئلہ پیدا نہیں کریں گے۔ چنانچہ ایک دن مسلمانوں کا پیمانہ صبر لبریز ہو گیا اور انہوں نے "غیرت ایمانی اور عشق رسول ﷺ" کو اپنی ملازمت کے مقابلے میں ترجیح دیتے ہوئے، قادیانیوں کو سبق سکھانے کا فیصلہ کرلیا۔ جب ان کا گروہ مشین شاپ میں، میری جائے ملازمت کے قریب سے گزر کر، چند قدم آگے بڑھا، تو ورکشاپ کے دو تنومند مسلمانوں نے قادیانی سربراہ پر لکڑی کے مضبوط بالوں سے اچانک حملہ کر دیا اور اسے زمین پر گرادیا، اس لئے کہ وہ تنومند تھا اور ہلکی پھلکی ضربوں سے نہیں گر سکتا تھا۔ اس کے گر جانے کے بعد، اس کے ساتھی تو جان بچا کر بھاگ گئے اور مذکور قادیانی کے سر کو لوہے کی مضبوط سلاخوں سے پھاڑ دیا گیا، جس سے اُس کا مغز نظر آنے لگا۔ موت وحیات کی کشمکش کا مقدر بنی، البتہ زندگی دینے والے مالک نے شاید، ابھی اُسے موت دینے کا فیصلہ نہیں کیا تھا، اس طرح وہ کافی عرصہ زیر علاج رہنے کے بعد صحت مند ہو گیا۔ یہ مجھے ابھی کچھ عرصہ قبل علم ہوا کہ غالباً مالک الملک، اس کو توبہ کرنے کا موقع دینا چاہتے تھے۔ ماڈل ٹاؤن ٹیکسلا میں رہائش پذیر، اس کے پڑوسیوں نے مجھے بتایا کہ اُس نے انہیں بلا کر، موت سے کچھ دن پہلے، اپنے عقیدہ سے توبہ کرلی اور مسلمان ہو گیا۔ یوں اس مرحلے پر موت کے منہ سے اس کا بچ جانا، خالق کائنات کی مرضی پر مشتمل تھا۔

اس واقعہ کے بعد جلد ہی، مجلس عمل کی طرف سے پورے ملک میں پہیہ جام اور ہڑتال کی اپیل کی گئی۔ چنانچہ اس اپیل پر 16 جون کو اس ادارہ میں مکمل ہڑتال کر دی گئی اور بہت بڑا پُر ہجوم اور پُر جوش احتجاجی جلوس نکالا گیا۔ قیادت حسب معمول راقم السطور کی ہی تھی۔ یہ نشاندہی ضروری ہے کہ ملک بھر کا یہ واحد سرکاری ادارہ تھا، جہاں ہڑتال ہوئی۔ اگرچہ بعد میں ہم نے انتظامیہ کی ہدایت پر، اضافی گھنٹے کام کر کے وقت کے ضیاع کا ازالہ کر دیا، لیکن ہڑتال کے دن باوجود انتظامیہ کے دباؤ کے، کسی افسر یا ورکر نے کام نہیں کیا اور نوکری کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ہڑتال کر کے جلوس میں شرکت کی۔

مقدمہ اقدام قتل اور مزید پیش رفت:۔

ظاہر ہے کہ 1972ء سے اس موضوع پر ہونے والی کاوشوں کی قیادت، راقم السطور ہی کر رہا تھا، جائے وقوعہ بھی میری نوکری والے کام کی جگہ کے بالکل قریب تھی اور میں کسی حد تک عملاً اس حملہ میں شریک بھی تھا۔ تو لامحالہ یہ مقدمہ، میرے اور چند نامعلوم ساتھیوں کے خلاف درج ہو گیا۔ البتہ فیکٹری کے مشتعل ماحول کی وجہ سے گرفتاری نہیں کی گئی اور میں مسلسل ڈیوٹی کرتا رہا۔ اگرچہ پولیس کی نظروں سے بچنے کے لئے آمد ورفت کے راستے اور ذرائع تبدیل کرتا رہتا تھا۔ کئی دفعہ چھٹی کے وقت گیٹ کا گھیراؤ کر کے، پولیس کی بھاری نفری، میری گرفتاری کی کوشش کرتی، لیکن بچانے والا خدا، کئی راستے فیکٹری سے نکلنے کے سُدھا دیتا اور میں بحفاظت نکل جاتا۔ اعلیٰ افسران میں سے ایک ریٹائرڈ کرنل، جو سینئر ترین عہدے سے دوسرے نمبر پر تھا، وہ میری گرفتاری اور میرے خلاف انضباطی کاروائی کیلئے بہت پر جوش تھا، لیکن ادارے کے سربراہ، جو خود بھی سابقہ فوجی افسر تھے اور اُن سے سینئر تھے، انہوں نے انتہائی سمجھداری کا اور بہتر حکمت عملی کا مظاہرہ کیا، تاکہ فیکٹری کا امن وامان تباہ نہ ہو۔

ضلعی پولیس انتظامیہ اور حکومتی دباؤ دن بدن بڑھتا گیا اور مذکورہ سربراہ ادارہ کو مجبور کیا جانے لگا کہ اس ملزم کو گرفتار کر کے قانونی کاروائی بھی کی جائے اور ملازمت سے برخواست بھی کیا جائے۔ ان حالات کی وجہ سے، انہوں نے ایک دن مجھے ذاتی طور پر فرمایا کہ اب مجھ پر بہت شدید دباؤ ہے، تم چند دن چھٹی لے کر نظروں سے اوجھل ہو جاؤ، تاکہ مجھ پر دباؤ کم ہو سکے، چنانچہ میں نے ان کی اس مجبوری اور سابقہ ہمدردانہ ودوراندیش فیصلوں کی وجہ سے ان کا کہنا مان لیا اور چھٹی لے لی۔

بہر حال ستمبر میں اسمبلی کے حتمی فیصلہ تک ادارہ میں جوش وخروش باقی رہا، جس کی وجہ سے قادیانیوں کو ان کی کالونی کی رہائش گاہوں سے نکال کر، اہل خانہ سمیت اپنے اپنے آبائی علاقوں اور گھروں میں سرکاری بسوں اور پولیس کی نگرانی میں منتقل کر دیا گیا۔ چونکہ یہ ایک سرکاری ادارہ تھا اور مسلمانوں کی شدت جذبات کی وجہ سے، ادارہ کی املاک کو نقصان پہنچنے کا بھی اندیشہ تھا، کیونکہ ایسے مواقع پر بعض ملک دشمن عناصر سازش کر کے ایسے مواقع پیدا کر دیتے ہیں، اس لئے 5 ستمبر کو ایچ ایم سی وملحقہ یونٹ کو فوج کے حوالے کر دیا گیا۔ اسی طرح واہ کینٹ کے دفاعی ادارے میں بھی فوج طلب کرلی گئی۔ اس لئے کہ وہاں کے، ایک قادیانی ملازم کو دوران تحریک قتل کر دیا گیا تھا اور دو تین دوسرے قادیانیوں پر قاتلانہ حملے بھی ہوئے تھے۔

اداروں کو فوج کے حوالے کرنے کے دو دن بعد، پاکستان کی قومی اسمبلی نے مسلمانوں کا مطالبہ مانتے ہوئے، قادیانیوں کو قانونی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ اس فیصلہ کے بعد مسلمانوں نے شکر ادا کیا اور پورے ملک میں یوم تشکر منائے جانے لگے۔ اس ادارہ میں بھی چراغاں کیا گیا اور 13 ستمبر کو ایک بہت بڑا جلسہ منعقد کر کے "یوم تشکر" منایا گیا۔

ایچ ایم سی اور علاقہ بھر کے لئے نعمت غیر مترقبہ:۔

ابتدائی صفحات میں اشارہ کیا جاچکا ہے کہ اگست 1974ء سے، مولانا قاری محمد سلیمان صاحب، بطور امام وخطیب (مکی مسجد) تعینات ہوگئے۔آپ پہلے بھی کچھ دن یہاں یہ فرائض انجام دینے کے دوران، بچوں کی بہترین تدریس قرآن کی وجہ سے لوگوں میں بڑے مقبول تھے۔قاری صاحب موصوف کو تحریک ختم نبوت کے دوران ایک منعقد ہونے والے احتجاجی جلسہ میں، جو مرکزی جامع مسجد اٹک میں ہو رہا تھا، شرکت کے دوران راقم السطور اور میرے ساتھی حافظ محمد ممتاز احمد صاحب نے، حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب کا حکم سنا کر، اپنے ساتھ ٹیکسلا چلنے کی درخواست کی۔حضرت قاضی صاحب نے باوجود قاری صاحب کے اپنا دست راست اور خصوصی معاون اور خدمت گار ہونے اور ان کی جدائی کی وجہ سے اپنے معمولات متاثر ہونے کا خدشہ ہونے کے، ہم عزیزوں کو مایوس نہیں کیا اور انتہائی شفقت واحسان فرماتے ہوئے، قاری صاحب کو ٹیکسلا بھیجنے کی درخواست کو شرف قبولیت بخشا۔چنانچہ قاری صاحب موصوف، ہمارے ہمراہ اپنی وہاں کی مسجد میں تشریف لے گئے اور ضروری اقدامات کر کے، 15 یا 19 کو ہمارے ساتھ ہی ٹیکسلا تشریف لے آئے۔یوں قاری صاحب کی آمد، صرف ادارہ اور ٹیکسلا وعلاقہ کے لئے ہی مفید ثابت نہ ہوئی، بلکہ ملحقہ صوبوں کے قصبات ودیہاتوں کے لئے بھی نعمت غیر مترقبہ بن گئی۔آپ کی خدمات کی تفصیل مرحلہ وار آئندہ درج ہوگی۔

مولانا عبد الشکور دین پوری کی آمد:۔

جیسا کہ پچھلے صفحات میں کئی بار مولانا موصوف کا ذکر ہو چکا ہے، ہم نے تحریک کے دوران بھی آپ کو ایک بڑے جلسہ سے خطاب کے لئے دعوت دی۔چنانچہ آپ 22 اگست کو تشریف لائے اور ختم نبوت کے موضوع پر تفصیلی اور پر جوش خطاب فرمایا، جس نے مسلمانوں کے قربانی کے جذبات کو مزید جلا بخشی۔اسی وجہ سے تحریک میں شدت پیدا ہوئی، مقامی پولیس اور اداراتی انتظامیہ بے بس ہوگئی۔ادارہ بھی اس لئے فوج کے حوالے کرنا پڑا۔یہ ملک کا واحد سرکاری ادارہ تھا جہاں الحمد للہ مسلمانوں نے ایمانی غیرت کا ثبوت دیا۔

یہ وضاحت ضروری ہے کہ بعض احباب ان اجتماعات، جلسوں، تقاریر اور جلوسوں کو غیر ضروری سمجھ کر، انہیں محض وقتی اظہار جذبات اور سماعی لذت قرار دیتے ہوئے غیر اہم سمجھتے ہیں ، انہیں یہ باور کر لینا چاہئے کہ بعض مذکورہ جیسے حالات میں، مسلمانوں میں جذبہ عمل اور عزم قربانی پیدا کرنا انتہائی ضروری ہوتا ہے۔تب ہی مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی ڈیڑھ سو سالہ جدوجہد اور شہدا کی قربانیاں رنگ لاتی ہیں، ورنہ مکی زندگی کی مثالیں دے دے کر، مسلمانوں کو عملی جہاد اور قربانی سے باز رکھنے کی تمام کوششیں ایسے حالات میں مضر ثابت ہوتی ہیں۔محض ظاہر اعمال کی درستگی اور ذاتی مالی ودیگر معاملات میں شرعی تقاضوں کو نظر انداز رکھنا ہی نتیجہ کے طور پر سامنے آتا ہے۔فاعتبروا یا اولی الابصار۔

کالونی کے جنوبی حصہ میں مسلکی کشمکش پیدا کرنے کی کوششیں:۔

"ختم نبوت تحریک" کی کامیابی کے بعد، مسلکی بنیاد پر قائم ہوجانے والے اتحاد کو سبوتاژ کرنے کے لئے، مختلف عوامل بروئے کار آنا شروع ہوگئے۔مدنی مسجد A6 میں، مسجد کی تعمیر دوران عارضی طور پر نمازیں ادا ہونے لگی تھیں اور ایک معمر عالم کو، اس مقصد کے لئے عارضی طور پر مقرر کردیا گیا تھا۔8 نومبر کو کچھ معاندین نے، اس مسجد میں، بریلوی مسلک کے چند نوجوانوں کے ذریعہ مسلکی کشیدگی پیدا کرنے کی کوشش کی شروعات کردیں۔چونکہ مسجد تکمیل کے قریب تھی، اس لئے مسجد کمیٹی اور انتظامیہ نے مستقل امام وخطیب کی تقرری کے لئے درخواستیں طلب کرنے کا فیصلہ کیا۔

بعض ناعاقبت اندیش، مذہبی افراد کی بے اعتدالی اور نقصان:۔

جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے، کالونی میں پہلے سے مذہبی خدمات انجام دینے والے، ایک امام وموذن کے، ادھیڑ عمر سسر صاحب کو، اس مسجد میں نمازیں پڑھانے کی ذمہ داری دی گئی تھی ۔موصوف نے غیر سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے، مالی فوائد کیلئے، لنڈے کے کپڑوں وغیرہ کی فروخت جیسے ناپسندیدہ کام شروع کردیئے اور اسی طرح بعض اور نامناسب حرکتیں بھی، جو اگرچہ غیر شرعی نہیں تھیں، لیکن معاشرتی وسماجی طور پر، ناپسندیدہ شمار ہوتی تھیں۔ان وجوہات کی بناء پر، نمازی حضرات میں تنفر پیدا ہوگیا۔ان حالات کو غنیمت سمجھتے ہوئے، چند بریلوی مسلک کے بااثر افسران اور کارکنوں نے، اس مسجد میں مداخلت شروع کردی، جس کے اثرات بڑے منفی ثابت ہوئے اور تنازعات کی بنیاد پڑ گئی۔اس طرح تھوڑی سی بے اعتدالی آئندہ کے عظیم نقصان کا سبب بن گئی۔

مدنی مسجد میں امام وخطیب کے تقرر کیلئے دوڑ دھوپ:۔

انتظامیہ کی طرف سے درخواستیں طلب کر لینے کے بعد، ہم نے بھی، اس ذمہ داری کے لئے موزوں ومناسب، معتدل مزاج، مقتدر عالم تلاش کرنے کیلئے کوشش شروع کردی۔اس مقصد کیلئے راقم السطور، انٹرویو کی تاریخ سے ایک دن قبل، گجرانوالہ گیا تاکہ علاقہ کے مشہور، قدیم علمی خاندان کے قابل فخر عالم دین، حافظ عزیز الرحمٰن صاحب کو اس منصب کیلئے آمادہ کیا جائے۔میری یہ کوشش بوجوہ کامیاب نہ ہوسکی۔چونکہ ابھی تک بریلوی مسلک کی الگ مسجد کالونی میں نہ تھی، اس لئے کہ مساجد کو مسلک سے منسوب نہیں کیا گیا تھا۔لیکن

پہلے سے موجود مکی مسجد میں، باوجود مسلکی تشخص متعین نہ ہونے کے، اب تک کے دونوں امام وخطیب "دیوبندی مسلک" سے تعلق رکھتے تھے، اگرچہ ہر مسلک کے نمازی ان کی ابتداء میں نمازیں ادا کررہے تھے اور کوئی مسلکی بنیاد پر اعتراض نہیں اٹھایا گیا تھا۔ اس موقع پر مذکورہ مسلک کے لوگوں نے، مسلک کو بنیاد بنا کر، مدنی مسجد میں اپنے مسلک کے امام وخطیب کے تقرر کا مطالبہ کردیا۔ چونکہ اس وقت کا ایڈمن افسر بھی خوش عقیدہ لوگوں میں سے تھا، اس لئے اس نے ان کے مطالبہ کو ترجیح دیتے ہوئے ایک خوش الحان بریلوی، خوبصورت اور نوجوان خطیب کو منتخب کرنے کا فیصلہ کرلیا، لیکن تقرری کا حکم جاری نہیں کیا۔

قاری محمد حنیف ملتانی صاحب کی تقریر:۔

ملک کے مقبول مذکورہ، خوش آواز نابینا خطیب، جو پہلے بھی دو دفعہ یہاں تشریف لا چکے تھے، وہ 26 نومبر کو ہماری دعوت پر جلسہ سے خطاب کیلئے آئے اور پر ہجوم اجتماع سے بڑا موثر خطاب فرمایا۔ علاقہ بھر کے، بلکہ دور دراز کے، شائقین نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ ماشاءاللہ یہ اجتماع بہت کامیاب ثابت ہوا۔

ایک بدنام خطیب سے خلاصی کی کوشش:۔

ایڈمن افسر نے، جس مذکورہ خطیب کو پسند کیا، اس کے بارے میں علم ہوا کہ وہ علاقہ کے ایک قصبہ سے، بعض الزامات کی بنیاد پر، امامت وخطابت کی ذمہ داریوں سے سبکدوش کئے گئے ہیں۔ چنانچہ انتظامیہ کو اس صورتحال سے آگاہ کیا گیا، تو مسجد کمیٹی کے ایک ذمہ دار افسر کو یہ ذمہ داری دی گئی کہ وہ مذکورہ قصبہ میں جا کر حقائق جاننے کی کوشش کریں اور ان تحقیقات کے نتیجہ سے انتظامیہ کو آگاہ کریں۔ انہیں یہ ہدایت کی گئی کہ خدا خوفی کا مظاہرہ کریں اور کسی قسم کی اپنی مسلکی وابستگی کو سچ بیان کرنے میں رکاوٹ نہ بننے دیں۔ چنانچہ 19، 20 نومبر کو، مذکورہ افسر کی سربراہی میں، مذہبی ذہن کے افراد کا ایک وفد، مذکورہ گاؤں میں گیا اور وہاں کے رہائشیوں سے اصل حالات معلوم کئے اس وفد نے راقم السطور بھی رہنمائی کیلئے شریک تھا۔ ان معلومات کی روشنی میں مولانا موصوف کے بارے میں لگائے گئے الزامات میں، کچھ حقائق نظر آئے، جن سے اس افسر نے انتظامیہ کو آگاہ کردیا اور یوں مذکورہ ایڈمن افسر صاحب کی خواہش پوری نہ ہوسکی۔ بہرحال اس بنیاد پر انہیں نظر انداز کرکے، اسی مسلک کے ایک اور عالم دین کو متعین کردیا گیا، جو راقم السطور کا، سکول کے دور میں ہم جماعت تھا اور ہمارے ایک درس نظامی کے محترم استاد صاحب کا بھانجہ تھا۔ اس کی تقرری کے بعد ہم نے اس سے 26 ستمبر کو انفرادی سطح پر خفیہ ملاقات کرکے، مسلکی کشمکش کو زیادہ بڑھنے سے روکنے کیلئے کوشش کرنے کی درخواست کی۔

مولانا محمد عبداللہ صاحب کا A6 کالونی میں درس حدیث:۔

اس سے پہلے بھی مولانا موصوف دو دفعہ ایک کوارٹر میں بیان فرما چکے تھے، اس لئے 13 دسمبر کو، انجمن محبان رسول ﷺ کے جنرل سیکرٹری صاحب کے گھر، اُن کے درس حدیث کی ابتداء کی گئی۔ مولانا، تو ہمیشہ رواداری کا مظاہرہ کرنے والی شخصیت تھے اور اپنے بیانات میں مسلکی تنازعات کو موضوع نہیں بناتے تھے، اس لئے آپ کا ہر بیان اصلاحی پہلو پر ہی ہوتا تھا۔

1975ء

مدنی مسجد A6 میں درس حدیث:۔

جیسا کہ اشارہ کیا جا چکا ہے کہ مدنی مسجد A6 کالونی میں ہمارے ایک پرانے ہم جماعت دوست کو، 16 دسمبر سے امام وخطیب تعین کیا گیا اور ہماری مذکورہ ملاقات میں، انہوں نے اچھے جذبات کا مظاہرہ کیا اور ہمیں اپنی مسجد کے اندر حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب کا درس حدیث کرانے کی اجازت بھی دے دی۔ چنانچہ ہم نے 10 جولائی کو "سیرت عثمان غنیؓ" کا عنوان دے کر حضرت مولانا کے درس اہتمام کیا اس لئے کہ یہ ذی الحج کا مہینہ تھا جس میں آپ کو مظلومانہ شہید کیا گیا تھا۔

سیرت حضرت امام حسینؓ کے موضوع پر تبلیغی اجتماعات:۔

اگلے مہینے یعنی محرم الحرام میں، 26 جنوری کو مکی مسجد کے اندر، اس موضوع پر راولپنڈی کے دو جلیل القدر علمائے کرام، شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب اور روزنامہ "جنگ" کے مذہبی کالم نویس، حضرت مولانا ریاض احمد اشرفی صاحب کو بلوا کر خطابات کروائے گئے اور دوسرے دن یعنی 27 جنوری کو بھی اسی موضوع پر لاہور کے خوش بیان، نوجوان خطیب حضرت مولانا قاری عبدالحئی عابد صاحب کی تقریر بھی اسی موضوع پر ہوئی۔ یہ دونوں پروگرام انجمن محبان رسول کے زیر اہتمام ہوئے۔

مسلمانوں کو عربی زبان سکھانے کا اہتمام:۔

ہماری انجمن نے، عربی بول چال سکھانے کیلئے، علاقہ کے مسلمانوں، بالخصوص کالونی کے رہائشیوں کیلئے، حضرت مولانا عبداللہ صاحب کے مشورہ اور تعاون سے، "ادارہ تحقیقات اسلامیہ" اسلام آباد میں متعین دو مصری اساتذہ سے رابطہ کرکے ان سے درخواست کی گئی، کہ عربی بول چال سکھانے کے لئے، کچھ وقت، ایچ ایم سی کے لئے فارغ فرمائیں ان

اساتذہ کے اسمائے گرامی عبدالجواد اور عبدالوہاب تھے۔اس سلسلہ میں، اُن سے 29 جنوری کو ملاقات کی گئی اور اُن کے آمادہ ہونے جانے پر، ابتدائی مرحلے میں ہفتہ میں ایک کلاس شروع کی گئی اور پھر جلد ہی، لوگوں کے شوق اور دلچسپی کے پیش نظر، دو کلاسیں ہونے لگیں۔اس سلسلہ کی ابتداء 2 فروری کو ہوئی جو اگست تک جاری رہا اور 3 اگست کو عربی کورس کی تکمیل کی اسناد، شرکاء میں تقسیم کی گئیں۔اس تقریب میں ادارہ مذکورہ کے سربراہ ڈاکٹر عبدالواحد ہالے پوتا صاحب اور ملک کے ممتاز سکالر و عالم دین حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی صاحب کے علاوہ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بھی شریک ہوئے۔ان اسناد پر سرکاری ادارہ تحقیقات اسلامیہ کے تصدیقی دستخط بھی کرائے گئے تھے۔

دونوں مصری اساتذہ سے مسلسل رابطہ، ان کی آمدورفت کے لئے سواری کا انتظام، وزارت مذہبی امور، ادارہ تحقیقات اسلامیہ اور مصری سفارتخانہ سے اجازت لینے کے مراحل بھی کافی مشقت طلب تھے۔عموماً خود جا کر پنڈی سے ٹیکسی کا انتظام کر کے اساتذہ کو لانا پڑتا۔تعطل کو دور کرنے کے لئے بھی، کلاس کے دن علاوہ بھی کئی چکر پنڈی، اسلام آباد کے لگانے پڑے۔چھ ماہ کے اس دورانیہ میں کئی اور سنگین مسائل پیدا ہو گئے، جن سے نمٹنا بھی پڑا، جن کی ایک جھلک شاید آئندہ سطروں میں نظر آجائے۔بہر حال الحمد للہ یہ سلسلہ کامیابی سے تکمیل پذیر ہوا اور کتاب اللہ کی زبان کی اس خدمت کی سعادت "انجمن محبان رسول ﷺ" کو میری وساطت اور محنت و مشقت سے حاصل ہوگئی۔اللہ تعالیٰ قبولیت سے نوازیں۔

سالانہ دو روزہ سیرت النبی ﷺ کانفرنس:۔

ربیع الاول کے مہینہ کی مناسبت سے، معمول کے مطابق، دو روزہ جلسہ سیرت النبی ﷺ، 18، 19 فروری کو منعقد ہوا۔پہلے دن سعودی سکالر جناب نعمان تاشقندی صاحب ،حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب اور حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب نے شان خاتم النبین ﷺ کے موضوع پر تقاریر فرمائیں اور دوسرے دن، پاکستان کے چوٹی کے خطیب مولانا قاری محمد اجمل خان صاحب نے خطاب فرمایا۔اس کانفرنس کا اہتمام انتظامیہ کے تعاون سے کیا گیا۔

ایک شدید ابتلاء:۔

ہمارے ان سلاسل کے معاون و سرپرست، حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب کو، 13 فروری کے دن، نامعلوم افراد نے اسلحہ کے زور پر اغواء کرلیا۔2 دن تک آپ کا کوئی پتہ نہ چلا اور اسلام آباد کے علاوہ، ملک بھر میں تشویش کی لہر دوڑ گئی اور پرزور احتجاج شروع ہوگیا۔راقم السطور بھی اُن کی، دو دن تک غیوبت میں، مرکزی جامع مسجد اسلام آباد میں قیام پذیر رہا۔اللہ تعالیٰ نے، دو دن بعد آپ کو، ان ظالموں سے رہائی نصیب فرمائی۔اس واقعہ نے ہمارے ایچ ایم سی کے جاری معاملات کو بھی متاثر کیا، بالخصوص ذاتی طور پر مجھے۔اسی طرح 29 مارچ کو سعودی فرمانروا، عالم اسلام کے قائد اور اتحاد اسلامی کے علمبردار، شاہ فیصل کی شہادت نے بھی، پاکستان، خصوصاً اسلام آباد کے ماحول پر منفی اثر ڈالا۔

کھلے میدان میں جلسہ سیرت النبی ﷺ:۔

انجمن محبان رسول ﷺ کے زیر اہتمام مدنی مسجد A6 کالونی سے ملحق، وسیع میدان میں، 30 مارچ کو جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا، جس میں ملک کے مقبول ترین خطباء ،خطیب العصر مولانا سید عبدالمجید ندیم صاحب، واعظ خوش بیان قاری محمد حنیف ملتانی صاحب، نعت خواں احمد بخش چشتی صاحب اور مخلص ملتانی صاحب نے شرکت کی۔اول الذکر مقرر نے "مسلک اہلسنت والجماعت" کے عقائد کو، قرآن وحدیث کے حوالہ سے، خوب خوش الحانی اور مضبوط دلائل سے، اس طرح بیان کیا، کہ یہ تقریر عالمی شہرت حاصل کر گئی۔مجھ سے کثیر تعداد میں دوستوں نے یہ کیسٹ سے منتقل کروائی، خاص طور پر علاقہ چھچھ کے مسلمانوں نے یہ تقریر برطانیہ میں پہنچائی۔وہاں کے مسلمانوں نے، اس کو اتنا پسند کیا کہ سید صاحب موصوف کو وہاں بلوانا شروع کر دیا۔اس موقع پر سامعین کا بھی جم غفیر تھا، جو اس علاقہ کے اعتبار سے فقید المثال اجتماع ثابت ہوا۔مثبت اثرات کے علاوہ، منفی ذہن والے لوگوں کے لئے یہ اذیت کا سبب بھی بن گیا اور مخالفانہ سازشیں شروع ہوگئیں۔

ماہ اپریل کی منفرد مصروفیات اور پہلا انفرادی مسلکی تنازعہ:۔

جیسا کہ اشارہ کیا گیا ہے، کہ یہ پروگرام، ایک مسلک کے لوگوں کو ہضم نہیں ہوسکا اور انہوں نے تنازعات پیدا کرنے کی شروعات کر دیں۔مذکورہ پروگرام کے دو دن بعد میری ورکشاپ کے ایک "بریلوی مسلک" کے متحرک ورکر نے، میرے سامنے علمائے دیوبند کے خلاف "توہین آمیز" الفاظ ادا کئے، جنہیں میں، اپنی ایمانی غیرت اور علماء دیوبند سے گہری عقیدت کی بنیاد پر برداشت نہ کرسکا اور اُسے اسی وقت تھپڑ رسید کر دیئے۔وہ میرا جسمانی مقابلہ تو نہ کرسکا، البتہ اُس نے اپنے سرپرستوں کو، جوابی جلسہ کر کے، ہمارے اکابر کے خلاف، کیچڑ اچھالنے پر آمادہ کرلیا۔چنانچہ انہوں نے، اپنی ایک تنظیم بنا کر، اس کے زیر اہتمام مدنی مسجد A6 کالونی میں میلاد النبی ﷺ کے عنوان سے جلسہ کرنے کا پروگرام بنالیا۔

ایچ ایم سی کے ماحول میں نئی آفت:۔

گزشتہ چار سال میں، مذکورہ سرگرمیوں کی وجہ سے، جو دیوبند مکتب فکر کے نمائندوں، بالخصوص راقم السطور کی قیادت میں جاری تھیں، حریف مسلک کے پیروکاروں کو شدید تکلیف شروع ہوگئی۔ اگرچہ مدنی مسجد کے خطیب صاحب سے 3 ماہ قبل ہماری ملاقات کا مثبت اثر پڑا تھا، لیکن اس مسجد کی خود ساختہ انتظامیہ کمیٹی، ہمارے 30 مارچ کے پروگرام کے بعد مزید عصبیت میں مبتلا ہوگئی اور اوپر مذکور واقعہ نے جلتی پر تیل کا کام کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے خطیب صاحب کی صلح اور رواداری والی پالیسی کو پس پشت ڈالتے ہوئے، اپنی مسجد میں مخالفانہ جلسے کا پروگرام بنا کر، علماء دیوبند کو بدنام کرنے کا ارادہ کر لیا۔ اپنے جلسہ میں خطاب کے لئے انہوں نے، اس سلسلہ میں مشہور ترین خطیب کو بلوایا، جو علمائے دیوبند کے خلاف شدید ترین الفاظ استعمال کرتا تھا۔ یہ جلسہ ہمارے پروگرام کے چھ دن بعد 5 اپریل کو مذکورہ مسجد میں منعقد ہوا۔ تلاوتوں اور نعتوں وغیرہ کے بعد پہلے دو، تین اور علماء نے تقاریر کیں اور آخر میں اس شہرہ آفاق مقرر کی تقریر ہوئی۔ موصوف نے پوری تفصیل سے، بے بنیاد اور غلط اقتباسات کا حوالہ دے کر، علماء دیوبند کے بانی و سرخیل اکابر کا نام لے لے کر، ان کی تضحیک و توہین کی، حتّیٰ کہ اشارتاً کافر تک قرار دے دیا۔ مولانا موصوف کا ہدف بننے والے اکابر علماء کے نام درج ذیل ہیں:

بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا قاسم نانا توی صاحب، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب، حضرت مولانا اسماعیل شہید صاحب، حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب، حضرت مولانا خلیل احمد سہارن پوری صاحب، شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی صاحب، حضرت مولانا حسین علی صاحب (واں بچھراں) اور مولانا غلام اللہ خان صاحب۔

راقم السطور کیلئے نیا میدان عمل:۔

بدو شعور سے اب تک، اپنے آبائی قصبہ ٹیکسلا اور پھر مقام ملازمت میں، کبھی بھی میرے لئے یہ موضوع قابل توجہ نہیں رہا۔ ایچ ایم سی میں تو 1968ء سے لیکر اب تک، اتحاد عمل کا مظاہرہ کیا جاتا رہا اور تمام مسالک کے پیروکار باہم شیر و شکر تھے۔ خاص طور پر، ختم نبوت کے معاملہ میں، دو تحریکوں کے دوران، یکجہتی کے مظاہروں کی تفصیل، گزشتہ صفحات میں گزر چکی ہے۔ مذکورہ ناعاقبت اندیش دوستوں نے، اپنے جلسہ میں، یہ رویہ اپنا کر، مجھے مجبور کر دیا، کہ اپنے پیشواؤں کے خلاف، اس ہرزہ سرائی کو، ٹھنڈے پیٹوں برداشت نہ کروں، بلکہ اس کے مرتکب کو ایسا سبق سکھاؤں کہ پھر وہ اس ادارہ کی حدود میں قدم رکھنے کی جرات نہ کرے۔ اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے، میرے محبوب رہنما اور پیشوا ہیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں حدیث قدسی ہے کہ "من اذی لی ولیاً، فاذنتہ للحرب"۔ ان کو اذیت دینے والے کے خلاف، خود اللہ تعالیٰ اعلان جنگ فرما رہے ہیں، تو ہم اس کے خلیفہ فی الارض بھی ایسے لوگوں کے خلاف جنگ کرنے کا فریضہ پورا کر سکتے ہیں۔ چنانچہ میں نے پہلے مرحلے میں، قانونی جنگ لڑنے کا فیصلہ کر لیا۔

ہمیں چونکہ مقرر موصوف کی شہرت کا علم تھا۔ اس لئے ہم نے حفظ ماتقدم کے طور پر ان کی پوری تقریر، جو ہفوات سے پر تھی، ٹیپ ریکارڈ میں محفوظ کر لی۔ دوسرے دن یعنی 6 اپریل کو صبح ہی سے، علاقہ کے اپنے ہم مسلک علماء سے مل کر، رات کی صورتحال بتائی، ان سے مشاورت ہوئی اور اس تقریر کو لکھ کر "ازالہ حیثیت عرفی" کا مقدمہ دائر کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اور ذمہ داری راقم السطور کی ہی قرار دی گئی۔ چنانچہ اگلے دن یعنی 7 اپریل کو، راولپنڈی میں شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب اور ان کے رفیق کار، مولانا عبدالستار توحیدی صاحب سے ملاقات کر کے، شہر کے قابل ترین وکیل صاحب کو صورتحال بتا کر کے مقدمہ کے اندراج کے بارے میں مشورہ کیا۔ انہوں نے حکم دیا کہ قابل اعتراض اقتباسات، من و عن تحریر کر کے مجھے دیئے جائیں، تاکہ میں مطالعہ کر کے استغاثہ تیار کر سکوں۔

چنانچہ راقم السطور نے پوری تقریر کو لفظ بہ لفظ لکھا، جو بڑی طویل تھی اور فل اسکیپ 22 صفحات میں سمائی۔ میں نے گھنٹوں بلکہ رات بھر بیٹھ کر اسے مکمل کیا اور دوسرے دن یعنی 8 اپریل کو وکیل صاحب کے لئے بھجوا دیا۔ اس سلسلہ میں اور بھی دو، تین اکابر سے مشورے جاری رہے اور 11 اپریل کو وکیل صاحب نے، مقرر موصوف کے خلاف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ راولپنڈی کی عدالت میں، میری طرف سے استغاثہ دائر کر دیا، جس کے الفاظ بڑے خاصہ کی چیز ہیں اور اب بھی پیش آمدہ کسی ایسی صورتحال میں، ایسے استغاثوں میں درج کئے جا سکتے ہیں۔ عام طور پر اس قسم کا استغاثہ فوجداری دفعات کے تحت دائر نہیں ہوتا، لیکن ہمارے وکیل صاحب نے، متعلقہ عدالت کے سربراہ سے ہماری درخواست کو قبول کر کے فوجداری دفعات کے تحت درج کرنے کا حکم جاری کرنے کی درخواست کی۔ اپنے مسلک کے احباب کے لئے، اس استغاثہ کے الفاظ کو من و عن، ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

In the court of the District Magistrate, Rawalpindi.

Salauddin son of Roshan din, Mohallah Gheela Khurd, Taxila , P.S. Sangjani, District Rawalpindi....

Complainant

Versus

Mohammad Zubair shah,Jamia Ghausia, near Railway Station, Chakwal, District Jhelum....Accused

<u>Complaint under Section 153-A, 295-A, 298PPC</u>

Respectfully sheweth:-

1. That tha Complianant is a Muslim of Hanafi School of though and holds te religious leaders like Maulana Ismail Shaheed, Maulana Hussain Ali, Maulana Muhammad Qasim nanotvi and Maulana Ashraf Ali Thanvi in very high esteem as the great servants of Islam. They held views which have the preistine reflecting the teachings of the Holy Quran and Sunnah.They have written books in the cause of Islam and some of them especially Maulana Ismail Shaheed have laid down their lives in the holy struggle against the enemies of Islam. There are poeple millions in number in Pakistan and the rest of the world who have immense regard, affections and respect for them.They are the followers of the respected Islamic Revolutionary HAZRAT SHAH WALIULLAH, Muhaddis Dehelvi, Their followers had found a school known as "DARUL ILOOM DEOBAND". Great scholars have come out of this institutions.

2. That there are people who are out to maligh the above missionsries of Islam, the accused is one of them. He addressed on 5.4.1957 after the 'ISHA' prayers a congregation in H.M.C Colony near Madani Masjid, Taxila, in which te accused used most vituprative and abusive language against the leaders of Deobandi School calling their names one after the other and quotin books attributing their authorship to them specifically while knowing that either the books are not in existence at all as they were never written OR if the names were correct, the quotations were absolutely incorrect and imaginary.This was to maligh these scholars with a deliberate intention of wounding te religious feelings of their followers as well as promoting of attemptin to promote feelings of enmity of hatred between different classes of citizens of Pakistan. The accused insulated the religious beliefs of the Deobandi school of though by the following inter alia,

(a) Maulana Ismail Shaheed was the author of "AL-JOHD-UL-MOQIL" in which the author cotained that it is possible for God Almighty to tell a lie and that he would tell lies on the day of judgment.
The fact is that Maulana Ismail Shaheed is not the author of "Al-JOHD-UL-MOQIL"

(b) that Maulana Hussain of van Bhachran has written a book "BURAHEEN QATIAA" and in that book Maulana Hussain Ali has said that "JESUS the Holy prophet" passing on PUL SARAT and as he was going to fall, Maulvi sahib and saved him. in fact Maulana Hussain Ali is not the author of BURAHEEN QATIAA.

(c) That Maulana Hussasin Ali in the same book,Baraheen e qaatia knowing of Allah of a happening before is happens. This quotation is also absolutely wrong.

(d) That te accused has tried to paint Deobandis as a dispicable class by using replusive language and parables between the Deobandis and the Devils, Abu Jehal and Abu Lahb and Pharaoh and thereby defamed the whole class of deobandies.

That the accused has committed offences under sections 153-A,195-A and 298PPC. Evidenc is available. complainant may kindly be lodged against the accused.

چونکہ مدعاعلیہ یہ موف اختیار کرسکتا ہے کہ ان الزامات سے ایک عام مستغیث کی حیثیت متاثر نہیں ہوتی، اس لئے اسے یہ دعویٰ کرنے کا کوئی اختیار نہیں۔یہی موقف مدعاعلیہ کے وکیل نے اختیار کیا، تو ہمارے وکیل صاحب نے درج ذیل دفعات کا حوالہ دیا:

1)1966 k 337 Father and son.

2)1934 m 898 Language.

3)1934 s 188 Head of spirtual group.

4)1935 s 595 Religious Head.

مذبوحی حرکت:۔

فریق مخالف مذکورہ پیش رفت سے لاعلم تھا، وہ یہ تصور بھی نہیں کرسکتے تھے کہ ایسا ردعمل بھی ہوسکتا ہے، جو انہیں دن میں تارے دکھادے گا۔اپنی ان تقاریر کو، اب ہمارے راستے میں بہت بڑی سد سکندری سمجھتے ہوئے، وہ یہ باور کر بیٹھے کہ اب اس طوفان بلاخیز کو، دوسری مخالفانہ حرکتوں سے، آگے بڑھنے سے روک دیا جائے اور ذمہ داروں کو پیچھے دھکیل دیا جائے۔چنانچہ انہوں نے اپنی مسجد کے اندر کشیدگی میں اضافہ شروع کردیا۔اسی استغاثہ کے دن، وہاں نماز ادا کرنے والے ہمارے ہم مسلک ساتھیوں کے ساتھ جھگڑا کردیا، جس سے فضا مسموم ہونا شروع ہوگئی۔

استغاثہ کی پیشرفت:۔

استغاثہ دائر کرنے کے بعد دو دن تک راقم السطور، حوالہ کی کتب جمع کرنے اور جہلم میں 13 اپریل کو ایک ہم مسلک دوست و معاون کی شادی میں شرکت کی وجہ سے وکیل صاحب سے نہ مل سکا۔جہلم کے سفر میں وہاں اور قریبی شہر دینہ میں اپنے ہم خیال اکابر سے ملاقاتیں کرکے، مشاورت کی۔اور 14 اپریل کو واپسی پر راولپنڈی میں، وکیل صاحب سے ملاقات کی۔ان کی ہدایت پر اگلے دن اپنی انجمن محبان رسول کے جنرل سیکرٹری، حافظ محمد ممتاز احمد کے ہمراہ راولپنڈی جاکر، متعلقہ عدالت میں سرسری بیان ریکارڈ کرایا۔چنانچہ اسی دن یعنی 15 اپریل کو، مجسٹریٹ درجہ اول نے، استغاثہ علاقہ ٹیکسلا، واہ کے پولیس سربراہ کو مزید کاروائی اور رپورٹ نمبر 202 تیار کرکے پیش کرنے کے لئے بھجوادیا۔16 اپریل کو DC، راولپنڈی کی عدالت میں، جو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بھی تھے، پیشی ہوئی۔19 اور 21 اپریل کو واہ اور اٹک کے علماء سے ملاقاتیں کی گئیں۔

گواہان کے بیانات اور مقدمہ کا اندراج:۔

ہم نے مدعی یعنی راقم السطور کے علاوہ، 3 گواہ، حافظ محمد ممتاز احمد، ذوالفقار علی (یہ دو کالونی کے رہائشی تھے) اور حافظ محمد شریف لکھوائے (یہ مدنی مسجد واہ کے متعلم تھے)۔ان گواہان کو استغاثہ کے حق میں، سرسری شہادت کیلئے، 22 اپریل کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کی عدالت میں پیش کیا گیا۔موصوف نے شہادتیں سن کر، استغاثہ کو قبول کرتے ہوئے، جائے وقوعہ کے متعلقہ پولیس افسران کو، ہمارے مطالبہ کے مطابق، فوجداری مقدمات کے تحت ملزم (مولانا موصوف) کے خلاف مقدمہ کے اندراج کا حکم دے دیا۔اس سے پہلے 15 جولائی کو علاقہ پولیس انسپکٹر اور سی آئی ڈی ملازمین کو، دفعہ 202 کے تحت استغاثہ کے متعلق تحقیقات کرکے، رپورٹ پیش کرنے کا حکم بھی دیا جاچکا تھا۔

ذاتی پیروی کا تسلسل:۔

مذکورہ بالا احکامات جاری ہونے کے بعد، ہم نے 15 تاریخ کے سابقہ آرڈر کے متعلق پیروی کرتے ہوئے، 23 اپریل کو متعلقہ سرکاری افسران سے ذاتی رابطہ کیا۔اسی سلسلہ میں 24 اپریل کو واہ کے خطیب، مولانا سید لعل شاہ صاحب بخاری کا تعاون بھی حاصل کیا، جو پہلے دن سے بھرپور دلچسپی لے کر، رہنمائی و مدد کر رہے تھے۔26 اپریل کو دفعہ 202 کے تحت مطلوبہ رپورٹ، مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں پیش کردی گئی۔ہم نے 29، 30 تاریخ کو شاہ صاحب موصوف کے ہمراہ دفتر پولیس انسپکٹر اور چوکی پولیس جاکر رپورٹ کے متعلق معلومات حاصل کیں اور نقل بھی لے لی۔

ماہ مئی کی سرگرمیاں اور پولیس کی ابتدائی کاروائی:۔

ہمارے ذاتی رابطوں کے نتیجہ میں، یکم مئی سے متعلقہ انچارج چوکی پولیس نے، گواہاں کو بلوا کر زبانی بیانات بھی لئے اور ہماری طرف سے فراہم کردہ تحریری ثبوتوں کو بھی مثل کا حصہ

بنالیا۔اسی دن ہم نے اپنی "انجمن محبان رسول ﷺ" کا اجلاس بلا کر، اراکین وعہدیداران کوتفصیلات سے آگاہ کیا،اس لئے کہ اب تک اپنی سرگرمیوں کوہم نے حتی الوسع خفیہ رکھا تھا۔2 مئی کوفریق ثانی کے ایک درمیانی درجے کے افسر نے ،راقم السطور کے خلاف انتظامیہ کوایک درخواست دے دی۔ایک دن بعد یعنی 3 مئی کو ہماری، تھانہ ٹیکسلا میں حاضری ہوئی، ریزیڈنٹ مجسٹریٹ (آر ایم) سے ملاقات کی گئی اور میں نے اپنے ادارہ کے افسران سے مل کرانہیں بھی صورتحال سے آگاہ کیا اور درخواست کے حوالے سے بھی حقائق بتائے۔اگلے دن، مولانا سید لعل شاہ صاحب کو، پولیس کاروائی سے آگاہ کیا اور 5 مئی کوانہیں ہمراہ لے کر پنڈی میں وکیل صاحب سے رابطہ کیا اوران سے ہدایات لیں۔

راولپنڈی سے واپسی پران ہدایات کی روشنی میں تھانہ انچارج کو ملے، جنہوں نے اگلے دن آنے کا حکم دیا۔چنانچہ 6 مئی کوپھران کے پاس جانا ہوا۔ایک دن چھوڑ کر 8 مئی کو راولپنڈی میں متعلقہ آر ایم صاحب سے ملاقات کی، توعلم ہوا کہ رپورٹ نمبر 202 موصول ہوگئی ہے۔واپسی پر چوکی انچارج سے مل کرانہیں اس پیشرفت سے آگاہی دی اوران سے اپنی کاروائی کے متعلق پوچھا۔9 مئی کوپھر آر ایم صاحب سے پنڈی میں ملے اور تازہ ترین صورتحال جانی۔اس دن علم ہوا کہ متعلقہ مجسٹریٹ درجہ اول کی ٹرانسفر ہوگئی ہے۔ 10 مئی کے دن چوکی پولیس سے رابطہ کیا، پھر 12 مئی کو بھی اور 14 مئی کوسید لعل شاہ صاحب کی ہمراہی میں تھانہ کے ایس ایچ او صاحب کے پاس گئے۔

مصالحتی جرگوں کی آمد کا سلسلہ:۔

فریق ثانی نے مقدمہ کی مضبوط حیثیت کا علم ہونے پراور پولیس کی کاروائی کے لئے پیش رفت سے آگاہ ہونے کے بعد، راقم السطور سے مختلف ذرائع اورسطحوں پر مصالحت کیلئے کوشش شروع کردی۔چنانچہ 13 مئی کوصدر غوثیہ مسجد واہ نے، اس مقصد کیلئے مجھ سے ملاقات کی اوراسی دن راولپنڈی سے وہاں کے ایک بااثر اور معتبر شخصیت کی قیادت میں ایک جرگہ ٹیکسلا آیا، مذکورہ شخصیت کے حقیقی بھائی، ہمارے جمعیت کے حوالے سے جماعتی ساتھی تھے اور برادری کے لحاظ سے یہ خاندان کشمیری تھا، جس قوم کا میں بھی ایک فرد تھا۔ بہر حال ان لوگوں کواپنے مقصد میں کامیابی حاصل نہ ہوسکی۔

پولیس حکام سے رابطے اور پیشرفت:۔

چونکہ ہمارے علم کے مطابق، ابھی تک باقاعدہ مقدمہ کا اندراج نہیں ہوا تھا، اس لئے 14 مئی کو پھر، مولانا سید لعل شاہ صاحب کے ہمراہ، ایس ایچ او صاحب سے ملاقات کی گئی۔ دو، تین دن بعد، دوبارہ ان کے پاس گئے توانہوں نے تقریر کی تحریری تفصیل مانگ لی، جواگلے دن یعنی 18 مئی کوان کے حوالہ کردی گئی۔اس کے بعد 19 مئی کوپنڈی میں آر ایم صاحب کی عدالت میں حاضری ہوئی، توانہوں نے شہادتیں پیش کرنے کا حکم دے دیا۔چنانچہ دودن بعد یعنی 21 مئی کوگواہوں نے آر ایم صاحب کے پاس پیش ہوکر شہادتیں قلمبند کرادیں۔اس دوران 20 مئی کو جب ہم، شاہ صاحب موصوف اور ایک مقامی بااثر شخصیت کے ہمراہ، ایس ایچ او صاحب سے ملے توانہیں نے ملزم کے وارنٹ گرفتاری جاری ہونے کی خبر دے دی۔الزام علیہ، مولانا موصوف، وارنٹ گرفتاری کی اطلاع ملتے ہی، 20 مئی کوراولپنڈی کی عدالتوں میں ضمانت قبل از گرفتاری کرانے کیلئے آگئے اور درخواست پیش کردی۔دوسرے دن اس درخواست کی سماعت ہوئی اوران کی ضمانت ازگرفتاری کی درخواست منظور کرلی گئی۔

مقدمہ کے باقاعدہ اندراج کے بعد کی صورتحال:۔

اٹک، حضرو، راولپنڈی، واہ کے علماء سے 22 اور 23 مئی کوان کے ہاں جا کر ملاقاتیں کیں اور تعاون کی درخواست کی۔مقدمہ کی سماعت اب باضابطہ شکل اختیار کرگئی، اسلئے کہ ملزم نے ضمانت کرا کر مقدمہ کوقانوناً تسلیم کرلیا تھا۔

کالونی میں تبلیغی جماعت کے کام پر پابندی:۔

گزشتہ صفحات میں، ایڈمن افسر کے جانبدارانہ رویہ کی طرف اشارہ کیا جاچکا ہے۔موصوف نے ادارہ کی اعلیٰ انتظامیہ کو، موجودہ مقدمہ کی مثال دے کراس بات پر قائل کرلیا کہ تبلیغی جماعت، جس کے بانی دیوبندی مکتب فکر کے ایک بڑے عالم دین ہیں، کی کالونی کے اندر تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی لگادی جائے، تاکہ مزید کوئی تنازعہ پیدا نہ ہو۔چنانچہ 24 مئی کو اس پابندی کے احکامات جاری کردیئے گئے۔اس سلسلہ میں جولائی کے مہینہ تک مختلف سطحوں پر مشاورت کی گئی، راولپنڈی کے مرکز میں ذمہ دار بزرگوں سے رہنمائی لی گئی، مقامی علماء سے بھی رابطے کئے گئے اور 30 جون کے اپنی انجمن کے اجلاس میں بھی لائحہ عمل پر غور کیا گیا۔اجلاس میں یہ مشورہ ہوا کہ تبلیغی حضرات کی طرف سے ادارے کے سربراہ کو وضاحتی درخواست پیش کردی جائے اوراپنے مثبت طریق کار، انداز تبلیغ اور پروگرام کی تفصیلات سے آگاہ کردیا جائے۔چنانچہ 2 جولائی کوان حضرات نے سربراہ ادارہ سے ملاقات کرکے مذکورہ کام کردیا۔بہر حال تقریباً آزمائش والے، اس مقامی نئی طرز کے "چلّے" کے بعد جماعت کومشروط کام کی اجازت دے دی گئی۔

مقدمہ کی پیشرفت:۔

آئندہ پیشی کے موقع پر، عدالت نے موقف پیش کرنے سے پہلے مشورہ کیلئے، 25 مئی کوسید لعل شاہ بخاری صاحب سے ملاقات کی گئی اوراس کے نتیجے میں 26 مئی کووہ بھی

مجسٹریٹ کی عدالت میں ہمارے ہمراہ رہے۔اس دن مجسٹریٹ صاحب نے ملزم کی آئندہ پیشی کیلئے حکم طلبی جاری کیا۔پیش آمدہ صورتحال کے متعلق مشاورت کی غرض سے راولپنڈی سے واپسی پر لالہ رخ واہ میں دیگر علمائے کرام سے ملاقات کی گئی اورانہیں مزید دلچسپی لینے پر آمادہ کیا۔

ایچ ایم سی اکابر علماء کی تشریف آوری:۔

جانشین شیخ التفسیر،امام الہدیٰ حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور، مذکورہ دن یعنی 26 مئی کو کلی مسجد میں تشریف لائے اور درس قرآن ارشادفرمایااوراس موقع پرسات طلبہ کو، ناظرہ قرآن مجید کی تعلیم کی تکمیل کرائی۔جن میں چار سعادت مند بچوں نے، حفظ کرنے کاارادہ کرلیا۔راقم السطور کے آپ 1963ء سے پیر طریقت تھے،لہٰذامیں نے ان کی خدمت میں حاضر ہوکرمشورہ اوردعائیں لیں،اگلے دن یعنی 27 مئی کو پاکستان کے نامور خادم قرآن جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب بھی مذکورہ مسجد میں تشریف آورہوئے اوراپنے فکرانگیز خطاب سے حاضرین کومستفیض فرمایا۔

کالونی کے A6 حصہ میں درس حدیث:۔

معمول کے مطابق جناب حافظ ممتاز احمد کی رہائش گاہ پر،حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب کا درس حدیث ہوا۔یہ درس دسمبر 1974ء سے ماہانہ بنیاد پر جاری تھااور بلاناغہ منعقد کیا جاتا تھا۔مولانا عبداللہ صاحب کے مذکورہ اغواء کے موقع پر کچھ تعطل ہوا۔

ماہ جون کی دوڑ دھوپ:۔

کسی قسم کے بھی مقدمہ کے ضمن میں مدعی یامدعاعلیہ کو،کس مسلسل مشقت اوردوڑ دھوپ کا سامنا کرنا پڑتا ہے،یہ ایسی ابتلاء کا شکار شخص خوداوراس کے اہل خاندان جانتے ہیں۔میں یہ کیس ابتلاءتونہیں سمجھتا، بلکہ اپنے فریضہ کی ادائیگی باورکرکے،مصروف عمل رہاتھا۔بہرحال بشری کمزوری کی وجہ سے یہ الفاظ لکھ دیئے ہیں۔یکم جون کومولانا سید لعل شاہ صاحب بخاری سے واہ میں،راولپنڈی عدالتوں میں وکیل صاحب ومتعلق افراد سے ملاقاتیں کرکے،واپسی پر ملاقات کی اور مولانا موصوف کوالزام علیہ کی قبل ازگرفتاری ضمانت کی توثیق یا تنسیخ کے لئے مقررہ،تاریخ سماعت مورخہ 3 جون کے بارے میں مشورہ کیا۔

معززین کے وفد برائے صلح کی آمد:۔

ٹیکسلا کے یہ ایک رشتہ داراور معزز شخص کی ہمراہی میں متاثرہ مسلک کے افراد، 2 جون کو میرے پاس آئے اور صلح کرنے پرزور دیا،اس لئے کہ مولانا موصوف،ان کے مسلک کے بڑے علماء وخطباء میں شمار ہوتے تھے اورراولپنڈی ڈویژن میں بہت مقبول مقرراور پیر طریقت بھی تھے۔یہ مقدمہ انکے سب متعلقین کیلئے،سبکی اور پریشانی کا باعث تھا۔بہرحال میں نے اپنے اکابر اولیاء اللہ کی عزت وحرمت کے تحفظ کے مقابلہ میں،ذاتی تعلقات ورشتہ داری کوترجیح نہ دی اوران سے معذرت کرلی۔

مقدمہ کی صورتحال:۔

راولپنڈی میں سیشن جج صاحب کی عدالت میں، 3 جون کوقبل ازگرفتاری ضمانت کے سلسلہ میں سماعت تھی،جہاں متعلقہ پولیس عملہ نے مقدمہ کاریکارڈ پیش کرناتھااوروکلاء نے دلائل دینے تھے۔لہٰذا حافظ ممتاز صاحب کی ہمراہی میں اس موقع پرعدالت میں حاضری ہوئی۔مولانا موصوف اچھے خاصے مریدین وعلماء کے ہمراہ حاضر عدالت ہوئے اورمتعلقہ جج صاحب نے،غالباً پہلے سے خودپر موجود حکومتی دباؤ کی وجہ سے دلائل وغیرہ کوسنے بغیر،ضمانت کی توثیق کردی۔ہم تودو،چارغریب کارکن تھے اور "بے تیغ بھی لڑتا ہی سپاہی" کا شعرسن کر،میدان جنگ میں کودپڑے تھے،جبکہ فریق ثانی ہمارے مقابلے میں،سوگنازیادہ وسائل اوراثرورسوخ رکھتا تھا۔

ایچ ایم سی کے متاثرہ فریق کے وفد کی ڈی سی صاحب سے ملاقات:۔

اسی دن،جوکالونی کے افرادعدالت میں حاضری کے لئے آئے تھے،انہوں نے وفد کی صورت میں ضلع راولپنڈی کے ڈپٹی کمشنرصاحب سے ملاقات کی،جوڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بھی تھے اورانہوں نے ہی،استغاثہ قبول کرکے،مقدمہ کے اندراج کاحکم دیاتھا۔وفد نے کیا مطالبہ کیا،اورانہوں نے کیاجواب دیا،اس کی تفصیل تو معلوم نہیں،البتہ پچھلی سطروں میں مذکور،ان کے اثرورسوخ کا یہ بھی ایک اظہاراورنتیجہ تھا،جس کی وجہ سے ملاقات بھی ہوگئی اور غالباً تعاون کی یقین دہانی بھی ہوگئی ہوگی۔اس لئے کہ آنے والے دنوں میں یہ چیز ظاہرہوگئی تھی،کہ قانونی طور پرتوبچت کی کوئی گنجائش نہ تھی اوران کے لئے یہی لائحہ عمل مفید ہوسکتا تھااور ہوا۔

فریق ثانی کے اثرورسوخ کا مداوا کرنے کی اپنی سی سعی وکوشش:۔

مذکورہ بالاصورتحال سامنے آنے پر،چونکہ اپنی حالت تو "ملا کی دوڑ مسجد تک" والی تھی۔راقم نے 4 سے 9 جون راولپنڈی،اسلام آباداورواہ کینٹ کے ہم مسلک علمائے کرام، بلکہ جمعیت کے ناظم اعلیٰ مولانا مفتی محمود صاحب تک کے اکابر سے مسلسل ملاقاتیں کیں اوراپنی استطاعت کے مطابق سعی وکوشش کردی،تاکہ فریق ثانی کے اثرورسوخ کے مقابلہ

میں کچھ "دال دلیا" اِدھر سے بھی ہو جائے۔ مفتی محمود صاحب اور ان کی جماعت، اس وقت "حزب اختلاف" میں تھی، اس لئے نوکر شاہی انہیں کوئی اہمیت نہ دے سکتی تھی۔ اس بناء پر میری یہ کوشش زیادہ موثر نہ ہو سکی۔

مصالحتی جرگہ کا دوبارہ رابطہ:۔

جون کی ابتداء میں آنے والا جرگہ ایک ہفتہ بعد، پھر راقم السطور کے پاس آیا اور اس بار تحصیل راولپنڈی کے ایک مشہور، جرائم پیشہ وزور آور لوگوں کے گاؤں سے بھی، دو، تین افراد شریک وفد تھے۔ چنانچہ انہوں نے صلح نہ کرنے پر، اشارتاً مجھے شدید قسم کی دھمکیاں بھی دیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے مجاہد و جری مقبول بندوں کی نسبت کی برکت سے اور ان ہی کی ناموس کے تحفظ کے لئے، یہ کاروائی کرنے والے، ایک ضعیف و ناتواں اور غریب و بے سہارا، نوجوان کو ہمت و جرات بخش دی اور میں الحمدللہ ان کی دھمکیوں سے مرغوب نہ ہوا۔ بہر حال اس دفعہ بھی وہ ناکام و نامراد لوٹے۔ یہ سچ ہے کہ ؎ ہمت مرداں، مدد خدا

ملزم کا عدالت میں حاضری سے گریز:۔

مقدمہ کی سماعت کرنے والی عدالت نے، 10 جون کو حاضری کیلئے، ملزم عالم کی طلبی کی تھی، لیکن وہ تشریف نہ لائے اور عدالت میں پیشی سے گریز کیا، شائد وہ ضمانت قبل از گرفتاری منظور کرا کے، پولیس کی طرف سے کاروائی سے بے فکر ہو گئے تھے اور صلح کی ہر نوع کی کوششیں شروع کر دی تھیں۔ وجہ ظاہر ہے کہ بطور ملزم ان کی عدالت میں پیشی، ان کے منصب و مقام کے منافی تھی۔

عدالتی کاروائی کیلئے متنازعہ تقریر کی دوبارہ تحریر:۔

چونکہ اب باضابطہ سماعت شروع ہو گئی تھی، 10 جون کی مذکورہ صورتحال سے آگاہ کر کے، آئندہ لائحہ عمل طے کرنے کیلئے، اگلے دن یعنی 11 جون کو واہ میں، سید لعل شاہ صاحب بخاری سے ملاقات کر کے مشاورت کی۔ ان کے مشورہ پر آئندہ سماعت سے پہلے، یعنی 12 تاریخ کو سارا دن لگا کر، پوری تقریر کو لفظ بہ لفظ، صاف اور جلی حروف میں لکھ لیا۔

عدالت میں پیشی سے پھر پہلو تہی:۔

عدالت میں 13 جون کو پھر سماعت تھی اور ملزم موصوف اب بھی غیر حاضر تھے۔ چنانچہ مجسٹریٹ صاحب نے، آئندہ تاریخ سماعت، 25 جون طے کر کے، ملزم کی طلبی کے لئے قانونی کاروائی کا حکم جاری کر دیا۔ راقم السطور نے اگلے دنوں میں لعل شاہ صاحب موصوف کو صورتحال سے آگاہ کر دیا۔

پیشی کے دو ہفتوں کی وقفہ کی ہنگامی مصروفیات:۔

کہاوت مشہور ہے کہ "اس کو چھٹی نہ ملی، جس نے سبق یاد کیا"۔ مقدمہ کی سماعت اگلے بارہ دنوں کے لئے ملتوی ہونے پر، ابھی سکھ کا سانس بھی نہ لیا تھا، کہ آبائی قصبہ میں ایک ہنگامی صورتحال درپیش ہوئی، جس کا تفصیلی تذکرہ "انجمن شبان اسلام" کے حالات میں درج کر دیا گیا ہے۔ اس صورتحال سے نمٹنے کے لئے، 16 سے 24 جون تک، دن رات مصروف رہنا پڑا۔ الحمدللہ، نتیجہ کامیابی کی صورت میں برآمد ہوا۔

سماعت مقدمہ کی پیش رفت:۔

گزشتہ سماعت میں عدالتی فیصلہ کے مطابق، 25 جون کو دوبارہ سماعت کیلئے طے کیا گیا تھا، چنانچہ عدالت میں حاضری ہوئی اور الزام علیہ پھر غیر حاضر تھے۔ چنانچہ اگلی تاریخ کے لئے دوبارہ طلبی کا حکم جاری کر کے، سماعت 9 جولائی تک ملتوی کر دی گئی۔

مکی مسجد میں "یوم صدیق اکبرؓ" کا جلسہ (5 جولائی):۔

جنون بھی ہو، جوانی کا جوش بھی فارغ نہ بیٹھنے دے، تو حرکت سکون میں نہیں بدلتی، چنانچہ راقم السطور نے اس دو ہفتے کے وقفہ کو غنیمت سمجھا اور "انجمن محبان رسول ﷺ" کے زیر اہتمام جمادی الثانی میں، مذکورہ عنوان سے ایک تبلیغی پروگرام منعقد کرانے کا ارادہ کر لیا۔ چنانچہ مشاورت کر کے، سید عبدالمجید ندیم صاحب سے، 5 جولائی کی تاریخ طے کرائی۔ اس پروگرام کے لئے انجمن کے اجلاس منعقد کئے، پولیس سے رپورٹ لکھوا کر ضلعی انتظامیہ سے دو، چار دن مسلسل رابطہ کر کے لاؤڈ سپیکر کی اجازت لی، اشتہارات چھپوائے اور انتظامات کو حتمی شکل دی۔ اس دورانیئے میں ایک شادی بھگتائی، حضرو، اسلام آباد، پنڈی کے کئی چکر بھی لگے۔ اسی طرح تبلیغی جماعت پر پابندی کے حوالہ سے مشاورت و اقدامات بھی کئے گئے۔ درس قرآن و حدیث بھی معمول کے مطابق کرائے، کچھ دن بیماری بھی بھگتی، اس لئے کہ گرمی میں مسلسل تگ و دو نے پھیپھڑے متاثر کر دیئے تھے، عربی کلاس کے حوالہ سے بھی اپنی ذمہ داریاں پوری کیں، فارغین کو دینے کیلئے اسناد چھپوائیں، نوکری بھی بلاتعطل کرتا رہا، غرضیکہ رات، دن کا کوئی لمحہ فرصت کا نہ تھا۔ مجوزہ جلسہ میں شرکت یقینی بنانے کیلئے، جلسہ سے ایک دن قبل یعنی 4 جولائی کو پنڈی گھیب کے قریب واقع مشہور قصبہ ملہوالی روانہ ہوا۔ اس لئے کہ وہاں سید ندیم کا خطاب تھا۔ رات وہاں گزار کر، موصوف کو

ہمراہ لیا۔انہوں نے واپسی،اس سفر میں بعد ظہر پنڈی گھیب میں جلسہ سے خطاب کیا،جس کے بعد پبلک ٹرانسپورٹ کے ذریعے براستہ کھوڑ،فتح جنگ،ٹیکسلا روانگی ہوئی اور بمشکل رات 10 بجے خطیب صاحب موصوف کو اپنے جلسہ کے مقام یعنی مکی مسجد ایچ ایم سی میں پہنچایا۔بہر حال انہوں نے تاریخی بیان کر کے تھکاوٹ دور کر دی۔ایک عزیز نوجوان شاعر و نعت خواں کا شعر تھوڑی ترمیم سے لکھ رہا ہوں کہ ۔ سفر آخر سفر ہے،مشکلیں تو پیش آتی ہیں نظر منزل پہ پڑتی ہے،سفر کو بھول جاتا ہوں

احسان کے نقد بدلہ کیلئے پھر سفر:۔

حضرت مولانا سید عبدالمجید ندیم صاحب نے احسان کرتے ہوئے،ہمیں مسلسل تبلیغی سفر اور دن میں دو،تین تقاریر کے طے شدہ پروگراموں کے باوجود،گزشتہ رات کا وقت دے دیا تھا۔اس لئے ان کے حکم پر اگلے دن یعنی 6 جولائی کو صبح ہی ان کے ہمراہ پھر سفر شروع کر دیا گیا۔وہی پبلک ٹرانسپورٹ کے ذریعے پُر مشقت سفر،ٹوٹی پھوٹی سڑکیں،دور دراز منزل اور ظہر کے وقت لازماً وہاں پہنچنا ایک عجیب اور پیچیدہ صورتحال تھی۔بہر حال منزل مقصود یعنی قصبہ دومیل نزد پنڈ سلطانی وجنڈ ضلع اٹک میں،قبل ظہر بخیریت پہنچ گئے،جو میرے جماعتی وذاتی دوست حافظ محمد ممتاز احمد صاحب اور ملک کے نامور خطیب و مجلس ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا اشرف ہمدانی صاحب کا آبائی گاؤں ہے۔

بہر حال اس مقام پر،بعد ظہر اور عشاء،سید ندیم صاحب نے،دو مساجد میں بہترین تقریریں کیں۔حاضری بھی بہت زیادہ رہی۔رات کو وہیں قیام کے بعد صبح سویرے پھر،پچھلی سطروں میں تحریر صورتحال کے مطابق،راولپنڈی کیلئے سفر شروع کر دیا۔وہاں پہنچ کر شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب اور مولانا عبدالستار توحیدی صاحب سے ملاقاتیں کر کے،سید ندیم صاحب نے اپنی جماعت کی طرف سے مجوزہ "خلاف راشدہ کانفرنس" کے انعقاد کے سلسلہ میں اور راقم السطور نے،زیر بحث مقدمہ کے بارے میں مشاورت کی۔ اس مصروفیت سے فارغ ہو کر،میں نے سید صاحب سے اجازت لے کر ٹیکسلا روانگی کی۔

مقدمہ کی سماعت اور پولیس حکام سے ملاقات:۔

دو ہفتہ کے وقفہ کے بعد،9 جولائی کو پھر سماعت ہوئی،مولانا موصوف بدستور غیر حاضر تھے۔اس پر مجسٹریٹ نے،ان کے لئے بذریعہ وارنٹ گرفتاری،حاضری کے احکامات جاری کر دیئے اور آئندہ سماعت کے لئے 12 جولائی کی تاریخ مقرر کی۔گزشتہ تمام سماعتوں پر اور آج بھی مولوی صاحب موصوف کی عدم حاضری اور وارنٹ گرفتاری وغیرہ کے سلسلہ میں معلومات حاصل کرنے کے لئے،ساتھیوں کے ہمراہ،مدعی مقدمہ یعنی راقم السطور نے اسی دن،علاقہ کے پولیس افسر،ڈی ایس پی صاحب اور پھر ان کی ہدایت پر،متعلقہ تھانہ سنگجانی کے انچارج،ایس ایچ او صاحب سے ملاقات کی اور ان سے تبادلہ خیال کر کے،انہیں مذکورہ حکم کی اطلاع دی اور کاروائی کا مطالبہ کیا۔اس طرح،اپنی طرف سے ایک "فارمیلیٹی" پوری کر دی۔نتیجہ کیا نکلنا تھا،وہی ڈھاک کے تین پات۔

مقدمہ کی سماعت وصورتحال کا تسلسل:۔

پچھلی سماعت پر فیصلہ کے مطابق 12 جولائی کو،پھر سماعت ہوئی اور حسب معمول مولانا موصوف غیر حاضر رہے۔غالباً دوبارہ وارنٹ بھی جاری کر دیئے گئے۔

بلائے دیگر گرفت:۔

ایچ ایم سی میں جناب سید عبدالمجید صاحب کی حال ہی میں کی گئی تقریر اور ایک سابقہ خطاب کے دوران،حاضرین کی خوش طبعی کیلئے،ایک موقع کی مناسبت سے لطیفہ سنانے پر، کالونی کے پٹھان افسران اور سامعین نے تحریراً احتجاج کر دیا اور اپنی شدید ناراضگی کا اظہار کیا۔یہ سارے حضرات ہمارے محسنین ومعاونین احباب تھے۔اب ایسی نازک صورتحال میں ان کو مطمئن کرنا،جان جوکھوں کا کام تھا۔اس لئے کہ ہماری انجمن کے صدر صاحب خود بھی پٹھان تھے۔بہر حال 14 جولائی کو،راقم السطور نے،ان دونوں تقریروں کو،ٹیپ ریکارڈر سے بڑے غور اور توجہ سے سنا،قابل اعتراض الفاظ نوٹ کئے اور بڑی مشکل وحکمت عملی سے،اپنے ان دوستوں کو مطمئن کیا۔سچ ہے کہ زبان کی،دانستہ یا نادانستہ لغزش،کئی بار بڑی مصیبت کا سبب بن جاتی ہے اور اس کا لگایا ہوا زخم جلدی مندمل نہیں ہوتا۔

اسی طرح،جیسا کہ گذر چکا ہے کہ،22 جون کو ایک ہنگامی احتجاجی جلسہ کے انعقاد کے بعد،ٹیکسلا شہر اور علاقہ کے علمائے کرام وعمائدین اہل سنت میں،احساس ذمہ داری بیدار ہوا اور انہوں نے ایک وسیع البنیاد تنظیم قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔چنانچہ مشاورت کے بعد 15 جولائی کو یہ جماعت بنا دی گئی،جس کے لئے متعدد اجلاس منعقد ہوئے،جن میں راقم السطور کو بھی شریک رہنا پڑا۔

اس دورانیے میں "عربی زبان" سیکھنے والی کلاس کا کورس بھی مکمل ہو گیا،ان کے لئے اسناد کی طباعت،ادارہ تحقیقات اسلامیہ وغیرہ سے تصدیقی دستخطوں کے حصول،تقسیم اسناد کی تقریب میں شرکت کیلئے نامور شخصیات وعلماء کو دعوت دینے کی غرض سے ملاقاتیں،مصری سفارتخانے سے اجازت،اساتذہ سے دستخطوں کے حصول وغیرہ،تمام ضروری تقاضوں کیلئے،بار بار اسلام آباد اور راولپنڈی کے چکر لگانے پڑے،اس لئے کہ اس تقریب کا انعقاد،3 اگست کو ہونا قرار پایا تھا۔یہ مسلسل مصروفیت بھی "بلائے دیگر" تو نہ تھی،البتہ پُر

مشقت سرگرمی ضرور تھی۔ بہر حال اللہ تعالی نے بیک وقت بہت سے مثبت کام کرنے توفیق وہمت عطا کردی تھی اور یہ اس کا خصوصی فضل وکرم ہے، ورنہ مجھ جیسا ضعیف انسان کہاں اور یہ کاروائیاں کہاں۔ دعا ہے کہ وہ ذات رحیم قبول بھی فرمائیں۔

ان مذکورہ مصروفیات کے ساتھ ساتھ، ایک اور اضافی کام بھی کرنا پڑا، اس لئے کہ ہمیں انجمن محبان رسول تشکیل دیئے، اب تک ڈیڑھ سال کا عرصہ گذر چکا تھا، اس عرصہ میں بہت سے کام کئے گئے اور تقسیم اسناد کا پروقار پروگرام بھی بنالیا گیا تھا، چنانچہ فیصلہ ہوا کہ اب تک کی کارکردگی، انجمن کے اغراض ومقاصد، لائحہ عمل اور آئندہ کے منصوبوں سے مسلمانوں کو آگاہی دینے کیلئے، ایک مختصر سا کتابچہ مرتب کر کے چھپوالیا جائے، تاکہ اسے مذکورہ تقریب کے موقع پر حاضرین میں تقسیم بھی کیا جائے اور ادارہ کے دیگر معاونین وملازمین کو بھی فراہم کیا جائے۔ یہ کام بھی میرے ہی ذمہ لگا، اور اس ذمہ داری کو نباہنے کیلئے 21 جولائی کو ریکارڈ دیکھ کر، مسودہ تحریر کیا اور اگلے دو دنوں یعنی 22، 23 جولائی کو راولپنڈی جا کر کتابت کرائی اور طبع کرالیا۔

عدالت میں پیشی:۔

مقدمہ کی سماعت کیلئے، مقرر کردہ تاریخ یعنی 24 جولائی کو متعلقہ عدالت میں حاضری دی۔ مولوی صاحب آج بھی غیر حاضر تھے۔ چنانچہ ایک بار پھر، ان کے وارنٹ گرفتاری جاری ہوئے اور سماعت 4 اگست تک ملتوی کردی گئی۔

دروس قرآن وحدیث اور دیگر معمولات:۔

مولانا محمد عبداللہ صاحب کا ماہانہ درس حدیث، 27 جولائی کو حافظ ممتاز احمد کے مکان پر حسب معمول ہوا، حضرت نے رات کو یہیں قیام فرمایا۔ 27 تاریخ کو ہی پہلے پہر، واہ میں درس قرآن مجید تھا، تو وہاں حضرت قاضی صاحب کو طبع کردہ، درس قرآن پیش کئے۔ حضرت نے 30 جولائی کو مکی مسجد میں بعد عصر درس قرآن ارشاد فرمایا۔ 31 جولائی کو راقم السطور، تقریب اسناد کے سلسلہ میں مشورہ اور انتظامات کو حتمی شکل دینے کیلئے، اسلام آباد حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب کے پاس حاضر ہوا، ہدایات لیں، اور واپس آکر بعد عشاء، نواحی دیہات میں، شیخ القرآن صاحب کے جلسہ میں شرکت کی اور ان سے مقدمہ کے متعلق تبادلہ خیال بھی کیا۔

عدالت میں حاضری:۔

راولپنڈی میں 4 اگست کو سماعت کے موقع پر حاضری ہوئی اور اس دفعہ بھی مولانا موصوف پیش نہیں ہوئے۔ بہر حال مجسٹریٹ صاحب نے آئندہ 16 اگست کی پیشی کے دن شہادتیں طلب کرلیں۔

علمائے کرام سے رابطے:۔

شہادتوں کے موقع پر، عندالضرورت علماء کی رہنمائی لینے کیلئے، راقم نے اگلے دن یعنی 5 اگست کو سید لعل شاہ صاحب بخاری سے ملاقات کر کے، صورتحال عرض کرنے کے بعد، اس ضرورت کی طرف متوجہ کیا۔ اسی دن مولانا زاہد الراشدی صاحب ٹیکسلا تشریف لائے اور ان سے بھی مشاورت ہوئی۔ 8 اگست کو جمعہ کے دن، لالہ رخ اور گڑھی افغاناں میں تبلیغی اجتماعات کے موقع پر، علمائے کرام سے گفت وشنید کی۔ اسی طرح 10 اگست کو اٹک شہر میں حضرت قاضی صاحب کی خدمت میں حاضری دی۔ اس ہفتہ کے دوران، ٹیکسلا میں ہونے والے علماء کے دو اجلاسوں کے موقع پر بھی، علماء وخطباء اور کارکنوں کو صورتحال سے آگاہ کیا۔ سید لعل شاہ صاحب بخاری سے 14، 15 تاریخ کو پھر مشاورت کی، اس لئے کہ ایک دن بعد اس مقدمہ کی سماعت تھی۔ فریق ثانی نے 13 اگست کو اپنی مسجد میں ایک جلسہ کرایا، جس کی تفصیلات معلوم نہ ہوسکیں۔

شہادتیں پیش کرنے کے دن والی سماعت کی صورتحال:۔

متعلقہ عدالت میں گواہوں کے ہمراہ مقررہ تاریخ یعنی 16 اگست کو گواہوں کے ہمراہ پیش ہوئے۔ اس دن مجسٹریٹ صاحب نے شہادتیں لینی تھیں، لیکن مدعا علیہ کا وکیل غیر حاضر ہوگیا اور مولانا موصوف بھی نہ آئے۔ مجسٹریٹ کی اس دن کی گفتگو سے اندازہ ہوا کہ موصوف، اپنے ہر قسم کے متعلقین، خصوصاً سرکاری افسران اور حکومتی عہدیداروں کے ذریعے عدالت پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ مقدمہ کو بغیر سماعت اور ان کی حاضری کے خارج کردیا جائے۔ مجسٹریٹ صاحب بھی اس دباؤ سے متاثر نظر آئے۔ بہر حال انہوں نے آئندہ سماعت کی تاریخ، یکم ستمبر مقرر کردی۔

سماعتوں کے درمیانی وقفہ کی مصروفیات:۔

اپنے آبائی شہر ٹیکسلا کی مقامی وعلاقائی، تبلیغی وتنظیمی مصروفیات کے علاوہ، جو ہمہ نوع تھیں، 29 اگست کو مولانا محمد عبداللہ صاحب کا درس، A6 کالونی میں معمول کے مطابق ہوا۔ مذکورہ تبلیغی مصروفیات کولیاں، کوٹ نجیب اللہ، جولیاں، تربیلہ، راولپنڈی اور ٹیکسلا شہر کے تبلیغی جلسوں اور کانفرنسوں کے انتظامات اور شرکت کی تھیں۔ اسی طرح ٹیکسلا کی نو

تشکیل شدہ کمیٹی کے اجلاسوں کی حاضری بھی ایک مشغولیت تھی۔ ان تمام مواقع پر، علمائے کرام اور جماعتی عہدیداروں سے مقدمہ کے متعلق گفت وشنید ہوتی رہی۔

مقدمہ کی اگلی سماعت بھی بے نتیجہ:۔

یکم ستمبر کی مقدمہ والی سماعت پر، مولانا موصوف کی غیر حاضری کی وجہ سے، ان کے وکیل نے شہادتیں پیش نہ ہونے دیں اور مہلت طلب کر لی۔ چنانچہ کسی پیش رفت کے بغیر سماعت اگلی تاریخ یعنی 16 ستمبر تک ملتوی کر دی گئی۔

فریق ثانی کی طرف سے بزدلانہ گمنام اقدام:۔

یکم اور 2 ستمبر کی درمیانی رات کو، میرے اور حافظ ممتاز احمد کے خلاف "چندہ خوری" کے گمنام اشتہار، کالونی، فیکٹری گیٹوں اور ورکشاپوں میں چسپاں کر دیئے گئے۔ بلکہ بعد کی اطلاع کے مطابق، بذریعہ ریل پنڈی اور ہری پور سے آنے والے ملازمین میں بھی تقسیم کیئے گئے۔ ہم نے فوری طور پر قلم سے جواب لکھ کر متعلقہ جگہوں پر چسپاں کر دیا اور ذمہ دار افراد کا کھوج لگانے کی کوشش شروع کر دی۔ اس دوران، راقم السطور چھ دن، بستر علالت پر رہا، لیکن احباب، تحقیق میں مصروف رہے اور بزدل دشمن کی شناخت کر لی، اس ضمن میں یقینی ثبوت بھی حاصل کر لیے گئے۔ چنانچہ ہم نے، 21 ستمبر کو مذکورہ شخص کو نامزد کرتے ہوئے، اشتہار چھپوا کر اسے معافی مانگنے کی مہلت دی اور بصورت دیگر اس کے خلاف، ہتک عزت کا مقدمہ دائر کرنے کی دھمکی دی۔ جس طرح اس نے مذہبی لیڈر کے خلاف، پہلے سے قانونی کاروائی جاری تھی۔ موصوف وہی، میرے مضروبہ فرد تھے، جن کو تھپڑ رسید کیئے گئے تھے۔ ہم نے اس طبع شدہ اشتہارات میں، اس کے ملوث ہونے کے ناقابل تردید ثبوتوں کا تذکرہ کر دیا تھا۔ بہر حال ان کی یہ مذموم حرکت ناکام ہوگئی، وہ خائب وخاسر ہوا اور ہم اللہ تعالیٰ کی مدد سے سرخرو رہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

مقدمہ کی سماعت اور ملزم کی حاضری:۔

مولانا موصوف 16 ستمبر کے دن، اپنے مسلک کے مرکزی قائدین علماء اور مریدین کے جم غفیر کے ہمراہ عدالت میں حاضر ہوئے۔ یہ دن بھی شہادتیں قلمبند کرنے کیلئے متعین تھا، لیکن مولانا صاحب نے، بذریعہ وکیل صلح کی کوشش کا حوالہ دے کر، مزید مہلت طلب کر لی اور ایک ہفتہ بعد یعنی 23 ستمبر کی تاریخ سماعت کیلئے مقرر کرالی۔ مذکورہ علمائے کرام نے، راقم السطور سے سماعت کے بعد صلح کیلئے بات چیت کی اور اس پر اصرار کیا۔ ان میں وہ محترم مولانا بھی تھے، جو میری دعوت پر 1972ء کی تحریک ختم نبوت کے احتجاجی جلسہ میں، اپنے مسلک کی نمائندگی کے لئے شریک ہو کر، خطاب کر چکے تھے۔ بہر حال کوئی حتمی فیصلہ نہ ہو سکا اور میں نے اپنے مقتدر علمائے کرام سے مشاورت کے بعد، ردعمل ظاہر کرنے کا وعدہ کر لیا۔ عدالت سے فارغ ہو کر ہم نے، مولانا عبدالستار توحیدی صاحب سے ملاقات کر کے انہیں صورتحال سے آگاہ کیا اور مشورہ سے مطلع کرنے کی درخواست کی۔

مقدمہ کی حتمی اور آخری سماعتیں:۔

مولانا موصوف نے ایک ہفتہ کی مہلت لے کر، 23 ستمبر کی تاریخ سماعت مقرر کرائی تھی، لیکن حسب روایت انہوں نے، میڈیکل سرٹیفکیٹ بھجوا کر غیر حاضری کر لی۔ چنانچہ مجسٹریٹ صاحب نے بغیر کسی کاروائی کے آئندہ کی سماعت کیلئے 11 اکتوبر کی تاریخ دے دی۔ مذکورہ دن سے، ایک دن قبل ہم نے اپنے وکیل صاحب سے ملاقات کر کے، ساری صورتحال پر تبادلہ خیال کیا اور حکمت عملی طے کی۔ چنانچہ اگلے دن یعنی 11 اکتوبر کی سماعت کے دوران، ہمارے وکیل صاحب نے مجسٹریٹ صاحب کو، ان تاخیری حربوں کی تفصیل سے آگاہ کرتے ہوئے، قائل کرنے کی کوشش کی کہ آپ ہمارے دلائل سن لیں اور فریق مخالف کے وکیل کو بحث پر آمادہ کریں تاکہ مقدمہ آگے بڑھے اور کوئی فیصلہ ہو۔ چنانچہ انہوں نے اسی دن دونوں وکلاء کے ابتدائی دلائل سن لئے اور دو دن بعد یعنی 13 اکتوبر کو بحث کرانے کا حکم دے دیا۔ ساتھ ہی اپنی طرف سے انہوں نے صلح کر لینے پر اصرار کیا۔ ان دو دنوں میں فریق ثانی نے ملک کے اعلیٰ ترین عہدیداروں، مرکزی وزراء، نوکر شاہی کے فرعون صفت افسروں اور اسی مرتبہ ومقام کے پیرو مرشد کو مجبور کر کے مداخلت پر آمادہ کیا۔ اور ان سے مجسٹریٹ صاحب پر شدید دباؤ ڈلوایا۔ بحث کے دن فریق ثانی کے وکیل، جو بہت پرانے اور منجھے ہوئے مشہور بیرسٹر تھے اور بیسیوں نامور وکلاء کے استاد بھی تھے، ہمارے وکیل صاحب کے پرزور دلائل کے سامنے بے بس ہوگئے۔ اس صورتحال کو دیکھ کر مجسٹریٹ صاحب نے سماعت 17 اکتوبر تک ملتوی کر دی اور اسی دن فیصلہ سنانے کا ارادہ بھی کر دیا۔ اس روز بھی، دبے لفظوں میں انہوں نے اپنی مجبوری کا اظہار کرتے ہوئے، مجھے مخاطب ہو کر مولوی صاحب سے صلح کرنے کا مشورہ دیا اور اپنی درخواست پر اصرار چھوڑنے کو کہا۔ میں نے اپنا معافی الضمیر بیان کر دیا کہ صورتحال آپ پر واضح ہے، بہر حال فیصلہ آپ نے کرنا ہے، جو مناسب سمجھتے کر دیں۔ چنانچہ 17 اکتوبر کو انہوں نے پھر صلح پر اصرار کرتے ہوئے اور صلح کو ہی بنیاد بناتے ہوئے، مقدمہ کو نمٹا دیا۔

جملہ معترضہ:۔

ابتدائے اپریل سے وسط اکتوبر تک، تقریباً ساڑھے چھ ماہ، استغاثہ و مقدمہ کا یہ سلسلہ چلتا رہا۔ راقم السطور نے سوائے حافظ محمد ممتاز احمد صاحب، صوفی آفتاب احمد صاحب اور

جناب ذوالفقار علی صاحب کے، ایچ ایم سی کے اپنے انجمن کے اراکین، معاونین و دوسرے احباب کو اس معاملے میں ملوث نہیں کیا۔ نہ کوئی چندہ لیا، نہ کہیں ساتھ جانے پر مجبور کیا۔ اس لئے کہ وہاں کے ماحول کو ہم نے اب تک، بلاتفریق مسلک، صرف اصلاحی و دینی شکل دی ہوئی تھی۔ اگر مذکورہ خطیب صاحب، انتہائی حدوں کو نہ چھوتے، تو میں یہ جوابی قدم نہ اٹھاتا۔ کیونکہ اپنا دس سالہ کیا ہوا کام، جو یہ ماحول پیدا کرنے کیلئے کیا گیا، اپنے ہاتھوں سے ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔

اس معاملے میں علاقہ سے جناب مولانا سید لعل شاہ صاحب بخاری نے بھرپور ساتھ دیا اور راولپنڈی سے مولانا عبدالستار تو حیدی صاحب نے۔ موخرالذکر بھی آخری مراحل میں، غالباً وہاں کے بریلوی علماء سے تعلقات کی وجہ سے، کچھ نرم پڑ گئے تھے، باقی اکثریت علمائے دیوبند نے، زبانی جمع خرچ کے سوا کوئی دلچسپی نہیں لی، حالانکہ ہمیشہ سے، ان ہی اکابر کا نام استعمال کر کے وہ اپنی دکانیں چمکا رہے تھے۔ اور اب بھی وہی رویہ ہے۔ بہر حال میں نے تو اپنی روزانہ کی نوکری والی ڈیوٹی کے ساتھ ساتھ یہ ساری مذکورہ جدوجہد کی ہے۔ نہ تو میں کوئی امیرزادہ ہوں، کہ ذریعہ معاش سے بے نیاز تھا، اسی طرح نہ کسی سیاسی یا مذہبی جماعت کا لیڈر اور بااثر شخصیت، نہ کسی مسجد کا امام و خطیب اور نہ کسی دینی مدرسہ کا مہتمم۔ صرف ایک غریب مزدور تھا، البتہ "ایمانی غیرت" اور "جذبہ قربانی" میرا اثاثہ تھا۔ اسی طرح ان اکابر سے دلی اور والہانہ عقیدت کو ذریعہ آخرت سمجھتا تھا۔ لہٰذا باوجود بے بضاعتی اور بے وسیلگی کے ایک عزم کیا، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے دوستوں یعنی اولیاء اللہ کے ناموس و احترام کے تحفظ کیلئے، کی جانے والی اس کوشش اور جہاد میں قدم قدم پر ایسی مدد فرمائی کہ کامیابی نے قدم چومے۔ بظاہر فریق مخالف سزا سے بچ گیا، لیکن اسے جو ذہنی اذیت، پریشانی، اضطراب اور عذاب سہنا پڑا، وہ ناقابل بیان ہے۔ انہوں نے مجھے جھکانے کیلئے ہر حربہ استعمال کیا، معززین کے جرگے بھجوائے، جان سے مارنے کی دھمکیاں بھی دیں، نوکری متاثر کرانے کیلئے انتظامیہ کو شکایتیں کیں، بدنام کرنے کیلئے غلط الزامات کے گمنام اشتہارات لگوائے، سماعتوں پر حاضر نہ ہو کر تھکا دینے کی سعی کی، لیکن الحمد للہ میرے عزم کو کمزور نہ کر سکے اور بالآخر جیسا کہ پہلے اشارہ کیا جا چکا ہے، اعلیٰ ترین درجے کے پیر صاحب کو استعمال کر کے، اپنی جان چھڑائی اور اس کے ساتھ ہی مولوی صاحب موصوف نے، ہمارے علاقہ میں آنے سے توبہ کر لی۔

یہ فتنہ آج بھی، پاکستان میں مختلف ٹوکوں، چُھروں، لنگڑوں، ننگی گالیاں دینے والے بدبختوں نے جاری رکھا ہوا ہے۔ راقم السطور علمائے دیوبند کے نام لیوا، جرات مند، باصلاحیت، پرعزم متوسلین سے یہ گزارش ضروری سمجھتا ہے کہ اگرچہ میرے والا اختیار کردہ انداز، صبر آزما و محنت و مشقت طلب ہے، لیکن یہ پرامن اور قانونی بھی ہے اور موثر ترین بھی۔ اگر اس فتنہ کا انسداد مطلوب ہو، تو یہ قدم اٹھائیں اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس فتنہ کا قانونی انسداد کرائیں، اگر مکمل انسداد نہ ہو سکا تو کم از کم ان کی زبان کی تیز دھار تو ضرور کند ہو جائے گی۔

میں تو اپنے وسائل اور وسعت کی حد تک، بلکہ اس سے بڑھ کر، ایک عمل کر کے مثال قائم کر چکا ہوں، اگلی عدالتوں میں جانے کیلئے نہ میرے پاس وسائل تھے، نہ نوکری کی وجہ سے فارغ وقت تھا، نہ کسی کا بے لوث مطلوبہ تعاون تھا، نہ اتنے بڑے تعلقات اور اثر و رسوخ والے لوگوں کے اسباب و ذرائع کے ساتھ کوئی تناسب تھا، پھر بھی محض اللہ کی مدد اور بھروسے کے سہارے، الحمد للہ ان کو سبق ضرور سکھا دیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تعلّی اور غرور سے بچائیں اور اس سلسلہ میں اٹھایا جانے والا کوئی ایک مخلصانہ قدم قبول فرما کر نجات کا ذریعہ بنا دیں۔

سال رواں کی آخری سہ ماہی کے متفرق کام:۔

انجمن محبان رسول ﷺ کی طرف سے، رمضان المبارک کی آمد سے قبل، "فضائل و مسائل رمضان المبارک" کے عنوان سے ایک کتابچہ مرتب کر کے اور شائع کرانے کے بعد، مفت تقسیم کیا گیا۔ اسی طرح سحر و افطار کے اوقات پر مشتمل ایک اشتہار بھی چھپوایا گیا۔ بارہ ستمبر کو مکی مسجد میں باقاعدہ ایک مدرسہ شروع کرنے کے لئے مشورہ ہوا، اس لیئے کہ اس سے قبل، جناب قاری محمد سلیمان صاحب، اپنی امامت و خطابت کی، مفوضہ ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ اضافی خدمت تدریس، ذاتی دلچسپی کے طور پر کر رہے تھے۔ قاری صاحب موصوف نے کالونی کے رہائش پذیر، افسران و ملازمین کے سکولوں میں زیر تعلیم، بیٹوں کو ان کے والدین کی خواہش پر، عصری تعلیم کے ساتھ ساتھ، سکول سے فارغ اوقات میں، یکم جون سے قرآن مجید حفظ کرانا شروع کر دیا۔ جبکہ ناظرہ تعلیم کا سلسلہ تو اگست 1974ء میں انہوں نے یہاں آتے ہی شروع کر دیا تھا۔ البتہ مکی مسجد کے موذن کو، طلبہ کی بڑھتی تعداد کے پیش نظر، جنوری 1975ء سے اپنا معاون مقرر کر لیا تھا۔ اب ان سلاسل کو، مدرسہ قائم کر کے، باقاعدہ نظم و ضبط میں لانا مقصود تھا۔

25 ستمبر کو "تحریک ختم نبوت" کے دوران مجاہدانہ کردار ادا کرنے والے، ایک نوجوان کو بے بنیاد مقدمہ میں ملوث کر کے، پریشان کیا گیا، تو ہم نے مداخلت کر کے اس کی جان بخشی کرائی۔ 17 اکتوبر کو حسب معمول مولانا محمد عبداللہ صاحب کا درس A6 کالونی میں کرایا گیا، لیکن مقدمہ کی وجہ سے کشیدگی بڑھ جانے پر، اگلے دو ماہ کے درس حدیث یعنی 28 نومبر اور 26 دسمبر کے، مکی مسجد میں کرائے گئے۔ حضرت قاضی صاحب کا درس قرآن 27 دسمبر کو ہوا۔

1976ء

دروس قرآن وحدیث:۔

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب نے، 16 جنوری کو درس حدیث اور حضرت قاضی صاحب نے درس قرآن 24 جنوری کو ارشاد فرمایا۔

انجمن محبان رسول کا اجلاس:۔

اس انجمن کا مشاورتی اجلاس، 4 فروری کو منعقد کیا گیا اور انجمن کے زیر اہتمام، جاری، تبلیغی سلسلوں کا جائزہ لے کر آئندہ کا لائحہ عمل طے کیا گیا۔

اگلی سہ ماہی کے ماہانہ دروس اور جلسہ ہائے سیرت:۔

درس حدیث، حسب معمول 27 فروری کو ہوا۔ ربیع الاول کے مہینے میں 7 اور 23 مارچ کو دو جلسہ ہائے سیرت منعقد ہوئے۔ پہلے جلسہ سے سید عبدالمجید ندیم صاحب، مولانا قاری سعیدالرحمٰن صاحب اور نعت خوان مخلص ملتانی نے، جبکہ دوسرے جلسہ سے حضرت مولانا قاضی محمد اجمل خان صاحب نے خطاب فرمایا۔ مارچ کا درس حدیث، 12 تاریخ کو اور اپریل کا 2 تاریخ کو ہوا۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے سال وصال کے حوالہ سے 18 اپریل کو پھر ایک تبلیغی جلسہ منعقد کرایا گیا، جس میں حضرت مولانا سید عبدالمجید ندیم صاحب اور مولانا قاری سعیدالرحمٰن صاحب نے شرکت فرمائی۔

حریف مسلک کی ایک انتقامی کاروائی اور مقدمہ:۔

موخرالذکر جلسہ میں کی جانے والی تقاریر کا حوالہ دے کر، حریف مسلک نے اپنا اثر ورسوخ استعمال کرتے ہوئے، ہمارے مہمان علمائے کرام پر مقدمہ قائم کرا کے انتقام لینے کی کوشش کی۔ چنانچہ دونوں مقررین اور راقم السطور کے خلاف، دفعہ 188 کے تحت مقدمہ درج ہوگیا۔ یہ علم ہونے پر ہم نے، ایف آئی آر کی کاپی لے کر، راولپنڈی میں ماہر وکیل سے رابطہ کر کے مشورہ کیا اور 23 اپریل کو، متعلقہ عدالت میں، ضمانت قبل از گرفتاری کی درخواست دے دی۔ اگلے دن سماعت کے بعد، یہ درخواست منظور کر لی گئی اور مچلکے جمع کرا دیئے گئے۔ راقم السطور کے خلاف، یہ زندگی کا پہلا "فوجداری مقدمہ" تھا۔ جو چند ماہ چلتا رہا۔

ماہ مئی کی جماعتی مصروفیات:۔

اس ماہ کا درس حدیث، 14 تاریخ کو ہوا اور 21 مئی کو، اکابر دیوبند میں سے، حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے چشتیہ سلسلہ کے ایک خلیفہ مجاز اور پیر طریقت، جناب حکیم اختر صاحب کراچی سے ٹیکسلا تشریف لائے اور مکی مسجد میں اصلاحی خطاب فرمایا۔ 23 مئی کو مولانا سید عبدالمجید ندیم صاحب کی، اے سی واہ، میں جلسہ کے لئے آمد کے موقع پر، پولیس نے انہیں مذکورہ مقدمہ میں گرفتار کرنے کیلئے متعلقہ مسجد کا گھیراؤ کر لیا، لیکن جماعتی جیالوں نے، بڑی کامیاب حکمت عملی سے انہیں گرفتاری سے بچا لیا اور حفاظت سے اپنی منزل کی طرف روانہ کر دیا۔

درس قرآن مجید کی طباعت واشاعت کا آغاز:۔

حضرت قاضی محمد زاہدالحسینی صاحب کے دروس قرآن کو، زیور طباعت سے آراستہ کرنے کیلئے، راقم السطور نے ٹیپ ریکارڈر سے سن کر، سورۃ "التین" کے دو درس، لفظ بہ لفظ تحریر کئے، حضرت سے تصحیح وتوثیق کرائی اور ماہ جون کی ابتداء میں، راولپنڈی کے ایک اچھے کاتب کو کتابت کیلئے دے دیئے، جو کتابت کی تکمیل پر، ایک پرنٹنگ پریس کو طباعت کی غرض سے پیش کر دیئے۔ یہ کام بھی انجمن مذکور نے ہی کرایا۔ اس دروس کے کتابچہ کو "انسان اور انسانیت" کے نام سے موسوم کیا گیا۔

سال کے باقی مہینوں کے دروس قرآن وحدیث:۔

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب نے، 11 جون، 9 جولائی، 20 اگست، 12 ستمبر، 18 اکتوبر کو خود درس حدیث ارشاد فرمائے اور 19 نومبر کو اسلام آباد کے حضرت مولانا محمد یونس صاحب کو بھیجا۔ اس لئے کہ خود فارغ نہ تھے۔ دسمبر میں غالباً آپ تشریف نہ لا سکے۔ درس قرآن مجید اپنے طے شدہ معمول کے مطابق، بلا ناغہ جاری رہے۔

علماء کے خلاف مقدمہ کے حالات:۔

ضمانت قبل از گرفتاری کی منظوری اور توثیق کی وجہ سے، ہم تینوں الزام علیہان، گرفتاری سے بچ گئے اور علاقہ کے ریذیڈنٹ مجسٹریٹ کے پاس ہر پندرہ دن بعد، سماعت کے لئے پیشی ہوتی رہی۔ طوالت سے بچنے کیلئے، اس مقدمہ سے نمٹنے کی تفصیلات سے گریز کر رہا ہوں۔ اس مقدمہ کے تین ماہ بعد، ٹیکسلا شہر کی ایک تقریر پر مولانا سید عبدالمجید ندیم صاحب، والد محترم اور راقم السطور کے خلاف، اسی دفعہ کے تحت ایک اور مقدمہ بن گیا۔ یہ مقدمہ بھی فریق مخالف نے ہی درج کروایا۔

دروس حدیث کے موضوعات:۔

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب کو عموماً، کوئی عنوان یا موضوع دے دیا جاتا ہے، جس کے متعلق وہ، احادیث کے حوالہ سے بیان فرماتے۔ چند موضوعات درج ذیل ہیں:
فضائل قرآن مجید، فضائل جامع القرآن، فضائل ومسائل قربانی، حقوق والدین، حقوق زوجین، سیرت حضرت عمرؓ، سیرت حضرت عثمانؓ، سیرت اولیاء کرام، سیرت شیخ عبدالقادر جیلانی، صحت وفراغ کی نعمتیں۔

1977ء

پہلی ششماہی کی کارکردگی:۔

محرم الحرام کی مناسبت سے، 14 جنوری کو، مکی مسجد میں "شہادت امام حسینؓ" کے عنوان سے تبلیغی جلسہ منعقد کرایا گیا۔ جس میں حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری صاحب اور مولانا محمد عبداللہ صاحب نے خطاب فرمایا۔ 2 فروری کو درس حدیث کے موقع پر حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب کے علاوہ حضرت مولانا عبدالغفور صاحب (اسلام آباد) نے بھی بیان فرمایا۔ اس مہینہ میں انجمن کی طرف سے ایک کتابچہ "محبت رسول ﷺ" کے عنوان سے چھپوا کر تقسیم کیا گیا۔ 11 مارچ کو درس حدیث ہوا۔ 16 مارچ سے "تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ" شروع ہوگئی، تو غالباً دروس کے پروگرام متاثر ہوئے، اس لئے کہ راقم السطور تحریک میں اور اب تک خود پر قائم ہونے والے چار، پانچ مقدمات میں الجھ گیا اور درس کے لئے آنے والے معزز علمائے کرام کی آمدورفت وغیرہ کے انتظامات نہ کرسکا۔ ستمبر 1975ء میں، مدرسہ کے لئے ابتدائی مشورہ ہوا تھا، اس وقت تو ناظرہ تعلیم کیلئے قاری صاحب معاون مقرر کرچکے تھے اور خود کو حفاظ کیلئے وقف کردیا تھا۔ اس سلسلہ کی وسعت پر یکم اپریل 1977ء سے سلسلہ حفظ کے لئے، ایک مدرس کی تعیناتی کرکے مدرسہ کی شروعات کردی گئیں۔ یہ پہلا استاد حفظ، پندرہ اکتوبر تک اپنے فرائض انجام دیتا رہا۔ اس کے جانے پر پھر، قاری محمد سلیمان صاحب نے یہ حفظ کرانے کی ذمہ داری خود ادا کرنی شروع کردی۔

دوسری ششماہی کا دورانیہ:۔

مولانا محمد عبداللہ صاحب 5 اگست کو درس حدیث کیلئے تشریف لائے، تو کراچی کے ایک عظیم تاریخی محقق عظیم الدین صدیقی صاحب بھی اُن کے ہمراہ تھے۔ موصوف کے واقعہ کربلا کے حوالے سے تفردات تھے، جن پر علمائے کرام کو اعتراض بھی تھے۔ ان کا موقف بھی ڈاکٹر اسرار احمد صاحب سے تقریباً ہم آہنگ تھا۔ راقم السطور بھی ابتداء میں، ان سے متاثر تھا وران کے کتابچہ کے متعلق مثبت رائے دیدی تھی، جس پر بعد میں علمائے کرام کی نشاندہی پر ندامت ہوئی۔ ستمبر میں مولانا عبداللہ صاحب علیل ہوگئے اور اگلا درس 8 نومبر کو ہوا۔ 13 نومبر کو حضرت قاضی صاحب کا درس قرآن بھی ہوا۔ 3 دسمبر کو حضرت مولانا ریاض احمد شرقی صاحب نے مکی مسجد میں تبلیغی جلسہ سے خطاب فرمایا، دسمبر میں دوسرا کتابچہ "سنت رسول ﷺ" چھپوا کر تقسیم کردیا گیا۔ 11 دسمبر کو درس قرآن مجید ہوا۔ اس سال میں بوجہ تحریک مذکورہ جلسے منعقد نہیں کرائے جاسکے۔ البتہ قاری محمد سلیمان صاحب کے تجوید کے اساتذہ اور ہم ذوق قراء یعنی ملکی شہرت یافتہ استاذ القراء، جو اس موضوع کی کئی کتابوں کے مصنف ہیں یعنی قاری محمد شریف صاحب (لاہور)، ان کے صاحبزادے محمد اشرف صاحب، قاری فیوض الرحمٰن صاحب اور جامعہ اسلامیہ پنڈی کے استاذ القراء قاری محمد یعقوب صاحب مکی مسجد میں تشریف آور ہوئے۔

1978ء

پہلی سہ ماہی میں تبلیغی واصلاحی پروگرام:۔

اس سال کا آغاز حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری کے مکی مسجد میں درس قرآن سے ہوا، جو کافی عرصہ بعد تشریف لائے تھے۔ یعنی یکم جنوری کو، پھر 5 جنوری کو مولانا عبداللہ صاحب کا درس حدیث ہوا۔ 13 جنوری کو ان دروس کے ضمن میں، آمدورفت بذریعہ پرائیویٹ ٹیکسی کے انتظامات کیلئے راقم کو اسلام آباد جاکر معاملات طے کرنا پڑے اور مستقل بنیادوں پر ایک ٹیکسی ڈرائیور سے معاملہ طے ہوگیا۔ اس سے قبل، مولانا اپنا انتظام کرکے تشریف لا رہے تھے۔ کبھی پبلک ٹرانسپورٹ سے اور کبھی کسی مہربان دوست کی سواری میں۔ حضرت مولانا کا یہ خصوصی وصف تھا کہ درویشانہ زندگی گزاری، تکلفات وتصنعات وغیرہ کی طرف کبھی توجہ نہ فرمائی۔ نہ سفر کیلئے نہ کھانے پینے میں، نہ تواضعات میں، نہ مدعوین کی طرف سے پروٹوکول میں۔ عموماً اپنی جب سے اخراجات کرلیتے۔ کئی بار ہماری انجمن کے خازن صاحب، جو بہت کفایت شعار تھا، ٹیکسی کا کرایہ کچھ کم دیتے، لیکن مولانا نے کبھی اشارہ تک نہ کیا۔ لیکن مجھے ذہنی کوفت ہوتی، مگر تنظیمی مجبوری کی وجہ سے خازن صاحب موصوف کو نہ ٹوکتا۔ مذکورہ نظم کے تحت مولانا عبداللہ صاحب 10 فروری کو درس حدیث کیلئے تشریف آور ہوئے۔ 4 مارچ کو حضرت قاضی صاحب کا درس قرآن ہوا۔ 10 مارچ کو مولانا عبداللہ صاحب اسلام آباد کے دو اور جید علماء کرام مولانا عبدالغفور صاحب اور پیر سیف اللہ خالد صاحب کو بھی درس کیلئے ہمراہ لائے۔ اول الذکر بھی واقعہ کربلا کے ضمن میں تفردات کے قائل تھے، جبکہ موخر الذکر، تاحیات تحریکات کے قائدین میں شامل رہے۔ اسلام آباد سے لاہور منتقل ہوکر ڈیفنس کے علاقہ میں "جامعہ منظور الاسلامیہ" قائم کیا۔ جو شہر کے مشہور مدارس میں شمار ہونے لگا ہے۔ پیر صاحب موصوف کا کردار ہمیشہ

مجاہدانہ و بیباکانہ رہا۔ اس موقع پر تعارف کے بعد وہ ہمیشہ میرے خصوصی کرم فرما ثابت ہوئے۔

ماہ اپریل کے اصلاحی پروگرام اور تنظیمی تبدیلی:۔

تصوف کے، تھانوی سلسلہ چشتیہ کے پہلے مذکور خلیفہ مجاز "پیر طریقت جناب حکیم اختر صاحب" (کراچی)، دو اپریل کو مکی مسجد میں وعظ کیلئے تشریف لائے۔ انجمن محبان رسول ﷺ کی تشکیل کے وقت، صرف کالونی کے رہائشی، ہم خیال حضرات کو، مرکزی عہدے دیئے گئے تھے۔ اس لئے کہ راقم السطور یہاں قیام پذیر نہ تھا اور کسی عہدے پر تعیناتی، قابل اعتراض ہوتی۔ اگرچہ انجمن کی سرگرمیوں کا روح رواں، ماسٹر مائنڈ اور منتظم میں ہی رہا۔ گزشتہ دنوں چونکہ ابتداء سے جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے، کام کرنے والے، میرے برادر عزیز حافظ محمد ممتاز احمد صاحب، ملازمت کیلئے بیرون ملک تشریف لے گئے تھے، اس لئے ان کی جگہ کسی اور ذمہ دار دوست کو متعین کرنا تھا۔ چونکہ میں اپنی ملازمت کی ذمہ داریاں، پوری دیانت داری اور محنت سے، ادا کر رہا تھا اور کبھی انتظامیہ کے ایڈمنسٹریٹو معاملات میں دخل بھی نہ دیا تھا، اسی طرح مسجد و مدرسہ کے معاملات میں بھی بھرپور دلچسپی و تعاون کر رہا تھا، انجمن کی سرگرمیاں بھی مثبت تھیں، اور الحمدللہ فیکٹری کے اعلیٰ افسران تک میرے کردار سے مطمئن تھے، اس لئے اب احباب نے فیصلہ کیا کہ انجمن کے جنرل سیکرٹری کے عہدے کی ذمہ داریاں راقم السطور کے سپرد کر دی جائیں، تو امید ہے کہ کسی کو اعتراض نہیں ہوگا۔ چنانچہ 4 اپریل کے اجلاس میں مجھے یہ عہدہ دے دیا گیا۔

اپریل کا درس حدیث 10 تاریخ کو ہوا۔ 20 اپریل کو حضرت قاضی صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر، درس قرآن کیلئے تشریف آوری کی درخواست کی اور دعائیں لیں۔ چنانچہ حضرت 23 اپریل کو درس کے لئے، ایچ ایم سی تشریف لائے اور بعد عصر درس ارشاد فرما کر، واپس تشریف لے گئے۔ ابتدائی طور پر حضرت قاضی صاحب کا درس قرآن، واہ کینٹ والے درس کے دن، بعد ظہر یا عصر ہوتا تھا۔ کچھ عرصہ بعد مختلف وجوہات کی بناء پر، دن تبدیل ہوتے رہے، اس لئے حضرت کی آمد و رفت کا مسئلہ بھی حل طلب ہو گیا۔ چنانچہ میں عموماً درس کے دن یا ایک دن قبل اٹک حاضر ہو جاتا اور آمد و رفت کے سفر میں مصاحبت کرتا۔

مئی، جون کی کارکردگی:۔

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب، 5 مئی کو درس حدیث کے لئے تشریف لائے اور اپنے ہمراہ کراچی کے ایک فاضل دیوبند عالم دین، حضرت مولانا غلام مصطفی صاحب کو بھی لائے۔ جو ہم سب کیلئے سعادت کی بات تھی۔ اس لئے کہ اب ایسے علماء بہت کمیاب تھے۔ 16 مئی کو مکی مسجد میں جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا، جس سے حضرت مولانا قاری محمد اجمل خان صاحب لاہوری نے خطاب فرمایا اور ملک کے مشہور خوش الحان نعت خوان حافظ محمد شریف صاحب منچن آبادی نے اپنے مخصوص انداز میں اور خوبصورت آواز سے نعتیں پیش کیں۔ حضرت قاضی صاحب کے ماہانہ درس قرآن 21 مئی اور 18 جون کو ہوئے۔

انجمن محبان رسول ﷺ کا اجلاس 23 مئی کو منعقد کیا گیا اور دیگر معاملات کے علاوہ دروس قرآن کی طباعت و اشاعت اور حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب کی درس کے لئے ماہانہ تشریف آوری کیلئے، کرایہ پر ٹیکسی لینے کے متعلق مشورہ ہوا۔ چنانچہ یکم جون کو راقم السطور اسلام آباد گیا اور ایک ٹیکسی والے سے معاملہ طے کیا۔ اگلے دن حضرت مولانا، درس حدیث کے لئے اس پر تشریف لائے۔ 20 جون کو دوبارہ انجمن کا اجلاس منعقد کر کے، کارکردگی کا جائزہ لیا گیا۔

جولائی اگست کے دروس و دیگر پیش رفت:۔

دروس قرآن 23 جولائی اور 20 اگست کو ہوئے۔ دروس حدیث 7 جولائی اور 24 اگست کو، موخر الذکر درس کا موضوع "حجیت حدیث" تھا۔ پہلے دو دروس کی اشاعت کے بعد، اگلے دو درسوں کی تحریر اور اشاعت کیلئے بھی، شروعات کر دی گئیں۔

سال کا آخری چار ماہ کا عرصہ:۔

ستمبر کے مہینہ میں "جمعیت علمائے اسلام" کے نامزد کردہ رہنما، وفاقی کابینہ کے رکن بن گئے، تو حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب کی، اسلام آباد میں ملک بھر سے روزانہ کی بنیاد پر، علماء و مشائخ کی آمد کے سبب، مصروفیات بہت بڑھ گئیں، اس لئے کہ مہمانوں کی اکثریت آپ کی مسجد میں ہی سکونت پذیر ہوتی تھی، مولانا کی اس عدیم الفرصتی کی وجہ سے، ستمبر میں درس حدیث نہ ہو سکا، البتہ 17 ستمبر کو درس قرآن مجید ہوا۔ تبلیغی جلسوں میں، تین، چار ماہ کا وقفہ ہونے کی وجہ سے، احباب نے مطالبہ کیا کہ رمضان المبارک کے بعد ایک پروگرام منعقد کر لیا جائے۔ چنانچہ 19 ستمبر کو انجمن کا اجلاس بلا کر مشاورت کی گئی اور ہنگامی بنیادوں پر سید عبدالمجید ندیم صاحب سے وقت لے کر، جمعہ کے موقع پر ان کا بیان کرایا گیا۔

یکم اکتوبر کو، دوسرے درس قرآن کی اشاعت کے انتظامات کے لئے راولپنڈی جانا ہوا اور 6 تاریخ کو اپنے ماہانہ درس قرآن کے انعقاد کے ضمن میں اٹک، حضرت قاضی صاحب کی خدمت میں حاضری ہوئی۔ 8 اکتوبر کو مولانا محمد عبداللہ صاحب، درس حدیث کے لئے تشریف لائے اور 22 کو، حضرت قاضی صاحب درس قرآن کیلئے۔ نومبر کا درس حدیث 3 تاریخ کو ہوا اور پچھلے ناغہ کی تلافی کیلئے 17 تاریخ کو دوبارہ ہوا۔ درس قرآن مجید 19 نومبر کو منعقد ہوا۔ مولانا محمد عبداللہ صاحب سے 13 نومبر اور 7 دسمبر کو، اسلام آباد جا کر

ملاقاتیں کی گئیں، تاکہ وفاقی وزراء میں سے کسی ایک وزیر کو، ایچ ایم سی میں تشریف لانے کی دعوت دی جائے۔ مذکورہ مقصد کے لئے 17 دسمبر کو ایک بار پھر، حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب کو ہمراہ لے کر سیکرٹریٹ میں، اپنی جمعیت کے وزراء سے ملاقات کی گئی۔ دسمبر میں درس حدیث نہ ہو سکا۔

مدرسہ کے مہتمم جناب قاری محمد سلیمان صاحب نے، ستمبر 1978ء سے درجہ حفظ کیلئے ایک نئے مدرس کا تقرر کیا اور خود 30 نومبر سے 12 دسمبر تک ملک کے مشہور، بڑے جامعات بالخصوص کراچی کے مدارس کے نظم کا جائزہ لینے اور معلومات حاصل کرنے کیلئے، ایک، دو ساتھیوں کے ہمراہ ملک بھر کا سفر کیا، جیسا کہ انہوں نے اپنی کتاب میں پوری تفصیل لکھی ہوئی ہے۔ یہ پہلے حفظ کے مدرس تھے، جو اگست 1979ء تک کام کرتے رہے۔ خود قاری صاحب اس سال کے دوران، تبلیغی جماعت کے ساتھ کچھ وقت لگانے کیلئے بھی تشریف لے گئے۔

1979ء

ابتدائی دو ماہ کے دروس:۔

پہلے ماہ کا درس حدیث، 5 جنوری کو ہوا اور درس قرآن مجید 21 تاریخ کو، اس بار یہ درس "سورۃ الماعون" کے متعلق تھا۔

ربیع الاول میں سیرت النبی ﷺ کے پانچ پروگرام:۔

اس سال مکی مسجد میں، پہلی دو روزہ سیرت کانفرنس، 2، 3 فروری کو منعقد کرائی گئی۔ پہلے دن مولانا سید عبدالمجید ندیم صاحب، مولانا محمد عبداللہ صاحب اور نعت خواں حفظ محمد شریف منچن آبادی صاحب نے خطاب فرمایا۔ جبکہ دوسرے دن حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری اور نعت حافظ خلیل احمد صاحب نے یہ سعادت حاصل کی۔ 11 فروری کو تیسرے جلسہ سیرت النبی ﷺ سے حضرت مولانا حافظ ریاض احمد صاحب اشرفی اور حضرت مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب نے خطاب فرمایا اور نعت خوان جناب جہانگیر صاحب نے گلہائے عقیدت پیش کئے۔

راقم السطور 12 فروری کو اسلام آباد گیا اور اگلے پروگراموں کیلئے، سعودی سفیر، ایک سعودی سکالر اور وفاقی وزیر صاحب کو تشریف لانے کی دعوت، مولانا محمد عبداللہ صاحب کی وساطت سے دی۔ چنانچہ ادارہ کی انتظامیہ کے زیر اہتمام، 13 فروری کو، آفیسرز کلب میں، میلاد النبی ﷺ کے سلسلہ میں تقریب منعقد ہوئی، جس میں مملکت اسلامیہ سعودیہ کے سفیر محترم، سعودی سکالر جناب نعمان نقشبندی صاحب اور حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب نے خطاب فرمایا۔ راقم السطور نے مہمان گرامی کے اعزاز میں سپاس نامہ پیش کیا۔ سعودی مہمانوں کی ترجمانی کے فرائض حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب نے ادا کئے۔

اگلی دو روزہ "شان مصطفیٰ ﷺ کانفرنس":۔

مکی مسجد میں دوبارہ، دو روزہ کانفرنس 18 اور 19 فروری کو انعقاد پذیر ہوئی۔ پہلے دن کی نشست کی صدارت، سعودی سکالر جناب نعمان تاشقندی صاحب نے فرمائی اور حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب نے "شان مصطفیٰ ﷺ" کے موضوع پر علمی اور بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ صدر تقریب کے خطاب کا ترجمہ اور دلی جذبات کی ترجمانی، ملک کی مایہ ناز علمی شخصیت، جناب علامہ محمد غزالی صاحب نے کی۔ دوسرے روز کی تقریب کی صدارت، وفاقی وزیر امور کشمیر، محترم جناب حاجی فقیر محمد صاحب نے فرمائی اور مولانا قاری محمد اجمل خان صاحب نے، سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر مدلل اور موثر، علمی و تحقیقی، پر جوش خطاب فرمایا۔ ان حضرات کے علاوہ پشاور کے عالم دین، مولانا عزیز الرحمٰن صاحب نے بھی مختصر وقت کیلئے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ یہ کانفرنس چونکہ "انجمن محبان رسول ﷺ" نے اپنے زیر اہتمام منعقد کی تھی، اس لئے دونوں صدور تقریبات نے، انجمن کی سرگرمیوں پر بڑی خوشی کا اظہار فرمایا اور تحریری جذبات سے انجمن کے اراکین کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

مارچ سے اپریل تک کی کارکردگی:۔

مارچ کے درس حدیث کے انتظام کیلئے 13 تاریخ کو مولانا عبداللہ صاحب سے ملاقات کی گئی۔ 18 مارچ کو "سورۃ الھمزہ" پر درس قرآن ہوا اور 19 مارچ کو مولانا عبداللہ صاحب نے حدیث جبریلؑ کے متعلق درس ارشاد فرمایا۔ 7 اپریل کو اسی حدیث پر دوسرا درس ہوا اور 15 اپریل کو درس قرآن بھی مذکورہ سورت کے متعلق ہی۔

ماہ اپریل کے تبلیغی جلسے:۔

مولانا سید عبدالمجید ندیم صاحب نے 10 اپریل کو اور بادشاہی مسجد لاہور کے خطیب، مولانا عبدالقادر آزاد صاحب نے، 14 اپریل کو درس حدیث والے دن، مولانا محمد عبداللہ صاحب کے ہمراہ تشریف لا کر حاضرین سے مفصل خطاب فرمایا۔ 30 اپریل کو، جمادی الثانی کے حوالہ سے "یوم صدیق اکبرؓ" منایا گیا، جس تقریب میں حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری صاحب نے شرکت کر کے، اس موضوع پر بڑی علمی اور معلوماتی تقریر کی۔

ذاتی حادثہ اور بستر علالت :۔

راقم السطور ڈیوٹی سے واپسی پر، 24 اپریل کو، موٹر سائیکل کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گیا، اور چند دن صاحب فراش رہنا پڑا۔

مئی، جون کی تبلیغی سرگرمیاں :۔

اہلیان علاقہ و کالونی کی خوش قسمتی سے، تھانوی سلسلہ کے پیر طریقت، حضرت مولانا محمد اشرف صاحب دامت برکاتہم، 12 مئی کو دوبارہ مکی مسجد میں تشریف لائے اور اپنے علمی و اصلاحی، مواعظ حسنہ سے مستفیض فرمایا۔ 20 مئی کو درس قرآن مجید ہوا، 25 تاریخ کو ہماری انجمن کے صدر جناب عبدالرب صاحب (جو مولانا اشرف صاحب مذکور کے شاگرد بھی تھے) اور راقم السطور حضرت کی خدمت میں پشاور حاضر ہوئے اور ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ آپ کا قیام پشاور یونیورسٹی میں تھا جہاں آپ شعبہ اسلامیات کے سربراہ تھے۔ آپ نے ہمارے ساتھ بہت ہی شفقت و محبت کا سلوک کیا اور خوب حوصلہ افزائی کی۔ اگلے ماہ کی پہلی تاریخ کو، حضرت موصوف نے راقم السطور کے نام ایک مکتوب گرامی تحریر فرمایا، جو میرے لئے سرمایہ سعادت ہے۔ درس حدیث مئی کے مہینے میں نہ ہو سکا، البتہ 13 جون کو حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب تشریف لائے اور درس حدیث دیا، جبکہ درس قرآن مجید 17 جون کو ہوا۔

سال کی دوسری ششماہی کی تبلیغی خدمات :۔

جولائی کی 15 تاریخ کو، ایک تبلیغی جلسہ مکی مسجد میں انعقاد پذیر ہوا، جس میں حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب نے درس قرآن مجید کے بجائے، اصلاحی موضوع پر تفصیلی خطاب فرمایا۔ 26 جولائی کو رمضان المبارک کی ابتداء ہوئی اور اگست کا درس قرآن اور درس حدیث نہ ہو سکا، 12 ستمبر کو مکی مسجد میں حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری کا علمی خطاب کرایا گیا اور 16 تاریخ کو درس قرآن ہوا۔ 3 ماہ کے وقفہ کے بعد حضرت مولانا عبداللہ صاحب، 12 اکتوبر کو درس حدیث دینے کیلئے تشریف لائے، جبکہ اس ماہ کا درس قرآن 23 تاریخ کو ہوا، اور اگلے ماہ کا 18 نومبر کو۔ نومبر کا درس حدیث 20 تاریخ کو اور دسمبر کا 30 تاریخ کو ہوا۔ جبکہ اس سال کا آخری درس قرآن 23 دسمبر کو دلوایا گیا۔

مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن، مکی مسجد ٹیکسلا میں، درج حفظ کے لئے ایک نئے مدرس کو، ستمبر 1979ء تعینات کیا گیا، جو نومبر تک رہے اور درجہ ناظرہ کیلئے، علاقہ کے ایک نامور، ماہر استاد کا تقرر، 15 اکتوبر سے کیا گیا۔ جو بعد میں، درجہ حفظ کے لئے طویل عرصہ خدمات انجام دیتے رہے۔ اسی طرح علاقہ کے ہی ایک اور قاری صاحب کو، 29 نومبر 1979ء سے تعینات کر دیا گیا، یہ بھی لمبا عرصہ، خدمت قرآن میں مصروف رہے۔ قاری محمد سلیمان صاحب نے، خود اکتوبر کے مہینے سے ترجمہ کی کلاسیں شروع کر دیں۔

مدرسہ کے درجہ حفظ کا پہلا، جلسہ دستار بندی :۔

سال کے آخری مہینوں میں، یکم جون 1975ء سے عصری تعلیم کے ساتھ ساتھ، حفظ قرآن کرنے والے طلبہ میں سے ایک ہونہار، خوش بخت کے حفظ کی تکمیل پر، مکی مسجد میں پہلا جلسہ دستار بندی و تشکر منعقد کیا گیا۔ اس میں مدرسہ کے سرپرست، حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب، علاقہ کے قدیم علمی و روحانی مرکز، بھوئی گاڑ کے شیخ الاسلام مفتی عبدالحئی قریشی صاحب، اُن کے برادران حقیقی، مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب اور مولانا شمس الدین صاحب، ٹیکسلا کی مرکزی جامع مسجد کے خطیب، حضرت مولانا عبدالغفور صاحب اور مدرسہ نصرت العلوم گجرانوالہ کے، قابل ترین مدرس اور متبحّر علمی شخصیت، حافظ عزیز الرحمٰن صاحب جیسے اکابرین شریک ہوئے۔ قابلِ فخر اور ذکر بات یہ ہے، کہ یہ سعادت مند نوجوان، درجہ چہارم کے ایک ملازمت باپ کا فرزند تھا، جسے دین کی برکت سے یہاں پر، یہ اولین سعادت حاصل ہوئی اور پھر اس نعمت کے حصول کے بعد، وہ ایم بی بی ایس ڈاکٹر بن کر، دنیاوی طور پر بھی عزت و دولت سے مالا مال ہوا۔ طویل عرصہ سے وہ اور اس کی ڈاکٹر اہلیہ، بیرون ملک ملازمت کر کے لاکھوں روپے کما رہے ہیں۔ ہر مسلمان کیلئے یہ ایک قابل تقلید مثال ہے، اپنی اولاد کو اس طرف لگا کر تو دیکھیں، اللہ تعالیٰ کس طرح دنیاوی و اُخروی سعادتیں نصیب فرماتے ہیں۔ مذکورہ قابل فخر نوجوان کا نام "ڈاکٹر غلام مصطفیٰ" ہے۔

1980ء

پہلی ششماہی میں اصلاحی پروگرام اور پھر تعطل :۔

جاری معمول کے مطابق، 11 جنوری کو مولانا محمد عبداللہ صاحب کا درس حدیث ہوا، اور فروری میں ربیع الاول کی وجہ سے، جلسہ ہائے سیرت کا انعقاد ہوا۔ اس ماہ میں بطور درس قرآن وحدیث پروگرام نہیں ہو سکے۔ 9، 10، 11 فروری کو مکی مسجد میں، انجمن اور انتظامیہ کے زیر انتظام مسلسل اجتماعات ہوئے، جن میں حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب، حضرت مولانا قاری اجمل خان صاحب، نعت خوان حافظ محمد شریف صاحب منچن آبادی صاحب جیسے بیرونی مہمانوں نے خطاب فرمایا اور مقامی جید علمائے کرام نے بھی۔

مارچ کے مہینہ میں، ٹیکسلا شہر میں ایک مسلکی تنازعہ پیدا ہو گیا، جس کی وجہ سے راقم السطور کو رات، دن، ہمہ تن مصروف رہنا پڑا، اور دروس کیلئے علماء حضرات سے رابطہ نہ کر

سکا۔ چنانچہ دونوں درس نہ ہو سکے۔ البتہ اپریل، مئی میں بالترتیب 4 اپریل کو درس حدیث، 13 اور 30 اپریل کو دروس قرآن، پھر 12 اور 16 مئی کو دو دفعہ درس حدیث ہوئے۔

16 مئی کے درس میں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب، بادشاہی مسجد لاہور کے خطیب حضرت مولانا عبدالقادر آزاد صاحب اور ریڈیو پاکستان کے مشہور قاری، عبدالوہاب مکی صاحب کو بھی ہمراہ لائے، جنہوں نے تلاوت اور خطاب فرما کر درس کو ایک تبلیغی اجتماع کی شکل دے دی۔ دو دن بعد یعنی 18 مئی کو درس قرآن مجید ہوا۔

مکی مسجد کے امام وخطیب اور مدرسہ عربیہ کے مہتمم، 15 فروری سے تبلیغی جماعت کے ساتھ چلّہ لگانے تشریف لے گئے اور اساتذہ میں سے ایک، دو نائبین مقرر کر دیئے۔ امامت کی ذمہ داری غالباً قاری مسعود صاحب کو دی۔

بدقسمتی سے بقایا سال میں تبلیغی اجتماعات و دروس سے محرومی:۔

ٹیکسلا شہر میں، 8 جون کو ایک تصادم میں، مخالف مسلک کا ایک نوجوان قتل ہونے کے بعد، صورتحال بہت پیچیدہ ہو گئی۔ اپنے ہم مسلک اور انجمن شبان اسلام کے دو عہدیدار، قتل کے الزام میں جیل چلے گئے۔ جماعت کے جنرل سیکرٹری کے حیثیت سے اب، جماعتی کام، قائم کردہ سکول کا نظام اور مقدمات کی پیروی کی بھاری ذمہ داری سنبھالنی پڑی، اس طرح کسی اور سرگرمی کا ہوش نہ رہا۔ اس وجہ سے ستمبر تک کوئی درس اور تبلیغی پروگرام نہ ہو سکا، البتہ 25 اکتوبر اور 23 دسمبر کو حضرت قاضی صاحب، درس قرآن کیلئے تشریف آور ہوئے۔

مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن کا پھیلاؤ:۔

جیسا کہ مرحلہ وار ناظرہ، حفظ، ترجمہ کی تدریس کا تذکرہ کیا جا چکا ہے، یہ سارے شعبے مقامی طلبہ کیلئے تھے اور حسب ضرورت اساتذہ کا تقرر ہوتا رہتا تھا۔ مہتمم صاحب نے احباب سے مشورہ اور بزرگوں سے ہدایات لینے کے بعد، مقیمی طلبہ کے لئے بھی، مدرسہ کا نظام شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔ محترم قاری محمد سلیمان صاحب اس سے قبل ستمبر 1975ء میں مدرسہ کی ابتداء کیلئے ہم احباب سے مشورہ کر چکے تھے۔ یہ مدرسہ قائم کرنے سے پہلے آپ نے ایک دو ساتھیوں کے ہمراہ ملک کے بڑے بڑے مدارس کا دورہ کیا اور حالات کا جائزہ بھی لیا، بزرگوں سے مشاورت بھی کی، پیدا ہو سکنے والے مسائل کے متعلق آگاہی بھی حاصل کی اور پھر سوچ بچار کے بعد، اب مدرسہ شروع کرنے کا مشکل فیصلہ کر لیا۔ مقیمی اور رہائشی، دس طلبہ داخل کئے اور باقاعدہ، ہمہ وقتی تدریس کا نظام شروع کر دیا۔ جز وقتی اور ہمہ وقتی دو کلاسیں بنالیں اور موخر الذکر کلاس کیلئے، اپنے ایک رشتہ دار عزیز، قاری صاحب کو ہمہ وقتی مدرس مقرر کر دیا، جنہوں نے 30 اگست سے ذمہ داریاں ادا کرنا شروع کر دیں۔ یہ قاری صاحب، مہتمم صاحب کی طویل "غیوبت" میں، مدرسہ کی تمام ذمہ داریاں بھی سنبھالا کرتے تھے۔ جیسا کہ 1983 سے 1984ء تک کے، قاری سلیمان صاحب کے تبلیغی جماعت کے ہمراہ، سال کے بیرونی سفر میں ہوا۔

1981ء

عارضی تعطل کا خاتمہ اور از سر نو سرگرمیاں:۔

ربیع الاول کی مناسبت سے، 20 جنوری کو، مکی مسجد میں جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد ہوا، جس میں حضرت قاضی صاحب نے درس قرآن کے بجائے "سیرت النبی ﷺ" کے موضوع پر تفصیل سے خطاب فرمایا۔ آپ کے علاوہ ٹمبر مارکیٹ لاہور کے خطیب حافظ محمد انور صاحب نے بھی، اسی موضوع پر بصیرت افروز تقریر کی۔ دوسرے دن حضرت مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب (راولپنڈی) نے "شان مصطفیٰ ﷺ" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ چند دن بعد 2 فروری کو دوبارہ تبلیغی پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں خطاب کے لئے حضرت مولانا قاری محمد اجمل خان صاحب، لاہور سے تشریف لائے۔ فروری اور مارچ کا درس قرآن 15 تاریخ کو ہوا۔

جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے، کہ راقم السطور، قتل وغیرہ کے مقدمات کی پیروی میں، دن رات مصروف تھا اور چونکہ دروس کیلئے رابطہ اور آمد ورفت کے انتظامات میرے ہی ذمہ تھے، اس لئے مارچ، اپریل میں درس نہ ہوئے۔ البتہ 17 مئی کو حضرت قاضی صاحب نے تشریف لا کر درس قرآن مجید ارشاد فرمایا۔ اسی طرح 23 اگست کو بھی تشریف لائے۔

ٹیکسلا میں پھر قتل اور دوسری ششماہی میں تعطل:۔

پچھلے سال مقتول ہونے والے نوجوان کے ورثاء نے، اُس واقعہ میں نامزد مرکزی ملزم کے والد صاحب کو قتل کر دیا۔ اس طرح میری مصروفیات میں دوگنا اضافہ ہو گیا، جس کی وجہ سے آئندہ چھ ماہ میں دونوں دروس تسلسل سے نہ ہو سکے۔ البتہ جون میں کچھ فرصت ملنے پر، مکی مسجد میں ایک تبلیغی جلسہ کا پروگرام بنایا۔ چنانچہ 27 جون کو مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری تشریف لائے اور سامعین سے خطاب کیا۔ اسی طرح مدرسہ کی طرف سے، سالانہ جلسہ دستار بندی، 5 جولائی کو منعقد کیا گیا۔ اس موقع پر دوسرے خوش نصیب حافظ نوجوان کی دستار بندی ہوئی۔ اس تقریب میں حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب اور حضرت مولانا عبدالغفور صاحب نے شرکت فرمائی۔ 26 ستمبر اور 16 اکتوبر کو مولانا عبداللہ صاحب کا درس حدیث ہوا۔ تقریباً سوا سال کے تعطل کے بعد 13 نومبر اور 11 دسمبر کو حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درس حدیث کے لئے تشریف لائے۔

1982ء

سال بھر کے چند تبلیغی پروگرام:۔

ربیع الاول کے مبارک مہینہ میں، اس سال کے تبلیغی اجتماعات کا آغاز ہوا۔ 20 جنوری کو مکی مسجد میں جلسہ سیرت النبی ﷺ سے، حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب اور حضرت علامہ محمد الیاس صاحب (خطیب جامع مسجد پٹولیاں لاہور)، نے خطاب فرمایا۔ جنوری میں انجمن کی طرف سے سال رواں کیلئے "اسلامی کیلنڈر" خرید کر مفت تقسیم کئے گئے۔ 14 فروری کو ٹیلی فون فیکٹری ہری پور کے خطیب اور معروف عالم دین، حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب نے، مکی مسجد میں ایک اصلاحی وعظ کیا۔ اُس کے پانچ دن بعد، مولانا محمد عبداللہ صاحب، درس حدیث کے لئے تشریف لائے۔ 23 مارچ کو دن کے وقت اسی مسجد میں پہلی دفعہ، "مقابلہ حسن قرات" کا پروگرام ہوا۔ مدرسہ کا سالانہ جلسہ دستار بندی، 20 اپریل کو منعقد کیا گیا، جس میں حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب نے فارغ شدہ طلباء کی دستار بندی فرمائی اور حاضرین سے خطاب فرمایا۔ اس سال 4 حفاظ، ایک تجوید سیکھنے والے اور ایک ترجمہ مکمل پڑھنے والے، طالبعلم کی دستار بندی ہوئی، اس پروگرام میں انجمن نے مدرسہ انتظامیہ سے مالی و جانی تعاون کیا۔

مسجد کے خطیب اور مدرسہ کے مہتمم صاحب، دورہ حدیث میں شرکت کیلئے، ماہ مئی سے تین ماہ کی چھٹی پر جانا چاہتے تھے، اس لئے اُن سے، چھٹی شروع کرنے سے قبل، مشاورت کیلئے، راقم السطور نے، دو، تین تفصیلی ملاقاتیں کیں اور ان کی غیر حاضری میں، پیدا ہوسکنے والے مسائل کی نشاندہی کی، جیسا کہ ماضی میں بھی ایسا ہو چکا تھا۔

7 مئی کو کراچی سے تشریف لائے ہوئے، پیر طریقت حکیم مولانا اختر صاحب، علاقہ کے دورہ کے درمیان، مکی مسجد میں بھی تشریف لائے اور اصلاحی بیان فرمایا۔ 11 مئی کو احقر، حضرت قاضی صاحب کی خدمت میں، اٹک حاضر ہوا اور مکی مسجد میں جاری مدرسہ کے معاملات پر مشاورت کی، اس لئے کہ، حضرت اس مدرسہ کے سرپرست تھے۔ مکی مسجد میں ایک تبلیغی جلسہ، 22 مئی کو منعقد کرایا گیا، جس میں حضرت مولانا قاری محمد اجمل خان صاحب اور سید عبد المجید ندیم صاحب نے شرکت فرمائی۔ درس حدیث کیلئے، پانچ ماہ بعد 29 جولائی کو حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب اسلام آباد سے تشریف لائے اور پھر تین ماہ بعد 22 اکتوبر اور 19 نومبر کو۔

اس سال مدرسہ عربیہ کا الحاق، حضرت مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب کی وساطت سے، وفاق المدارس کی تنظیم سے 28 مارچ کو کرایا گیا، جو اُس وقت عارضی سطح کا تھا۔ طویل عرصہ بعد 18 اپریل 1999ء سے مستقل الحاق ہوا۔

1983ء

مذہبی سرگرمیوں کے انداز کی تبدیلی:۔

راقم السطور کا، ایچ ایم سی سے لازمی تعلق، صرف ملازمت کا تھا، جو 1968ء میں، ایک ٹرینی اپرنٹس کی حیثیت سے شروع ہوا۔ اور اس وقت میری عمر تقریباً 20 سال تھی۔ مذہبی ذہن تو پیدائشی تھا، تنظیمی 1965ء سے بن گیا تھا، جس کا تذکرہ "انجمن شبان اسلام" کی روداد میں موجود ہے۔ اس ادارہ میں اپنے اپرنٹس ساتھیوں کے مطالبات منوانے کیلئے ایک "ایکشن کمیٹی" بنی، تو اس میں متحرک ہوگیا۔ اس لئے کہ میں سب سے پہلی ٹریننگ لینے والی کلاس کے، تکمیلی امتحان میں اول نمبر پر آیا تھا اور اس طرح فطری طور پر "قائد" ہی بن گیا تھا۔ اس حیثیت سے فائدہ اٹھا کر، ادارہ میں اپنی مذہبی اور تبلیغی سرگرمیوں کو بھی شروع کر دیا۔ جس کی تفصیل گزر چکی ہے۔

قادیانیوں کا مسئلہ، قومی سطح پر حل ہونے اور مخالف مسلک کا معاملہ بھی، مقدمہ کی وجہ سے، کسی حد تک نمٹ جانے کے بعد، میرا دائرہ عمل، مثبت اصلاحی کام تک محدود ہوگیا، جو 1971ء کے شروع کردہ، "درس قرآن" کے ذریعے پہلے سے جاری ہو چکا تھا۔ تبلیغی جلسوں کی وجہ سے، اصلاح عقائد کا مقصد بھی تقریباً پورا ہوگیا اور ذہن سازی ہوگئی، جس سے کچھ رجال کار بھی تیار ہوگئے۔ تبلیغی جماعت کے مسلسل کام سے، عملی و معاشرتی اصلاح بھی شروع ہوگئی۔ مدرسہ کے قیام سے، قرآن مجید کے حفظ و ناظرہ اور ترجمہ کی تعلیم کا بھی فریضہ پورا ہونے لگا، روحانی اصلاح کیلئے، پیر طریقت حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب کے درسوں نے فضا بنادی اور لوگ حضرت سے بیعت ہونے لگے۔ یہ لوگ مقامی درس کے علاوہ، واہ کینٹ کے حضرت قاضی صاحب کے ماہانہ درس میں شرکت کیلئے باقاعدہ، ہر ماہ بس کا انتظام کرکے، اہل خانہ اور بچوں سمیت، واہ بھی جانے لگے اور سالانہ پروگراموں کے لئے، مدینہ مسجد اٹک شہر میں بھی۔ یہ مبارک سلسلہ کئی سالوں تک جاری رہا۔

اِدھر الحمدللہ اچھا ماحول بن گیا اور اُدھر اپنے آبائی شہر ٹیکسلا کو، راقم السطور کی خدمات کی ضرورت، پہلے سے زیادہ ہوگئی، جہاں ہم نے گزشتہ قتل کے واقعات کے بعد، اپنا طریقہ کار تبدیل کرلیا تھا۔ "سلسلہ تصوف" کے فروغ کے ساتھ ساتھ، قوم کے بچوں کی تعلیم و تربیت کیلئے "ذاتی، پرائیویٹ تعلیمی ادارے" شروع کر دیئے۔ اس کے علاوہ شہر کی "بلدیاتی سیاست" میں دلچسپی لے کر، مناسب قیادت لانے کیلئے بھی متحرک ہوگئے۔

چنانچہ ایچ ایم سی میں، حسب سابق کاموں کے لئے، اب میری زیادہ ضرورت نہ رہی اور راقم السطور نے، رفتہ رفتہ اپنی دلچسپی کم کرنی شروع کردی۔ البتہ حسب ضرورت "پُرجوش

فعالیت" بھی ترک نہ کی۔

مقامی، مذہبی ذہن والے، ہم خیال احباب نے، زیادہ توجہ تبلیغی کام پر دینی شروع کردی۔ مسجد کے امام وخطیب اور دینی مدرسہ کے مہتمم صاحب کا "ہدف" مدرسہ کی توسیع وترقی بن گیا اور اپنے سماجی، معاشرتی اور سرکاری روابط، تعلقات اور موثر حیثیت کا درجہ بڑھانے کیلئے تگ ودو، اسی طرح تبلیغی دوستوں کی سرپرستی کرکے، انہیں اپنا مستقل معاون وہمدرد بنانے کی کاوش۔ اس طرز عمل کا مقصد، میری وساطت ومداخلت اور محتاجی سے جان چھڑوانا تھا، اس لئے کہ فطری طور پر کسی دوسرے کی محتاجی، مسائل کا سبب بن جاتی ہے۔ چنانچہ مذکورہ مقاصد کے حصول میں، کسی نہ کسی درجے میں رکاوٹ بن سکنے والے معمولات کو انہوں نے، کمتر کرنے پر، غیر اعلانیہ توجہ دینی شروع کردی، اور کوشش بھی۔

چنانچہ یہ رویہ محسوس کرتے ہوئے اور کسی ناخوشگوار صورتحال سے بچنے کیلئے، اس سال سے، میں نے اپنی سرگرمیوں کا انداز تبدیل کردیا، تاکہ باہمی اختلاف وٹکراؤ پیدا نہ ہو، جو پر سکون اور یکجہتی والے ماحول کو منفی طور پر متاثر کرے۔ میں نے بھی یہ غیر فعالیت کا سلسلہ، غیر اعلانیہ اور غیر محسوس طریقے سے شروع کیا۔

سال رواں کی تقریبات:۔

ربیع الاول کے مہینہ میں، حسب معمول، انتظامیہ کے تعاون سے مکی مسجد میں ایک جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا، جس سے حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب اور حافظ محمد انور صاحب نے خطاب فرمایا۔ 17 فروری کو حضرت قاضی صاحب کے سب سے چھوٹے فرزند، حافظ محمد ابراہیم ثاقب الحسینی صاحب کی، یہاں کے مدرسہ سے، حفظ کی تکمیل پر، دستار بندی کی تقریب ہوئی۔ اس تقریب میں بھی، حضرت قاضی نے اپنے ارشادات سے نوازا اور اسی دن مدرسہ کا سالانہ جلسہ بھی ہوا۔ سال گزشتہ میں 6 دیگر حافظ بننے والے، تین ترجمہ پڑھنے والے اور ایک تجوید کا علم حاصل کرنے طالبعلم کی بھی دستار بندی ہوئی۔

تین ماہ کے وقفہ سے، 2 جون کو پھر مکی مسجد میں تبلیغی پروگرام منعقد کرایا گیا، جس میں حضرت قاضی صاحب، حافظ محمد انور صاحب اور حضرت کے صاحبزادہ گرامی قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب نے خطاب فرمایا، جو چند سالوں سے سعودی عرب میں خطابت وامامت کی خدمات انجام دے رہے تھے، اور ان دنوں، پاکستان تشریف لائے ہوئے تھے، 2 دسمبر حضرت مولانا عبداللہ صاحب درس حدیث کیلئے آئے۔ بین الاقوامی شہرت یافتہ مفکر اسلام حضرت علامہ خالد محمود صاحب، جو کافی عرصہ سے برطانیہ میں مقیم تھے، پاکستان تشریف لائے تو انہیں دعوت دے کر، 5 دسمبر کو مکی مسجد میں ان کا، عالمانہ وفاضلانہ بیان کرایا گیا۔ دسمبر کے آخری دنوں میں، ربیع الاول شروع ہو گیا، تو اس مناسبت سے، 18 تاریخ کو، حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب (ہری پور) کا اس موضوع پر خطاب کرایا گیا۔ پھر انتظامیہ کے تعاون سے 27، 28 کو دو روزہ سیرت کانفرنس منعقد کی گئی، جس میں انجمن کی طرف سے بھی مالی وجانی تعاون کیا گیا۔

مسجد کے خطیب اور مدرسہ کے مہتمم صاحب کا بیرون ملک سال بھر کیلئے تبلیغی سفر:۔

جیسا کہ کام کے انداز کی تبدیلی والے عنوان سے تحریر کردہ، پیرے کی آخری سطروں میں اشارہ کیا گیا ہے کہ قاری صاحب موصوف کو ان "اہداف" کے حصول کیلئے اب اپنی حفظ، قرات، عصری گریجویشن، دورہ حدیث کی اسناد، روحانی سلسلہ کے اسباق کے حصول اور تدریسی تجربہ کے ساتھ ساتھ ایک اور شعبہ کی اعلیٰ درجہ کی قابلیت (کوالی فیکیشن) کی سند کی بھی ضرورت تھی، جو حالات حاضرہ میں، ایک انتہائی لابڈی فیکٹر بن گیا تھا۔ اس اہلیت کے بغیر تبلیغی کام کرنیوالے، ہر شعبہ کے متوسلین یعنی ایک عام غریب مسلمان سے لے کر، ارب پتی خواص تک، اس کے علاوہ دیگر کسی بھی دینی خدمت وکام کرنے والے کو اہمیت نہیں دیتے تھے۔ اور یہ انداز فکر وعمل، الّا ماشاء اللہ تقریباً 90 فیصد تبلیغی کام کرنے والے کا تھا۔

لہٰذا اس اہلیت کے حصول کیلئے، قاری محمد سلیمان صاحب، مقامی سارے کام چھوڑ کر، ایک سال کے لئے، نومبر 1983ء سے بیرونی سفر کے لئے روانہ ہو گئے۔ اور مسجد ومدرسہ کا نظام، مدرسہ کے اساتذہ کو نائبین بنا کر، ان کے سپرد کر دیا، اور نگرانی، کیلئے چند احباب پر مشتمل مجلس شوریٰ بنادی، جس میں راقم السطور بھی شامل تھا۔

اس وجہ سے جو مفاسد پیدا ہوئے، ان سے صرف نظر کرتا ہوں۔ البتہ ایک واقعہ کی نشاندہی، حصول عبرت کے لئے ضروری ہے۔ طلباء کی چھٹیوں کے دوران، مدرسہ کے اساتذہ، کھانے کے معاملے میں کسی "تفاوت" کی وجہ سے، اس حد تک، باہم دست وگریباں ہو گئے، کہ کسی ایک نے غالباً اسلحہ تک تان لیا۔ اس صورتحال کی اطلاع ملنے پر، فیکٹری کی سیکیورٹی برانچ کے انچارج ایک میجر صاحب، سیکیورٹی اہلکاروں کو ہمراہ لے کر، مدرسہ کی عمارت خالی کرانے کیلئے، مسجد پہنچ گئے۔ خوش قسمتی سے راقم السطور کو بروقت اطلاع مل گئی۔ چنانچہ میں مسجد میں فوراً پہنچ گیا اور اتفاق سے، انچارج صاحب موصوف، میرے ڈیپارٹمنٹ میں، تعینات رہ چکے تھے اور ان سے خوشگوار تعلقات قائم ہو گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں نے انہیں قائل کرلیا، کہ طلباء اور اساتذہ کو چھٹی پر بھیج دیتے ہیں، لیکن مدرسہ کی عمارت میں، ان کے سامان واسباب کو موجود رہنے دیتے ہیں۔ قاری صاحب موصوف کی واپسی پر، مشاورت کرکے، فیصلہ کرلیں گے۔

قاری صاحب نے غالباً پورے سال کی چھٹی، اس سلسلہ میں اپنے پیر طریقت اور عہد طفولیت سے، پرورش و تربیت کرنے والے محسن و مربی، قاضی صاحب سے مشورہ اور اجازت کی ضرورت بھی محسوس نہ کی تھی، جس کی وجہ سے یہ ابتلاء بھی آئی اور اس دفعہ بھی، اللہ کے فضل سے میری مداخلت سے ٹل گئی۔

1984ء

مدرسہ کے نظام کے علاوہ سرگرمی:۔

جیسا کہ تحریر کیا جاچکا ہے، راقم السطور نے، بوجوہ لائحہ عمل بدل دیا مولانا محمد عبداللہ صاحب کا درس حدیث، 10 فروری اور 20 مارچ کو کرایا گیا۔ ربیع الاول کے مہینہ میں انتظامیہ کی طرف سے، دوروزہ سیرت کانفرنس کے انعقاد کیلئے، ملک کے مقتدر علماء، مشائخ اور خطباء سے رابطہ کر کے، پہلے دن یعنی 13 مئی کے لئے، حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب اور دارالعلوم حقانیہ کے ناظم اور سینیٹر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کو شرکت پر آمادہ کیا اور دوسرے دن کی نشست میں خطاب کیلئے حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری اور نعت خوان مخلص ملتانی، کو ملتان سے بلوایا۔ چنانچہ یہ حضرات تشریف لائے اور پروگرام کامیابی سے منعقد ہو گیا۔

اس دوران، جیسا کہ اندازہ تھا، مدرسہ کے اندرونی نظام میں مسائل پیدا ہو گئے۔ جن پر غور کر کے حل کرنے کیلئے 25 مئی کو شوریٰ کے لئے نامزد شدہ احباب کو بلا کر، ایک مشاورتی اجلاس منعقد کرایا گیا۔ اپنی وسعت واستطاعت، سمجھ اور احباب سے مشاورت کر کے، ان مسائل کو کسی حد تک حل کرا دیا۔ تفصیل سے پھر گریز کرتا ہوں، جو افسوس ناک ہے۔

تقریباً نو ماہ کے تعطل کے بعد، حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب کو، 23 اگست کے دن، درس حدیث کے لئے لایا گیا، تاکہ تھوڑے یا زیادہ وقفہ سے سال میں دو، چار دفعہ وہ تشریف لاتے رہیں اور حسب ضرورت، مختلف موضوعات پر، اپنے خیالات سے نوازتے رہیں، تاکہ تازہ ترین صورتحال میں، ساتھی اصل حقائق و معلومات اور مسائل سے آگاہی حاصل کرتے رہیں۔ ویسے بھی اب، مستقل جمعہ کی خطابت کرنے والے عالم، سال بھر کیلئے غیر حاضر ہی رہنا تھے، لہٰذا یہ ضرورت شدید ہو گئی تھی۔

اس سال مدرسہ کے نو حفاظ تیار ہوئے، جن میں قاری محمد سلیمان صاحب کے دوسرے فرزند حافظ محمد عثمان صاحب بھی شامل تھے۔ ان کے علاوہ، قابل ذکر، پشاور کے شیخ الحدیث، مولانا غلام الرحمٰن صاحب کے چھوٹے بھائی، مدرسہ کے استاد ناظرہ قاری محمد اکبر صاحب اور شاہی مسجد عثمان کھٹڑ کے موجود خطیب و مدرسہ کے مہتمم، سید عطاء اللہ شاہ ہاشمی ہیں۔

ان حفاظ کی دستار بندی کی تقریب کا انعقاد، یاد نہیں آرہا۔ شاید منعقد نہ ہوئی ہو۔

1985ء

دروس حدیث و جلسہ سیرت النبی ﷺ:۔

مسجد کے امام و خطیب، مولانا قاری محمد سلیمان صاحب، گزشتہ سال کے آخر میں شروع کردہ، بیرون ملک تبلیغی سفر سے، اس سال کی ابتداء میں واپس تشریف لائے اور سال گزشتہ کے دوران، پیدا شدہ مسائل کے حل کی طرف متوجہ ہو گئے۔ لیکن انہوں نے خود کو با تجوید ناظرہ قرآن مجید کی تعلیم برائے بالغان کیلئے وقف کر لیا، جو تقریباً اپریل کے مہینے تک جاری رہی۔ اس سال کا پہلا درس حدیث، 15، مارچ کو ہوا، دوسرا 12 جولائی اور تیسرا 14 نومبر کو ہوا۔ حضرت قاضی صاحب، 6 نومبر کو تشریف لائے۔ پھر 3 دسمبر کو غالباً دستار بندی اور سیرت النبی ﷺ کا مشترکہ عنوان دے کر جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں حضرت مولانا قاری محمد اجمل خان صاحب شریک ہوئے۔ اس موقع پر سات حفاظ کی دستار بندی ہوئی، 20 دسمبر کو حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب کا درس حدیث ہوا۔

اسی سال 30 جون کو حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب نے، سلسلہ قادریہ راشدیہ کی مجاز خلافت، قاری محمد سلیمان صاحب کو عطا فرمائی۔ جبکہ اس موقع پر، تین اور متوسلین کو، بھی خلیفہ مجاز بنایا گیا۔ اس طرح حضرت قاضی صاحب نے، غالباً قاری صاحب موصوف کو عملاً متوجہ کیا کہ میری نیابت کیلئے، مدرسہ کے نظام کے ساتھ ساتھ، روحانی نظام کا فروغ زیادہ ضروری ہے۔ نہ کہ سال، سال بھر کیلئے بیرونی ملکوں کے دورے۔ بہرحال اس فریضہ کو قاری صاحب، کس حد تک پورا کر سکے، یہ وہ خود اچھی طرح جانتے ہیں اور ان کے رفقاء کار۔ میں اس پر تبصرہ کرنے کے گریز کرنا چاہتا ہوں۔

گزشتہ سطور میں، قاری صاحب موصوف کی "غیوبت" میں، مدرسہ کے معاملات میں کچھ مسائل پیدا ہونے کی طرف اشارہ کیا جاچکا ہے، جن پر طے شدہ شوریٰ کے اراکین نے اجلاس بلا کر غور کیا تھا۔ غالباً واپسی پر، مہتمم صاحب نے کچھ اساتذہ کا، عزل و نصب کیا، جس کی طرف آپ نے، اپنی خودنوشت " کتاب زندگی" کی پہلی جلد کے آخر میں یہ عنوان دے کر اپنے خیالات قلمبند کئے ہیں، لیکن زیادہ کام اشاروں سے ہی لیا ہے۔ مجھے اس سلسلہ کچھ تفصیلات اور حالات یاد ہیں، جن سے پھر ایک دفعہ صرف نظر کرتا ہوں۔ صرف ایک بات کی طرف، میں بھی اشارہ ضروری سمجھتا ہوں، کہ اپنی مجبوری کی وجہ سے مہتمم صاحب نے، یہ اساتذہ والا سارا ملبہ "شوریٰ" پر ڈال کر، اپنا مسئلہ حل کر کے، اپنی پریشانی دور کر لی۔ لیکن اس طرح شوریٰ کے اراکین، بالخصوص "راقم السطور" کو اساتذہ کے ذہنوں میں، اصل ذمہ دار باور کرا کر، انہیں میرا، غیر محسوس دشمن بنا دیا۔ ان کی اس عداوت کا

مظاہرہ، میری اولاد کی وہاں تعلیم کے دوران ہوا۔

1986ء

مدرسہ کی رجسٹریشن اور دیگر سرگرمیاں:۔

قاری صاحب موصوف کے قائم کردہ، دینی ادارہ "مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن" کی انتظامیہ کمیٹی کو، قانونی حیثیت دلوانے کیلئے، حکومت کے سوسائٹیز ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ کرانے کی غرض سے، راقم السطور نے سال کی ابتداء میں، تمام ضروری کاغذات خود تیار کیئے اور فروری میں لاہور کے متعلقہ دفتر سے، کمیٹی کی باقاعدہ رجسٹریشن کرا کے لیٹر حاصل کرلیا۔ یہ کام 15، فروری سے شروع ہوکر، 22 فروری کو مکمل ہوگیا۔ اس رجسٹرڈ کمیٹی کے عہدیدار اور ذمہ دار حضرات درج ذیل تھے:

سرپرست: حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب صدر: حضرت مولانا قاری محمد سلیمان صاحب

ناظم اعلیٰ: مولانا قاری نذیر احمد عثمانی صاحب خازن: صوفی عبدالغفور صاحب

اراکین: قاری محمد اقبال، حاجی منیر احمد، حاجی محمد رفیق، صلاح الدین، عبدالرب صاحب۔

اپریل کی 20 اور 21 تاریخ کو، دوروزہ پروگرام ہوئے۔ پہلے دن حضرت قاضی زاہد الحسینی صاحب تشریف لائے اور اصلاحی خطاب کے علاوہ، آٹھ حفاظ کی دستار بندی فرمائی اور دوسرے دن حضرت مولانا قاری محمد اجمل خان صاحب نے حاضرین کے سامنے تقریر فرمائی، حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب 4 جولائی کو درس حدیث کیلئے تشریف لائے۔ اگست کے مہینے میں 30 تاریخ کو، مولانا قاری محمد سلیمان صاحب کا تیسرا فرزند، بلا اطلاع گھر سے غائب ہوگیا، تو ان کیلئے "قیامت صغریٰ" برپا ہوگئی، جس کا انہوں نے اپنی" کتاب زندگی" میں تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ دعاؤں کی برکت سے، یہ عجیب اتفاق ہوا، کہ تیسرے دن، راقم السطور نے، اپنے شہر کے درمیان سے گزرنے والی، ایک ٹرین پر مذکورہ لڑکے کو سوار دیکھ لیا اور فوراً اپنے بیٹے کو موٹر سائیکل دے کر ریلوے سٹیشن بھجوایا۔ اس نے بڑی مشکل سے قاری صاحب کے صاحبزادے کو، ٹرین سے اتار کر قابو کرلیا۔ اس طرح قاری صاحب کی دعائیں قبول ہوگئیں اور شدید ذہنی اضطراب ختم ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر بھی، اس عاجز کو، ان کی پریشانی ختم کرانے کا ذریعہ بنادیا۔ اگرچہ بعد میں بھی اس قسم کے مواقع پر مجھے یہ سعادت نصیب ہوئی کہ اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کے، ان کے مسائل کو حل کرایا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان میں سے کوئی عمل قبول فرمالیں اور میری اس قربانی سے، مدرسہ کا تسلسل قائم رہنے، اور اس سے سینکڑوں، حفاظ، قراء، علماء، تیار ہونے کے کام میں، میری اس بلا واسطہ یا بالواسطہ، شرکت کی وجہ سے مجھے بھی، کچھ نہ کچھ، صدقہ جاریہ کا ثواب ملتا رہے۔

خطیب و مہتمم صاحب موصوف، نومبر میں سالانہ چلّہ لگانے تشریف لے گئے، جورائے ونڈ کے سالانہ اجتماع سے شروع ہوا۔

1987ء سے 1990ء تک کے حالات

راقم السطور، سب سے پہلے، 1967ء میں اپنی پرائیویٹ ملازمت (جو ایک تعمیراتی ٹھیکیدار کے ساتھ تھی) کی مصروفیات کے لئے، ایچ ایم سی کی حدود میں داخل ہوا۔ تقریباً 20 سال تک، روزانہ کی نوکری والی ذمہ داریاں، کماحقہٗ پوری کرنے کے ساتھ، ساتھ، گزشتہ صفحات میں تحریر کردہ کام کرتا رہا۔ جیسا کہ پہلے ذکر کرچکا ہوں، وسط 1983ء سے، میں نے بتدریج، اپنی رفتار، کم کرنی شروع کی اور اسی وجہ سے، گزشتہ تین سالوں میں، سرگرمیوں کی تعداد کافی گھٹ گئی۔ 1987ء کے سال اور اس کے بعد، میں نے اکّا، دکّا، پروگراموں میں دلچسپی ضرور لی۔

اسی وجہ سے اب سالانہ تفصیلی کارکردگی کے بجائے، مجموعی طور پر صرف قابل ذکر، سالانہ کارکردگی درج کررہا ہوں۔

1987ء:۔

یکم جنوری کو حضرت مولانا عبداللہ صاحب نے درس حدیث دیا۔ قاری محمد سلیمان صاحب، مارچ 1987ء میں پھر سالانہ چلہ پر تشریف لے گئے۔ جولائی میں مولانا محمد عبداللہ صاحب کا درس حدیث ہوا۔

1988ء:۔

مولانا محمد عبداللہ صاحب، 2 فروری اور 23 جون کو درس حدیث کیلئے تشریف لائے۔ مدرسہ کا سالانہ جلسہ دستار بندی، سال کے آخر میں یعنی، 8 دسمبر کو منعقد ہوا، جس میں حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب تشریف لائے، دستار بندی کی اور فضائل قرآن مجید کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ اس دن میرے فرزند، عزیزم محمد معاویہ کی دستار بندی ہوئی اور میں بھی ایک حافظ بیٹے کا باپ ہونے کی سعادت سے بہرہ یاب ہوگیا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

1989ء (ذاتی واجتماعی مصائب وآلام کا سال):۔

سال کی دوسری ششماہی کی ابتداء میں، 15 اگست کو، حضرت قاضی صاحب کو، پہلی بار دل کی شدید تکلیف پیش آ گئی۔اس موقع پر صحتیابی کے بعد، ڈاکٹروں نے زیادہ مصروفیات ترک کے، حضرت کو آرام کرنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ آپ نے اپنے، بڑے صاحبزادہ گرامی کو، سعودیہ سے بلوا کر، جانشین نامزد کرتے ہوئے، متوسلین کو ان سے تجدید بیعت کر لینے کا حکم فرمایا۔اس کام کیلئے 9 ستمبر کو، تمام متوسلین کو بلوا کر، مدینہ مسجد اٹک میں اجتماع منعقد کیا گیا اور راقم السطور نے، سب حاضرین سے، حضرت کے تحریر کردہ الفاظ کہلوائے۔ظاہر ہے اس کے بعد، حضرت قاضی صاحب کے اسفار اور دروس قرآن وغیرہ محدود ہو گئے۔البتہ واہ کا ماہانہ درس، تاحیات جاری رہا، اسی طرح مدینہ مسجد اٹک کا، بعد فجر والا درس قرآن۔ 29 ستمبر کے واہ کینٹ کے درس کے شرکاء سے بھی، تجدید بیعت کے الفاظ، راقم نے ہی کہلوائے۔

ذاتی ابتلاء:۔

حضرت قاضی صاحب کی یہ خطرناک بیماری، جو دل ہلانے کیلئے کافی تھی، ہر وقت کچوکے لگانے لگی اور اس پر مستزاد، آنے والے دنوں کے صدمات۔ 12 نومبر کو نوجوان ماموں زاد، اچانک وفات پا گیا، 13 نومبر کو عزیزم حافظ محمد معاویہ، رات کو گم ہو گیا۔رات بھر، شہر کے کونے کونے اور چاروں اطراف میں اس کو، تلاش کرنے کی کوشش کی گئی، لیکن پتہ نہ چل سکا۔بہرحال حضرت قاضی صاحب سے، بعد نماز فجر رابطہ کر کے، صورتحال عرض کی، انہوں نے ایک عمل بتایا، اس پر فوراً حکم کی تعمیل کی گئی، تو اللہ تعالیٰ نے غیبی مدد فرمائی اور ایک قریبی گاؤں میں، جہاں ایک تعلق والے قیام پذیر تھے، وہاں سے عزیزم موصوف کو موجود پا کر واپس لے آیا گیا۔ 18 نومبر کو والد محترم کی چچی فوت ہو گئی اور ایک ہی ماہ میں یہ مسلسل تین صدمات سہنے پڑے۔

قابل عبرت، واقعہ فاجعہ (دسمبر 1989ء):۔

گزشتہ سطور میں، چند گستاخانہ اشارے کر چکا ہوں۔ مدرسہ کے اندرونی نظام میں، باوجود رجسٹرڈ انتظامیہ کمیٹی کا رکن شوریٰ ہونے کے، عموماً میں نے دلچسپی نہیں لی، اور وجہ 1983ء کے حالات کے تذکرہ کے دوران تحریر کر چکا ہوں۔

بہرحال ہر قسم کی صورتحال کے باوجود، اس حقیقت سے انکار کسی کیلئے بھی ممکن نہیں، کہ قاری محمد سلیمان صاحب کو، حضرت قاضی صاحب سے میں ہی مانگ کر لایا تھا، اس لئے کہ حضرت سے میرا تعلق، 1964ء سے ہی، نیازمندانہ تھا جو، قاری صاحب کے لانے کے وقت، دس سال کے عرصہ پر محیط ہے۔قاری صاحب کی آمد کے بعد، گزشتہ 13 سال کی کیفیت تحریر شدہ ہے، مدرسہ کا قیام بھی، ان کی آمد کی وجہ سے ہی ہوا، لہٰذا اس میں میرا بھی لازمی حصہ ہے۔اب جب کہ، یہ گلشن اپنے جوبن پر پہنچا، تو اجاڑنے کی کوشش شروع ہو گئی۔اس کوشش کا اصل ذمہ دار کون ہے؟، اس کی اصل حقیقت کا علم صرف خالق حقیقی کو ہے، جو دلوں کے بھید جانتا ہے۔دنیا کے لوگوں کو مطمئن کر لینا، اس عمل کی کوئی حیثیت نہیں ہے، لہٰذا اس سارے قضیہ میں ملوث افراد کا فرض ہے، کہ خدا کے سامنے جوابدہی کا تصور ہوئے، اپنے اپنے کردار کا، دیانتدارانہ جائزہ لیں، اللہ تعالیٰ سے بھی معافی طلب کریں اور متاثرہ افراد سے بھی۔یہ معاملہ صرف حقوق اللہ کا ہی نہیں، حقوق العباد کا بھی ہے۔

یہ ساری تمہید، اس لئے باندھی ہے کہ آنے والی تحریر پڑھ کر، قاری تحریر حیران نہ ہو اور میرے شدتِ جذبات کو، بے وجہ نہ سمجھے اس لئے کہ

بقول شاعر ؎ جب بھی صحن چمن کو ضرورت پڑی، خون ہم نے دیا، گردنیں پیش کیں، کا مصداق الحمدللہ راقم السطور بھی ہے۔واقعہ کے بارے میں راقم السطور نے "انجمن شبان اسلام" کے حالات میں، اختصاراً چند الفاظ لکھ دیئے ہیں اور قاری محمد سلیمان صاحب نے اپنی" کتاب زندگی" جلد اول میں صفحہ 273 پر تحریر کیا ہے کہ:

"جب کام بڑھتا ہے، پھلتا پھولتا نظر آتا ہے، تو پھر حاسدین اور مانعین بھی پیدا ہو جاتے ہیں"۔

ان الفاظ سے مراد، قاری صاحب کا اس واقعہ کی طرف اشارہ تھا یا کوئی اور قضیہ۔ان الفاظ کے علاوہ، اس عظیم آزمائش اور امتحان کے بارے میں، انہوں نے اپنی" کتاب زندگی" کی دونوں جلدوں میں، معمولی سا اشارہ بھی نہیں کیا، جو میرے لئے ناقابل فہم ہے۔بہرحال میں یہ تذکرہ تاریخ کا حصہ بنانا چاہتا ہوں تا کہ، ان شعبوں میں کام کرنے والے محتاط رویے اختیار کریں۔یہ لوگ، عوام الناس کیلئے ایک" آئیڈیل اور قابل تقلید مثالی شخصیت" کی حیثیت رکھتے ہیں۔ان کی معمولی سے بے احتیاطی بھی، کئی متوسلین مخلص بہی خواہوں کو منفی طور پر شدید متاثر کرتی ہے اور وہ گمراہ ہو جاتے ہیں۔اللھم اعذنا منہُ۔

واقعہ کے اسباب، حالات ونتائج:۔

دسمبر کی 10، 11 کی درمیانی رات کو، قاری محمد سلیمان صاحب کے ایک سابق عزیز ترین اور لاڈلے شاگرد نے، جسے آپ، خوب پستے، بادام اور مغزیات کھلاتے تھے، تا کہ حفظ کیلئے اس کا دماغ تیز ہو اور مزید اہتمام یہ ہوتا کہ، اس کے منزل پڑھنے کے دوران، کوئی ساتھی اسے، "ڈسٹرب" نہیں کر سکتا تھا، ورنہ شدید سزا کا مستحق ٹھہرتا، ایک سچے، جھوٹے

الزام کی پاداش میں، اُن کو زدوکوب کیا۔ قاری صاحب موصوف، کسی کو بھی بتائے بغیر، نامعلوم منزل کی طرف روانہ ہوگئے، واقعہ کا علم ہونے پر، راقم السطور، فوراً مسجد میں گیا، حالات کا جائزہ لیا، تو محسوس ہوا کہ سارے اساتذہ وطلباء، خوف زدہ اور مبہوت ہیں اور جمع ہونے والے احباب مہر بلب۔

حملہ آور موصوف نے، مدرسہ بند کرنے کا حکم سنادیا اور مسلح ہوکر، سب کو ہراساں کرنا شروع کردیا۔ بہرحال اس نازک ترین صورتحال میں، جذبات کے بجائے، میں نے، بڑے بزرگوں کی مشاورت سے کوئی قدم اٹھانے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ 11 دسمبر کا دن، متعلقہ افراد سے معلومات حاصل کرنے میں صرف کیا، 12 تاریخ کو حملہ آور موصوف سے ملاقات کر کے اس کا موقف معلوم کیا اور رات کو اٹک چلا گیا، تاکہ اگر ممکن ہوسکے تو حضرت قاضی صاحب سے ہدایات لی جائیں۔ اس لئے کہ دل کی تکلیف کے بعد، آپ کو ایسی پریشان کن اطلاع دینا، مذکورہ بیماری میں، زیادہ نقصان دہ ثابت ہوسکتا تھا، اسی طرح آپ زیادہ بات چیت بھی نہیں کرسکتے تھے، لیکن اس کے سوا کوئی چارہ بھی نہ تھا، کیونکہ 20 سالہ ساری اجتماعی محنت اکارت ہوجاتی تھی۔ بہرحال بادلِ نخواستہ ملاقات کر کے صورتحال عرض کی اور حضرت نے حکم دیا کہ جیسے بھی بن پڑے، خود اس مسئلے کو حل کراؤ، خواہ اس کیلئے کوئی بھی قربانی دینی پڑے، ساتھ ہی یہ ہدایت دی کہ قاری صاحب کو ڈھونڈ کر واپس بلواؤ۔

چنانچہ اس ملاقات نے حوصلہ دے دیا، واپس آکر اپنے جماعتی دوست، محمد رفیق صاحب کو رائے ونڈ بھیج دیا، تاکہ قاری صاحب کا پتہ لگائیں، ان سے اصل حالات معلوم کریں اور واپس آنے پر مجبور کریں۔

اس دوران، قاری صاحب موصوف کے چھوٹے حافظ وعالم بھائی، نمازیں وغیرہ پڑھانے اور مدرسہ کا نظم سنبھالنے کیلئے آئے، تو فرد مخالف نے، انہیں بھی اسلحہ دکھا کر ڈرایا اور قتل کی دھمکی دی۔ مجبوراً مجھے، اپنی جان پر کھیلنا پڑا اور مسلح ہوکر مسجد چلا گیا۔ مسجد کے دروازہ کے باہر، وہ مسلح کھڑا تھا اور مسجد کے صحن میں، اس کے مقابل راقم السطور۔ تصادم کی صورت میں دونوں یا دونوں میں سے ایک جان سے جاتا۔ میں نے اسے واضح لفظوں میں کہہ دیا کہ جہاں تک آپ کا اور قاری صاحب کا تعلق ہے، وہ آپ دونوں استاد، شاگرد جانیں، لیکن جہاں تک مسجد ومدرسہ کا تعلق ہے، ہم اسے اجاڑنے کی قطعاً اجازت نہیں دے سکتے، خواہ کتنی ہی جانیں قربان کرنی پڑیں۔ یہ دونوں دینی مراکز، ہمارا مشترکہ اثاثہ ہیں۔

الحمدللہ یہ بات، اس کے ذہن کو متاثر کرگئی اور باہم طے ہوا کہ قاری صاحب کی واپسی پر، اصل معاملہ کو جانچ کر، کوئی قابل قبول حل نکال لیا جائے گا۔ اس دوران ادارہ کی انتظامیہ بھی مداخلت پر مجبور ہوگئی، تو انہیں بھی مذکورہ، قابل عمل حل بتایا گیا۔

چنانچہ 16 اپریل کو نماز فجر کے وقت قاری صاحب موصوف ایچ ایم سی پہنچ گئے اور ان سے اصل ملاقات معلوم کر کے، احباب کے تعاون سے مسئلہ حل کرانے کی کوششیں شروع کر دی گئیں اور مسلسل دن، رات، کی یہ کاوشیں، سترہ دن تک جاری رہیں۔

ان دنوں میں ادارہ کے سربراہ، افسران بالا، مسجد کے ذمہ دار نمازیوں، فریق ثانی کے ہمدردوں، ملحقہ یونیورسٹی کے ہم خیال پروفیسروں، طلباء وغیرہ سے ملاقاتیں اور مشاورت کر کے قابل عمل حل تلاش کرنا پڑا۔ بار بار مذاکرات ہوئے، حلفیہ بیان حاصل کئے گئے، 27 دسمبر کو اٹک جاکر، پیدا شدہ صورتحال بتاکر ہدایت لی گئیں اور بالآخر حتمی حل سوچ لیا گیا، چنانچہ 2 جنوری 1990ء کو ملکی مسجد میں، بعد نماز عصر مجمع عام میں حضرت قاری صاحب کے بے گناہ ہونے کے حلف اٹھانے لینے کے بعد سارا قضیہ نمٹا دیا گیا اور یوں یہ ناہانی مصیبت ٹل گئی۔ الحمدللہ اس سارے معاملے میں اول تا آخر، راقم السطور کا کردار مرکزی ہی رہا۔ اللہ تعالیٰ یہ مخلصانہ مساعی قبول فرمالیں۔

جملہ معترضہ:۔

ہمارے محسن ومربی، ولی کامل، پیر طریقت، حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب، بہت بڑے عالم دین، مفسر قرآن، بے مثال معلم ہونے کے ساتھ ساتھ، دینی ودنیاوی معاملات میں بہت جہاندیدہ اور تجربہ کار تھے۔ آپ نے اکثر فرمایا کہ مدرسہ کے طلباء کو "اصحاب صفہ" والے ماحول کا عادی بناؤ گے، تب قرآن وحدیث کے علم کا نور پیدا ہوگا۔ دنیاوی سہولتیں اور عیاشیاں ان میں بگاڑ پیدا کردیں گی، اس لئے کہ بدی جلدی غالب آتی ہے۔ اسی طرح آپ فرماتے "اختلاط مع الامارد" کم سے کم رکھو اور صرف ایک شاگرد سے "تخلیہ" تو اپنے لئے "حرام قطعی" سمجھو، ورنہ ابتلاء سے بچ بھی گئے، تو "اتہام" بہرحال لازماً ہوگا۔ اسی طرح آپ ہدایت فرماتے تھے کہ صرف ایک ایسا کام کرو، جو خود کرسکو۔ دین کے سارے کام ایک آدمی نہیں کرسکتا، ورنہ بیک وقت، زیادہ کام ذمہ لے لینے سے، ایک بھی اپنے تقاضوں کے مطابق پورا نہیں ہوتا۔ بعینہٖ فرماتے کہ، اللہ تعالیٰ کی نصرت کے مختلف واقعات سن سن کر اور کچھ خود بھی، غیبی مدد حاصل ہوجانے پر، اسے ہمیشہ اور ہر کام میں لازمی سمجھتے ہوئے، دانستہ یا نادانستہ، بے اعتدالیاں نہ کرتے جاؤ، ورنہ پھنس جاؤ گے۔

قاری صاحب موصوف کے ساتھ یہی ہوا۔ مدرسہ چل پڑا، بیرون سال لگ گیا، مفت میں حج ہوگیا، تعمیر مدرسہ کے سارے انتظامات واخراجات، ایک ارب پتی تبلیغی جماعت والے کارخانہ دار نے ذمہ لے لئے، دو بیٹے کچھ عرصے میں عالم بن کر جانشینی کے قابل ہونے والے بن گئے، تو شائد شیطان کا وار کام کرگیا اور اپنے شیخ طریقت کی ہدایت پر پورا عمل نہ کرنے کی وجہ سے اس ابتلاء کا شکار ہوگئے۔ اس خطرناک اور سنگین موقع پر، کسی بھی "بہی خواہ" نے، جو ہر وقت، دائیں بائیں موجود رہتے تھے، کوئی مثبت وموثر مدد نہیں کی اور

اس موقع پر بھی، حضرت قاضی صاحب کی دعاؤں، توجہ، مدد اور میری ہمت بڑھانے کی وجہ سے قاری صاحب بچ گئے۔ ورنہ گولیوں سے بھرے ہوئے پستول کے سامنے، کوئی بھی کھڑا ہو کر جان پیش نہیں کرتا اور ایسے موقعوں پر تو، بے دین انتظامیہ مدرسہ اجاڑنے کیلئے بہانے مانگتی ہے۔

1990ء:۔

گزشتہ سال کے آخری حصہ میں ابتلاء کے بعد، اللہ تعالیٰ نے قاری محمد سلیمان صاحب کیلئے "فتوحات" کا دروازہ کھول دیا اور ریلوے لائن کی مشرقی جانب، مدرسہ کیلئے خریدی گئی جگہ پر، جو موصوف نے حضرت قاضی صاحب کے بار بار اصرار اور حکم کے بعد خریدی تھی، وہاں 29 جنوری 1990ء کو حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب کے دست مبارک سے سنگ بنیاد رکھوا دیا گیا، اس لئے کہ وہ علاقہ کے معروف علمی و روحانی خاندان کے چشم و چراغ تھے اور اس پر مستزاد ان کا، تبلیغی جماعت کے قدیم بزرگوں اور مبلغین و مقررین میں سے صف اول میں سے ہونا تھا۔

راقم السطور کا تبتل:۔

اپنے محسن و مربی، حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب کی ذات مبارک سے، اپنے شیخ طریقت، امام الہدیٰ حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور کے حکم پر، روحانی سلسلہ کی تربیت اور اسباق کی تکمیل کیلئے، راقم السطور نے، اس نوعیت کی ابتداء 1981ء سے کی، جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے کہ حضرت بہت معاملہ فہم تھے اور متوسل کی تربیت، اس کے مزاج و حالات کے مطابق فرماتے تھے۔ میری سابقہ زندگی اور انداز عمل ان کے سامنے تھا، چنانچہ انہوں نے مجھے، بتدریج، "تبتل" یعنی گوشہ نشینی کی زندگی کی جانب آگے بڑھایا۔ زندگی رہی تو تفصیل اپنی ذاتی سرگزشت میں تحریر کروں گا، جو کسی بھی مخلص، تربیت کے خواہش مند، متوسل کے لئے، مشعل راہ ہوگی، انشاء اللہ۔

یہاں صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ، ایچ ایم سی والی ساری تبلیغی و تحریکی سرگرمیاں، راقم السطور نے رفتہ رفتہ ختم کر دیں اور سارے معاملات، عملاً یہاں کے احباب اور قاری صاحب موصوف کی صوابدید پر چھوڑ دیئے۔ 1990ء کے بعد کبھی کبھار کسی پروگرام وغیرہ کی اطلاع ملتی تو شریک و معاون بن جاتا۔

جیسا کہ میں نے "انجمن شبان اسلام" کے حالات کو، مذکورہ سال کے اختتام تک محدود رکھا اور اسی طرح "جمعیت علمائے اسلام" کی مصروفیات کو، 1992ء تک تحریر کیا، اس موضوع کو بھی فی الحال اسی سال تک تحریر کر کے اختتام کر رہا ہوں۔ اس کے بعد اپنی، جنوری 2009ء میں نوکری سے ریٹائرمنٹ اور پھر وقت موجودہ تک، کبھی کبھار کے تبلیغی پروگراموں، دروس قرآن وغیرہ کے انعقاد، جلسہ ہائے دستار بندی میں شرکت وغیرہ کے متعلق، اجمالی تذکرہ آئندہ پر چھوڑتا ہوں۔

انجمن محبان رسول کا اختتامی مرحلہ:۔

انجمن کے ایک ریکارڈ کے مطابق ستمبر 1995ء تک انجمن کے عہدیدار جناب یوسف خالد صاحب لائبریری کے لئے کتابیں خریدتے رہے، اسی طرح 1994ء میں انہوں نے، مسجد کے اندر غالباً اعتکاف کرنے والوں کیلئے ایک ایسا بڑا ڈبہ سا بنوایا، جس میں مسجد کے احاطہ کے اندر ہی غسل کا انتظام ہو گیا۔ رمضان المبارک کے لئے سحر و افطار کے اوقات والے کارڈ چھپوا کر تقسیم کئے۔ مدرسہ کے مہتمم صاحب کو دسمبر 1995ء میں جلسہ دستار بندی کے لئے، انجمن کے فنڈ سے خاصی مالی امداد دی۔

اختتام لمحات میں باہمی مشورہ سے فیصلہ ہوا کہ کتابیں راقم السطور، ٹیکسلا میں قائم لائبریری میں رکھ دے اور بینک میں موجود رقم مدرسہ کے لئے دے دی جائے۔